3052578

حُسَیْنٌ مِنِّی وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ

الحمد للہ علی احسانہ کہ درین اوان سعادت اقتران مجبوعۂ تضمین و سلام در مناقب و مصائب
جناب معصومین علیہم السلام کہ سمن اختتامش از موسوشن زاد سبیل آخرت پیداست

از نتایج افکار بلاغت شعار قدوۃ الابرار امیر والا تبار سردار ذوالاقتدار فخر دیار و امصار عدل گستر
سلمہٗ آفسر شیر قیصر خان بہادر نقادۂ دودمان مرتضوی سید اولاد حسین صاحب رضوی سی آئی ای

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ مئین حسن خوبی چھپی

اعلان حق تصنیف اس کتاب کا از جانب مصنف ممدوح بحق نولکشور پریس محفوظ و محدود ہے

اطلاع - اِس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اِس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب فقہ وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب فقہ وغیرہ اُردو	
دیوان نوحہ جات حیدر مع مناجات جلد اول مصنفۂ آغا حیدر علی بیگ۔	۴/
براہین غم - جلد اول مصنفۂ سید مرزا صاحب متخلص بہ تعشق جسمین باعیات و مراثی ہین مطبوعۂ غیر۔	۸/
کلیات مراثی - ورباعیات وسلام ازمرزا سلامت علی متخلص بہ دبیر کامل دو جلدین۔	۱۱/
(جلد اول) جلی قلم دو مصرعہ کاغذ سفید	۸/

نام کتاب	قیمت
کلیات مراثی - جلد دوم متوسط قلم سہ مصرعہ۔	۱۱/
کلیات مراثی - ورباعیات وسلام ازمیر ببر علی صاحب متخلص بہ انیس کامل چار جلدین۔	۲۶/
(جلد اول) کاغذ حنائی۔	۸/
(جلد دوم) کاغذ سفید وحنائی۔	۱۵/
(جلد سوم) کاغذ سفید۔	۱۱/
(جلد چہارم) کاغذ سفید۔	۱۲/
احکام الائمہ - از حاجی حسن علی۔	۴/

حسین منی وانا من حسین

الحمد للہ علی احسانہ کہ درین اوان سعادت اقتران مجموعۂ تضمین وسلام در مناقب ومصائب
جناب معصومین علیہم السلام کہ سن انتظامش از سوسوش زاد سبیل آخرت پیداست

از نتایج افکار بلاغت شعار قدوۃ الابرار امیر الاتبار سردار ذوالاقتدار فخر دیار وامصار عدل گستر
شلمنٹ آفسر شیر قیصر خان بہادر نقاوۃ دودمان مرتضوی سید اولاد حسین صاحب رضوی سی آئی ای

مطبع نامی منشی نول شور واقع لکھنؤ مین حسن خوبی چھپی

اعلان - حق تصنیف اس کتاب کا از جانب مصنف ممدوح بحق نولکشور پریس محفوظ و محدود ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس و حمد بیقیاس مر واورے را سزد کہ پیروان جادۂ تسلیم و رضا را بہ خلعت
صبر و شکیبائی مخلع نمودہ۔ و جان نثاران مسلک رنج و بلا را بخطاب و بشر الصابرین
مخاطب فرمودہ۔ تعالی اللہ شانہٗ۔ و درود نامحدود بر سید المرسلین و خاتم النبیین
کہ جناب اقدس باری ذات والا صفات او را باعث تکوین ہیجدہ ہزار عالم
گردانید۔ و آن امام الانبیا برائے شفاعت ماگنہگاران قرۃ العینین خود را
فدیۂ رب العالمین ساختہ پیروان آل عبا را از نار جہنم رہانید۔ و صلوٰۃ این موہبت
عظمی ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن صلوٰ علیہ و آلہ۔ صلوٰۃ متواترہ و سلام متکاثرہ
علی اخیہ و وصیہ و خلیفتہ و ابن عمہ غالب علی کل غالب علی ابن ابی طالب
علیہ السلام و بر آل اطہار آن سید ابرار و اوصیاء آن پیشوائے اخیار باد

الی یوم التناد۔ پس ازین بندہ گنہگار راجی مغفرت رب غفار حقیر کونین اولاد حسین
رضوی المشہدی المتخلص بہ مداح ابن المرحوم والمغفور سید ثابت علی
مرحوم ڈپٹی مجسٹریٹ ساکن قصبہ پہرسر راج بھرت پور بہ خدمت رہروان
طریقۂ جناب سید خیر الانام و پیروان ائمہ الطاہرین علیہم السلام و غزادارا ن
مظلوم کربلا و ماتمیان جناب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا عرض می نماید
کہ عمدہ ترین اعمال بعد صوم و صلوٰۃ محبت آل رسول الثقلین و غزادارے
جناب حسنین علیہم السلام ست و براین مقال حدیث من بکیٰ او ابکیٰ علی الحسین
وجبت لہ الجنۃ دال ست۔ لاریب گریہ در مصائب خاصگان رب الارباب
دلیل محبت ست و سامان گریہ و بکا خواندن و ذکر روایات مصیبت۔ از ابتدائے
سن شعور اکثر اوقات حقیر بمطالعہ کتب مصائب و مراثی صرف میگردید و روایات
علو مدارج مداحان و ذاکران سرکار جناب سید ابرار میدید۔ یکایک جوشی
در طبیعتم پیدا شد کہ خود را نیز در صف نعال ذاکرین و مداحان ائمہ طاہرین علیہم السلام داخل
کردہ توشۂ آخرت بدست آرم پس ابتدا بہ تحریر سلام و تضمین غم آگین نمودم
حتی کہ مقدار آنہا معتدبہ شد مگر بہ اوراق پریشان جا بجا پراگندہ و بی ترتیب
حتی کہ وقت ضرورت دستیابی ہم مشکل تر بود۔ پس نظر برین پریشانی اوراق
کردہ لخت جگر نور بصر سعید زمن سید آل حسن اطال اللہ عمرہ از من اجازتے
برائے یکجا کردن این ذخیرۂ عقبیٰ خواست و بہ ترتیب آن پرداخت بہ اعانت

دیگر اعزا و احباب علی الخصوص سید باسط علی صاحب و سید اعجاز حسین صاحب و ذاکرین جناب خامس آل عبا میر عباس علی صاحب و شیخ رضا حسین صاحب و نور چشم سید آل حسنین صانه الله عن کل شین که ایشان کوششے بلیغ نموده شریک ثواب شدند - و نیز بسا حضرات و اعزا و احباب بکمال قدردانی و محبت که اسماء مبارک شان از ضمیمهٔ این کتاب ظاهر ست بترسیل تقریظ و قطعات تاریخ باعث تحریک طبع شدند. پس امتثالاً لامر حقیر این مجموعه را بتاریخی نام فرو نگذارده زاد سبیل آخرت موسوم کرده بخدمت بابرکت مومنین و عزاداران ائمه طاهرین علیهم السلام هدیه می آرد - رجاکه بر سهو و نسیانم قلم عفو کشند و این ذرهٔ بے مقدار را بدعاء خیر یاد فرمایند ٭

قطعه تاریخ تصنیف از مصنف

چون مرتب گشت از مداح عاصی این بیاض
تا بود در روز محشر توشه بهر مغفرت

فکر او چون کرد بهر سال گفتش ها تفے
هست سال هجریش - زاد سبیل آخرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

سرکار ذوالجلال ہی سرکار مصطفے	۱	سب انبیا ہین لمعہ انوار مصطفے
اللہ ری قدر و منزلت صاحب براق	۲	روح الامین ہین غاشیہ بردار مصطفے
محروم کوئی آکے وہان سے پھرا نہین	۳	حاجت روائے خلق ہی دربار مصطفے
خدام روضہ رتبہ مین رضوان سے ہین سوا	۴	افضل ملائکہ سے ہین زوار مصطفے
واللیل اذا سجی کی ہی تفسیر زلف پاک	۵	محراب کعبہ ابروے خمدار مصطفے
ہین ہون مدینہ علم کا حیدر ہی اسکا در	۶	لاریب یہ خبر ہی زاخبار مصطفے
یارو حسین مجھ سے ہی اور مین حسین سے	۷	ثابت ہی بارہا تھی یہ گفتار مصطفے
امت نے خوب قدر حسین غریب کی	۸	آزار جسکا صاف تھا آزار مصطفے
نذر رسول گوہر اشک عزا کرد	۹	ہدیہ یہی ہی قابل سرکار مصطفے

دشت بلا مین باغیونکے ظلم و جور سے ۱۰ بے آب خشک ہوگیا گلزار مصطفے
ہین واقفِ رموزِ خدا جسطرح رسول ۱۱ حیدر یونہین ہین محرمِ اسرار مصطفے
ہم کیون نہ روئین ماتمِ سبطِ رسول مین ۱۲ خونبار جب ہون چشمِ گہربار مصطفے
پانی دیا نہ لختِ دلِ فاطمہ کو آہ ۱۳ امت نے کی یہ دعوتِ دلدار مصطفے
کہتے تھے مصطفے مین تصدق حسینؑ پر ۱۴ اِسنے اُٹھایا بارِ گرانبار مصطفے
امت کے واسطے کیا نور نظر فدا ۱۵ کِس مرتبہ ہی بخشش و اثیار مصطفے
سُنکر تباہی جسم سبطِ مصطفے ۱۶ مغموم کِس طرح نہ ہون غمخوار مصطفے
اکبر سے بانو کہتی تھی واری تمہارے بعد ۱۷ دیکھینگے کس کو طالب دیدار مصطفے
کرتے ہین سیر خلد کی عباس بھی یونہین ۱۸ طیار جس طرح سے علمدار مصطفے
جیسا ستایا امتِ بدخو نے شاہ کو ۱۹ ایسا کبھی ستاتے نہ اغیار مصطفے
روئینگے جو حسینؑ پہ اُنکا ہونہین شفیع ۲۰ اہلِ عزا سے ہی یہی اقرار مصطفے

۲۱ مدّاح مجھکو خواہشِ ظل ہما نہین
بس ہی ملے جو سایۂ دیوار مصطفے

کب سلامی لکھ سکون مین عزّ و شان مرتضیٰ ۱ جب خدا و مصطفے ہون ترجمان مرتضیٰ
نائب خیر الورا ہی واقف اسرارِ غیب ۲ ہی کلیدِ رمز حق گویا زبان مرتضیٰ
پیروی حیدر کی ہی بیشک صراط مستقیم ۳ اہی خوشا قسمت تمہاری پیروان مرتضیٰ
روضہ پر نورِ شیرِ حق کا اللہ رے شرف ۴ بوسہ گاہ عرشیان ہی آستان مرتضیٰ

سرو سان ہی قمریون کا نعرہ کو بلند ۵ کٹ گیا جس روز سے سرو روان مرتضیٰ

تا بہ چہلم رات دن لاش شہ مظلوم پر ۶ شیر کے نعرونمین تھی آہ و فغان مرتضیٰ

عرش کو تھا زلزلہ گاہ زمین تھراتی تھی ۷ گھوڑے سے جسدم گرا روح روان مرتضیٰ

حملہ در بیخوف فوج کین ہوئی شبیر پر ۸ بے نشان جب ہوگیا نین نشان مرتضیٰ

قبر جد پر رو کے زینب نے کہا یا مصطفے ۹ کاٹ ڈالا باغیون نے بوستان مرتضیٰ

کہتے تھے ہنس ہنس کے کوفی آج ہمکو عید ہی ۱۰ سر برہنہ قید مین ہین دختران مرتضیٰ

بھر کے کوزے برلب کوثر یہ غلمان کہتے تھے ۱۱ کربلا کے پیاسے ہین سب میہمان مرتضیٰ

فوج اعدا خوف سے سب درہم و برہم ہوئی ۱۲ زمین پہونچا جس گھڑی نام و نشان مرتضیٰ

زینب و کلثوم ہون بلوہ مین جسدم سر کھلے ۱۳ خاک کیون سر پر نہ ڈالین دودمان مرتضیٰ

قلب پر ماہ مبین کے ہی اسی ماتم کا داغ ۱۴ خاک اور خون سے بھرے سب مہ نشان مرتضیٰ

نوحہ کرتی خلد سے میدانیتن یون آئی بتول ۱۵ بیفکن کس جا ہی تو اے جان جان مرتضیٰ

حشر کا دن تھا مدینہ مین کہ جب داخل ہوا ۱۶ کاروان سالار ہن وہ کاروان مرتضیٰ

ساقی کوثر تو ہوئے ذات شبیر کبریا ۱۷ ہی غضب پانی کو ترسین دلبران مرتضیٰ

مدح حیدر سے نہین مداح ہی رطب اللسان ۱۷ سدرہ پر روح الامین ہی مدح خوان مرتضیٰ

۱۸ حشر مین مداح حب و بغض کا پائینگے پھل
دوستان مرتضیٰ و دشمنان مرتضیٰ

سلام اُس پہ جو سر دے کے سربلند ہوا ۱ چڑھا جو نیزے پہ سر مرتبہ دوچند ہوا

سلامی نیزے پہ جب شہ کا سر بلند ہوا	۲	حرم مین شیون و ماتم کا غل دو چند ہوا
خدا نے کر دیا راہب کو صاحب اولاد	۳	حسین کا جو ہین دست دعا بلند ہوا
ہزارون دیکھین دو اسیرون پر جے نسخے	۴	ہمین تو صرف خاک شفا پسند ہوا
اُٹھاتے لاش کو شہ کس طرح کہ تینون سے	۵	جدا جدا تن قاسم کا بند بند ہوا
اُٹھیگا حشر مین لاریب وہ ہی خندان رو	۶	غم حسین مین دل جسکا دردمند ہوا
لکھا یزید کو حاکم نے یہ مدینہ سے	۷	مطیع ہونا ترا شہ کو ناپسند ہوا
فلک یہ ظلم نہین ہی تو کہتے ہین اسے کیا	۸	رسول زادیون پر آب نہر بند ہوا
لکھا ہی خون شہ دین مین ٹوٹکر فی الفور	۹	روانہ سمت مدینہ کے اک پرند ہوا
کیے ہزار نصائح عمر کو سرور نے	۱۰	شقی کو ایک بھی لیکن نہ سودمند ہوا
حُر آیا لشکر حق مین تو پوچھا زینب نے	۱۱	یہ کون جھک کے در شہ پہ سربلند ہوا
کہا یہ شہ نے وہی حُر ہی جس نے روکا تھا	۱۲	پھر آج فضل خدا سے وہ ارجمند ہوا
ہوئی جو آمد عباس صف شکن مشہور	۱۳	عدو کا خوف سے لرزہ مین بند بند ہوا
نہم کو پوچھا جو زینب نے کیا ہوا مولا	۱۴	کہا امام نے اب باب صلح بند ہوا
بنا دین کی ثبات و قیام کی خاطر	۱۵	سر اپنا دینا ہی شبیر کو پسند ہوا
ندا یہ تھی سر شہ کی کہ بے نیاز ہی شکر	۱۶	نثار راہ مین تیری نیاز مند ہوا
حرم مین غلغلۂ نالہ و فغان اُٹھا	۱۷	نمود خالی جو شبیر کا سمند ہوا
۱۸	ازل سے آج تلک دل مین غور کر مداح	

جو خاکسار ہوا وہ ہی سربلند ہوا

سلام لکھ غمِ شہ مین وہ لاجواب نیا	۱	کہ جس سے دودِ جگر کا اُٹھے سحاب نیا
لحد مین ہو نہ سلامی کو اضطراب نیا	۲	مکان ہو کا ہو وہ یا ابوتراب نیا
یزید تخت نشین اور قید بنت امیر	۳	عجب دیکھو زمانے کا انقلاب نیا
خناد و سمہ کہان تھا بروز عاشورہ	۴	امام عصر نے خون سے کیا خضاب نیا
کہا عمر سے یہ حُر نے کہ ہوگا قابل دید	ق۵	مرا ثواب نیا اور ترا عذاب نیا
تو یہ سمجھ لے مین بہکانے مین نہ آؤنگا	۶	دکھا نہ دولتِ دنیا کا تو سراب نیا
مین صاف کہتا ہون شہ پر کیا جو پانی بند	۷	یہ حکم تیرا ہی اے خانمان خراب نیا
یہ عید قتل شہ دین تھی اہل کوفہ کو	۸	لباس پہنے تھا ہر ایک شیخ و شاب نیا
جو دیکھتا تھا سر شہ کو رو کے کہتا تھا	۹	بلند برسر نیزہ ہی آفتاب نیا
جو آیا حر تو یہ زینب نے پوچھا سرور سے	۱۰	یہ کون آکے ہوا آج بہرہ یاب نیا
جو پوچھا ہند نے نام و نسب تو بولے حرم	۱۱	غریب و بیکس و قیدی ہی اب خطاب نیا
عجیب حال سے دربار مین حرم پہونچے	۱۲	سرون کے بالون سے چہرون پہ تھا نقاب نیا
کیا حسین نے رخصت کہن بہن سے طلب	۱۳	لباس لائین جو زینب جگر کباب نیا
کہا یہ نانی سے صغرا نے صبح عاشورہ	ق۱۴	نظر پڑا مجھے سونے مین ایک خواب نیا
کنار نہر مین پیاسے تمام خویش و عزیز	۱۵	ہی اس سے دل کو قلق اور پیچ و تاب نیا
کہا سکینہ نے خلقت ہی نہر سے سیراب	۱۶	عجب ہی کس لیے ہم پر ہی قحط آب نیا

تمام لشکر اعدا کو ہو گیا سکتا ۱۷ جو دیکھا شہ کے برادر کا رعب و دابدبا نیا
پسر سے متین کر کر یہ کہتی تھی بانو ۱۸ ملاؤ خاک مین واری نہ یہ شباب نیا

۱۹ یقین ہی حشر مین مداح شہ کے صدقے سے
ملیگا قصرِ جنان تجھکو بے حساب نیا

ای سلامی جبتلک تو ذاکر مولا نہ تھا ۱ مرتبہ معراج کا منبر پہ یون پایا نہ تھا
ای سلامی شہ سا کوئی بیکس و تنہا نہ تھا ۲ بھانجے باقی نہ تھے بھائی نہ تھا بیٹا نہ تھا
شہ کو گھوڑے پر چڑھایا زینب بیکس نے ہائے ۳ تھام لیتا جو رکاب شہ کوئی اتنا نہ تھا
سایۂ نور خدا تھی احمد مرسل کی ذات ۴ اسلیے دنیا مین جسم پاک کا سایہ نہ تھا
ہاتھ سے حبل المتین دین کو چھوڑا اسطرح ۵ گویا اکملت لکم حکم خدا آیا نہ تھا
کیون نہ عاقل پیروی مرتضی کرتے قبول ۶ یہ وہ رستہ ہی کہ جسمین تا ابد کھٹکا نہ تھا
معذرت کی حر نے جب رد کا تھا مین نے راہ کو ۷ اسطرح پیش آئینگے اعدا یہ مین سمجھا نہ تھا
بولی زینب کیون اٹھائے نہر سے مولا خیام ۸ مہر مین کیا فاطمہ زہرا کے یہ دریا نہ تھا
شہ نے فرمایا یہ کلمہ گو ہین سب جد کے مرے ۹ اپنی راحت کے لیے انسے مجھے لڑنا نہ تھا
خوب ثابت ہی کہ قبل از قتل شاہ کربلا ۱۰ خون کے اشکون سے چرخ نیلگون رویا نہ تھا
تھا مقدر ریگ صحرا سے ہو لاشہ کا خوط ۱۱ اسلیے کافور جنت شاہ کا حصہ نہ تھا
ہاتھ جب سرور کے کاٹے لاش سے آئی ندا ۱۲ بیوفا جمال مین اتنا تجھے سمجھا نہ تھا
باد کردی عدو کو نیست مثل قوم عاد ۱۳ پر شہ مظلوم کو منظور یہ حاشا نہ تھا

تڑپے مثلِ ماہی بے آب اطفالِ حسین ۱۴ حیف ہے اے ابر کیون اُس روز تو برسا نہ تھا
تھے مدد کیواسطے جن و ملائک فوج فوج ۱۵ بیکس و بے یار ابن فاطمہ زہرا نہ تھا
کہتے تھے اعدا سے شہ سبط نبی ہون ظالمو ۱۶ حشر مین پھر یہ نہ کہنا ہم نے پہچانا نہ تھا
لیکر زلفین پکڑ کر نہر پر معصومون کو ۱۷ رحم دل مین حارثِ بیدرد کے اصلا نہ تھا
ایک دن وہ تھا کہ جسم زیبِ شہ تھا رخت خلد ۱۸ ایکدن یہ تھا کہ لاشہ کو کفن پیدا نہ تھا
شہ کو مسلم نے لکھا کوفہ سے یون وقتِ اخیر ۱۹ کوفیونکو اسقدر بد عہد مین سمجھا نہ تھا
چاہتے گر شاہ تو خیمہ مین آکے بہتی نہر ۲۰ حکم سے شبیر کے باہر کوئی دریا نہ تھا
جیسے تڑپے پانی کو اطفالِ ابن بوتراب ۲۱ کوئی ترسا بھی کبھی پانی کو یون ترسا نہ تھا
کہتی تھی قوم اسد جبتک نہ شہ مدفون ہوے ۲۲ کون سی شب تھی کہ جسمین شیر کا نعرہ نہ تھا
کوفیو شامی جو تھے مقتول سب گاڑے گئے ۲۳ سید بیکس کا کوئی گاڑنے والا نہ تھا
لاش اصغر کو دکھا کر کہتے تھے اعدا سے شاہ ۲۴ ق ناقۂ صالح سے کم ہرگز مرا بچہ نہ تھا
تیر سے بیشیر کو مارا عبث اے ظالمو ۲۵ صاف کہدیتے اگر پانی تمھین دینا نہ تھا
دیکھتے تھے مرتبے کو اپنے انصارِ حسینؑ ۲۶ کربلا سے تا بہ جنت ایک بھی پردہ نہ تھا
صبر پر شبیر کے کہتے تھے یون جن و ملک ۲۷ تھا بہت ایوب بھی صابر مگر ایسا نہ تھا
اسطرح دربار مین ظالم کے آئے اہلبیت ۲۸ چادرین سر پر نہ تھین برقع نہ تھا پردہ نہ تھا
دیکھکر سر زانوے سر ور پہ یہ حُر نے کہا ۲۹ اوج وہ مجھکو ملا جتنا مرا رتبہ نہ تھا
شمر نے مارا طمانچہ جب یتیم شہ کو ہاے ۳۰ کانپا یون عرشِ برین جیسا کبھی کانپا نہ تھا

کہتے تھے اہل وطن مجمع تھا لاکھونکا وہان ۳۱ دوست آل مصطفے کا اُنمین کوئی کیا نہ تھا
بولے عابد اک فقط حُر تھا وہ صدقے ہو گیا ۳۲ اور کوئی ایسا نہ تھا جو خون کا پیاسا نہ تھا
دوش پر عباس کے مشک و علم کو دیکھکر ۳۳ بولے شہ یہ مرتبہ جعفر نے بھی پایا نہ تھا
آتی ہی بندی مدینہ کے تماشہ کو چلو ۳۴ کون گھر تھا شام مین جسمین کہ یہ چرچا نہ تھا
دیکے مرنے کی رضا اکبر کو بولے شاہدین ۳۵ اِس سے بہتر پاس میرے اور کوئی فدیہ نہ تھا
ہو اگر مقبول تو بندہ نوازی ہی تری ۳۶ سب کرم تیرا ہی یارب حوصلہ میرا نہ تھا
شہ کے ماتمدار ہنس ہنسکر کہینگے روز حشر ۳۷ آج روئیگا وہی جو شاہ پر رویا نہ تھا

۳۸ رہگئے تھے جتنے سرور پر تصدق کے لیے
ایک بھی مداح اُن مین طالب دنیا نہ تھا

روتے محب ہین کھولے ہوے سر جدا جدا ۱ ماتم ہی شہ کا مجرئی گھر گھر جدا جدا
باطن مین ایک نور ہین ناطق حدیث ہی ۲ ظاہر مین گو ہین احمد و حیدر جدا جدا
گھوڑے سے جبکہ راکب دوش نبی گرا ۳ بارہ شقی بڑھے لیے خنجر جدا جدا
صغرا یہ کہتی تھی شب عاشور خواب مین ۴ دیکھے ہین خواب مین مہ و اختر جدا جدا
بصرہ سے شہر کوفہ سے موصل سے شام سے ۵ بھیجے یزید نحس نے لشکر جدا جدا
بولا عمر سے حُر تو یزیدی حسینی مین ۶ ہی میرا تیرا آج سے رہبر جدا جدا
یان امتیاز اہل دول چاہین جو کرین ۷ ہونگے نہ واں فقیر و تونگر جدا جدا
زینب نے بیٹیون سے کہا جاتے ہو رہین ساتھ ۸ پر لڑنا فوج شام سے ہو کر جدا جدا

آمد ہی کربلا کے جو پیاسون کی خلد مین	۹	حورون نے بھر کے رکھے ہین ساغر جدا جدا
اکبر سے مان نے یون شب عاشور کو کہا	۱۰	پھرتے ہو مجھ سے کیون مرے دلبر جدا جدا
انصار جو ہوے تھے تصدق حسینؑ پر	۱۱	روئے ہر اک کی لاش پہ سرور جدا جدا
دیکھا جو نور چہرۂ اکبر کا فوج نے	۱۲	پڑھنے لگے درود ستمگر جدا جدا

	۱۳	مداح اپنی حفظ شفاعت کے واسطے ہین جوشنین اکبر و اصغر جدا جدا

مجرئی کہتے تھے صغرا کس گھڑی جانا ہوا	۱	پھر نہ گھر مین قبلۂ حاجات کا آنا ہوا
برکتِ شبیر یہ ہی اور وہ شومی یزید	۲	دشت مین بستی ہوئی اور شہر ویرانہ ہوا
کہتی تھی بانو فراقِ اصغرِ بے شیر مین	۳	تم گئے ایسی گھڑی گھر مین نہ پھر آنا ہوا
مشک دانتون سے سنبھالی اُس گھڑی عباس نے	۴	ٹکڑے تیغ ظلم سے جسدم ہر اک شانہ ہوا
سر کھلا زینبؑ کا جب سوئے مدینہ کی ندا	۵	یہ سلوک امت کا ہمسے آج اے نانا ہوا
قاسمِ رزقِ جہان تھا باپ جسکا اے فلک	۶	تین دن تک بند اُس پر آب اور دانا ہوا
نام روشن حشر تک اپنا وہ بیشک کر گیا	۷	کربلا مین جو چراغِ دین کا پروانہ ہوا
ہو گیا جب جان و دل سے شاہ کے اوپر فدا	۸	رونقِ بزم عزا تب حر کا افسانہ ہوا
رونق آغوش زہرا دھوپ مین تھا اے فلک	۹	واسطے سفاک کے تیار خسخانہ ہوا
پا یا مرقد لاشۂ شبیر نے اُسوقت آہ	۱۰	شام سے جب عابد بیمار کا آنا ہوا

	۱۱	ہی ارادہ قصد پھر اپنا نہ ہوگا سوے ہند

روضۂ شبیر پر مداح گرجانا ہوا

مجرئی کعبہ مین جسدم ہوے حیدر پیدا	۱	غُل ہوا علم نبوت کا ہوا در پیدا
ہوتا پیدا نہ اگر نور رسول الثقلین	۲	مہر ہوتا نہ قمر ہوتا نہ اختر پیدا
تہنیت کے لیے ہفتاد ہزار آئے ملک	۳	گھر مین حیدر کے ہوے جسگھڑی سرور پیدا
جبکہ منظور ہوا حق کو ظہور عالم	۴	پہلے ہر شی سے کیا نور پیمبر پیدا
ٹوٹی لڑنے مین جو صمصام شہ قلعہ شکن	۵	حکم خالق سے ہوئی تیغ دو پیکر پیدا
کہا عباس نے ہون شامیو مین اُسکا پسر	۶	واسطے جسکے ہوئی تیغ دو پیکر پیدا
اشک ریزان ہو جو نیسان نے غراے شہ مین	۷	تا ابد بطن صدف سے ہو نہ گوہر پیدا
دیکھکر صورت زینب کو نبی نے یہ کہا	۸	ہوئی غمخوار گھرانے کی یہ دختر پیدا
جبکہ پیدا ہوے عباس تو سرور نے کہا	۹	بھائی میرا یہ ہوا ثانی جعفر پیدا
دیکھنا معجزۂ سبط رسول عربی	۱۰	جسم مس کرنے سے فرش کے ہو پر پیدا
حجت حق سے نہین رہتی ہی دنیا خالی	۱۱	ایک کے بعد ہوا دوسرا پیمبر پیدا
قائم آل عبا ہی یہی کہتے تھے حسن	۱۲	جب ہوا خلق مین ہمنام پیمبر پیدا
لوگ آتے تھے پیمبر کی زیارت کے لیے	۱۳	گھر مین شبیر کے جیسے ہوے اکبر پیدا
تیر جب پیاس مین گردن پہ لگا اصغر کے	۱۴	حشر کا شور تھا اُسدم لب کوثر پیدا
قدرت حق ہی کہ وقاص کا ہو سعد پسر	۱۵	سعد کا ہووے پسر خلق سے بدتر پیدا
سامنے تخت ستمگار کے آئے جو حرم	۱۶	ہو گیا محفل سفاک مین محشر پیدا

جیسی پیدا نہوئی خلق مین زینب سی بہن ۱۷ نہ ہوا ویسا ہی سرور سا برادر پیدا
جیسے دنیا مین ہوئی زینب و شاہ مظلوم ۱۸ ایسے ہوئینگے بہن اور نہ برادر پیدا
کہتے تھے شاہ مجھے وعدہ وفائی ہی ضرور ۱۹ نذر خالق کو ہوا ہی یہ مرا سر پیدا
لاش پر بھائی کے سرور نے کہا رو رو کر ۲۰ با وفا تجھسا نہ ہو دیگا برادر پیدا
غلغلہ تھا زہق الباطل جاء الحق کا ۲۱ جب ہوا گیارھوان فرزند پیمبر پیدا
وقت رخصت کہا شبیر سے یہ زینب نے ۲۲ کاشکے ہوتی نہ دنیا مین یہ خواہر پیدا
بخشش امت عاصی کا نہ ہوتا سامان ۲۳ خلق مین ہوتین نہ گر فاطمہ اطہر پیدا
خلق مین جیسے ہوئی حیدر روزہر انجدا ۲۴ ایسی بی بی نہ ہوئی اور نہ شوہر پیدا
واسطے فاطمہ کے ہوتا نہ کف حق ہی گواہ ۲۵ ہوتے دنیا مین نہ گر حیدر صفدر پیدا
حشر مین سایہ عزاداروں پہ کرنیکے لیے ۲۶ ہوویگی فاطمہ معصومہ کی چادر پیدا

۲۰ ہمنوا طوطی سدرہ کا ہی مداح علی
طائر فکر نے ایسے کیے شہپر پیدا

مجرئی جو ماتم آل عبا کرتا رہا ۱ حق یہ ہی وہ حق محبت کا ادا کرتا رہا
جو غم شبیر مین آہ و بکا کرتا رہا ۲ حق یہ ہی وہ حق محبت کا ادا کرتا رہا
جو ثنائے بادشاہ کربلا کرتا رہا ۳ حق یہ ہی وہ حق محبت کا ادا کرتا رہا
مجرئی جب حشر مین پوچھینگے کیا کرتا رہا ۴ مین کہونگا ماتم آل عبا کرتا رہا
حال سرور اور قاتل کا ہی قابل غور کے ۵ یہ دعا کرتے رہے اور وہ جفا کرتا رہا

رخصت عباس کا لکھا ہی راوی نے یہ حال	۷	شہ ابا کرتے رہے وہ التجا کرتا رہا
دیر تک حُر اور ابن سعد مین تھی گفتگو	۸	وہ تو سمجھاتا رہا اور یہ ابا کرتا رہا
گو دوہائی حق کی سب اہل حرم دیتے رہے	۸	لشکر سفاک لیکن بے روا کرتا رہا
بوند پانی کی یعنون نے ندی شبیر کو	۹	گو سوالِ آب وہ بحر سخا کرتا رہا
کیا شقاوت تھی نہ آیا ایک مرتد راہ پر	۱۰	آخری دم تک ہدایت رہنما کرتا رہا
شاہ بیکس گو کہ فرماتے تھے تحسین مرحبا	۱۱	دست بستہ حُر مگر عذرِ خطا کرتا رہا
دن کو ہوتا تھا کبھی فاقہ تو گاہے رات کو	۱۲	اِس قدر اثیار شاہِ کربلا کرتا رہا
جبتلک باقی رہے خویش و عزیزان حسینؑ	۱۳	باری باری ایک اِک سر کو فدا کرتا رہا
حیف ہی لیکن نہ نکلا کوئی ناصر بعد ظہر	۱۴	گو کہ ہلمن ناصر بیکس ندا کرتا رہا
ظلم عابد پر ہزارون اشقیا کرتے رہے	۱۵	پر زبان سے وہ سدا شکرِ خدا کرتا رہا
مومنو سوچو تو کیا تھا حوصلہ شبیر کا	۱۶	تھی قضا سر پر مگر سجدہ ادا کرتا رہا
جبتلک مدفون نہ لاشہ شاہ بیکس کا ہوا	۱۷	لاش پر اک شیر راتون کو بکا کرتا رہا
سینہ و سر پیٹتے اپنا رہے اہل وطن	۱۸	قاصد صغرا بیان کربلا کرتا رہا
کیا قسی القلب تھا شمر ستمگر الامان	۱۹	فاطمہ چلایا کی یہ سر جدا کرتا رہا
حیف ہی تھا دانہ پانی بند اسکی آل پر	۲۰	جو مدد بیکس یتیمون کی سدا کرتا رہا
ایک کی تو لاش لائے دوسرے کو دی رضا	۲۱	ظہر تک بس یہ ہی سبط مصطفےٰ کرتا رہا
حشر کے دن بالیقین بشاش و خوش ہوویگا وہ	۲۲	جو یہان پر ماتم شاہِ ہدا کرتا رہا

شہ کو خبر آقا نہ عباس دلاور نے کہا ۲۳ پاس شہ کا اسقدر وہ باوفا کرتا رہا
زینب دلگیر نے ہرگز نہ دی رنکی رضا ۲۴ التجا کیا کیا شبیہ مصطفے کرتا رہا
رحم مسلم کے نہ بچون پر کیا حارث نے ہا ۲۵ التجا کرتی رہی وہ یہ جفا کرتا رہا
حیف ہی اُسکے حرم ہون خانہ زندانیون قید ۲۶ رحم کھاکر جو اسیرون کو رہا کرتا رہا
سم سے نو اور تیغ سے معصوم دو مارے گئے ۲۷ ہر گھڑی تازہ ستم چرخ دوتا کرتا رہا
ایسے فاسق کی بھلا کیا کرتے بیعت ہو شایین ۲۸ تا روا کو جو لعین ہر دم روا کرتا رہا
آیا کہنے مین نہ اُسکے دلبر ام البنین ۲۹ گو بہت سے مکر شمر پُر دغا کرتا رہا
بارِ الہا ہی یہ تیری ہی رحیمی کا سبب ۳۰ مین خطا کرتا رہا اور تو عطا کرتا رہا
ماتم شبیر دنیا مین ازل سے ہی بپا ۳۱ جو بھی گذرا وہ گریہ اور بکا کرتا رہا
قوت بازوے سرور داخل دریا ہوا ۳۲ دور سے ہان ہان گروہِ اشقیا کرتا رہا
قید خانہ سے گئے جب ہند حاکم سے کہا ۳۳ مکر مجھ سے آجتک تو بیحیا کرتا رہا
رہگئے تنہا پیمبر جبکہ جنگ بدر مین ۳۴ دشمنون کو دور شیر کبریا کرتا رہا
حسب مہینون سے مقدم اِس مہینہ کو کیا ۳۵ یہ زمانہ عزت ماہ عزا کرتا رہا
راہب ناشاد کو بیٹے عطا ہوتے رہے ۳۶ فاطمہ کا لاڈلا جبتک دعا کرتا رہا
کاتبِ اعمال لکھتے ہی رہے اعمال خیر ۳۷ ذکر سرور مین رقم مین مرثیہ کرتا رہا
ہو سکی قربانیِ دلبر نہ آنکھین کھولکر ق ۳۸ گو خلیل اللہ دل مین حوصلہ کرتا رہا
حوصلہ یہ تھا شہ دین کا مگر اے مومنو ۳۹ شکریہ کرتے رہے اکبر قضا کرتا رہا

آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا کربلا کے پیاسون نے	۴۰	نذر اُنکو خضر گو آب بقا کرتا رہا	
روک لی عباس نے جبتک نہ تیغ خونفشان	۴۱	الامان ہر دم گروہِ اشقیا کرتا رہا	
حشر کے دن دیکھیگا لاریب اپنا وہ عروج	۴۲	جو درِ شبیر پر قد کو دوتا کرتا رہا	
	۴۳	حشر مین مداح ہی جاگیر اُسکی باغ خلد جو بپاشہ کی یہان بزم عزا کرتا رہا	

امام انبیا ختم رسالت رہنما پایا	۱	خدا کا شکر ہمنے مصطفے سا پیشوا پایا	
جناب آمنہ کہتی ہین جب پیدا ہوے حضرت	۲	ہر اک سو گھر مین مین نے جلوۂ نور خدا پایا	
بہت سے مرغ رنگین پر نظر آئے مجھے ہر سو	۳	مبارکباد کا جنکی زبان پر چہچہا پایا	
ہی کیا غم کشتی امت کو پھر طوفان محشر کا	۴	حبیب کبریا سا باخدا جب ناخدا پایا	
فقط اک آنکھ کا پردہ رہا تھا درمیان باقی	۵	حجاب قدس مین جا پائی قرب کبریا پایا	
مسیحائی ملی عیسی کو برکت سے اُسی دم کے	۶	اُنھین کی دستگیری تھی جو موسی نے عصا پایا	
ہمیشہ چتر کے بدلے تھا سر پر ابر کا سایہ	۷	کسی نے اور بھی یہ سایۂ لطف خدا پایا	
گرے سب لات و عزی منہ کے بل طاقون سے کعبہ کے	۸	تعال اللہ کہا حضرت نے رعب حق نما پایا	
سر گردون مہ کامل ہوا یکدست دو ٹکڑے	۹	جو انگشت شہادت کا اشارا ایک ذرا پایا	
خلیل و آدم و موسی و عیسی سب نبی گدرے	۱۰	کسی نے بھی خطاب شافع روز جزا پایا	
گئے نعلین پہنے عرش پر معراج کی شب کو	۱۱	یہ کس نے پایۂ اعزاز حضرت کے سوا پایا	
بتاؤ امت عاصی کو کیا مشکل رہی باقی	۱۲	نبی سا شافع اور حیدر سا جب مشکل کشا پایا	

۱۳	ملے مداح کو محشر مین شاہا سایہ دامن کا یہان گر سایۂ بال ہما پایا تو کیا پایا	

ای سلامی شاہ کا گردن کٹانا دیکھنا	۱	اور نہ جز شکر خدا لب کا ہلانا دیکھنا
جب کھلا زینب کا سر سوئے مدینہ کی ندا	۲	ظلم امت کا نیا یہ ہم پہ نانا دیکھنا
کہتے تھے زینب سے سرور جائیو جب تم وطن	۳	نیل بازو کے نہ صغرا کو دکھانا دیکھنا
شمر سے کہتے تھے شہ سر کاٹ لے راضی ہون مین	۴	سر کھلے لیکن نہ زینب کو پھرانا دیکھنا
مان نے قاسم سے کہا جاتے تو ہو میدان کو تم	۵	پر نہ خونین بھرنا یہ جوڑا شہانہ دیکھنا
جور کی اپنے قسم ہی تجکو ای چرخ دوتا	۶	حلق اصغر دیکھنا اور تیر کھانا دیکھنا
کر کے منھ سوے نجف رو رو کے زینب نے کہا	۷	ظلم کی رسی مین بابا میرا شانہ دیکھنا
عرض کی صغرا نے اتبو رہتی ہون مجبوریان	۸	پر نہ مجکو بھولنا بابا بلانا دیکھنا
کہتی تھی بانو سے صغرا جبتلک پہونچون مین	۹	دودھ اصغر کا نہ کوفہ مین بڑھانا دیکھنا

۱۰	حشر مین مداح ذکر شاہ بیکس کا صلا حضرت زہرا کا خالق سے دلانا دیکھنا	

مجرئی ہون مین شاہ کے در کا	۱	رتبہ کیا میرے آگے قیصر کا
خوف برزخ کا ہی نہ محشر کا	۲	فضل گر ہم پہ ہی پیمبر کا
ہوگا دامان فاطمہ سر پر	۳	خوف کیا آفتاب محشر کا
ہونگے تحت لوا سے خیبر وا	۴	خوف کیا آفتاب محشر کا

ملی ہر وقت خدمتِ حیدر ۵ کیا ہی بخت رسا تھا قنبر کا
کہا اکبر نے اُس کا پوتا ہون ۶ در اکھاڑا تھا جس نے خیبر کا
زلزلہ فوج اشقیا مین ہوا ۷ حال ابتر جو دیکھا اختر کا
شاہدِ زور دستِ حیدر ہی ۸ حال روح الامین کے پر کا
بنگیا دشت وادی ایمن ۹ نور پھیلا یہ روے اکبر کا
دھویا اک لخت نامۂ عصیان ۱۰ ہی یہ احسان دیدۂ تر کا
رات دن ابتداے فطرت سے ۱۱ منتظر ہون اخیر رہبر کا
فرق ارزق کا ہوگیا ٹکڑے ۱۲ کام آیا نہ خود خود سر کا
حرکہان زانوے حسین کہان ۱۳ یہ کرشمہ تھا سب مقدر کا
ہوئی مغرب سے مہر کو رجعت ۱۴ رتبہ یہ پیش حق تھا حیدر کا
خادم مرتضی تو ہین قنبر ۱۵ دل سے مین ہون غلام قنبر کا
کیا ہی ثابت قدم تھے شہ کے رفیق ۱۶ پانون پیچھے نہ ایک کا سر کا
عرش پر ہی علی کی جو تصویر ۱۷ رُخ ہی اُس سمت مہر انور کا
روضۂ شاہ مین جگہ پائی ۱۸ بخت یاور ہوا جو تھپر کا
فرق ارزق پہ تیغ قاسم سے ۱۹ تھا پتا خود کاسۂ مغفر کا
ہمکو خاک ابوتراب ہی بس ۲۰ فرش ہم کیا کرین مشجر کا
عنبرین دشت ہوگیا سارا ۲۱ جب پڑا عکس زلف اکبر کا

شان مین آیا آیۂ تطہیر ۲۲ مرتبہ تھا یہ آل اطہر کا
حرز بہکا عمرو کے کہنے سے ۲۳ نہ چلا کچھ فسون فسون گر کا
آگے نان جوین حیدر کے ۲۴ مرتبہ کچھ نہین مزعفر کا
رہے بیزار مال و زر سے مدام ۲۵ تھا طریقہ بہی ابا ذر کا
پڑتا تھا جس جگہ علی کا قدم ۲۶ موم ہوتا تھا جرم پتھر کا
قبر حیدر پہ روشنی کرنا ۲۷ کام ہی روز مہر انور کا
اشک شبنم سے رات بھر رونا ۲۸ کام ہر شب ہی چشم اختر کا
ہوتا کس طرح سایۂ احمد ۲۹ جسم اطہر تھا سایہ داور کا
ٹکڑے ہوتے تھے دو برابر کے ۳۰ معجزہ تھا یہ ضرب حیدر کا
فوج کفار ہو گئی درہم ۳۱ بیٹا آیا جو رن مین صفدر کا
بولے عباس ہون مین اُسکا پسر ۳۲ کلہ چیرا تھا جس نے اژدر کا
زور بازو پہ اُسکے شاہد ہی ۳۳ باب خیبر کا بند بر بر کا
ہی عدالت پہ اُسکے ایک گواہ ۳۴ فیصلہ باز اور کبوتر کا
حیف کی جا ہی آجنک نہ ہوا ۳۵ وصل سرور کے جسم اور سر کا
بولی زینب ہوے شہید امام ۳۶ گھوڑا جب خالی آیا سرور کا
ہووے پامال لاشۂ شبیر ۳۷ حکم جس دم ہوا ستمگر کا
شیر آکر ہوا محافظ لاش ۳۸ پھر گیا منہ تمام لشکر کا

دیکھکر چوب بید اور لب شاہ	۳۹	رنگ بدلا علی کی دختر کا
کہا حاکم سے ڈر خدا کے شقی	۴۰	یاد کر عرصہ روز محشر کا
ایسے سن مین ہوے شہید افسوس	۴۱	دودھ بڑھنے نہ پایا اصغر کا
ہر گھڑی تھا زبان پہ سورۂ کہف	۴۲	معجزہ تھا یہ شاہ کے سر کا
ہوا اہل حرم مین حشر بپا	۴۳	لاشہ آیا جو ابن شبر کا
پھری بلوہ مین بے نوا زینب	۴۴	یہ تتمہ تھا شہ کے محضر کا
فاش ہو جاتا پردۂ امت	۴۵	سر نہ کھلتا جو شہ کی خواہر کا
حیف اُس خیمہ مین در آئے عدو	۴۶	تھا فلک کو بھی پاس جس گھر کا
تھی قیامت مدینہ مین برپا	۴۷	قاصد آیا جو شہ کی دختر کا
مین نکیرین کا یہ دونگا جواب	۴۸	نام کیا پوچھتے ہو رہبر کا
دیکھو میرے سرہانے ہی یہ کون	۴۹	شیر حق کا وصی پیمبر کا
روز عاشورہ دوپہر جو ڈھلی	۵۰	خاتمہ ہو گیا بہتر کا
دوپہر ڈھلتے ہی ہزار افسوس	۵۱	خاتمہ ہو گیا بہتر کا
ہوتا دانہ نہ اک زمین سے عیان	۵۲	قطرہ گرتا جو خون اصغر کا
کھا کے غش اونٹ سے گری زینب	۵۳	لاشہ دیکھا جو شاہ بے سر کا
کہا حر نے عمر سے اے اظلم	۵۴	رہی کا جو یا ہی تو مین کوثر کا
تو سمجھتا ہی کیا اُسے محتاج	۵۵	جو کہ مالک ہی بحر کا بر کا

تاجنان کچھ نہین جہان کھٹکا ۵۶ راستہ ہو وہ میرے رہبر کا
اہل بیت نبی کا تو ہو عدو ۵۷ اور مین خانہ زاد حیدر کا
شاہ کہتے تھے سوچ تو ای شمر ۵۸ ارے مین کون ہون پیمبر کا
آب دریا کی کیا اُسے پروا ۵۹ جو کہ مالک ہو حوض کوثر کا
ہوئی برپا نہ کیون قیامت ہائے ۶۰ سر کھلا جب کہ بنت حیدر کا
پہلے سرور پہ تم فدا ہونا ۶۱ حکم بیٹون کو تھا یہ مادر کا
فوج روبہ مین پڑ گئی ہل چل ۶۲ آیا رن مین جو شیر حیدر کا
پائی سقائی بازوے شہ نے ۶۳ مرتبہ یہ کہان تھا جعفر کا
معرکہ یاد آگیا سب کو ۶۴ روز عاشور جنگ خیبر کا
ہند اپنے محل مین تھی بیچین ۶۵ نوحہ سُن سُن کے شہ کی دختر کا
کر دیے بیٹے بھائی پر صدقے ۶۶ حوصلہ تھا یہ شہ کی خواہر کا
روک لی شہ نے ذوالفقار علی ۶۷ دھیان آیا جو شرط مخفر کا
جو پھرا در سے آل اطہر کے ۶۸ ہو گیا بالیقین وہ در در کا
پسر سعد ناری حُر نوری ۶۹ لکھا مٹتا نہین مقدر کا
ہو طواف حرم سے افزون تر ۷۰ طوف شہ کے ضریح اطہر کا
کہتے تھے شاہ میرا خشک گلا ۷۱ ہو طلبگار آب خنجر کا
زندہ جسوقت تک رہے سجاد ۷۲ نہ تھما اشک دیدۂ تر کا

دیکھکر قدر اشک اہل عزا	۷۳	گھٹ گیا رتبہ آب گوہر کا
روئی زینب نہ بیٹون کے غم مین	۷۴	پاس اتنا کیا برادر کا
پیچھے اونٹون پہ سر کھلے نکلے حرم	۷۵	آگے سر نیزہ پر تھا سرور کا
بعد مرنیکے کاٹے دست حسینؑ	۷۶	ظلم تازہ تھا یہ ستمگر کا
رو رو کہتی تھی رات دن زینب	۷۷	ہائے سہرہ نہ دیکھا اکبر کا
ظہر کے بعد ہائے واویلا	۷۸	کوئی حامی رہا نہ سرور کا
کہا جبریل سے یہ سرور نے	۷۹	سایہ سر پر جو دیکھا شبپر کا
آپ کے لطف کا نہین یہ وقت	۸۰	امتحان ہی حسین مضطر کا
آپ تشریف سدرہ پر لیجائین	۸۱	کافی سایہ ہی ذات داور کا
رحم آیا نہ کچھ یتیمون پر	۸۲	قلب حارث بنا تھا پتھر کا
کبھی خیمہ مین گاہ تھی در پر	۸۳	حال تھا یہ سکینہ شش در کا
ہی یہ خون حسین کی تاثیر	۸۴	سرخ رنگ ہی جو چرخ اخضر کا
برکت ذکر آل احمد سے	۸۵	اوج تو دیکھو میرے منبر کا
پست ہی اسکے ایک پایہ سے	۸۶	تخت بلقیس اور سکندر کا
گئی فریادی جس گھڑی زینب	۸۷	روضہ ہلنے لگا پیمبر کا
تھا یہ نوحہ حسین قتل ہوے	۸۸	کوئی وارث رہا نہ اس گھر کا
نہ کیا پاس آپ کا نانا	۸۹	کاٹا امت نے سر برادر کا

پیش کرتی ہون مین وہ عمامہ ۹۰ خون حسین بھرا ہی سرور کا
کرکے مجھکو تباہ ای مولا ۹۱ پورا مقصد ہوا ستمگر کا
ہی روایت بروز عاشورہ ۹۲ شیر روتا ہی ایک پتھر کا
آنا صغرا کے گھر پہ خونین تر ۹۳ حال مشہور ہی کبوتر کا
دی اجازت نہ شہ نے لڑنیکی ۹۴ شکر آیا جو رن مین زعفر کا
کہا زینب نے مین ہون ننگے سر ۹۵ لاشہ شب کو اٹھا تھا مادر کا
بام پر ایک روز تھی زینب ق ۹۶ گوشہ سر کا جو سر کی چادر کا
نکلا ہرگز نہ چرخ پر خورشید ۹۷ پاس تھا یہ علی کی دختر کا

۹۸ ہوا مداح سبط پیغمبر
اوج دیکھے کوئی اس احقر کا

ای سلامی عشرۂ ماہ عزا جاتا رہا ۱ غم رہا پر موسم آہ و بکا جاتا رہا
کتنے تھے اہل مدینہ سن کے حال قتل شاہ ۲ بے پدر بچون کا جو تھا آسرا جاتا رہا
کی نہ حرمت کچھ بھی آل مصطفے کی حیف ہی ۳ ظالمون کے دل سے پاس مصطفے جاتا رہا
سلسلہ تھا خیمہ سے رن تک یہ تا قتل امام ۴ ایک کے بعد اک جری ہر سو غا جاتا رہا
حیف ہی پر بعد قتل اکبر گلگون قبا ۵ شاہ تنہا رہ گئے یہ سلسلہ جاتا رہا
مر گئے جب قاسم و عباس و اکبر سے شاد ۶ سیج تو یہ ہی زیست کا اپنے مزا جاتا رہا
چار بیٹے سامنے چورنگ جب زمین ہوے ۷ ارزق شامی کا سارا حوصلہ جاتا رہا

حال قتل سرور دین سُنکے یہ بولا یزید ۸ آج میری سلطنت کا دغدغہ جاتا رہا
لاش پر عباس کی کہتے تھے یہ سلطان دین ۹ زور بازو کا مرے یا مرتضی جاتا رہا
سامنے زہرا و احمد کے کیا سرور کو قتل ۱۰ شمر کے دل سے یہ خوفِ کبریا جاتا رہا
ہوکے نادم مرگرا قدمون پہ جنبش نے کہا ۱۱ فاطمہ خوشنود ہین پہلا گلا جاتا رہا
سُنکے قتل سید مظلوم و بیکس کی خبر ۱۲ کہتی تھی صغرا مرا شوق شفا جاتا رہا
لکھتا ہی راوی نہ جبتک شاہ دین مدفون ہوے ۱۳ عرش پر ہر شب کو نعرہ شیر کا جاتا رہا

۱۴ حیف ہی مداح کیون تم اب تلک بیٹھے رہے
قافلہ ہر روز سوے کربلا جاتا رہا

بیتاب ہوا مجرئی دل شاہ زمن کا ۱ غربت مین خیال آیا جو یاران وطن کا
ہی ورد زبان نام حسین اور حسن کا ۲ حقدار سلامی ہونمین جنت کے چمن کا
مداح سلامی ہونمین اُس تشنہ دہن کا ۳ مختار کیا حق نے جسے نہر لبن کا
مختار ہی جو مجرئی جنت کے چمن کا ۴ مداح یہ ناچیز ہی اُس شاہ زمن کا
ممنون ازل سے ہونمین اِسوجہ حسن کا ۵ مداح ہوا بادشہ قلعہ شکن کا
مرقد مین مرے پھر گئے فوراً ہی فرشتے ۶ اشکون سے جو تر پایا ہر اک تار کفن کا
لب بند فصیحان عرب کے ہوے یکلخت ۷ بلبل جو چہکنے لگا زہرا کے چمن کا
غش ہوکے گری جھولے پہ بے شیر کے بانو ۸ مُنھ خشک نظر آیا جو اُس غنچہ دہن کا
ہاتھون سے لپیٹے ہوے تھی دامن قبا ۹ کُبرا کو نہ تھا شرم سے یارا جو سخن کا

داخل جو ہوے کرب و بلا مین کہا شہ نے	۱۰	اب سامنا ہر دن ہی نئے رنج و محن کا
پایا سر سلطان زمن خون مین سب تر	۱۱	سر پوش سکینہ نے اُٹھایا جو لگن کا
جسوقت سنا رن مین کہ مارے گئے نوشاہ	۱۲	فق ہو گیا منہ حجلہ مین قاسم کی دولہن کا
بھائی پہ تصدق کیے کس شوق سے بیٹے	۱۳	یہ حوصلہ تھا سید بیکس کی بہن کا
روضہ مین پیمبر کے قیامت ہوئی برپا	۱۴	زینب نے دکھایا جو وہان داغ رسن کا
جب قید مصیبت سے پھرے چھوٹکے سجاد	۱۵	تب وصل ہوا شاہ زمن کے سر و تن کا
مرنے پہ جدا لاشۂ سرور کے ہوے ہاتھ	۱۶	یہ ظلم نیا دیکھنا اس چرخ کہن کا
پوشاک جنان جسکے لیے خلد سے آئی	۱۷	افسوس وہی شاہ تھا محتاج کفن کا
شہ لا نہ سکے لاشۂ تو شاہ حرم مین	۱۸	پرزے تھا جراحت سے جو ہر عضو بدن کا
شہ نے کہا مقتل کی زمین ہی بھٹی بیشک	۱۹	شبدیز رکا جب کہ شہنشاہ زمن کا
سو یا نہ شب قتل ذرا شام کا لشکر	۲۰	یہ رعب تھا دو لاکھ پہ ہفتاد و تن کا
سرور نے کہا لاشۂ اکبر پہ کہ اُٹھو	۲۱	خط لایا ہی قاصد تری مشتاق بہن کا
سو سکتا نہ تھا گھر مین کوئی بعد پیمبر	۲۲	اِس طرح بپا شور تھا زہرا کے محن کا

۲۳	مداح ہی یہ اوج کے الطاف کا ثمرہ ہی اوج پہ پایہ جو مرے لطف سخن کا	

مرقد ہی زمین پر جو شہ قلعہ شکن کا	۱	اِس واسطے سر خم ہی اور چرخ کہن کا
مشتاق ہی دل طوف در شاہ زمن کا	۲	کیون بلبل شیدا کو نہو عشق چمن کا

ضد کی جو پیمبر سے حسین ابن علی نے ۳ اللہ نے خود بھیجد یا بچہ ہرن کا
دیکھے جو بہا اشک غم سبط نبی کے ۴ نظرون مین رہا رتبہ نہ کچھ درعدن کا
ثابت ہی کہ دو چیزون کا حیدر کو رہا شوق ۵ اک نان جوین دوسرا پوشاک حسن کا
زلف علی اکبر کو مین تشبیہ دون کس سے ۶ ہی مین خطا گر کہون نافہ ہر ختن کا
اکبر سے یہ ہنگام سفر کہتی تھی صغرا ق ۷ مین صدقے خیال آپ رکھین چھوٹی بہن کا
تم کوفہ سے آکر مجھے لے جائیو بھیا ۸ گر قصد کرین دیر مین شبیر وطن کا
عبداللہ عباس نے شہ سے کہا مولا ۹ کوفہ سے تو بہتر ہی کرو قصد یمن کا
مرنے پہ شہ دین کے موالی ہوے تیار ۱۰ گردون پہ نمودار ہوا سورج کی کرن کا
تم سارے عزیزون سے فدا ہو جیو پہلے ۱۱ ارشاد تھا بیٹون کو یہ سرور کی بہن کا
شہ کہتے تھے پہلے نہ فدا ہون علی اکبر ۱۲ ہرگز نہین یہ طور مروت کے چلن کا
سرور کو عمل کرنا وصیت پہ تھا ورنہ ۱۳ کیا وقت تھا وان شادی فرزند حسن کا
لکھا ہی پس از قتل شہ بیکس و تنہا ۱۴ سفاکون نے سب لوٹ لیا رخت بدن کا
اس مرتبہ تاراج کیا اہل حرم کو ۱۵ رنڈ سالہ بچا ہاے نہ اک شب کی دولھن کا
جب بید سے داشاہ کے ظالم نے کیے لب ق ۱۶ منہ سرخ ہوا طیش سے حضرت کی بہن کا
جھنجھلا کے کیا دور چھڑی کرا بھی لب سے ۱۷ ورنہ نہ پتا ہوگا ترا فی سر و تن کا
کرتی ہون شکایت ترے ظلمون کی خدا سے ۱۸ ہی غیظ مرا غصہ شہ قلعہ شکن کا
یہ سنتے ہی دہشت سے تو غش ہو گیا ظالم ۱۹ نزدیک حرم آگیا سر شاہ زمن کا

کچھ کہ نہین سکتی تھی رد وطن تھرم سے لیکن	۲۰	تھامے ہوے دامن تھی کھڑی ابن حسن کا
زہرا کی رد امانگ کے کفنایا بہن کو	۲۱	طالب ہوا سجاد نہ حاکم سے کفن کا
یون گھیرے تھی ہنقتاد دو تن کو پہ شام	۲۲	ہوتا ہی اثر چاند پہ جس طرح گہن کا
مین کیا کہون جو آل نبی مین ہوا کہرام	۲۳	جب ذکر کیا شاہ نے ملبوس کہن کا
زینب سے کہا ہند نے تم بنت علی ہو	۲۴	چھپتا ہی کہین طور بھی زہرا کے چلن کا
ثابت ہی کہ سجاد نہ پی سکتے تھے پانی	۲۵	دھیان آتا تھا جب بادشہ تشنہ دہن کا

۲۶

مداح تمنا ہی یہی روز ازل سے
پیوند ہون مین خاک در شاہ زمن کا

جز ید اللہ مین ون ہاتھ مین دامان کسکا	۱	ہوے ممنون جہان بندہ احسان کسکا
اشک ماتم کا خریدار خدا تیرا جہان	۲	اب بتا رتبہ ہی بر تر در غلطان کسکا
روح زہرا نے کہا شمر سے یہ رو رو کر	۳	تو گلا کاٹتا ہی سوچ بد ایمان کسکا
شہ نے فرمایا سکینہ سے نہ رو کو ہم کو	۴	حکم تقدیر مین ہی زور مری جان کسکا
ڈیوڑھی پر دیکھتا جو فاطمہ کو پوچھتا تھا	۵	راستہ دیکھتی ہو شہ رو حیران کسکا
کہا شبیر نے پانی جو نہین دیتے ہو	۶	ہی خطا وار کہو اصغر نادان کسکا
ماتم شاہ مین لاریب ہی خون اسکا جگر	۷	ورنہ رکھتا ہی الم لعل بدخشان کسکا
پوچھا زعفر نے یہ ہمراہیون سے مقتل مین	۸	مجکو بتلاؤ قلم ہی یہ گلستان کسکا
کہا نصرانیہ نے دیکھ کے لاش اصغر کی	۹	یا خدا خاک پہ ہی یہ مہ تابان کسکا

گر ہین ملک غزا دار و نکے یہ باغ جنان	۱۰	پھر کہو حصہ ہی یہ روضۂ رضوان کسکا
شہ نے فرمایا تعجب ہی کیا پانی بند	۱۱	سوچو تو کوفیو مین پیاسا ہون مہمان کسکا
پیاسے تجھے شہ نہ پیا گھوڑے نے بھی آبِ فرات	۱۲	پاس اسد رجہ بجلا کرتے ہین حیوان کسکا
سچ بتا ہم کو فلک قبر چمستان نبی	۱۳	خشک سب ہو گیا بے آب گلستان کسکا
بڑہ گیا خانۂ کعبہ سے بھی جسکا رتبہ	۱۴	جز حسینؑ ابن علی اور ہی ایوان کسکا
کہا عباس نے اعدا سے مخاطب ہو کر	۱۵	جانتے ہو کہ مین ہون شیر نیستان کسکا
فخر سے کہتے ہین اکثر یہی جبریل امین	۱۶	کسکا دربان ہون مین اور طفل دبستان کسکا
جب برآمد ہوے اکبر تو کہا اعدا نے	۱۷	نکلا خیمہ سے یہ اک مہر درخشان کسکا
غم سرور مین نہین روتی جو سوتون سے زمین	۱۸	پھر یہ ہی زیر زمین دیدۂ گریان کسکا
	۱۹	ہو کے مداح ترا عقدہ کشائی کے لیے پکڑون دامن مین بھلا یا شہ مردان کسکا

جسطرح ہمتاے ذات مصطفےٰ ممکن نہ تھا	۱	مجرئی صابر کوئی شبیر سا ممکن نہ تھا
حکم احمد سے علی شیر سے بلوائے گئے	۲	باب خیبر توڑنا آنکے سوا ممکن نہ تھا
ہاتھ کھولے دیو کے حکم نبی سے آپنے	۳	دوسرے سے ہونا اس عقدہ کا وا ممکن نہ تھا
پنجتنؑ کو حضرت آدم نہ گر لاتے شفیع	۴	حق یہ ہی انکا حصول مدعا ممکن نہ تھا
کام تھا واللہ یہ شیر خدا کا مومنو	۵	فرش احمد پر جو سوتا دوسرا ممکن نہ تھا
عالم ارواح مین ہوتے نہ گر ہادی علیؑ		روح کو دیتا جواب کبریا ممکن نہ تھا

شہ ہین تنہا روضۂ احمد پہ کر دیتی خبر	۷	تجھ سے کیا اتنا بھی اے بادِ صبا ممکن نہ تھا
پردۂ امت اگر ہوتا نہ منظورِ نظر	۸	چھین لیتا کوئی زینب کی ردا ممکن نہ تھا
شہ کا پانی مانگنا اتمامِ حجت تھا فقط	۹	مالک تسنیم کرتا التجا ممکن نہ تھا
کربلا مین ہوتے اُسدم گر شہ دلدل سوار	۱۰	کاٹ لیتا شمر سرور کا گلا ممکن نہ تھا
گر نہ کرتے صبر زین العابدین مثلِ حسینؑ	۱۱	خیمون مین در آتی فوج اشقیا ممکن نہ تھا
صبر جو شہ نے کیا دشتِ بلا مین مونسو	۱۲	حضرت ایوب سے بھی مطلقاً ممکن نہ تھا
کس طرح عباس پھر جاتے بھلا شبیر سے	۱۳	کعبہ سے برگشتہ ہو قبلہ نما ممکن نہ تھا
جاتے کیونکر چھوڑ کر شبیر کو یار و رفیق	۱۴	وعدۂ روزِ ازل کا توڑنا ممکن نہ تھا
لاش پر اکبر کے شہ بولے رضینا بالقضا	۱۵	جز حسین ابن علی یہ حوصلہ ممکن نہ تھا
سر کٹانا گھر لٹانا اور پھر اس شان سے	۱۶	جز تمہارے یا شہید کربلا ممکن نہ تھا
پانی چلو سے گرا کر شہ نے اعدا سے کہا	۱۷	چاہتا گر مین تو پینا کچھ بھی نا ممکن نہ تھا
پر مجھے عباس کی تشنہ دہانی یاد ہے	۱۸	بھولنا کیونکر کہ جسکا بھولنا ممکن نہ تھا
اُمت احمد نے جو شہ پر کیے جور و ستم	۱۹	دوسرے فرقون سے یہ طرزِ جفا ممکن نہ تھا
کہتے ہین ایوب رو کر یا حسین ابن علی	۲۰	صبر یہ تو مجھ سے بھی روحی فدا ممکن نہ تھا
تھی سنانی شاہ بیکس کی سنانی اُسکو آہ	۲۱	ورنہ فاصد سے بیان ماجرا ممکن نہ تھا

	گر توجہ اوج کی ہوتی نہ اُس مداح پر	
۲۲	یون کلام با صفا طبع رسا ممکن نہ تھا	

اسی مجرئی کرتی تھی بیان بانوے دلگیر		صغرا کو لکھون کیا
حلق شہ مضطر پہ چلی ظلم کی شمشیر	۱	صغرا کو لکھون کیا
دن بیاہ کے قاسم سو جنگاہ سدھارے		اکبر گئے مارے
اور اصغر معصوم کی گردن پہ لگا تیر	۲	صغرا کو لکھون کیا
زینب کے بھی بیٹون نے دیا دافع جدائی		جان اپنی گنوائی
انصار بھی سرور کے ہوے سب تہ شمشیر	۳	صغرا کو لکھون کیا
عباس نے بھی صدقے کیے بیٹے برادر		شبیر کے اوپر
بیدست ہی خود نہر پہ وہ عاشق شبیر	۴	صغرا کو لکھون کیا
اکبر کو جو لکھا ہی مین کس طرح دکھاؤن		کیا اسکو سناؤن
ریتی پہ پڑا سوتا ہی وہ فدیۂ شبیر	۵	صغرا کو لکھون کیا
کہہ لاشۂ اکبر پہ کیے آکے یہ نالے		اے گیسودن والے
آغشتہ بخون خاک پہ ہی زلف گرہ گیر	۶	صغرا کو لکھون کیا
شہ کے تن بے سر پہ وہ رکھکر خط بیمار		باحالت ناچار
ہر دم یہی رہ رہ کے غرض کرتی تھی تقریر	۷	صغرا کو لکھون کیا
وارث موے گھر لٹ گیا بلوہ مین ہون دردی		بے مقنعہ و چادر
ہی عابد بیمار کے بھی پاؤن مین زنجیر	۸	صغرا کو لکھون کیا
اک روز وہ تھا لائے تھے گھر مین مجھے شبیر		باعزت و توقیر

یا آج مین بلوہ مین ہون باحالت تغیر	۹	صغرا کو لکھون کیا
سب قید مین ہین اہل حرم کھولے ہوے سر		بے مقنعہ و چادر
کی ظالمون نے آل پیمبر کی یہ تحقیر	۱۰	صغرا کو لکھون کیا
زینب سے کبھی کہتی تھی باگریہ وزاری		دکھ درد کی ماری
بتلاو مجھے تم شہ مظلوم کی ہمشیر	۱۱	صغرا کو لکھون کیا
مداح کیا قاصد ناچار کو رخصت		یہ کہہ کے بہ رقت
احوال مرا کچھ نہین اب قابل تحریر	۱۲	صغرا کو لکھون کیا

بحرئی کہتے تھے شہ نذر خدا سر دونگا	۱	ایک سر کیا مرا فدیہ مین بہتّر دونگا
بھانجے بھائی پسر خویش و عزیز و انصار	۲	جتنے ہمراہ ہین اِن سب کو فدا کر دونگا
پردہ امت کا رہے حشر کے دن اُس کے لیے	۳	مین سر زینب و کلثوم کی چادر دونگا
گر خوشی خالق اکبر کی ہو اِسمین واللہ	۴	نذر خلاق جہان مین علی اصغر دونگا
آئی اُسوقت یہ آواز خدائے دو جہان	۵	یہ صلہ تجکو مین اے سبط پیمبر دونگا
تم جو سر دوگے مجھے نذر تو اے ابن علی	۶	اوج معراج ترے سر کو سنان پر دونگا
حشر تو ہونے دے پھر دیکھیو اے جان رسول	۷	تجکو اُس روز مین مختار محشر دونگا
جسکو تو چاہیو جو دیجیو مختار ہے تو	۸	تیرے ہی قبضہ مین مین جنت و کوثر دونگا
تیرے ماتم مین مرے عاشق و شیدا شبیر	۹	رخت کعبہ کا ابد تک مین سیہ کر دونگا
تعزیہ دارون کو تیرے جگر ختم رسول	۱۰	ایک آنسو کے عوض خانہ گوہر دونگا

قبر کو تیرے عزادارون کے ای ابن علی	۱۱	باغ جنت کی فضا تا دم محشر دونگا
جو زیارت کو تری آئیگا عصیان اُسکے	۱۲	اپنی عزت کی قسم ہی مین بجل کر دونگا
حشر کے روز صلہ تیری عزاداری کا	۱۳	حوصلے سے بھی عزادارون کے باہر دونگا
راہ مین روضہ کے تیرے جو مرینگے زائر	۱۴	سو زیارت کا ثواب اُنکو مقرر دونگا
اور کیا کیا کہون ای عاشق شیدا میرے	۱۵	جو جو تو مانگیگا لاریب سراسر دونگا
حر کی تھی عرض شہا رو کا تھا بن نے تم کو	۱۶	سب سے اب پہلے مین جان تیرے قدم پر دونگا
پیاسون کو کرب و بلا کی یہ تھی حیدر کی صدا	۱۷	آؤ مین ساغر کوثر تمھین بھر بھر دونگا
شاہ فرماتے تھے عباس سے سب ہی منظور	۱۸	پر نہ مرنے کی رضا جان برادر دونگا
کہتے تھے حضرت عباس کہ سر ہی کیا چیز	۱۹	نذر شہ دونگا پسر اور برادر دونگا
شاہ فرماتے تھے جو چاہو کرو ظلم و ستم	۲۰	مین دعا امت جد کو بہ خنجر دونگا
	۲۱	ہوگا سر عرش پہ اُس روز مرا ای مداح اُسکو جس دن در شبیر پہ مین دھر دونگا

خلق مین جب قائم آلِ عبا پیدا ہوا	۱	ہر طرف سے نعرۂ صل علی پیدا ہوا
نیمۂ شعبان کی شب ہی افضل شبہائے قدر	۲	ہی اسی شب مین یہ نور کبریا پیدا ہوا
جب ہوے پیدا ہوئی آواز ناقوسون کی بند	۳	بتکدون مین کافرون کے زلزلہ پیدا ہوا
سب شیاطین دُور سے جاکر کوہ و دریا مین چھپے	۴	جبکہ جار الحق کا ہر سو غلغلہ پیدا ہوا
چرخ چارم پر یہ خوش ہو ہو کے کہتے تھے مسیح	۵	منتظر جسکا تھا مین وہ مقتدا پیدا ہوا

دیکھے باہم تہنیت کہتے تھے یہ حور و ملک ۶ نورِ چشمِ مصطفےٰ و مرتضےٰ پیدا ہوا

ہوگیا پرنور عالم جسکے نورِ پاک سے ۷ آج وہ بدرالدجیٰ شمس الضحیٰ پیدا ہوا

مطلع دیوانِ عالم ہی رسولِ حق کی ذات ۸ مقطع اُس دیوان کا یہ بابُ الہدیٰ پیدا ہوا

ہی قیام عرصۂ عالم اُسی کی ذات سے ۹ قائمِ آلِ جناب مصطفےٰ پیدا ہوا

کہتی ہین حضرت حکیمہ تھے نہ کچھ آثارِ حمل ۱۰ رہ گئی حیران مین جب یہ باخدا پیدا ہوا

دیکھکر حیرت مین مجھکو بولے یہ مجھسے حسن ۱۱ آپ کو کیون ای پھوپھی یہ وسوسہ پیدا ہوا

کیا نہین آگاہی تمکو آمنہ کے حال سے ۱۲ بطن سے جنکے رسولِ کبریا پیدا ہوا

دیتے تھے کاہن خبر پر کچھ نہ تھے آثارِ حمل ۱۳ اُس گھڑی تک جس گھڑی خیرالورا پیدا ہوا

پرتو انوارِ پیغمبر ہی ذات اوصیا ۱۴ کیا عجب جو اِسطرح یہ دلربا پیدا ہوا

ہی رقم پہلے جھکا سر سجدۂ معبود کو ۱۵ بطنِ مادر سے جو ہین وہ پیشوا پیدا ہوا

خاتمِ ختمِ امامت کا نشان تھا کتف پر ۱۶ جس گھڑی وہ ہادیِ ہر دوسرا پیدا ہوا

دی امام عسکری کو یہ حکیمہ نے خبر ۱۷ ہو مبارک صاحبِ تاج و لوا پیدا ہوا

کہتی ہین رجس مین رجس سے چہرہ کے غش کر گئی ۱۸ ہوتے ہی پیدا یہ پہلا معجزہ پیدا ہوا

جب حسن گودی مین لیکر نکلے اُس دلبند کو ۱۹ ہر طرف سے نعرۂ روحی فدا پیدا ہوا

مقتدی ہونگے عیسیٰ جب کریگا یہ ظہور ۲۰ ایسا عالی قدر ایسا ذوالعلا پیدا ہوا

عالمانِ دین کا جو غیبت مین ہوئیگا معین ۲۱ ایسا ہادیِ حق نما رہنما پیدا ہوا

بعد ذاتِ پاکِ احمد چاردہ معصوم ہین ۲۲ یہ ابوالقاسم محمد دوسرا پیدا ہوا

ذکرِ ولادتِ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

ذکرِ ولادتِ حضرت امام محمد مہدی صاحب الزمان علیہ السلام

تا قیامت جسکا سکہ ہوگا جاری دہر مین	۲۳	ایسا حاکم ایسا شاہ دوسرا پیدا ہوا
جو کہ لیگا دشمنان دین سے پورا انتقام	۲۴	جانشین وہ سید مظلوم کا پیدا ہوا
فیض جسکا ہوگا ظاہر گو وہ خود ظاہر نہو	۲۵	عرصۂ عالم مین ایسا رہنما پیدا ہوا
ہی حدیث مصطفےٰ مین جو سفینہ کا بیان	۲۶	یہ امام عصر اُسکا ناخدا پیدا ہوا
جد ہین ختم الانبیا ان پر امامت ہی تمام	۲۷	ہی بجا کہنا کہ ختم الاوصیا پیدا ہوا
اوصیا مین ہی محمدؐ کی صفات انبیا	۲۸	خضر آلِ مصطفےٰ یہ باصفا پیدا ہوا
یا امام عصر جلدی اب تو فرماؤ ظہور	۲۹	ہی محبون کے دلون مین ولولا پیدا ہوا

		حل مشکل کی تجھے مداح ہی ناحق کو فکر
۳۰		لے امام عصر وہ مشکلکشا پیدا ہوا

(ردیف ب)

کیا سلامی افضل و اعلی ہی شان بوتراب	۱	حامل وحی خدا ہی پاسبان بوتراب
سب زمینون سے نہ کیون ہو ذی شرف ارض نجف	۲	سجدہ گاہ عرشیان ہی آستان بوتراب
دوش پر ختم رسل کے جب ہوئے پائے مرتضیٰ	۳	عرش سے بالا نہو پھر کیون مکان بوتراب
جب مکان مرتضیٰ ثابت ہوا بالائے عرش	۴	کونسی اب جا ہی بہر آسمان بوتراب
منقبت پڑھتا ہی اسدم مدح خوان شیر حق	۵	اب ہمہ تن گوش ہون سب دوستان بوتراب
سایۂ نور خدا ہی ذات ختم المرسلین	۶	شبہ ذات مصطفےٰ ہی جسم و جان بوتراب
حکم حق حکم نبی حکم نبی حکم علے	۷	ہی کلید راز حق گویا زبان بوتراب

سر سے مشغول شبانی دشت مین ہون آ کے شیر ۸ حکم اُنکو دین اگر یہ گلہ بان بوتراب
سوے تھے جس شب کو صدر مصطفے کے زیر سر ۹ روح اور میکال تھے دو پاسبان بوتراب
ہاتھ مین تھا آپ کے خیبر کا در مثل سپر ۱۰ قوت اللہ تھی تاب و توان بوتراب
کرتے تھے خود فاقہ پر فاقہ امیر المومنین ۱۱ پر نہین رہتے تھے بھوکے میہمان بوتراب
کیا کوئی سمجھے علی کے مرتبون کو مومنو ۱۲ جب خدا و مصطفے ہون ترجمان بوتراب
قاسم رزق جہان ہین حق کیجانب سے حضور ۱۳ سب ولیم ارض ہی یہ ایک خوان بوتراب
ایک ناوک جسکو مارا راہی دوزخ ہوا ۱۴ بیخطا تھے بیگمان تیر کمان بوتراب
فرق کچھ چھوٹے بڑون مین اس گھر انیکے نہین ۱۵ ایک قدرت رکھتے ہین طفل و جوان بوتراب
اہی زہے قسمت تمہاری ساکن کوفے نجف ۱۶ ہر گھڑی پیش نظر ہی بوستان بوتراب
نازیہ جتنا کرین زیبا ہی اُنکو بالیقین ۱۷ منزلت رکھتے ہین ایسی زائران بوتراب
کیا مقدر ہی کہ استقبال کرتے ہین ملک ۱۸ جب پہونچتے ہین نجف مین طالبان بوتراب
گو ہین مخدوم ملائک خادمان شیر حق ۱۹ خادم زوار ہین پر خادمان بوتراب
خیبر و خندق شب ہجرت حنین و جنگ بدر ۲۰ معرکے یہ تھے برائے امتحان بوتراب
نام ہی قرآن مین جسکا صراط المستقیم ۲۱ راہ وہ حیدر کی ہی اہی پیروان بوتراب
حب حیدر کا صلہ ہی کوثر و باغ جنان ۲۲ قابل قہر خدا ہین دشمنان بوتراب
حج آخر سے پھرے جسوقت ختم المرسلین ۲۳ آیہ بلغ ہوا نازل بہ شان بوتراب
جا کے ممبر پر ہوے رطب اللسان یون مصطفے ۲۴ قبضۂ قدرت مین ہی جسکے کہ جان بوتراب

حکم یہ دیتا ہی مجھکو کردون مین اظہار سب	۲۵	مثل ہارون کے ہی جو قدر روشان بوترابؑ
یعنے مین مولا ہون جنکا اُنکا مولی ہی علی	۲۶	گوش دل سے سن لین اِسکو ہمرہان بوترابؑ
اِسپہ واجب ہی عمل ہم سب کو رکھنا دلسے یاد	۲۷	بعد میرے جب ملے تمکو زمان بوترابؑ
	۲۸	جسطرح مداح ہی تو منقبت خوان علی طوطی سدرہ یون ہی ہی مدح خوان بوترابؑ

طفلی مین خلد کا تھا جسے پیرہن نصیب	۱	مرنے پہ تھا نہ اُسکو سلامی کفن نصیب
پہنے ہون جسنے عید مین حلے بہشت کے	۲	کیا قہر ہی نہوا اُسے گور و کفن نصیب
کِس وقت آہ نکلے تھے سرور مدینہ سے	۳	آنا ہوا نہ پھر اُنھین سوئے وطن نصیب
اکبر ہوے تو شاہ کو خواہر نے دی خبر	۴	بیٹا ہوا شبیہ رسول زمن نصیب
رکھتے تھے پانون دوش رسول کریم پر	۵	رکھتے تھے کیا بلند شہ بت شکن نصیب
شہ نے کہا سکینہ کو پہلے پلایو	۶	پانی جو میرے بعد ہو تم کو بہن نصیب
عاشق تھی جیسی بھائی کی زینب جگر فگار	۷	ہو گی کسی نہ بھائی کو ایسی بہن نصیب
بولی یہ ہند دیکھ کے کبرا کو ہی غضب	۸	رنڈسالہ بھی ہوا نہ تجھے ایسی وطن نصیب
کہتی تھی بنت فاطمہ جب سے سنبھالا ہوش	۹	کیا کیا ہوے نہین مجھے رنج و محن نصیب
نانا کو روئے فاطمہ کو اور باپ کو	۱۰	اِسپر ہوا یہ داغ حسین و حسن نصیب
عابد نے طوق ظلم پہنکر کہا کہ شکر	۱۱	دادا کا آج مجکو ہوا ہی چلن نصیب
شبیر نے یہ کہتی تھی مرے مہمان ہون شاہ دین	۱۲	ہو گا یہ کس گھڑی مجھے چرخ کہن نصیب

کیا انقلاب دہر ہی سر پیٹو مومنو	۱۳	بازو ے بنت فاطمہ کو ہو رسن نصیب
عباس کہتے تھے مین اُلٹ دون صفین ابھی	۱۴ ق	ہی مجکو قوت شہ خیبر شکن نصیب
اعدا ہین کتنے فوج ہی کیا اور عمر وہی کیا	۱۵	گر ہو اجازت شہ تشنہ دہن نصیب
	۱۶	مداح کب پہونچتے ہین روضہ پہ شاہ کے بلبل کو دیکھین ہوتا ہی کس دن چمن نصیب
کیون نہ سب انجم سے ہو رتبہ مین برتر آفتاب	۱	مجرئی ہی خادم درگاہ حیدر آفتاب
تھا چراغ صبح سے اُس روز کمتر آفتاب	۲ سطع ثانی	کربلا مین جمع تھے جس دن بہتر آفتاب
شاہ نے عباس سے فرمایا ہون تیار سب	۳	ہو برآمد جس گھڑی جان برادر آفتاب
شہ نے فرمایا سمجھ لینا کہ مین بے سر ہوا	۴	جب گہن مین دیکھنا آجاے خواہر آفتاب
بعد قتل شہ یہ تھی شب کو سکینہ کی دعا	۵	اب نہ پھر دنیا مین دیکھے شہ کی دختر آفتاب
شہ نے فرمایا زوال مہر زہرا ہی قریب	۶	آیا جب بالاے زین سر کے برابر آفتاب
قبۂ حیدر تلک بیشک پہونچنا ہی محال	۷	وہ ہی کیا پیدا کرے گر لاکھ شہپر آفتاب
صبح کو شہ قتل ہونگے شب کو کہتے تھے حرم	۸	یا الٰہی اب نہ نکلے تا بہ محشر آفتاب
کہتے ہین گرمی تھی ایسی روز قتل شاہ دین	۹	گرم ہوگا جسطرح سے روز محشر آفتاب
ایسے تھے تاریک گھر مین قید اطفال حسین	۱۰	چاند آتا تھا نظر شب بھر نہ دن بھر آفتاب
رعب سے انصار شہ کے تھرتھرایا مہر چرخ	۱۱	برج سے خیمہ کے نکلے جب بہتر آفتاب
لکھا ہی چادر جو سر کی زینب معصومہ کی	۱۲	دو گھڑی چمکا نہ مشرق سے نکلکر آفتاب

سید مظلوم سا صابر کوئی گذرا نہین	۱۳	دیکھے روز ازل سے اپنا دفتر آفتاب
روضۂ شاہِ نجف سے ملگیا اِسکا پتا	۱۴	روشنی کرنیکو وان رہتا ہی شب بھر آفتاب
برج بارہ اور بارہ ہین ہمارے رہنما	۱۵	یہ تو بارہ ہین قمر ذات پیمبر آفتاب
جیمۂ آل پیمبر دیکھے ہین جتنے ہوے	۱۶	سوز غم سے کیون نہ ہوئے رشک مجمر آفتاب
ہی یقیناً آسمان پر جبکہ تصویر علی	۱۷	رخ کرے سوے زمین سو چو کیونکر آفتاب
دل مین اُسکے ہی بلاشک ماتم سرور کا داغ	۱۸	اور کچھ دھبہ نہین جرم قمر پر آفتاب
اب تلک جاتی نہین اُسکے بدن کی تھرتھری	۱۹	ڈر گیا ہی دیکھکر تیغ دو پیکر آفتاب
تا نماز عصر سے فارغ ہون مولا وقت پر	۲۰	دیکھو مغرب سے پھرا اللہ اکبر آفتاب
یون در حیدر پہ خادم کہتے ہین ہر صبح گا	۲۱	ہی در دولت پہ حاضر بندہ پرور آفتاب
کرتے گر شاہ زمان واسد زورہ بھی عتاب	۲۲	خاک کر دیتا جلا کر سارا لشکر آفتاب
روز عاشورہ اگر پاتا اجازت شاہ کی	۲۳	چتر زر اپنا لگاتا سن کے سر پر آفتاب

سایۂ دامان زہرا ہی اِنھین مداح بس
مومنون کا کیا کریگا روز محشر آفتاب

(ردیف پ)

ہی مجرئی کا در دشہ قل کفی ہین آپ	۱	یا مرتضی علی مرے حاجت روا ہین آپ
ہین اَک نور احمد و حیدر خدا گواہ	۲	شمس الضحی رسول ہین بدر الدجی ہین آپ
برتر نہ ہو رسولون سے کیون ذات مصطفے	۳	لاریب فیہ باعث ارض و سما ہین آپ

کہتا تھا حر کہ ہون تو خطا وار مین بہت	۴	پر بخشدیجیے صاحب جود و سخا ہین آپ
کہتا تھا شمر نحس مین کرتا ہون گرچہ قتل	۵	پر جانتا ہون سبط نبیؐ بیخطا ہین آپ
عباس نے یہ عرض کی مولا ہی آرزو	۶	مین آپ پر فدا ہون کہ حق پر فدا ہین آپ
سوے نجف ندا تھی یہ زینب کی یا علی	۷	بازو کو میرے کھویے مشکلکشا ہین آپ
صغرا نے لکھا شہ کو مریض فراق ہون	۸	جلد آیئے کہ میرے مرض کی دوا ہین آپ
عباس رن کو جب چلے فرمایا شاہ نے	۹	غصہ نہ آیئے دلبر خیبر کشا ہین آپ
عابد سے شاہ نے کہا یہ وقت الوداع	۱۰	کشتی آل پاک کے اب ناخدا ہین آپ
سر رکھ کے ہند بولی یہ زینب کے پانون پر	۱۱ ق	نور نگاہ حضرت خیر النسا ہین آپ
حضرت کا عز و جاہ ہی عالم پہ آشکار	۱۲	کیا نقص ہی جو آج اسیر بلا ہین آپ
نعلین پہنے جو گئے عرش عظیم پر	۱۳	اُنکے نواسے بنت شہ ہل اتی ہین آپ
سرور سے آکے زعفر جن نے یہ عرض کی	۱۴ ق	صد حیف آج بیکس و بے آشنا ہین آپ
لشکر غلام لایا ہی صدقے کے واسطے	۱۵	اذن و غا عطا ہو کہ حاجت روا ہین آپ
مایوس در سے آپ کے کوئی پھرا نہین	۱۶	ابر کرم ہین فلزم فیض سخا ہین آپ
حضرت نے جب نہ مانا تو زعفر نے عرض کی	۱۷	مجبور ہون کہ تابع حکم قضا ہین آپ
پاس ادب سے ہوتا ہون ان قدمون سے مین دور	۱۸	واقف مرے خلوص سے شاہ ہدا ہین آپ
محشر کے روز یاد رہے حاضری مری	۱۹	مختار کارخانۂ رب علا ہین آپ
مداح کو شہا نہین کچھ خوف حشر کا	۲۰	

سبطِ نبی ہین شافعِ روزِ جزا ہین آپ

(ردیف ت)

گھیرے رہے جو شہ کو ستمگر تمام رات	۱	مجرائی سجدہ مین رہے سرور تمام رات
سوئی سلامی شہ کی نہ دختر تمام رات	۲	ڈھونڈھا کی زانوے شہِ بے پر تمام رات
شب خون کا تھا جو خوف خیامِ امام پر	۳	پھرتے رہے حسین کے یاور تمام رات
بھائی کے پاس جاتی تھی گہ اپنے خیمہ مین	۴	مضطر تھی ایسی زینبِ مضطر تمام رات
کہتے تھے جان مامون پہ تم کیجیو فدا	۵	سمجھایا کی یہ بیٹون کو مادر تمام رات
دو دن سے دودھ تھا نہ جو بے شیر کو ملا	۶	بیتاب جھولے مین رہا اصغر تمام رات
کہتی تھی بانو بیٹے سے آرام کچھ کرو	۷	سوئے نہین ہوا ہی علی اکبر تمام رات
کل صبح صدقے سر قدم شاہ پر کرون	۸	کہتا رہا یہ شہ کا برادر تمام رات
یارب پناہ دے مرے بھائی کو قتل سے	۹	تھی ملتجی یہ شاہ کی خواہر تمام رات
مصروف گریہ خوف سے تھے خیمہ مین حرم	۱۰	وان جشن مین تھی فوجِ ستمگر تمام رات
دل مین سما گیا تھا جو کچھ خوفِ کبریا	۱۱	سویا نہ ڈر سے حُرِ دلاور تمام رات
آیا نہ کوئی خیمہ کی خندق کے آس پاس	۱۲	گونجا کیے علی کے غضنفر تمام رات
خیمہ مین یا تو روتے رہے شاہ کے حرم	۱۳	مرقد مین نعرہ زن رہے حیدر تمام رات
پیاسا جو کربلا مین تھا لشکر حسین کا	۱۴	حوروں کا نوحہ تھا لبِ کوثر تمام رات
باہر تھے صرف سجدۂ معبود سب رفیق	۱۵	کاٹی حرم نے خیمہ مین رو کر تمام رات

ہر ایک کہتا تھا کہ خدا پہلے ہو نگا مین	۱۶	جھگڑا کیے یہ شاہ کے یاور تمام رات	
معلوم تھا کہ صبح یہ ہو جائیگا شہید	۱۷	مان دیکھتی رہی رخ اکبر تمام رات	
مداح مقتل شہ مظلوم کی زمین جھاڑا کین آپ بنتِ پیمبر تمام رات	۱۸		

(ردیف ث)

مجرئی کہتے تھے شہ مجھکو ستاتے ہو عبث	۱	ظالمون فاطمہ زہرا کو رولاتے ہو عبث	
راکبِ دوش پیمبر ہون مجھے جانتے ہو	۲	خاک پر گھوڑے سے کیون مجھکو گراتے ہو عبث	
قتل سے میرے نہ زر پاؤ گے نہ جاہ و حشم	۳	غافلو دولت ایمان کو لٹاتے ہو عبث	
جانتے ہو مجھے ہون شمع مزارِ احمد	۴	صرصرِ ظلم سے کیون مجھکو بجھاتے ہو عبث	
جب گرے گھوڑے سے سرور تو یہ فرماتے تھے	۵	چور ہون تیغون سے کیون تیر لگاتے ہو عبث	
شمر کہتا تھا یہ سرور سے مخاطب ہو کر	۶	ہم نہین سنتے ہین یہ کسکو سناتے ہو عبث	
کس لیے بیعت حاکم سے ہی اتنا انکار	۷	تھوڑی سی بات پہ یہ صدمے اٹھاتے ہو عبث	
شہ نے فرمایا مین بیعت کرون ممکن نہین	۸	ذکر اس بات کا پھر بیچ مین لاتے ہو عبث	
کہتی تھی زینب غمدیدہ علی اکبر سے	۹	مین نہین مانتے کی مجھکو مناتے ہو عبث	
کب یہ ممکن ہی کہ مین تمسے کہون جاؤ نکو	۱۰	ہاتھ کیون جوڑتے ہو سر کو جھکاتے ہو عبث	
پانی جب پایا تو کہتی تھی سکینہ رو کر	۱۱	بے چچا مین نہین پینے کی پلاتے ہو عبث	
کہتی تھی بنت علی ظالمون سے سو چو تو	۱۲	مسند ختم رسل ہی یہ جلاتے ہو عبث	

زانوے شہ پہ دیکھ کے سر کہتا تھا یہ حسن	۱۲ ق	اللہ اکبر ایسا مرا مرتبہ ہی آج
زانوے پاک ابن علی میرا تکیہ ہی	۱۳	رومال زہرا میرے گلے سے بندھا ہی آج
حوریں کھڑی ہین سامنے ساغر لیے ہوے	۱۴	قصرِ جنان مین میرا وہ بستر لگا ہی آج
چرچہ ہی کوبہ کو یہی ہر سمت شام مین	۱۵	دربار مین حسینون کا داخلا ہی آج
حکم خدا سے ہوگی منادی بروزِ حشر	۱۶	ناجی ہی وہ علی کے جو زیرِ لوا ہی آج
کیا گردشِ زمانہ ہی دیکھو تو مومنو	۱۷	صد حیف قیدِ دخترِ مشکلکشا ہی آج
زینب کا تھا یہ نوحہ نہین ایک بھی رفیق	۱۸	بے یار ابن بادشہِ لافتا ہی آج
امت کو میرے نانا کی تو بخشدے کریم	۱۹	خنجر کے نیچے شہ کی یہ حق سے دعا ہی آج
لاریب ہنستی ہوئیگی کل حشر مین وہ چشم	۲۰	ماتم مین جو حسین کے صاحب عزا ہی آج
	۲۱	مداح کا تمہارے شہنشاہ کربلا جو مدعا تھا پہلے وہی مدعا ہی آج
ہی خاص جسکے سر کے لیے ہل اتی کا تاج	۱	نعلین اسکی کیون نہ ہون شاہ و گدا کا تاج
خیبر مین سرفرازی حیدر یہ حق نے کی	۲	جبریل لائے انکے لیے لافتا کا تاج
مثل رسول پاک مبرا ہو جسکی ذات	۳	زیبا اسیکے فرق پہ ہی مصطفے کا تاج
جنت مین ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے لیجائینگے ملک	۴	جنکے سرون پہ ہوگا علی کے ولا کا تاج
کیون سر سے اپنے پھینکین نہ مندیل جبرئیل	۵	مسجد مین تر ہو خون سے جب مرتضی کا تاج
کہتے تھے شاہ اسکا نواسہ ہون ظالمو	۶	نعلین جسکی ہین سرِ عرشِ علی کا تاج

روز الست دیکھ کے شستد رہین و حین	۷	جب شہ نے سر پہ رکھ لیا رنج و بلا کا تاج
لکھا ہی بعد قتل شہ آسمان سریر	۸	خولی نے لوٹا خامس آل عبا کا تاج
شان رسول پھر گئی لشکر کی آنکھ مین	۹	چمکا جو رن مین اکبر گلگون قبا کا تاج
بھکانے شمر آیا تو عباس نے کہا	۱۰	ظالم تو آج پہنے ہی مکر و دغا کا تاج
نعلین شاہ تاج ہین عباس کے لیے	۱۱	مین چاہتا نہین جو ہو بال ہما کا تاج
کہتے تھے شاہ شامیو کچھ تو کرو ادب	۱۲	یہ سر پہ پیسے دیکھو ہی خیر الورا کا تاج
غش آیا انبیا کو فلک تھر تھرا گئے	۱۳	جس دم گرا زمین پہ وہ عرش علی کا تاج
کہتا تھا حر عمر سے کہ خلعت ہی تیرا خوب	۱۴	یا سایہ حسین مین لطف خدا کا تاج
شہ کہتے تھے وہ بیعت سفاک کیا کرے	۱۵	جد جسکا انبیا کا پدر اوصیا کا تاج
پاکر خبر شہادت سرور کی خلد مین	۱۶	سر سے گرا زمین پہ خیر النسا کا تاج
سر نذر حق کیا جو شہ مشرقین نے	۱۷	حق نے دیا شفاعت روز جزا کا تاج
کبرا کا تھا بیان کہ ای چرخ روز عقد	۱۸	سر سے مرے اٹھا لیا مجھ بے ردا کا تاج
۱۹	مداح بس ہی خاک در ابن بوتراب درکار تخت جم ہی نہ چین و خطا کا تاج	

ردیف چ

مجرائی ہیچ ہی یہ ہوس کیمیا ہی ہیچ	۱	جز آرزوے خاک در مرتضی ہی ہیچ
اشک عزاے سید بیکس کے سامنے	۲	دیکھو بہ چشم غور در بے بہا ہی ہیچ

انصار شاہ کہتے تھے بعد آپ کے شہا	۳	دنیا ہی ہیچ راحت دار فنا ہی ہیچ
تھی عرض شاہ حق سے کہ میری نگاہ مین	۴	جو کچھ ہی تو ہی اور ترے ماسوا ہی ہیچ
کہتا تھا ابن سعد سے حر میرے سامنے	۵	دنیا کا عز و جاہ ترا بے حیا ہی ہیچ
صغرا نے لکھا شربت دیدار کے سوا	۶	میرے مرض کو یا ابتا ہر دوا ہی ہیچ
کہتے ہین خضر یون صفت خاک پاک مین	۷	خاک شفا کے سامنے آب بقا ہی ہیچ
رو رو کے شاہ کہتے تھے اکبر کی لاش پر	۸	جینا تمہارے بعد مرے مہ لقا ہیچ ہیچ
صوم و صلات و عمرہ و حج و زکات و ورع	۹	بے حب آل پاک رسول خدا ہی ہیچ
بہکانے شمر آیا تو عباس نے کہا	۱۰	تف بر تیری بانی جور و جفا ہی ہیچ
مال و منال و سلطنت میر شام بھی	۱۱	پیش غلام خامس آل عبا ہی ہیچ

مداح کے عقیدہ مین تاثیر ہر عمل
ہے آپ کی ولا کے شہ کربلا ہی ہیچ

مجرئی یون شاہ کی تصویر کھینچ	۱	حلق اقدس پر خط شمشیر کھینچ
بوالہوس خاک شفا ہوتے ہوے	۲	تو نہ ہار منت اکسیر کھینچ
سبزی و سرخی حنا سے بے قلم	۳	یون شبیہ شہر و سپہر کھینچ
ایک مین سبزی ہو سرخی ایک مین	۴	یون شبیہ شہر و سپہر کھینچ
تھی شب عاشور حر کی التجا	۵	حق کی جانب مالک تقدیر کھینچ
کھینچ یون تصویر عباس و علم	۶	مشک کھینچ اور اسکے اوپر تیر کھینچ

یاد کرکے زاری اہل حرم	۸	تو بھی اے دل نالۂ شب گیر کھینچ
کہتے تھے رہ گیر یہ سجاد سے		خار تو تلوون سے اے دلگیر کھینچ
بولی زینب دختر زہرا ہو نہین	۹	میری چادر کو نہ اے بے پیر کھینچ
شمر سے بانی سکینہ نے کہا	۱۰	ورنہ میرے ظالم بے پیر کھینچ
کہتے تھے حضرت مین رکنے کا نہین	۱۱	میرے دامن کو نہ اے شمشیر کھینچ
راہ مین عابد سے کہتے تھے عدو	۱۲	جلد جلد اونٹون کو اے دلگیر کھینچ
بولی بانو غش مین ہو عابد مرا	۱۳	شمر بستر سے نہ بے تقصیر کھینچ
از برائے انتقام خون شاہ	۱۴	قائم آل عبا شمشیر کھینچ

	۱۵	روضۂ شہ کی طرف مداح کو اے دعا، مسیح کی تاثیر کھینچ

ردیف ح

ہزارون کھائے زمین چرخ نے ٹھوکر کی طرح	۱	ملیگا ایک نہ صابر شہ زمان کی طرح
خدا کی راہ مین کس شوق سے کیے قربان	۲	جنھین حسین نے پالا تھا برمین جانکی طرح
خیام شاہ مین در آئے اہل جفا	۳	جہان پہ رہتے تھے جبریل پاسبانکی طرح
حرم تھے اونٹون پہ بے مقنعہ و ردا سوار	۴	مہار تھامے تھے سجاد ساربان کی طرح
گئے فرات پہ لیکن پیا نہ قطرۂ آب	۵	غیور رہو گا نہ سقائے تشنگان کی طرح
ملی پناہ نہ اصغر کو تیر اظلم سے	۶	چھپایا گوشہ مین گو شاہ نے کمان کی طرح

حسین کہتے تھے دورِ جہانمین آج تلک	۷	لٹا نہ باغ کوئی میرے بوستان کی طرح
جو لڑنے ماہ بنی ہاشم آیا میدان مین	۸	سپاہ شام کی بدلی پھٹی کتا نکی طرح
کہا یہ حُر نے دمِ نزع شہ سے اے مولا	۹ ق	یہ کون روتا ہی پہلو مین میری مانکی طرح
جواب مین کہا شہ نے یہ روتی ہین زہرا	۱۰	عزیز رکھتی ہین تجھکو وہ میری جانکی طرح
جو کربلا مین مواہی وہ زندۂ جاوید	۱۱	حیات ملتی ہی وان تا ابد جنانکی طرح
چڑھے جو پشت پیمبر پہ عید کو شبیر	۱۲	تھے گیسوان نبی ہاتھ مین عنانکی طرح
لپٹ کے لاشۂ اکبر سے غش ہوے مولا	۱۳	تڑپتا پایا جو ند بوج نیم جان کی طرح
ملی حبیب کو جسوقت رخصت میدان	۱۴	وہ آئے معرکۂ جنگ مین جوانکی طرح
کہا یہ شمر سے عباس نے کہ اے مردود	۱۵ ق	ترا یہ کلمہ جگر پر لگا سنان کی طرح
مین چھوڑون واسطے دنیا کے ساتھ اس شہ کا	۱۶	عزیز رکھتا ہی جو مجھکو اپنی جان کی طرح

۱۷	ہمین تمازتِ محشر کا خوف کیا مداح ردا بتول کی ہوئیگی سائبان کی طرح

مجرائی کیا ہی گریہ نہین ہی ستم صریح	۱	زندان شام مین ہین نبی کے حرم صریح
پردہ سے شاہ نے دیا سائل کو جب دلا	۲	احسان کرتے ہین کہین اہل کرم صریح
بیعت نہین مین کرتے کا فاسق کی بالیقین	۳	فرماتے تھے عمر سے یہ شاہِ امم صریح
کہتے تھے شاہ تم پہ ولا جسکی فرض ہی	۴	مصداق اُسکا شامیو سوچو ہین ہم صریح
حُر نے کہا یہ بھائی سے چل جلد شہ کے پاس	۵	جنت لٹا رہے ہین امام امم صریح

راضی رضاے حق پہ رہے سید امام	۶	کیا کیا دیے عدو نے نہ رنج والم صریح
بالی سکینہ کہتی تھی اب کون اُٹھائیگا	۷	مثل حسین یہ مرے ناز و نعم صریح
کہتا تھا شمر وعدۂ عقبیٰ پہ چھوڑے کون	۸	اِسکو جو آج ملتا ہی جاہ و حشم صریح
کیا قہر ہی کہ پردہ مین سنیان کی ہو آل	۹	اور دربدر پھرین حرم محترم صریح
کیسا غضب ہی کاٹا گیا شمر حلق شاہ	۱۰	آیا کیے نظر اُسے خیر الامم صریح
سجاد بیگناہ ہی سنتا تھا اِسکو کون	۱۱	زنجیر کا یہ نعرہ تھا گوہر قدم صریح
افسوس پیاسے رہگئے بچے امام کے	۱۲	اور موجین مارتا رہا دریا بہم صریح
۱۳	مداح جو جو آل نبی پر ہوے ستم عاجز ہی اُسکے لکھنے سے میرا قلم صریح	

(ردیف خ)

کیون مجرئی پہ ہو نہ طعام اور آب تلخ	۱	جب شہ سوال آب کا پائین جواب تلخ
صغرا نے لکھا شاہ کو فرقت مین آپکی	۲	ہی زندگی مجھے شہ گردون جناب تلخ
یاد آئے جبکہ تشنگی شاہ تشنہ لب	۳	کیونکر نہ مومنین پہ ہو شہد ناب تلخ
اِس مرتبہ مین سوختہ دل غم مین مومنین	۴	ہین اشک اِنکے جیسے کہ اشکِ کباب تلخ
مُنھ ڈالا اسپ نے نہ آبِ فرات مین	۵	بے شہ کے پانی پینے کو سمجھا دو آب تلخ
کہتا تھا حر عمر سے کہ شہ کے سوال پر	۶	تیرا جواب مین نے سنا نا صواب تلخ
آگاہ ہو کہ دولتِ دنیا دو روزہ ہی	۷	سب نعمتین یہ ہوینگی روز حساب تلخ

مین جاتا ہون حسین کیجانب کو شک نہین	۸	مجھکو گوارا ہوگا نہ ہرگز عذاب تلخ
عباس بولے شمر سے مین آؤن اُس طرف	۹	کیا گفتگو ہی تیری یہ خانہ خراب تلخ
اکبر سے بانو کہتی تھی خواہش ہی مرنے کی	۱۰	مان واری کیون ہی آپکو ایسا شباب تلخ
کہتا تھا شمر رات کو روئین نہ اہلبیت	۱۱	نوحہ سے اِنکے ہوتا ہی حاکم کا خواب تلخ
سر جب کھلا تو کہتی تھے رو رو کے یون حرم	۱۲	اک لمحہ زندگی ہی ہمین بے نقاب تلخ

مداح پیروی علی مین ہین فائدے	۱۳	
ظاہر مین گو یہ ہوئے مثال گلاب تلخ		

ردیف دال

اللہ کا دربار ہی دربار محمدؐ	۱	جبریل ہی اک خادم سرکار محمدؐ
جو حکم پیمبر ہی وہی حکم خدا ہی	۲	جو وحی خدا ہی وہی گفتار محمدؐ
جسطرح سے واقف تھے نبی راز خدا سے	۳	تھے شیر خدا واقف اسرار محمدؐ
یوسف کے تو دیدار کا عالم تھا طلبگار	۴	یوسف تھے مگر طالب دیدار محمدؐ
واللیل کی تفسیر ہی گیسوے معنبر	۵	والشمس کا مقصود ہی رخسار محمدؐ
بسم اللہ قرآن ہی جبین شہ لولاک	۶	محراب حرم ابروے خمدار محمدؐ
ہین بوسہ گہ حور و ملک آپکی نعلین	۷	اور تاج سر عرش ہی دستار محمدؐ
ذات آپکی ہی مطلع انوار الٰہی	۸	ہین سارے نبی لمعہ انوار محمدؐ
فرزند کو اپنے کیا امت پہ تصدق	۹	اے صل علی بخشش و ایثار محمدؐ

سوئے شبِ ہجرت کو علی فرشِ نبی پر ۱۰ یہ عاشقِ جانباز ہی غمخوارِ محمدؐ
کیون لشکرِ اسلام ظفریاب نہوتا ۱۱ منصور من اللہ تھے انصارِ محمدؐ
جبریل جلو دار نبی تھے شبِ معراج ۱۲ میکال تھے اک غاشیہ بردارِ محمدؐ

۱۳ کیون وجد مین آئین نہ محبانِ حسنؑ کے تری نظم
مداح ہی تو بلبلِ گلزارِ محمدؐ

ہوتا نہین اس چرخ کا مجرائی ستم بند ۱ زندان مین ہوے شیرِ الٰہی کے حرم بند
اے جورِ فلک بند کیا پانی تو شہ پر ۲ اور بہرِ حسنؑ تونے کیا کوزہ مین سم بند
ثابت ہی کہ شربت دیا قاتل کو علی نے ۳ دشمن پہ بھی اِنکا نہ ہوا دستِ کرم بند
انصار و عزیزانِ شہ دین تھے بہتر ۴ اور فوجِ عدو جمع اودھر لاکھ قلم بند
کہتی تھی سکینہ کہ گلا کھول دو بھائی ۵ رسی سے گلا چھلتا ہی اور ہوتا ہی دم بند
اکبرؑ نے کہا نہر سے اُٹھینگے جو خیمے ۶ پانی ابھی کر دینگے عدو شاہِ امم بند
ان اشکون سے دھو جاتے ہین سب نامۂ عصیان ۷ رونا نہ ہو اس بزم مین اے دیدۂ نم بند
رنج والم و ارمحن سب ہین دو روزہ ۸ پر حشر تلک ہوگا نہ شبیرؑ کا غم بند
ہین شیرِ خدا نعرہ کنان کنجِ لحد مین ۹ زندان مین ہوے جیسے غزالانِ حرم بند
فریاد تھی زینب کی مدد کیجیے بابا ۱۰ اس خانۂ تاریک مین کب تک رہین ہم بند

۱۱ مداح ندا حشر مین دیگا یہ منادی
حیدرؑ کے محبون پہ نہین باغِ ارم بند

سالک مسلکِ تسلیم و رضا ہی عابد	۱	مجرئی قید ہی پر عقدہ کشا ہی عابد
طوق گردن مین ہی اور پاؤن مین دوہری زنجیر	۲	شکر ہی لب پہ یہ راضی برضا ہی عابد
کہا زینب نے یہ حاکم سے نہ کر قتل اِسے	۳	لنگرِ زورقِ امت بہ خدا ہی عابد
گو کہ تکلیف بہت دیتے ہین اظلم اُسکو	۴	پھر بھی اُنکے لیے مصروف دعا ہی عابد
راہ مین کوچہ مین دربار مین اور زندان مین	۵	غل ہی زنجیر کا بے جرم و خطا ہی عابد
کہا قاصد نے یہ صغرا سے ہوا کنبہ شہید	۶	ساتھ عشرت کے گرفتار بلا ہی عابد
کرکے منہ سوئے نجف کہتی تھی رو کر بانو	۷	یا علی سخت مصیبت مین پھنسا ہی عابد
جلد پوتے کی کرو عقدہ کشائی مولا	۸	تپ سے رنجور ہی محتاج دوا ہی عابد
کہتی تھی بنت علی ظالمون خالق سے ڈرو	۹	کانٹے ہین راہ مین اور برہنہ پا ہی عابد
آدم و نوح سے یعقوب سے اور یوسف سے	۱۰	رونے والونمین غرض سب سے سوا ہی عابد
جو زیارت کو گیا آپ کے اُسنے دیکھا	۱۱	عید کے روز بھی مصروف بکا ہی عابد
کرکے عابد کو وصیت یہ کہا سرور نے	۱۲	اب مرے بعد امام دوسرا ہی عابد
حکم جو اِسکا ہی وہ حکم خدا ہی بیشک	۱۳	واقفِ رازِ رسول دوسرا ہی عابد
باپ ہی آٹھ اماموں کا بحکم خالق	۱۴	مخزن و کانِ امامت بہ خدا ہی عابد
بارھوین ماہ محرم کو بہ حکم حشام	۱۵	مثلِ غم کشتۂ الماس دغا ہی عابد

حجرِ اسود ہوا جسکے لیے گویا مداح	۱۴
وہ امام دو جہان راہنما ہی عابد	

اے آنکہ فرق ادبہ درِ مرتضیٰ رسید	۱	آن را کلاہ فخر بر اوجِ سما رسید
ہر گہ سوارِ دوشِ نبی شد سوارِ خشم	۲	اول بپائے بوسیٔ سرورِ قفا رسید
در ماتمِ حسین گریبان کنید چاک	۳	عریان کنید فرق کہ ماہِ عزا رسید
با دخزان و ربیع دران موسمِ بہار	۴	در گلشنِ جنابِ رسولِ خدا رسید
در شہرِ شام جمعِ تماشائیان شدند	۵	چون سر برہنہ دخترِ خیر النسا رسید
غلطان بخاک یافت رفیقانِ شاہ را	۶	چون قاصدِ مریضہ بہ کرب و بلا رسید
سوئے پدر بدید ہمان لحظہ داد جان	۷	بر گردنِ صغیر چو تیرِ قضا رسید
از اسپ چون جدا شدہ فرزندِ مرتضیٰ	۸	خنجر گرفتہ شمرِ لعین بر قفا رسید
مسلم بگفت عرض بکن پیشِ شاہِ دین	۹	از اہلِ کوفہ انچہ بمن ای صبا رسید
از فرطِ لطف شاہ بہ آغوشِ خود گرفت	۱۰	وانگہ کہ دست بستہ حرِ باوفا رسید
از دستِ شامیان جفا پیشہ بد شعار	۱۱	بینند دوستان کہ بہ سرورِ چہا رسید
از غم فتادہ زلزلہ در قبرِ فاطمہ	۱۲	از قید چون رہا شدہ زین العبا رسید
مداح را چہ غم بود از روزِ رستخیز ہر گہ بدامنِ مشکلکشا رسید	۱۳	

ردیف ذال

بعد سرور جو ہوے آل پیمبر ماخوذ	۱	مجرئی کیا لکھون جسطرح تجھے مضطر ماخوذ
لاش شہ سے کہا زینب نے کرے کیونکر دفن	۲	فوج سفاک مین مولا ہی یہ خواہر ماخوذ

انقلاب ایسا زمانے مین ہوا تھا نہ کبھی ۳ فوج روباہ مین ہی دخترِ حیدر ماخوذ

کہتا تھا حاکمِ اظلم مجھے چین آتا نہین ۴ رات بھر نیند اور آتی ہے مین رو کر ماخوذ

کہتے تھے شامی نہین دیکھے کبھی ایسے اسیر ۵ قید مین رہتے تھے گو پہلے بھی اکثر ماخوذ

آئے اعجاز سے مقتل مین پے دفنِ حسین ۶ گو کہ زندان مین تھے عابدِ مضطر ماخوذ

کر کے منہ سوے نجف کہتی تھی رو کر زینب ؑ آپکا کنبہ ہی یا حیدرِ صفدر ماخوذ

مشکل آسان کرو آکے یدالله ہو تم ۸ قید سے تمنے تو چھڑوائے ہین اکثر ماخوذ

حکم حاکم نے دیا لائیو دربار مین بعد ۹ سر کھلے پہلے پھرین شہر مین در در ماخوذ

مومنو صبر یہ تھا حصہ اولادِ رسول ۱۰ جھک گئے سجدہ کو زنجیر پہنکر ماخوذ

بیبیان سر کھلے تھین اونٹون کے اوپر اسوار ۱۱ ساربان اونٹون کا تھا عابدِ بے پر ماخوذ

کون دفنا تا بھلا لاشۂ بے سر کو آہ ۱۲ مان گرفتار پھوپھی قید برادر ماخوذ

تازیانون کے ستم تھے تو کبھی سیلی کے ۱۳ چین پاتے تھے نہ جلادون سے دم بھر ماخوذ

کہتی تھی خانۂ زندان مین یہ رو کر بانو ۱۴ دیکھیے چھوٹتے ہین قید سے کیونکر ماخوذ

لاش اکبر پہ کہا بانو نے چادر بھی نہین ۱۵ کس طرح تمکو کفن دے کہ ہی مادر ماخوذ

معرکہ حشر کا اسدن تھا مدینہ مین عیان ۱۶ جب سنا کوفہ مین ہین آلِ پیمبر ماخوذ

دیکھتا تھا جو وہی پیٹ کے سر کہتا تھا ۱۷ حیف اک تازہ وطن بھی ہی کھلے سر ماخوذ

دیکھکر بچون کو اور بیٹون کو کہتے تھے سب ۱۸ آج ہی دیکھے ہین ہمنے مہ و اختر ماخوذ

خوف عقبیٰ نہین مداح کسی کے دل مین

فکر دنیا مین ہین یون شاہ و قلندر ماخوذ

کیا ہو نان خشک حیدر سے لذیذ	۱	ہو سلامی جو مزعفر سے لذیذ
آرد جو پھانک کر بولے علی	۲	یہ تو ہو قند مکرر سے لذیذ
کہتے ہین راوی طعام میہمان	۳	تھا طعام خاص شپر سے لذیذ
جسکو تھا اقرار حب مرتضےٰ	۴	ہو وہ پانی حکم داور سے لذیذ
شہ نے چوسی تھی زبان مصطفےٰ	۵	جو تھی بیشک شہد و شکر سے لذیذ
کہتے تھے انصار آب تیغ تیز	۶	ہمکو ہو یہ شیر مادر سے لذیذ
حر یہ بولا آب دریا ای عمر	۷	سچ بتا ہو آب کوثر سے لذیذ
خوان سرور کا مجھے نان و نمک	۸	ہو ترے حلوائے خوشتر سے لذیذ
کہتے تھے حیدر کہ ہمکو نان جو	۹	ہو طعام خوان قیصر سے لذیذ
آب پیکان پی کے اصغر نے کہا	۱۰	ہو یہ مجھکو شیر مادر سے لذیذ
کہتے تھے شامی کہ شہ کی گفتگو	۱۱	ہو بلاشک شیر و شکر سے لذیذ
شہ نے فرمایا کہ راہ حق مین پیاس	۱۲	ہو مجھے آب مقطر سے لذیذ
۱۳	سچ یہ ہو مداح کوئی اور ذکر کب ہو ذکر مدح حیدر سے لذیذ	

(ردیف ر)

صبر کس درجہ کیا تھا سختی کفار پر	۱	ختم ہو حق رسالت احمد مختار پر

جو حق جو حق اگر ہوے سب داخل دینِ رسول ۲ خیر ظاہر ہوگئی جب فرقۂ اشرار پر
کیون نہو تا شکرِ اسلام ہر جا فتحیاب ۳ سایۂ فضلِ خدا تھا آپ کے انصار پر
رحمۃ للعالمین ہی کون حضرت کے سوا ۴ جو کرے لطف و کرم امت کے حال زار پر
سر کٹایا گھر لٹایا کر دیے بیٹے فدا ۵ تجھے حسین ابنِ علی ثابت قدم اقرار پر
فرق جو تھا احمد و موسیٰ مین بتین دیکھ لو ۶ انکو لینے گھر پہ آئے وہ گئے کہسار پر
اسقدر نزدیکی حضرت تھی منظورِ خدا ۷ یان ادب تھا اور وان اصرار تھا اصرار پر

نی بھروسہ ہی عمل کا اور نہین کچھ کارِ خیر
تکیہ ہی مداح کا مولا تری سرکار پر

کسکے مداح ہون ہم ذاکر سرور ہوکر ۱ جائین کس در پہ گدا اے حیدر ہوکر
خلد ملنے کے لیے حب علیؑ ہی درکار ۲ قصرِ جنت مین نہین پائینگے قیصر ہوکر
اللہ اللہ خوشا اوج ثناخوانِ حسینؑ ۳ زیرِ پا تختِ سلیمان کا ہی ممبر ہوکر
دیکھکر قدر دُرِ اشک عزاے شبیر ۴ آب نیسان کو پشیمانی ہی گوہر ہوکر
بولی حاکم سے یہ زینب ہی غلط تیرا خیال ۵ مین ڈرون حیدرِ کرار کی دختر ہوکر
پسرِ سعد سے شہ بولے ہی اصرار عبث ۶ پیر و غول ہون مین خلق کا رہبر ہوکر
وعدہ اک خالقِ اکبر سے تھا اک شیریں سے ۷ کیا مولا نے وفا دونون کو بے سر ہوکر
کہتے تھے جن و ملک اسمین ہی کچھ رمز خدا ۸ شہ جو ہین تشنہ دہن مالکِ کوثر ہوکر
بیٹیان صاحبِ تطہیر کی اے پیرِ فلک ۹ پھرین بازارون مین بے مقنعہ و چادر ہوکر

کہا اکبر سے یہ بانو نے کر دو تم انصاف ۱۰ دون رضا مرنیکی مین آپ کو مادر ہو کر
جب چڑھا سینۂ شبیر پہ شمر سفاک ۱۱ نکلے خیمہ سے حرم شش در و مضطر ہو کر
تیر سہ شعبہ جو گردن پہ لگا اصغر کے ۱۲ رہگئے سبط نبی صدمہ سے شش در ہو کر
دیکھے شبر نے سر تاج شفاعت پایا ۱۳ ملی سرداری محشر انھین بے سر ہو کر
شہ نے زعفر سے کہا سوچ یہ کب ممکن ہی ۱۴ مین مدد لون خلف ساقی کوثر ہو کر
ڈر ہی کیا حشر کا سرور کے غزادارونکو ۱۵ شاہ بخشائینگے خود شافع محشر ہو کر
سر شہ ہاتھون پہ اور دوش پہ لاش اصغر ۱۶ حشر مین فاطمہ یون آئینگی مضطر ہو کر
شمر عباس سے کہتا تھا تعجب ہی مجھے ۱۷ آب سقائی کرین ثانی جعفر ہو کر
آپ یان آئین تو موجود ہین سب جاہ و حشم ۱۸ جان دیتے ہین عبث جانب سرور ہو کر
ہی یہان خلعت و جاگیر و حکومت حاصل ۱۹ وان کفن تک بھی نہین ملنے کا بے سر ہو کر
کہا عباس نے للکار کے چپ ای مردود ۲۰ تیری یہ بات لگی سینہ پہ نشتر ہو کر
مین پھرون سبط رسول دوسرا بد خو سے ۲۱ چھوڑ دون حیدر صفدر کو مین قنبر ہو کر
حشر کے روز بہت اُسکو ندامت ہوگی ۲۲ مدح حیدر نہ لکھی جس نے سخنور ہو کر
دیکھے فدیہ علی اکبر کو ہوے شاہ خلیل ۲۳ خود ذبیح رہِ خالق ہوے بے سر ہو کر

۲۴ آرزو ایک یہ باقی ہی فقط ای مداح
در سرور پہ رہون خادم سرور ہو کر

سلامی سر پے تسلیم خم کر ۱ مودب ہو کے حال شہ رقم کر

سلامی سر کو آنکھون کو قدم کر	۲	سفر سوے درِ شاہِ امم کر
سلامی مدحت حیدر رقم کر	۳	نہ وصف جام کرنے ذکر جم کر
رو کا خنجر گلے پہ بوے سرور	۴	قفا سے سر مرا ظالم قلم کر
ارے یہ بوسہ گاہ احمدی ہی	۵	خدا سے ڈر نہ اے اظلم ستم کر
اگر ہی زشتیِ اعمال دھونا	۶	غم سرور مین ہر دم چشم نم کر
جو چاہے سرخروی محشر مین اٹھنا	۷	سیہ پوشی مین تقلید حرم کر
کہا زینب سے لے چادر نہ اے شمر	۸	سوا اِسکے جو تو چاہے ستم کر
کہا مسلم کے بیٹون نے کہ حارث	۹	ہمین تو بیچ لے زلفین قلم کر
نہ کر تو قتل ہمکو اے جفاکار	۱۰	یتیمی پر ہماری یہ کرم کر
کہا خولی سے زینب نے یہ رو کر	۱۱	ستم بچون پہ اے سفاک کم کر
کہا حر نے ہی دل پژمردہ مولا	۱۲	مجھے سرسبز اے ابرِ کرم کر
اگر منظور ہی خوشنودی حق	۱۳	ہر اک دم سرور بیکس کا غم کر
ہدایت کی بہت سی شہ نے انکو	۱۴	جو آئے سامنے کفار جسم کر
جو آیا لوٹنے کو بولی زینب	۱۵	عمر کچھ حرمت اہل حرم کر
اگر دنیا مین جنت دیکھتے ہو	۱۶	طواف روضۂ شاہ امم کر
۱۷	دعا مداح کی ہی یہ خدایا عزادارون کا گھر باغِ ارم کر	

ردیف ز

اُنپر سلام جنکو نہ تھی شہ سے جان عزیز	۱	اُنکو ہراکے لال سے نہ کیا خانمان عزیز
رکھتے تھے اُنکو جان سے شہ انس و جان عزیز	۲	جنکو ہوئی نہ سرور عالم سے جان عزیز
حر کہتا تھا عمر سے کہ اوبحس ابن سعد	۳	رے تجکو اور ہی مجھے باغ جنان عزیز
زینب نے عرض کی مرے بیٹونکو مرنے دو	۴	رکھتے ہین آپ گر مجھے شاہ زمان عزیز
کہتے تھے شاہ راہ مین خالق کے لاکلام	۵	اکبر نہ پیارا مجکو ہی نے بے زبان عزیز
نسبت نہین خلیل کو سرور سے بیگمان	۶	تھی اُنکے پاس فدیہ کو اتنی کہان عزیز
سجاد بولے مسلک حق پر جو چلتے ہین	۷	زنجیر اُنکو پیاری ہی طوق گران عزیز
در وادیانہ کوفیون نے شہ کو جام آب	۸	کہتے ہین میزبان کو ہی میہمان عزیز
کہتے تھے شاہ بہر رضامندی خدا	۹	لخت جگر سے ہی مجھے زخم سنان عزیز
گر دیکھ پاتے روے شبیہ رسول حق	۱۰	یوسف کو اتنا رکھتے نہ کنعانیان عزیز
ناوک فگن سے بولا عمر جلد کر شہید	۱۱	شبیر کو زیادہ ہی یہ بے زبان عزیز
مشکل تھی رستگاری ہماری بروز حشر	۱۲	گر جان اپنی کرتے نہ شہ انس و جان عزیز
خدمت تھی جبرئیل کو جھولا جھولانیکی	۱۳	اتنے تھے حق کو سرور تشنہ دہان عزیز
کیا صبر تھا کہ کرتے تھے شہ شکر کبریا	۱۴	گر کر زمین پہ ہوتا تھا جسد طپان عزیز
انصار شاہ کہتے تھے الحق حسین سے	۱۵	اولاد ہی نہ پیاری نہ روح روان عزیز
کہتی تھی روح فاطمہ بزم حسین مین	۱۶	مثل عزیز مجھکو ہی ہر نوحہ خوان عزیز

بستے ہین جو جوارِ رواقِ امام مین	۱۷	کوثر کی اُنکو چاہ نہ باغِ جنان عزیز	
	۱۸	مداح ہی یہ برکتِ ذکرِ شہ زمن جو سامعین کو ہی ترا طرزِ بیان عزیز	
مجرائی کیون نہ ہم کرین آہ و بکا ہنوز	۱	پیشِ نظر ہی معرکۂ کربلا ہنوز	
روتے ہین رات دن غمِ سرورِ انبیا	۲	مرقد مین نعرہ زن ہین رسولِ خدا ہنوز	
سر پر ہی فاطمہ کے ابھی چادرِ سیاہ	۳	بدلا نہین بتول نے رختِ عزا ہنوز	
ہی روضۂ علی مین تو ماتم حسینؑ کا	۴	غمگین ہین نوح و آدم و شیرِ خدا ہنوز	
ہی خانۂ خدا ابھی عزا خانۂ حسین	۵	کالا لباسِ کعبہ کا ہی بر ملا ہنوز	
روضہ مین شہ کے فاطمہ کے رونیکی صدا	۶	سنتے ہین خادمانِ شہ کربلا ہنوز	
روتا ہی ابرِ تشنگیِ شاہِ تشنہ پر	۷	اِس غم سے ہی زمین کو بھی زلزلہ ہنوز	
زینب جو بے ردا پھری بازارِ شام مین	۸	اِس غم سے سر کو کھولے ہین خیر النسا ہنوز	
ہی ہی حسینِ کشتۂ بیداد اشقیا	۹	دشت و جبل سے ہی یہی ہر دم صدا ہنوز	
کہتی تھی لاشِ شاہ کرے کون ہم کو دفن	۱۰	زندانِ شام مین ہی مرادِ دلربا ہنوز	
غش فاطمہ کو آگیا قاصد کو دیکھکر	۱۱	کہنے بھی کچھ نہ پایا تھا وہ ماجرا ہنوز	
صغرا کا تھا بیان کہ مجرم بھی آگیا	۱۲	گھر کو پھرے نہ ہا شہ دوسرا ہنوز	
صغرا نے لکھا پانچ مہینے گذر گئے	۱۳	جاری رہی مریض کی مولا دوا ہنوز	
شب کو نہ نیند آتی ہی نہ دن کو چین ہی	۱۴	بے آب کے نہین ہی امید شفا ہنوز	

آپ آؤ یا بلاؤ مجھے یا شہ زمن	۱۵	ہی آپ سے کنیز کی یہ التجا ہنوز
کہتی تھی بانو دیر ہوئی یا شہ زمن	۱۶	رن سے پھرا نہ اکبر گلگون قبا ہنوز
حُر سے کہا امام نے دعوت مین کیا کرون	۱۷	بچہ ہین تین دن سے مرے بےغذا ہنوز
قاسم کو راست آئی نہ مہندی عیاہ کی	۱۸	دل میرا خون ہی کہتا ہی برگ حنا ہنوز
مقبول زیر قبۂ شبیر ہی دعا	۱۹	ہی زائرون پہ شہ کے یہ لطف و عطا ہنوز
حق نے دیا ہی تربت سرور کو یہ اثر	۲۰	جس سے مریض پاتے ہین بالکل شفا ہنوز
	۲۱	پاکر معین آپ سا یا شاہ حیف ہی مداح کو ملا نہ دُرِ مدعا ہنوز

ردیف س

چل ای سلامی روضۂ شاہِ زمن کے پاس	۱	لازم ہی آشیانۂ بلبل چمن کے پاس
کیا لیکے جائین نذر کو ہم نیچتن کے پاس	۲	جز مدح اور کچھ نہین اہلِ سخن کے پاس
تشبیہ لکھی یہ لب و دندان شاہ کی	۳	در عدن جڑے ہین عقیق یمن کے پاس
خالق نے بھیجے حُلّۂ جنت بروز عید	۴	پوشاکِ نو نہ تھی جو حسین و حسن کے پاس
ہٹ کی جو شہ نے بچۂ آہو کے واسطے	۵	حکم خدا یہ پہونچا ختن مین ہرن کے پاس
رونے نہ پائے دلبر زہرا شتاب جا	۶	بچہ کو اپنے لیکے رسول زمن کے پاس
آکر فشار پاس سے مومن کے ہٹ گیا	۷	دیکھے جو قبر خاک شفا کے کفن کے پاس
بیٹون کو پیش کرکے یہ زینب نے عرض کی	۸	صدقہ کو اور کچھ نہین بھیا بہن کے پاس

حوروں نے دشتِ قتل کے پیاسوں کے واسطے ۹ بھر بھر کے جام رکھے تھے نہر لبن کے پاس
کس پیار سے سکینہ نے دامن پکڑ لیا ۱۰ آئی جو نیگ مانگنے ابن حسن کے پاس
خویش و رفیق کہتے تھے ہیں خالی ہاتھ ہم ۱۱ اک نقد جان ہے صدقے کو ستر دو تن کے پاس
عاشور کی تھا شب سے یہ حُر جری کا قول ۱۲ ق جاؤنگا کل میں دلبر خیبر شکن کے پاس
ناجی وہی ہیں جو کہ ہیں پیرو حسین کے ۱۳ مفتاح باب خلد ہے تشنہ دہن کے پاس
خیمہ میں اک قیامت کبرا ہوئی بپا ۱۴ رخصت کو وہ وطا جس گھڑی آیا وطن کے پاس
کیا معجزہ ہے بند تھی آواز ناؤ نے ۱۵ پہونچے حرم یزید کی جب انجمن کے پاس
دیکھا سکینہ نے جو سر شاہ طشت میں ۱۶ منہ رکھکے منہ پہ ہوگئی بیہیں لگن کے پاس
کیا صبر تھا کہ دیکھتے ہی سجدہ کو جھکی ۱۷ شہ لائے لاش بیٹوں کی جسدم بہن کے پاس
کہتی تھی بانو اتنی تو اکبر کی ہوتی عمر ۱۸ سبزہ جو دیکھ لیتی میں چاہ ذقن کے پاس
اہل مدینہ لینے گئے سر کو پیٹتے ۱۹ پہونچا حرم کا قافلہ جسدم وطن کے پاس
اک تیر مارا ظالم بیدین نے ہونٹ پر ۲۰ پانی نہ لانے پائے تھے مولا دہن کے پاس
اِک شور آہ و نالہ تھا ہر سو مدینہ میں ۲۱ زینب جو آئی قبر رسول زمن کے پاس
مضطر لحد میں سید مسموم ہو گئے ۲۲ کبرا گئی جو قبر جناب حسن کے پاس
محضر پہ قتل شہ کے کیے سب نے دستخط ۲۳ آئے جو لیکے روح امین بیچتن کے پاس
مشکیزہ لیکے پہونچے جو عباس نہر پر ۲۴ ڈر سے نہ کوئی آتا تھا اُس صف شکن کے پاس
کیا عشق تھا کہ ہر گھڑی عباس باوفا ۲۵ رہتے تھے مثل سایہ امام زمن کے پاس

زینب کا تھا یہ قول مین ہوش سے مطمئن	۲۶	عباس جبتلک ہی شہ بیوطن کے پاس
کیا کیا ہوے ستم نہ محمد کی آل پر	۲۷	پر حرفِ شکوہ آنے نہ پایا دہن کے پاس
پہچانا فاطمہ نے نہ ماں کو نہ بہنون کو	۲۸	آئے حرم جو فاطمۂ خستہ تن کے پاس
مارا جو تیر گردن اصغر پہ بے خطا	۲۹	مجمع تھا اہلِ شام کا نادک فگن کے پاس
قاصد جو آیا لاشۂ اکبر سے بولے شاہ	۳۰	جاتے نہین ہو لینے کو بیٹا بہن کے پاس
لکھا ہی روزِ قتل سے تا روزِ دفن شاہ	۳۱	آتا تھا شیرِ لاش شہ خستہ تن کے پاس
	۳۲	مداح کو نصیب ہو طوف ضریح پاک پہونچے یہ عرضداشت شہ ذوالمنن کے پاس

ردیف ش

گاڑی گئی نہ سبط رسول زمن کی لاش	۱	مجرائی بیکفن رہی تشنہ دہن کی لاش
تھا بیچ مین تو لاشۂ سلطان بحر و بر	۲	تھین گرد و پیش شاہ کے ستر و تن کی لاش
زینب کا تھا یہ نوحہ شب و روز قید مین	۳	یا بو تراب خاک پہ ہی بیوطن کی لاش
جز لاشہاے یاور و انصار شاہ دین	۴	دفنائی اہلِ شام نے ہر پرفتن کی لاش
ریتی پہ با وغش ہوئی سر پیٹ پیٹ کر	۵	دیکھی جو زیر زین اصغر غنچہ دہن کی لاش
سایہ کنان تھے لاش پہ سرور کی سب طیور	۶	تھی دھوپ مین جو دلبر خیبر شکن کی لاش
عباس کو تھی شرم جو پانی نہ لانے سے	۷	لائے نہ شاہ خیمہ مین اصغ شکن کی لاش
بیوون مین اک قیامت کبرا ہوئی بپا	۸	آئی جو گھر مین اکبر گل پیرہن کی لاش

تھا وقت دفن نوحہ یہ کبرا کا لاش پر	۹	ہی ہی اُٹھائی تمنے نہ دو طھاؤ طھن کی لاش
پامال ایسے ہو گئے تھے شہ نہ لا سکے	۱۰	خیمہ مین رن سے قاسم ابن حسن کی لاش
دستِ جناب فاطمہ اُسدم ہوے بلند	۱۱	مرقد مین جب اُتاری شہ بیکفن کی لاش
۱۲	مداح اربعین کو عابد نے دفن کی آکر ہر ایک کشتۂ رنج و محن کی لاش	

ردیف ص

مجرائی شاہ کے لیے رنج و بلا تھے خاص	۱	اور رنج کو ازل سے شہ کربلا تھے خاص
تھے خدمت حسین مین گو اور بھی ملک	۲	پر لو ریو نہ حامل وحی خدا تھے خاص
بھیجے خدا نے گو کہ عموماً بہت نبی	۳	خاتم کے مرتبہ کو مگر مصطفےٰ تھے خاص
عمار اور بوذر و سلمان فارسی	۴	یہ یاوران حضرت مشکلکشا تھے خاص
ممکن تھا کس سے کرتا جو خیبر کے در کو وا	۵	اس کام کے لیے شہ خیبر کشا تھے خاص
اکبر کا تھا رجز مری دادی تھی فاطمہ	۶	دادا ہمارے بادشہ لافتا تھے خاص
آتا تھا شیر جو کہ شہ دین کی لاش پر	۷	ثابت ہوا ہی یہ کہ وہ شیر خدا تھے خاص
سرور کا صبر دیکھ کے ایوب کہتے تھے	۸	اس مرتبہ کو آپ ہی روحی فدا تھے خاص
پچپن رفیق و یار تھے اور سترہ عزیز	۹	اتنے ہی جان نثار شہ کربلا تھے خاص
ثابت ہی جتنے شاہ نے مارے تھے اہل شام	۱۰	اُتنے ہی زخم جسم امام ہدا تھے خاص
آئے تھے یون تو شاہ کے ہمراہ سیکڑون	۱۱	عاشور کو جو رہ گئے وہ باوفا تھے خاص

اکملت دینکم جو ہی ارشاد کبریا	۱۲	مقصود اسکا بادشہ اہل اتی کہے خاص
شش ماہہ بچہ ہو ہدف تیر اسی فلک	۱۳	پوشیدہ تجھ مین کب سے یہ جور و جفا تھے خاص
روتے تھے شاہ دین کو حرم یون تو روز و شب	۱۴	سجاد صرف گریہ و آہ و بکا تھے خاص
حر بھائی اور ایک پسر اور اک غلام	۱۵	لاکھون مین اتنے شیفتۂ کبریا تھے خاص
کہتے ہین آنسو دھوئینگے اب زشتی عمل	۱۶	ہم انتظار مین ترے ماہ غزا تھے خاص
پہلے نثار سب سے ہون میرے ہی دلربا	۱۷	زینب کے ورد کلمے یہ صبح و مسا تھے خاص
	۱۸	اظہار کر چکا ہی یہ مداح بارہا جو جو کہ یا امام مرے مدعا تھے خاص

ردیف ض

سرور کی جو غرض ہو وہ تقدیر کی غرض	۱	مجرائی کیا عزیز ہی شبیر کی غرض
عکس رخ علی و پیمبر نے بخشا نور	۲	جب مہر و ماہ کو ہوئی تنویر کی غرض
بیٹون کو پیش کر کے یہ زینب نے عرض کی	۳	صدقہ قبول ہو یہ ہی ہمشیر کی غرض
سجاد بیگناہ ہی سن لے تمام خلق	۴	الحق یہی تھی نالۂ زنجیر کی غرض
آل نبی کا نام نہ رہجاے دہر مین	۵	دل سے یہی تھی حاکم بے پیر کی غرض
رہجاے حق نہ درہم و برہم ہو دین حق	۶	بیعت نہ کرنے سے تھی یہ شبیر کی غرض
بچہ کو تیر مارا ستمگر نے بے خطا	۷	ظاہر نہونے پائی تھی بے شیر کی غرض
شہ پر نثار کرتے جو پھر ہمکو ملتی جان	۸	تھی کشتگان نیزہ و شمشیر کی غرض

گھوڑا رکا تو شہ نے کہا ہو یہین مقام	۹	تھی یان تلک ہی آنے سے شبیر کی غرض
شہ بولے بیکفن رہو نہین بے نقاب تم	۱۰	زینب ازل سے ہی یہی تقدیر کی غرض
	۱۱	مداح کو فیون نے کیے بے رداحرم کیا خوب سمجھے آیۂ تطہیر کی غرض

رکھتے ہین کیمیا سے نہ اکسیر سے غرض	۱	ہی ہمکو خاک مرقد شبیر سے غرض
نظرون سے اُنکے باغ جنان ہی گرا ہوا	۲	جنکو ہی روضۂ شہ دلگیر سے غرض
سب پر شرف ہو آل محمد کا آشکار	۳	تھی یہ نزول آیۂ تطہیر سے غرض
آدم نے نام پنجتن پاک ضم کیے	۴	منظور تھی دعا مین جو تاثیر سے غرض
آپ آئین یا بلائین مجھے شاہ اپنے پاس	۵	ظاہر تھی فاطمہ کی یہ تحریر سے غرض
عباس بولے شمر سے سمجھا مین ای شقی	۶ ق	جو کچھ ہی اس گھڑی تری تدبیر سے غرض
کیون چھوڑے دامن شہ بیکس وہ ہاتھ سے	۷	ہوئے نہ جسکو دولت و جاگیر سے غرض
بس ہی مجھے غلامی ابن ابو تراب	۸	دنیاے زشت کی نہین توقیر سے غرض
کہتے تھے شامی ہمکو کسی سے نہین ہی جنگ	۹	اپنی تو ہی فقط سر شبیر سے غرض
کہتا تھا ابن سعد سے حُر آرزو مری	۱۰ ق	باغ جنان ہی اور تجھے جاگیر سے غرض
سُن ای یزیدی کہتا ہون تجھ سے مین صاف صاف	۱۱	مجھکو نہین ہی حاکم بے پیر سے غرض
کوفہ مین بے رداُنھین پھروایا در بدر	۱۲	ظالم کی تھی جو بیبون کی تحقیر سے غرض
۱۳	مداح پاؤن رتبہ زداری حسین	

بس اِس سے بڑھ کے کچھ نہین توقیر سے غرض

ردیف ط

مجرئی فاطمہ نے پایا جو شبیر کا خط	۱	چوم کر آنکھون پہ رکھا شہ دلگیر کا خط
طالب بیعت حاکم ہوا سرور سے ولید	۲	پایا سفاک نے جب حاکم بے پیر کا خط
کہتے ہین گردن سجاد مین تا وقت اخیر	۳	مثل قمری تھا عیان طوق گلوگیر کا خط
آپ یان آئین تو بیعت کو ہین ہم سب تیار	۴	کوفیون نے یہ لکھا شاہ کو تزویر کا خط
گھر مین اکدم کا ٹھہرنا ہوا دشوار اُسے	۵	جب مسیب کو ملا حضرت شبیر کا خط
بہوین دکھلاتی تھین جعفر کو وطن مین رو کر	۶	شانون پر رسی کا اور پانون پہ زنجیر کا خط
شاہ فرماتے تھے زینب سے کرو صبر بہن	۷	مٹ نہین سکتا ہی خواہر مری تقدیر کا خط
کہتے تھے دل مین نبی کسکو فضیلت دون مین	۸	خوب جب دیکھ چکے شبر و شبیر کا خط
شہ نے قاتل سے کہا ذبح قفا سے مجھے کر	۹	حلق پر میرے نہین پڑنیکا شمشیر کا خط
رکھکے خط فاطمہ کا لاش علی اکبر پر	۱۰	شاہ کہتے تھے پڑھو آیا ہی ہمشیر کا خط
لاولد راہب خستہ کو ملے سات پسر	۱۱	خواہش شہ پہ بدل ہوگیا تقدیر کا خط
	۱۲	شہ کی مداحی کے صدقے مین یقیناً مداح ہاتھ آئیگا ترے خلد کی جاگیر کا خط

ردیف ظ

نہ آب مین ہی سلامی نہ وہ طعام مین حظ	۱	جو مومنین کو ہی ماتم امام مین حظ

یہ وقت نزع کہا حر نے کہ نہین سکتا	۲	ملا جو خدمت شبیر تشنہ کام مین حظ
عزیز و آمد ماہ عزا جو ہی نزدیک	۳	ہی مومنین کو کیا کیا نہ اہتمام مین حظ
غضب ہی قتل سے سبط رسول اکرم کے	۴	عجب طرح کا ہی اک اک کو فوج شام مین حظ
شہید کہتے ہین جو تشنگی مین پایا مزا	۵	نہین ہی ہمکو وہ نہر لبن کے جام مین حظ
ہر ایک لحظہ ہی پیش نظر ضریح علی	۶	یہ مومنین کو ہی وادی السلام مین حظ
حسین کہتے تھے رکھتا ہون حشر پر موقوف	۷	نہین ہی آج کے دن کچھ بھی انتقام مین حظ
بیان عابد مضطر کو سنکے بولا یزید	۸	علی کے مثل ہی ہیار کے کلام مین حظ
کہا یہ شمر سے زینب نے اے لعین تجھکو	۹	ملیگا کیا ہمین لیجاکے ازدحام مین حظ
وہ پانون تخت سلیمان پہ بھی نہین رکھتے	۱۰	ملا قعود مین ہی جنکو اور قیام مین حظ
جو پا برہنہ تھے عابد تو راہ کوفہ مین	۱۱	تھا پاے بوس سے خارونکو گام گام مین حظ
	۱۲	جو مجھ سے پوچھو تو مداح وہ جنان مین کہان جو مومنون کو ہی قرب شہ انام مین حظ

ردیف ع

مجھ سے کیا گو نہین ابھی ماہ عزا شروع	۱	پر ہر طرف ہی نالہ آہ و بکا شروع
ذاکر کرے جو ذکر شہ کربلا شروع	۲	لازم ہی مومنین کرین آہ و بکا شروع
ممبر پہ جب ہو مدحت آل عبا شروع	۳	واجب ہی سامعین کرین صل علی شروع
عاشور کو ہوے ہین اگرچہ شہید آپ	۴	شعبان سے تھا ظلم کا پر سلسلا شروع

اُس دن تھا نور پنجتن پاک پیش حق	۵	ارض و سما کی بھی نہ ہوئی تھی بنا شروع
پیدا ہوے ہین جب سے یہ خاصان کبریا	۶	تیرا ستم تب ہی سے ہی چرخ دوتا شروع
مس کرنے سے حسین کے فطرس کو پر ملے	۷	حضرت کی ہی شروع سے لطف و عطا شروع
مجلس مین پیتے ہین ملک سر کو کھو لکر	۸	ہوتا ہی جبکہ ذکر شہ کربلا شروع
اعدا نے آکے نہر سے خیمے اُٹھا دیے	۹	تاریخ دوسری سے ہوئی یہ جفا شروع
زہرا کرینگی سایہ دامن مجون پر	۱۰	جسوقت ہوگی گرمی روز جزا شروع
کہتے تھے شامی درہم و برہم ابھی ہو فوج	۱۱	سلطان تشنہ لب جو کرین بد دعا شروع
منبر پہ جا کے پھینکا عمامہ کو خاک پر	۱۲	پھر نامہ بر نے شہ کا کیا ماجرا شروع
کی ابتدا قبول مین روح حسین نے	۱۳	خالق نے کی جو قسمت رنج و بلا شروع
کہتے تھے شاہ جنگ کو یان سے کوئی نہ جاے	۱۴	جبتک کرین لڑائی نہ اہل جفا شروع
رخصت کو رنگی پہلے بڑھے شہ کے بھانجے	۱۵	لشکر مین شہ کے جب ہوئی رن کی رضا شروع
اکبر سے بانو کہتی تھی رن کا کرو نہ قصد	۱۶	میٹھا برس ہی تمکو ابھی دلربا شروع
اک تیر پھینک کر یہ کہا ابن سعد نے	۱۷	کرتا ہون شہ سے جنگ کا مین سلسلہ شروع
بعد از نماز عصر دیا شمر نے یہ حکم	۱۸	ہو پائمالی شہدا بر ملا شروع
عباس نے کی عرض جو حکم حضور ہو	۱۹	ادنی غلام شہ کرے جا کر وغا شروع
مداح اشک دھوینگے سب زشتی عمل ہوگا حساب تیرا جو روز جزا شروع	۲۰	

ردیف غ

مجرائی کیون نہ پھٹ کے گرا آسمان دریغ	۱	جسدم گرا زمین پہ امام زمان دریغ
اہل حرم مین شور قیامت ہوا بپا	۲	لائے لعین جب باندھنے کو رسیمان دریغ
پانی ملا تو باد مین اصغر کی بولی ماں	۳	پاؤن تمھین کہان سے مرے تشنہ دہان دریغ
مقتل مین لاش کی سم اسپان سے پائمال	۴	اعدا کو تھا نہ پاس شہ انس و جان دریغ
اکبر کی لاش پر تھے یہ بنت علی کے بین	۵	ناشاد و نامراد مرے نوجوان دریغ
حالت حرم کی دیکھ کے بازار شام مین	۶	کہتے تھے سر کو پیٹ کے پیر و جوان دریغ
اصغر کو تیر مارا جو ظالم نے بے خطا	۷	چلائے فرط حزن سے تیر و کمان دریغ
تنہا جو آئے رن مین سلیمان کربلا	۸	جلا دو لاکھون پہونچے لیے برچھیان دریغ
ہر سمت تھا مدینہ مین اک شور و احسین	۹	پہونچا وہان جو لوٹا ہوا کاروان دریغ
ذی شب کو تھا چراغ نہ کچھ دن مین روشنی	۱۰	زندان تیرہ مین تھین بنی زادیان دریغ
نوحہ تھا فاطمہ کا یہ مقتل مین روز و شب	۱۱	کیا لوٹا باغیون نے مرا بوستان دریغ
سجاد بولے غم نہین کچھ اپنی قید کا	۱۲	پر بے ردا ہین فاطمہ کی بیٹیان دریغ
یہ رسم ہے کہان کی بتائے کوئی مجھے	۱۳	پانی ملے نہ اسکو جو ہو میہمان دریغ
کیون چرخ ضرب بید ہوا ان سے کے ہوتون پر	۱۴	جو حمد مین خدا کے ہین در فشان دریغ
جو شاہ اک فقیر کو دے اونٹون کی قطار	۱۵	مداح اسکا پوتا بنے ساربان دریغ

ردیف ف

ہین وہی مرتبۂ آلِ عبا سے واقف	۱	مجرئی جو کہ ہین احکام خدا سے واقف
لاکھ تکلیف ہو راحت وہ سمجھتے ہین اُسے	۲	جو کہ ہین مرحلۂ صبر و رضا سے واقف
حُر نے فرمایا ابن سعد سے اے خانہ خراب	۳	کیا نہین تو پسرِ شیرِ خدا سے واقف
جد نبی باپ علی فاطمہ ماں ہی اُسکی	۴	بھائی اُسکا ہی حسن راز خدا سے واقف
ایسے ذیجاہ سے تو جان کے لڑتا ہی عبث	۵	کیا نہین فاطمہ کے تیرِ دعا سے واقف
مین نہین لڑنے کا سرور سے کہے دیتا ہون	۶	ہو نہین ولبندِ شہ قلعہ کشا سے واقف
کیون نہ روئین غمِ سرور مین سدا صورتِ ابر	۷	جو کہ سجاد کی ہین آہ و بکا سے واقف
ہین نبی اور علی واقفِ ذاتِ احدی	۸	ہین خدا اور نبی شیرِ خدا سے واقف
ارض کعبہ کو ہوا غبطۂ شرف پر اُسکے	۹	جب ہوے منزلتِ کرب و بلا سے واقف
شمر بہکانے کو آیا تو یہ بولے عباس	۱۰	دور ہو مین ہون ترے مکر و دغا سے واقف
تجھکو معلوم ہو کیا مرتبۂ ابن علی	۱۱	اُس سے واقف ہی وہی جو ہی خدا سے واقف
چھوڑ دے دامنِ شبیر ہی ایسا عباس	۱۲	تو نہین قاعدۂ مہر و وفا سے واقف
حر سے شہ نے کہا کیا تیری مدارات کرون	۱۳	تین دن سے نہین مین آب و غذا سے واقف
حکم حر کو دیا حاکم نے کہ روکے وہ راہ	۱۴	جب ہوا مدِ شاہ شہدا سے واقف
جب چلے مرنے کو سرور تو کہا عابد نے	۱۵	آؤ کر دین تمھین اسرارِ خدا سے واقف
کس طرح روکتی قاسم کو دلہن جاتے وقت	۱۶	جانتے سب ہین جو ہین طرزِ حیا سے واقف

اُنکی نظر و یمن نہین ابر و آب بقا	۱۷	جو کہ ہین مرتبہ خاکِ شفا سے واقف
دل لگاتے نہین وہ دارِ فنا مین اپنا	۱۸	جو کہ ہین کجروی چرخِ دوتا سے واقف
کہا از رق سے یہ قاسم نے کہ تو اے مردود	۱۹ ق	ہی مرے باپ سے دادا سے چچا سے واقف
مجھے کم سن نہ سمجھ سامنے آ میرے شقی	۲۰	ابھی ہو جائیگا تو زورِ خدا سے واقف
روئے ہین ماتم سرور مین رسولان سلف	۲۱	جب ہوے معرکۂ کرب و بلا سے واقف
	۲۲	بخشدے واسطے حسنین کے اے رب غفور تو ہی مداح کے ہر جرم و خطا سے واقف

ردیف ق

وصف جو مجرئی ہین شاہ زمان کے لائق	۱	ہین وہ اللہ و پیمبر کے بیان کے لائق
مین کہان اور کہان وصف حسین ابن علی	۲	دعوی مدح نہین میری زبان کے لائق
ہو جو آغوش مین زہرا و پیمبر کی پلا	۳	اُسکا سر نیزۂ خولی کی سنان کے لائق
کہتا تھا حُر مین کہان اور کہان یہ اعزاز	۴	جو کبھی تھا نہ مرے وہم و گمان کے لائق
چھوڑا جب جاہ و حشم طبل و علم دولت و زر	۵	تب ہوا حُر جری سبز جنان کے لائق
جو کیا حرملہ نے اصغر بے شیر سے وار	۶	تھی مدارات یہی تشنہ دہان کے لائق
خیر رضا جوئی حق اور نہ کچھ تھا مقصود	۷	جو کیا تھا یہ شہنشاہِ زمان کے لائق
ہو ریاضت سے پیمبر کی جو سرسبز چمن	۸	حیف ہی ہوے وہ یون جور خزان کے لائق
رو کے کہتی تھی سکینہ کہ بہن پر دم ہی	۹	پانی لادے کوئی مجھ سوختہ جان کے لائق

قاصد فاطمہ نے آکے وطن مین یہ کہا	۱۰	حالت شہ نہین و اسر بیان کے لائق
اِسطرح سخت مصیبت مین پھنسے تھے شبیر	۱۱	جو کہ تکلیف نہ تھی وہم و گمان کے لائق
سر کھلے بلوہ مین در در پھری بنت حیدر	۱۲	کیون فلک اُسکے یہ تھا عزت و شان کے لائق
حیف ہی لاشۂ قاسم ہو سمون سے پامال	۱۳	سینہ اکبر کا ہو ظالم کے سنان کے لائق
کہا زینب نے کرو رحم بہت ہی بیمار	۱۴	حلق سجاد نہین طوق گران کے لائق

ہی ترا فضل جو مداح بھی ہوئے زائر
مین نے مانا کہ نہین ہی یہ وہان کے لائق

رویف ک

سلامی چل در شاہِ زمان تک	۱	وہی ہی راستہ سیدھا جنان تک
سلامی کر بکا اِس غم مین یان تک	۲	صدا نوحہ کی جاے آسمان تک
کہا انصار نے اے سبط احمد	۳	نہین پیاری ترے قدموں سے جان تک
نہین جائز کسی ماتم مین نوحہ	۴	روا ہی پر غم شہ مین فغان تک
رجز شہ کا تھا مین اُسکا ہون دلبند	۵	گیا جو اپنے گھر سے لامکان تک
عدو اُس گھر مین در انہ در آئے	۶	ملک پہونچے نہ جسکے آستان تک
ہوا پانی کا ایسا قحط سر پر	۷	رہا دو روز پیاسا بیزبان تک
ہر اک سے پوچھتی تھی یہ سکینہ	۸	چچا لے آئے ہین پانی کہان تک
نہ آیا حرملہ کے دل مین کچھ رحم	۹	یہ کیا کرتا ہی چلائی کمان تک

جب آئے سامنے لشکر کے مولا	۱۰	جھکے شہ کی سلامی کو نشان تک
ستایا کسقدر اعدا نے لیکن	۱۱	دعاے بد نہ لائے شہ زبان تک
دیا اک قطرہ پانی کا نہ افسوس	۱۲	دکھائی بیزبان نے گو زبان تک
سکینہ قید مین روتی تھی ایسی	۱۳	نہ سو سکتے تھے شب بھر پاسبان تک
کہا سرور نے ہم ایسے ہین محتاج	۱۴	رہا پیاسا ہمارا میہمان تک
کہا حُر نے بجُل ہو ویگی تقصیر	۱۵	پہونچ جاؤنگا جب ہین قید روان تک
قدم پر رکھدیا مولی کے سر کو	۱۶	جو پہونچے شاہ حُر نیم جان تک
کہا حر نے ملا وہ رتبہ مجھکو	۱۷	نہ پہونچا تھا جہان میرا گمان تک
عدو نے یان تلک لوٹا حرم کو	۱۸	سکینہ کی نہ چھوڑین بالیان تک
وصیت شہ نے کی عابد سے رو کر	۱۹	پہن لینا جو لائین بیڑیان تک
پڑی یون فرق پر ازرق کی شمشیر	۲۰	کہ مغفر کا نکہ پہونچی میان تک
گرے گھوڑے سے جسدم شاہ بیکس	۲۱	گئی آواز ماتم آسمان تک
ہوے پامال رن مین ایسے قاسم	۲۲	ہوے تھے ٹکڑے ٹکڑے استخوان تک
کہا شہ نے سکینہ سے نہ رونا	۲۳	اگر ظالم لگائین سیلیان تک
حرم کے اسقدر جکڑے تھے بازو	۲۴	کہ خونین تر ہوے تھے ریسمان تک
جو تھے بے خانمان آل پیمبر	۲۵	پرندون نے بھی چھوڑے آشیان تک

۲۶	شہا مداح کو بلوا لو جلدی

توقف اے مرے مولا کہان تک

ردیف گ

نیلا ہو کس طرح سے نہ چرخ دوتا کا رنگ	۱	ہی یہ لباس ماتم آل عبا کا رنگ
بہر حسن جنان مین ہی قصر زمردی	۲	ہی لال قصر بادشہ کربلا کا رنگ
سرور ہوے جو قتل تو گہنا یا آفتاب	۳	تاریک و تیرہ ہو گیا اُسدم ہوا کا رنگ
لکھا ہی روز قتل امام فلک اساس	۴	تھا مقتل حسین مین بالکل حنا کا رنگ
حسنین کا ہی ظاہر و باطن مین اُسکو عشق	۵	تو ام ہی سبز و سرخ اسی سے حنا کا رنگ
حر آکے داخل صف اسلام ہو گیا	۶	بدلا جو دیکھا صبح کو فوج جفا کا رنگ
عباس حملہ ور ہوے جس وقت فوج پر	۷	رعب جری سے فق ہوا اہل خطا کا رنگ
جو دیکھتا تھا ہیبت عباس کہتا تھا	۸	بس تھا یہی شجاعت شیر خدا کا رنگ
سمجھی یہ ام سلمہ ہوے قتل شاہ دین	۹	شیشہ مین سرخ پایا جو خاک شفا کا رنگ
قاسم کے ہاتھ خون بھرے دکھلا کے بولی ہان	۱۰	ناشاد و نامراد کی دیکھو حنا کا رنگ
بہکانے آیا شمر جو عباس کے قرین	۱۱ ق	غصہ سے سرخ ہو گیا اُس باوفا کا رنگ
فرمایا دور ہو مرے آگے سے اوشقی	۱۲	جچتے کا یان نہین ترے مکر و دغا کا رنگ
دیکھا جو غیظ دلبر غمگین کبریا	۱۳	دہشت سے زرد ہو گیا اُس بیحیا کا رنگ
عاشور کو یہ کہتی تھی نانی سے فاطمہ	۱۴	بدلا ہی آج کس لیے ارض و سما کا رنگ
عاشور کو تھی تابش خورشید اسقدر	۱۵	تانبے کی طرح سرخ تھا دشت بلا کا رنگ

اکبر نے بانو سے کہا زخمی نہین ہون مین	۱۶	ہی خون غم سے سرخ یہ میری قبا کا رنگ
اہی مین نثار گیسو اکبر کے سامنے	۱۷	کافور شرم سے ہوا مشک خطا کا رنگ
تاثیر ہی یہ ماتم شاہ شہید کی	۱۸	کالا ہی رخت خانۂ رب علا کا رنگ
بھائی کے لب پہ دیکھ کے چوب یزید کو	۱۹	غصہ سے بدلا بنت شہ لافتا کا رنگ
تاثیر زہر کی ہوئی آخر کو اس قدر	۲۰	لکھا ہی سبز ہوگیا سب مجتبی کا رنگ
قربان سہم ناوک اکبر کہ جنگ مین	۲۱	پران مثال تیر تھا اہل خطا کا رنگ
پیدا افق سے صبح شہادت ہوئی جو مین	۲۲	فرط قلق سے فق ہوا آل عبا کا رنگ
مداح خاک پاک کے رتبون کے سامنے جمتا نہین ہی نظر و نمین آب بقا کا رنگ	۲۳	

ردیف لام

مجرائی تھا جس شاہ کا بستر پر جبریل	۱	خون مین اُسی سرور کے ہوا تر پر جبریل
خاصان خدا ظل خدا مین ہین ہمیشہ	۲	تھا سایہ فگن لاشۂ شہ پر پر جبریل
یہ مرتبہ آل محمد تھا جہان مین	۳	ہر روز تھا جاروب کش در پر جبریل
دیکھا شہ بیکس کو جو تیرون سے مشبک	۴	خود اپنے بدن پر ہوے نشتر پر جبریل
یہ محو تھے شہ بولے کہ سایہ نہین در کا	۵	پہونچا جو قریب سر سرور پر جبریل
اُس خیمہ مین در آئے لعین حیف ہی بیخوف	۶	جس جا تھا نہ اُڑ کر کبھی پہونچا پر جبریل
کیا خوف تھا فی الفور سمٹ جاتے تھے ڈر سے	۷	جب دیکھتے تھے تیغ دو پیکر پر جبریل

۸	خورشید قیامت سے بچا لینے کو مداح ہو دیگا عزادارون کے سر پر جبرئیل	

یہ ظلم سلامی نہین تحریر کے قابل	۱	اصغر کا گلا اور ہدف تیر کے قابل
اللہ نے گھر اپنے ہی حیدر کو اُتارا	۲	پایا نہ مکان جب کوئی توقیر کے قابل
جب واسطہ آلِ نبی ہوگیا شامل	۳	فی الفور دعا ہوگئی تاثیر کے قابل
سردار جوانان جنان خاصہ داور	۴	القاب یہ ہین شبّر و شبیر کے قابل
نورِ رخ سبطین کا گر عکس نہ پڑتا	۵	قرصین فلک ہوتے نہ تنویر کے قابل
ضم دوستی آلِ عبا کو کیا اُس مین	۶	جب طینت مومن ہوئی تخمیر کے قابل
صغرا نے لکھا شربت دیدار عزیزان	۷	مولا یہ دوا ہو مری تبخیر کے قابل
پانی دیا دور و زر نہ فرزند نبی کو	۸	کیا یہ ہی مدارات تھی شبیر کے قابل
کیون گوہر غلطان سے نہ بہتر ہون دُر اشک	۹	موتی ہین یہ نذر شہ دلگیر کے قابل
فخریہ یہ کہتی تھی زمین کرب و بلا کی	۱۰	ہی زر سے یہ دعوی مرا تحریر کے قابل
آغوش سے زہرا کے جو ہم رتبہ نہ ہوتے	۱۱	کرتا نہ خدا مرقد شبیر کے قابل
حُر کہتا تھا سر صدقے کروں شہ کے قدم پر	۱۲	ہی نذر یہی حضرت شبیر کے قابل
قاصد نے کہا آکے مدینہ مین یہ سب سے	۱۳	حال شہ بیکس نہین تقریر کے قابل
بچون کے گھڑکنے پہ یہ فرماتی تھین بانو	۱۴	اے شمر یہ حاشا نہین تعزیر کے قابل
انصاف کر اے جور فلک اپنے ہی دل مین	۱۵	تھا شہ کا گلا شمر کی شمشیر کے قابل

تھا عقدہ کشا خلق مین جسکا جدِ امجد	۱۶	ہو اُسکا گلا طوق گلوگیر کے قابل
لاریب ہی ثابت نہین شکِ اسمین کسی کو	۱۷	تھے آلِ عبا خلق مین توقیر کے قابل
پر حیف ہی اعدا نے پس از قتلِ شہ دین	۱۸	کس مرتبہ سمجھا اُنھین تحقیر کے قابل
ای کربِ وبلا تیری یہ توقیر نہوتی	۱۹	ہوتی نہ اگر مدفنِ شبیر کے قابل
شہ سوے فلک دیکھ کے کہتے تھے دریغا	۲۰	شش ماہہ تھا کب ناوکِ بے پیر کے قابل
زینب پھری بے مقنعہ و چادر سرِ بازار	۲۱	ہرگز یہ نہ تھا شاہ کی ہمشیر کے قابل
سجاد کی وہ سوجی ہوئی پنڈلیان ای چرخ	۲۲	کس طرح ہوئین ظلم کی زنجیر کے قابل
کیا مرحمت شاہ شہیدان ہی مین قربان مداح ہی فردوس کی جاگیر کے قابل	۲۳	

ردیف میم

ای مجرئی جو روضۂ سرور پہ جائین ہم	۱	گل کی طرح نہ جامے مین پھولے سمائین ہم
جائین جو کربلا کو تو پھر کر نہ آئین ہم	۲	مجرائی کر رہے ہین یہ حق سے دعائین ہم
کرتے ہین رات دن یہ خدا سے دعائین ہم	۳	پھر طواف روضۂ شبیر جائین ہم
مرقد کا جب چراغ ہو داغ غمِ حسین	۴	کیون لو نہ شمع مرقدِ نبوی سے لگائین ہم
انصار شاہ کہتے تھے ہین زندگی سے سیر	۵	ہی آرزو کہ برچھیان سینہ پہ کھائین ہم
کہتے تھے یون ملک کہ ہمین فخر کی ہی جا	۶	اہلِ عزا کے فرش کو گر پر بچھائین ہم
سب کچھ نثار کر دیا امت کے واسطے	۷	یا شاہ کربلا ترے قربان جائین ہم

اصغر چلے جو رن کو تو دیور جی پہ بولی ماں ۸ لو آؤ واری آخری لے لین بلائین ہم
کہتے تھے شامی ہو بیگا روشن ہمارا نام ۹ شمع مزار بنت نبی گر بجھائین ہم
کہتے تھے شاہ کوفیو تنہا نہ جانسا ۱۰ آئین ابھی ملک جو مدد کو بلائین ہم
کہتا تھا شمر حکم اگر دے امیر شام ۱۱ کعبہ گرائین اور کلیسا بنائین ہم
مان نے کہا ہی مرنیکی اکبر تمھین خوشی ۱۲ دل چاہتا ہی پیارے کو دولھا بنائین ہم
اکبر نے کی یہ عرض کہ شادی ہی بس یہی ۱۳ شہ پر فدا ہون خون مین اپنے نہائین ہم
عباس نے یہ عرض کی جو حکم ہو حضور ۱۴ دریا سے پانی بہر سکینہ لے آئین ہم
کہتے تھے کوفی باندھی ہی اس بات پر کمر ۱۵ مرقد مین آج بنت نبی کو رُلائین ہم
حاکم کو لکھا عرضی مین یہ ابن سعد نے ۱۶ اہل حرم کو شام مین کس وقت لائین ہم
حُر نے کہا یہ بھائی سے اب قصد ہی یہی ۱۷ شہ پر نثار ہو کے خطا بخشوائین ہم
کہتے تھے اہل شام یہ ہی آرزو ے دل ۱۸ اہل حرم کو سر کھلے در در پھرائین ہم
آئی جو حاضری کہا زینب نے حیف ہی ۱۹ بھوکے شہید بھائی ہون اور کھانا کھائین ہم
زینب سر حسین سے کہتی تھی یا امام ۲۰ ق سر وا ہی کس طرح سر دربار جائین ہم
عبرت کا ہی مقام خدا سے دعا کرو ۲۱ پھٹ جائے اب زمین تو اسمین سمائین ہم
زینب دعائین دیتی تھی اکبر کو ہر گھڑی ۲۲ ق خالق وہ دن کرے تمھین دولھا بنائین ہم
کہتے تھے وہ یہ ہی خط تقدیر مین لکھا ۲۳ ناشاد و نامراد زمانے سے جائین ہم
عابد سے یون حرم نے کہا بعد دفن شاہ ۲۴ شرم آتی ہی مدینہ کو کس منھ سے جائین ہم

۲۵	مداح کی ہی عرض مدد کیجیے شہا جز تیرے لیکے جائین کہان التجائین ہم

لے زاد راہ کہ وقت سفر نہین معلوم	۱	تو آج زندہ ہی کل کی خبر نہین معلوم
اِس اشک غم کی تجھے کیا خبر نہین معلوم	۲	یہ ہونگے حشر مین رشک گہر نہین معلوم
یہ دل سے کہتی تھی صغرا مین خط کہان بھیجون	۳	یہان سے شاہ سدھارے کدھر نہین معلوم
یہ شب کو کہتی تھی مسلم کی بیٹی جائین کدھر	۴	نصیب ہو کہ نہ ہو راہبر نہین معلوم
تلاش لاشۂ اکبر مین کہتے تھے سرور	۵	کہان گرے مجھے جان پدر نہین معلوم
کہا یہ حُر نے تو لڑتا ہی سبط احمد سے	۶	حسین کا تجھے رتبہ عمر نہین معلوم (عمر بن سعد ۱۲)
کہا یہ حُر نے تو لڑتا ہی سبط احمد سے	۷	حسین کون ہی تجکو عمر نہین معلوم
بتول کہتی تھی میرے بھرے ہوے گھر کو	۸	یہ کسکی لگ گئی ہی ہی نظر نہین معلوم
ہلال فاطمہ رن مین گرا تعجب ہی	۹	گرے نہ کس لیے شمس و قمر نہین معلوم
کہا بتول نے کاٹے مرے چمن کے نہال	۱۰	عدو کو ظلم کا ثمرہ مگر نہین معلوم
غریب و مالک تطہیر ہوئین ننگے سر	۱۱	کسی کو حال قضا و قدر نہین معلوم
سکینہ کہتی تھی زندان ہی ایسا تیرہ و تار	۱۲	کب آہ ہوتی ہی شام و سحر نہین معلوم
جو دیکھا نیزے پہ قاسم کا سر تو بولی ہند	۱۳	کہان ہی اِسکی دُلھن نوحہ گر نہین معلوم
چھپا جو نظرون سے مہتاب فاطمہ زہرا	۱۴	نہان کیون ہوے شمس و قمر نہین معلوم
عدو سے کہتی تھی فضہ لگاؤ آگ نہ تم	۱۵	یہ ناریو ہی پیمبر کا گھر نہین معلوم

۱۶	پناہ غیر سے کیون چاہے شاہ کا مداح ایسے وصی پیمبر کا در نہین معلوم	

وصف شہ انام کرین کس زبان سے ہم	۱	مضمون وحی لائین سلامی کہان سے ہم
حُر نے کہا یہ بھائی سے چلتے ہی دیکھنا	۲	لیتے ہین باغ خلد شہ انس و جان سے ہم
دکھلا کے بیزبان کو اعدا سے بولے شاہ	۳	صرف سوال آب ہین اسکی زبان سے ہم
کہتے تھے کوفی آب و غذا ملنا ہے محال	۴	دعوت کرینگے شاہ کی تیغ و سنان سے ہم
انصار شاہ کہتے تھے اے سرور زمان	۵	حاضر ہین صدقے ہونیکو سب مال و جان سے ہم
زینب کے بیٹون نے کہا مادر سے شاد و شاد	۶	لائے رضائے جنگ امام زمان سے ہم
انصار بولے شہ نے جو گھر جانے کو کہا	۷	اُٹھینگے تا بہ حشر نہ اس آستان سے ہم
جب روئین سر کو پیٹ کے مرقد مین فاطمہ	۸	خاموش کسطرح رہین آہ و فغان سے ہم
وقت وداع شاہ نے حسرت سے یہ کہا	۹	صد حیف چھوٹے قبر رسول زمان سے ہم
کہتے تھے شاہ حر کی مدارات کچھ نہ کی	۱۰	شرمندہ حیف آج رہے میہمان سے ہم

۱۱	مداح صحن مرقد شہ مین ملے جو جا بدلین نہ اُسکو تختۂ باغ جنان سے ہم	

اُٹھینگے حشر تک بھی نہ اس آستان سے ہم	۱	رکھتے ہین عشق سرور کون و مکان سے ہم
ہون تا کہ خاکروب در پاک مصطفے	۲	ہجرت کا قصد رکھتے ہین ہندوستان سے ہم
افضل ہو جب ہر ایک سے ذات رسول حق	۳	تشبیہ کے لیے کسے لائین کہان سے ہم

قرآن مین جسکا وصف لکھے خود خدائے پاک	۴	سوچو تو مدح اُسکی کرین کس زبان سے ہم
ہر وقت نذر ذات محمدؐ کرو درود	۵	کرتے ہین التماس یہ پیر و جوان سے ہم
محبوب اور حبیب مین پردہ تھا جو راز	۶	عاجز ہی عقل شرح کرین کس زبان سے ہم
جب ہی شفیع ذات محمد تو شک نہین	۷	محروم رہنے کے نہین باغ جنان سے ہم
دے ایک جام بادۂ عشق رسول حق	۸	کچھ اور چاہتے نہین پیر مغان سے ہم
مجموعۂ حدوث و قدم ہی نبی کی ذات	۹	تحقیق کر چکے ہین ہر ایک نکتہ دان سے ہم
ہی آل مصطفے پہ خدا کشتی نجات	۱۰	کہتے ہین یہ حدیث شہ انس و جان سے ہم
حاصل ہو ہمکو طوف ضریح شہ نجف	۱۱	ہین ملتجی یہ خالق ہر دو جہان سے ہم
۱۲	مداح جاے فخر ہی مدح رسول مین ہین ہم صغیر طوطی سدرہ مکان سے ہم	

ردیف نون

یہ مانگتا ہون خدا سے دعا محرم مین	۱	کہ دیکھون قبر شہ کربلا محرم مین
سلامی کیون نہ کرین ہم بکا محرم مین	۲	ہوئی ہی سرور دین پر جفا محرم مین
ہوے جو وارد کرب و بلا محرم مین	۳	سلامی شاہ پہ نرغہ ہوا محرم مین
عزیز و فیض ہی یہ ابن شاہ مردان کا	۴	کہ محو ہوتے ہین جرم و خطا محرم مین
جنان کو رشک ہی ہر لحظہ دشت ماریہ پر	۵	نبی کے پھولون سے ایسا بسا محرم مین
اِسی مہینہ مین پیاسے حسین قتل ہوے	۶	نہ کس طرح سے ہو جوش بکا محرم مین

ثبوت ہوتا ہی باجون سے اہل ماتم کے ۷ ہی بزم ماتم شہ جا بجا محرم مین

بنا وہ دشت بلا رشک وادی ایمن ۸ ہوے حسین جو رونق فزا محرم مین

وہ سب ہین مورد الطاف فاطمہ زہرا ۹ جو رکھتے شاہ کا ہین تعزیہ محرم مین

تباہ دشت بلا مین ہوئی رسول کی آل ۱۰ ستون کعبۂ ایمان گرا محرم مین

اسیر رنج و تعب ہی رسول کا کنبہ ۱۱ نہ ذکر عیش و طرب ہو دلا محرم مین

اسی الم مین طپان ہی ہمیشہ مہر مبین ۱۲ کہ شہ کا خیمہ اطہر جلا محرم مین

غضب ہی تخت خلافت پہ ہو یزید شقی ۱۳ اسیر ظلم ہو آل عبا محرم مین

اگرچہ واجب عینی ہی شہ کا غم ہر ماہ ۱۴ مگر یہ خاص ہی فصل بکا محرم مین

اگرچہ ماہ محرم مین تھی غزا ممنوع ۱۵ لڑے حسین سے اہل جفا محرم مین

سیاہ پوش ہی ہر وقت خانۂ داور ۱۶ سیاہ چاہیے رخت عزا محرم مین

نبی کی قبر مطہر پہ حشر تھا برپا ۱۷ کبوتر آیا جو خون سے بھرا محرم مین

کہا یہ صغرا نے دو عید مین ہو گئین نانی ۱۸ یقین ہی آئین امام ہدا محرم مین

عزاے شہ مین جو آنکھون سے ٹپکا قطرۂ اشک ۱۹ بنا وہ رشک درِ بے بہا محرم مین

غضب ہی قتل ہوے شہ ہوے اسیر حرم ۲۰ گلا امام زمان کا بندھا محرم مین

غم حسین مین تو رات دن تھے روتے حرم ۲۱ مگر زیادہ تھی آہ و بکا محرم مین

نہ سر کھلے رہین کیون غم مین عاشقان حسین ۲۲ برہنہ سر ہین رسول خدا محرم مین

یہ ہین کرتی تھی ہر وقت زینب غمگین ۲۳ سفر حسین کا پورا ہوا محرم مین

نہ پٹیین کس لیے سر پیردان آل عبا	۲۴	لٹی حسین کی دولت سرا محرم مین
جگر خراش مجنون کو ہی یہ نشتر غم	۲۵	چلے تھے کانٹون پہ زین العبا محرم مین
بدلنا پہلو بھی بیمار کو ہوا مشکل	۲۶	یہ ضعف فاطمہ صغرا بڑھا محرم مین
مجبور رہتی نہ باقی جو ذات عابد کی	۲۷	ضرور ہوتی قیامت بپا محرم مین

	۲۸	الٰہی ہوے یہ مداح زایر شہ دین فریح تھام کے ہی یہ دعا محرم مین

احمد کی سلامی کی سند پائے ہوئے ہین	۱	پر زشتی اعمال سے شرمائے ہوئے ہین
پاکر درجنت پہ کہیگا ہمین رضوان	۲	آئے دو یہ شبیر کے بھجوائے ہوئے ہین
افسوس ہی بن پانی کے میدانِ بلا مین	۳	پھول احمد مختار کے مرجھائے ہوئے ہین
فضہ نے کہا بانو سے آتے نہین سرور	۴	اصغر جو ہوئے قتل تو شرمائے ہوئے ہین
بانو سے کہا شاہ نے زندہ تو ہین اکبر	۵	پر زخم سنان سینہ پہ وہ کھائے ہوئے ہین
حر نے کہا آنے کے نہین راہ پہ ظالم	۶	یہ شمر سے ابلیس کے بہکائے ہوئے ہین
بیٹون کو فدا کرنے کو جو لائی ہی زینب	۷	گردن شہ دین شرم سے نہوڑائے ہوئے ہین
منظور اعانت نہین کرتے شہ بیکس	۸	امداد کو گو جن و ملک آئے ہوئے ہین
بلوہ مین جو سر پر ہی نہین مقنع و چادر	۹	چہرون پہ حرم بانون کو بکھرائے ہوئے ہین
زندان مین ملے ہند کو یون اہل حرم ہاے	۱۰	چادر نہین سر زانو پہ نہوڑائے ہوئے ہین
بانو نے کہا خیر ہو اکبر کی خدایا	۱۱	کیون سبط نبی اس گھڑی گھبرائے ہوئے ہین

انصار شہ بیکس و بے یار کے رن مین	۱۲ ق	چہرے تپش مہر سے سونلائے ہوے ہین
مُنہ خشک ہی گو پیاس سے پر شکر ہی لب پر	۱۳	اور بہر دعا ہاتھ وہ پھیلائے ہوے ہین
کہتے ہین عطا ہمکو شہادت کا ہو خلعت	۱۴	گھر سے اسی دولت کے لیے آئے ہوے ہین

۱۵

مداح عزاداردن کی جاگیر ہی جنت
داغ غم سرور کی سند پائے ہوے ہین

مُنہ اہی سلامی کعبۂ دین سے پھرا کون	۱	یعنے در حسین پہ جاکر پھر آئے کون
رو کر سکینہ کہتی تھی نیند آئے کس طرح	۲	بابا نہین ہین چھاتی پہ مجھکو سلائے کون
حُر نے کہا عمر سے شہ دین سے کر کے جنگ	۳	کعبہ گرائے کون کلیسا بنائے کون
گرتا تھا جو رفیق اُٹھا لاتے تھے حسین	۴	کوئی نہین ہی لاشۂ سرور اُٹھائے کون
کہتی تھی بانو روٹھے ہین رخصت نہ ملنے پر	۵	نازک مزاج ہین علی اکبر منائے کون
کہتی تھی ماں سکینہ سے ہر دم نہ ہٹ کرو	۶	بابا نہین ہین ناز تمہارے اُٹھائے کون
کہتے تھے شہ بہن سے نہ کٹواؤن گر مین سر	۷	امت کو نانا جان کی پھر بخشوائے کون
حاجت روائے خلق ہی حلال مشکلات	۸	حیدر کے در سے اُٹھکے کسی در پہ جائے کون
چاہا بہت مٹائین نشان ضریح پاک	۹	حافظ خدا ہو جسکا اُسے پھر مٹائے کون
رو کر سکینہ کہتی تھی مارے گئے چچا	۱۰	مجھ بے نصیب پیاسی کو پانی پلائے کون
سنکر خبر حسین کی کہتے تھے ہاشمی	۱۱	صغرا کو جاکے یہ خبر غم سنائے کون
رو کر حرم یہ کہتے تھے زندان مین صبح و شام	۱۲	وارث نہین ہی قید سے ہمکو چھڑائے کون

چرچا تھا فوج شام مین اکبر ہوے جو قتل	۱۳	اب دیکھیے حسین کیجانب سے آئے کون
شہ نے کہا مین قتل ہون زینب ہو تم اسیر	۱۴	قسمت مین یہ ازل سے ہی اسکو مٹائے کون
صغرا کو لکھا بانو نے مارے گئے امام	۱۵	ہم سب ہین قید اب تمھین والی بلائے کون
تنہا رہے حسین تو کہتے تھے یون حرم	۱۶	کوئی نہین ہی صدقے کو اب نہین جائے کون
کرتے ہین دفن مردون کو اپنے تو اہل شام	۱۷	عابد ہین قید مرقد سرور بنائے کون
کہتی تھی بنت فاطمہ مجمع ہی شام کا	۱۸	بھائی نہین ہین اسکھڑی چادر اڑھائے کون

	۱۹	جبتک کہ مولا آپ نہ فرمائین اسکو یاد مداح کو بھلا ترے در پر بلائے کون

کیونکر نہ ہو حبیب حبیب خدا حسن	۱	ہی ای سلامی لخت دل فاطمہ حسن
سبط رسول ابن شہ لافتا حسن	۲	ہادی حسن امام حسن رہنما حسن
سبطین نیر ین رسالت پناہ ہین	۳	بدر الدجی حسین ہی شمس الضحی حسن
ستر ہزار آئے ملک بہر تہنیت	۴	دنیا مین جسکی ہوے رونق فزا حسن
لکھا ہی راویون نے کہ از فرق تا بناف	۵	تھے ہم شبیہ حضرت خیر الورا حسن
محضر شہادت شہ بیکس کا دیکھکر	۶	کہتے تھے ای حسین ہو تجھپر فدا حسن
اخلاق مین سخا مین مروت مین حلم مین	۷	تھے پیرو جناب رسول خدا حسن
شہر نبی مین شور قیامت تھا چار سو	۸	جسدن ہوے تھے کشتۂ زہر دغا حسن
کیجو عزیز جان نہ اپنی حسین سے	۹	قاسم کو لکھ گئے تھے یہ وقت قضا حسن

شبیر کو عطا کیے سب راز کبریا ۱۰ ہونے لگے جو راہی ملک بقا حسن
قاسم کا یہ رجز تھا کہ اُسکا پسر ہوں مین ۱۱ ق جو تھے ہزبر بیشۂ شیر خدا حسن
جد ہین مرے نبی و علی جدہ فاطمہ ۱۲ عم وہ ہین جنپہ کرتے ہین مجھکو فدا حسن
تحسین حسین کرتے تھے قاسم کی زرم پر ۱۳ باغ ارم سے کہتے تھے صد مرحبا حسن
روتے ہین بیکسی برادر پہ رات دن ۱۴ ہین خلد مین حسین کے صاحب عزا حسن
عباس کہتے تھے مین غلام حسین ہون ۱۵ بھائی تھے شہ کے صاحب جود و سخا حسن
ممکن تھا کوئی زخم لگاتا حسین کو ۱۶ ہوتے جو روز معرکۂ کربلا حسن
بیتاب پہونچے خلد سے بھائی کی لاش پر ۱۷ سُنکر شہادتِ شہ گلگون قبا حسن
زینب ندا یہ دیتی تھی بیکس حسین ہی ۱۸ آئین مدد کو آپ ہی یا مجتبیٰ حسن
اُف بھی کیا نہ آپنے امت کے جور پر ۱۹ تھے سالک طریقۂ راہِ رضا حسن
مہمان کے واسطے تو طعام لذیذ تھے ۲۰ نان جوین پہ کرتے تھے خود اکتفا حسن
کہتے ہین ہد اسکو یہ ہی عجز و انکسار ۲۱ حج کے لیے پیادہ گئے بارہا حسن
اہل ولا بلا کو بلا اُنکے واسطے ۲۲ رنج و بلا مین ہوتے نہ کیون مبتلا حسن

۲۳ دیکھے یہ اپنی آنکھون سے جاکر ضریح پاک
مداح کی قبول ہو یہ التجا حسن

مجرئی کہتے تھے شہ بیکس و بے یار ہونمین ۱ نرغۂ لشکر اعدا مین گرفتار ہونمین
کہا عابد نے پھوپھی نہ مجھے طوق گران ۲ ظالمو دیکھتے ہو صاحب آزار ہونمین

کرکے منھ سوے مدینہ یہ کہا زینب نے	۳	سر کھلے بلوہ مین نا نا سر بازار ہون مین
حرؑ نے حضرت سے یہ کی عرض بصد عجز و نیاز	۴	سرور اجنس شہادت کا خریدار ہون مین
پہلے سب سے مجھے سر کرنے دو قد موں پہ نثار	۵	جسنے روکا تھا تمھین وہ ہی گنہگار ہونمین
عرض عباس نے کی رن کی اجازت مجھے	۶	طالبِ مرتبۂ جعفرِ طیار ہون مین
آیا زعفر جو کمک کے لیے مولا نے کہا	۷	ای برادر خلفِ حیدر کرار ہون مین
مجھکو محتاج مدد کا نہ سمجھنا ہرگز	۸	مصلحت حق کی ہی جو بیکس و ناچار ہونمین
شہ نے دی لاشۂ عباس کو رو کر یہ ندا	۹	تھام لو آکے مرا ہاتھ تو اسوار ہونمین
شمر کو حلق سے شبیر کے آئی یہ ندا	۱۰	کر ادب بوسہ گہ احمد مختار ہون مین
شہ نے اصغر کو دکھا کر یہ کہا اعدا سے	۱۱	واسطے بچہ کے پانی کا طلبگار ہونمین
حشر کے روز مین سیراب کرونگا تم کو	۱۲	ظالمو کوثر و تسنیم کا مختار ہونمین
سر شہ سے کہا زینب نے کہ بھیا دیکھو	۱۳	ساتھ سر کے ترے حاضر سرور بار ہونمین
ہر گھڑی ورد تھا عباس علی کے یہ کلام	۱۴	ایک ادنیٰ سا غلام شہ ابرار ہونمین
لاش شہ سے کہا عابد نے کرون کیونکر دفن	۱۵	طوق و زنجیر و سلاسل مین گرفتار ہونمین
لکھا اصغر نے یہ اکبر کو کہ آؤ جلدی	۱۶	وعدہ کو پورا کرو طالب دیدار ہونمین
پوچھا عابد سے کسی نے تو دیا رو کے جواب	۱۷	اس لٹے قافلہ کا قافلہ سالار ہونمین
اپنے مداح کی لو جلد خبر یا شبیر آجکل سرور دین مورد افکار ہون مین	۱۸	

برتر نہ کیون ہو عرش سے جاے ابوالحسن	۱	جب دوش مصطفے پہ ہوون پاے ابوالحسن
شیر خدا امام ہدا صہر مصطفے داماد ۱۲	۲	یہ مرتبے ہین کسکے دراے ابوالحسن
جس لہجہ مین نبی نے کی خالق سے گفتگو	۳	کہتے ہین صاف تھی وہ صداے ابوالحسن
خیبر کا در اُٹھایا تھا جسوقت آپ نے	۴	جبریل کے پرون پہ تجھے پاے ابوالحسن
ہادی ہوے تھے عالم انوار مین حضور	۵	روح الامین ہین زلہ رباے ابوالحسن
رتبہ شناس حیدر کرار بالیقین	۶	ذات نبی ہی اور خداے ابوالحسن
نعمت تھی دو جہان کی مہمان کے واسطے	۷	نان جوین فقط تھی غذاے ابوالحسن
شاہد ہی زور مرتضوی پر تو لافتے	۸	ثابت ہی ہل اتی سے عطاے ابوالحسن
خیبر مین فوج حق کو تھا ہر وقت انتشار	۹	تشریف جبتلک کہ نہ لاے ابوالحسن
کوئی عمل بھی کام نہ آئیگا روز حشر	۱۰	کامل اگر نہین ہی ولاے ابوالحسن
بیخوف آپ سوئے پیمبر کے فرش پر	۱۱	کیا قلب مطمئن تھا فداے ابوالحسن
دو ٹکڑے چاند کے ہوے حکم رسول سے	۱۲	مہر مبین پھرا ہی براے ابوالحسن
پایا نبی سے آپ نے دامادی کا شرف	۱۳	شمشیر حق نے بھیجی براے ابوالحسن
روشن ہین نور حیدر صفدر سے دو جہان	۱۴	ہی مہر و ماہ مین بھی ضیاے ابوالحسن
پیرو ہین جو علی کے ولا مین شک نہین	۱۵	محشر مین ہونگے تحت لواے ابوالحسن
حیدر کی منقبت مین ہو جب عقل کل کو عجز	۱۶	ممکن ہی کب بشر سے ثناے ابوالحسن
روز ازل سے خانہ داور مین آجتک	۱۷	پیدا ہوا ہی کون سواے ابوالحسن

حسنین کو فدا کیا امت پہ آپ نے	۱۸	امت کی لاکھ جان فدا اے ابوالحسن
گنج مزار ہوگیا روشن مثال خلد	۱۹	مومن کی جبکہ قبر مین آے ابوالحسن
من کنت جب حدیث پیمبر ہی آشکار	۲۰	واجب ہی ہر بشر پہ ولاے ابوالحسن
	۲۱	اِکدم مین ساری مشکلین آسان ہوگئین مداح کی مدد کو جو آے ابوالحسن

خود خدا ہو جب ثنا خوان امیرالمومنین	۱	کب بشر سے ہو بیان شان امیرالمومنین
ہیجدہ عالم ہی سب زلہ ربا خوان فیض	۲	یہ ادیم عرض ہی خوان امیرالمومنین
خود رہے فاقہ سے لیکن سیر سائل کو کیا	۳	واہ کیا ہمت تھی قربان امیرالمومنین
آپ سوئے جب شب ہجرت نبی کے فرش پر	۴	دو فرشتے تھے نگہبان امیرالمومنین
حکم حق حکم نبی حکم نبی حکم علی	۵	واجب الاذعان ہی فرمان امیرالمومنین
روز فتح مکہ رکھے دوش احمد پر قدم	۶	عرش سے بھی بڑھگئی شان امیرالمومنین
آدم و ایوب و نوح و لوط کی امداد کی	۷	سب یہ ہین ممنون احسان امیرالمومنین
کیون نہ ہو ہم پایہ عرش برین حیدر کا گھر	۸	عقل اول جب ہو دربان امیرالمومنین
کب سلیمان کو ہوے حاصل یہ سب عز و شرف	۹	رتبہ رکھتے ہین جو سلمان امیرالمومنین
ہوگیا اک وار مین دو ٹکڑے مرحب شقی	۱۰	جب پڑی شمشیر بران امیرالمومنین
جسکا ادنی سا ہی طالب علم جبریل امین	۱۱	ہی بلاشک وہ دبستان امیرالمومنین
دیکھ لینا حشر مین ہوگا بالاے مرتضی	۱۲	ہاتھ اپنا اور دامان امیرالمومنین

۱۳ تو کہان اور رتبۂ مداحی حیدر کہان
یہ بھی ہی مداح فیضان امیر المومنین

ہم ثنائے ذات پاک مصطفےٰ کہنے کو ہین ۱ عرش پر روح الامین صل علی کہنے کو ہین
ہم سلام مدح شاہِ کربلا کہنے کو ہین ۲ سامعین مشتاق ہین صل علی کہنے کو ہین
رتبہ مین دیکھو تو قرآن و حمائل ایک ہین ۳ اکبر و اصغر فقط چھوٹا بڑا کہنے کو ہین
شہ نے جاکر سامنے لشکر کے اعدا سے کہا ۴ ق کچھ نصائح تم سے ای اہل جفا کہنے کو ہین
پھر عمل کرنے نہ کرنے کا ہی تمکو اختیار ۵ جو ہمارا کام ہی ہم برملا کہنے کو ہین
ناخدائے کشتی امت ہی مہدی زمان ۶ یون تو دنیا مین بہت سے ناخدا کہنے کو ہین
شاہ نے حر سے کہا کچھ ایک مین ہی خوش نہین ۷ مرحبا صد مرحبا خیر الورا کہنے کو ہین
دی مدافعہ نے ای عون و محمد گھر مین آؤ ۸ دونون سے کچھ بات بنت مرتضیٰ کہنے کو ہین
شہ برآمد ہون تو فوراً رخصت جنگاہ لین ۹ در پہ حاضر سب رفیق و اقربا کہنے کو ہین
دیکھکر نور جمالِ پاک ہم شکل نبی ۱۰ سب ستمگر اک زبان صل علی کہنے کو ہین
کام جو حر سے ہوا واللہ مشکل تھا بہت ۱۱ یون زبانی تو سبھی روحی فدا کہنے کو ہین
حر کو ابن سعد نے بہکایا ڈرتا ہی عبث ۱۲ ق خوف محشر گرمی روز جزا کہنے کو ہین
سنکے حر بولا مین سمجھا تو نے ہی جو کچھ کہا ۱۳ مین بھی کہتا ہون جو مجھکو مشفقا کہنے کو ہین
دوست صادق ہی وہی جو کردے عیبونکی خبر ۱۴ یہ ہزارون گر دتیرے جی بجا کہنے کو ہین
کہتا ہون مین واسطے دنیا کے عقبیٰ کو نہ چھوڑ ۱۵ راحتین سب یان کی ہیچ و چرا کہنے کو ہین

بعد مرنیکے ہی حالت سبکی یکسان دیکھے	۱۶	دو ہی دن کے واسطے شاہ و گدا کہنے کو ہین
پیروی شبیر کی بیشک ہی راہِ مستقیم	۱۷	غول ہین جز شاہ کے جو رہنما کہنے کو ہین
ہین چلا شہ کی طرف تجھکو ہی اپنا اختیار	۱۸	اب نہین کچھ باتین اسکے ماسوا کہنے کو ہین
غور سے دیکھو تمھین نسبت فاطمہ شہ پر فدا	۱۹	یون تو بہنین بھائیون پر سب فدا کہنے کو ہین
شہ نے زینب سے کہا عابد کو لے آؤ شتاب	۲۰	مجھکو اُنسے جو ہین اسرار خدا کہنے کو ہین
کہتے تھے اہل حرم حق ہی ہمارا پردہ پوش	۲۱	آج گو بلوہ مین ہم سب بے ردا کہنے کو ہین
قبر احمد پر کہا زینب نے آئے لُٹکے ہم	۲۲	تم سے امت کے گلے ملا مصطفےٰ کہنے کو ہین
کہتے تھے سرور کہ دونمین کیا دعائے بد انھین	۲۳	امت خیر الورا یہ بے حیا کہنے کو ہین
عرض کی عباس سے اکبر نے چلیے خیمہ مین	۲۴	آپ سے کچھ خامس آل عبا کہنے کو ہین
بولی زینب شہ سے شرماتے ہین عرض حال مین	۲۵ ق	راز کچھ دل کے یہ میرے دلربا کہنے کو ہین
شہ نے فرمایا مین سمجھا کیون نہین کہتین بہن	۲۶	داغ دینے کے لیے بہر رضا کہنے کو ہین
شہ نے زعفر سے کہا سب مر گئے خویش و رفیق	۲۷	اک فقط ہم ہی رضینا بالقضا کہنے کو ہین
ہی سخا حیدر صفدر پہ شاہد ہل اتی	۲۸	یون ہزارون صاحب جود و سخا کہنے کو ہین
دیکھکر میدان مین صبر و شکر شاہِ کربلا	۲۹	حضرت ایوب بھی روحی فدا کہنے کو ہین
استغاثہ سنکے شہ کا جمع ہین حور و ملک	۳۰	ہم بھی حافر ہین مدد کو انبیا کہنے کو ہین
حاجت تحسین عالم پھر ہو کیا مداح کو	۳۱	جب جناب پنجتن صدمرحبا کہنے کو ہین
زشتیِ اعمال کا کیا خوف ہو مداح کو	۳۲	

امتی جب شافعِ روزِ جزا کہنے کو ہین

پانی بن جب نخلِ بستانِ پیمبر خشک ہون	۱	مجرئی بطنِ صدف مین کیون نہ گوہر خشک ہون
کہتی تھی حارث کی زوجہ رحم تو کرتا نہین	۲	ہاتھ تیرے دونون اے ظالم ستمگر خشک ہون
دیکھے خاتم شہ نے فرمایا کہ رکھنا منہ مین تم	۳	تشنگی سے لب بہت جسوقت اکبر خشک ہون
عرض تھی حر کی اُٹھے سیراب اُسدن یہ غلام	۴	حشر کے دن جب دہان اہلِ محشر خشک ہون
رو بہ نانک دیدۂ گریان تو بزمِ شاہ مین	۵	تبلیان تیچھرائین آنکھین مثلِ تیچھر خشک ہون
ساقیِ کوثر کا کنبہ تین دن پیاسا رہا	۶	ہے بجا اِس غم سے گر دریا سراسر خشک ہون
حیف اے چرخِ کہن سیراب ہون سب دام و دد	۷	تین دن کی پیاس سے لبہائے اصغر خشک ہون
کہتی تھی بالی سکینہ ہونگی مین ایسی بدنصیب	۸	سامنے آتے ہی میرے جامِ کوثر خشک ہون
خنجرِ قاتل رُکے کیونکر نہ ستر مرتبہ	۹	تین دن سے جب گلو و حلق سرور خشک ہون
سر پٹک کر کہتی تھی ساحل سے نہر علقمہ	۱۰	میرے ہوتے حیف ہے ریحان جیدر خشک ہون
ایک قطرہ تک نہ برسا عشرہ کو زیرِ فلک	۱۱	وا دریغا یون سحابِ بحرِ اخضر خشک ہون
کہتے تھے خواہر سے شہ تقدیرِ ربانی ہے یہ	۱۲	فاطمہ زہرا کے سب سرو و صنوبر خشک ہون
کہتی تھی اکبر سے بانو دیکھون کن آنکھون سے مین	۱۳	گل سے رخسارہ ترے میرے گلِ تر خشک ہون
دودھ کی دھارون سے زہرا کی رہین سیراب جو	۱۴	حیف ہے بے آب و لبہائے اطہر خشک ہون
کہتی تھی زینب جنھون نے کاٹا باغِ فاطمہ	۱۵	ہاتھ اُن سفاکون کے دادار اور خشک ہون
کہتا تھا اسپ شہ دین پانی مین کیونکر پیون	۱۶	جبکہ مولا آپ کے لبہائے اطہر خشک ہون

۱۷	آنکھوں سے جاری رہے مداح یا نک بحر اشک حشر کے دن تک نہ تیرے دیدۂ تر خشک ہوں	

السلام ای نورِ عین رحمۃٌ للعالمین	۱	السلام ای حافظِ اسلام و ہم شرعِ مبین
صاحب یونون بالنذر آمدہ در شان تو	۲	می سزد بر فرق تو تاج فبشہ صابرین
سر فدا کردی ندادی دست در دست یزید	۳	ماند از ذاتِ تو قائم خسروانبیا دین
مادرت خیر النساجدت رسول کبریا	۴	عم تو جعفر ابت الحق امیر المومنین
ای زہے غزو و قارت خسروِ گردون جناب	۵	فخر دارد خدمتِ تو حضرتِ روح الامین
گر نبودی مولد او مدفنت شاہ انام	۶	زندۂ جاوید کے بد عیسی گردون نشین
پیش صبرت صبر ایوب بی نماید در شمار	۷	قوت بازوے تو ظاہر ز حربِ اہل کین
گر نبودی ذات پاکِ جد تو ای دین مآب	۸	آسمان گشتی ہویدا فی ہوا و نہ زمین
ذات تو ذاتِ رسول حق بود بے ریب و شک	۹	مثل جدت بالیقین ہستی شفیع المذنبین
ای خوشا غزو و قارت مرکبت در روز عید	۱۰	باشد از لطف و کرم سردار جملہ مرسلین
کرد واجب کبریا جنت برا و لاریب فیہ	۱۱	ہر کہ باشد در غم تو مضطر و اندوہگین
صابر و شاکر نہ شد پیدا بہ مثلت تا کنون	۱۲	ہست شاہد دعویم را ذاتِ رب العالمین
ہر کہ باشد در غمت محزون و ہم سینہ فگار	۱۳	داخل جنت شود بیخوف در روز شمار

ردیف واو

منظور جب ہوا یہ خدائے کبار کو	۱	بھیجے جہان میں سید والا تبار کو

فرش زمردین کے بچھانیکے واسطے	۲	احکام پہونچے ابر کو باد بہار کو
آیا جو ہین قریب زمانہ ظہور کا	۳	پہونچا یہ حکم روح ذوی الاقتدار کو
مسکن پہ آمنہ کے ابھی جاتو بیدرنگ	۴	ہان جوق جوق لیکے ملک کی قطار کو
وقت ظہور شاہ عرب فخر انبیا	۵	حورین ہون آمنہ کے یمین ویسار کو
اِکدم مین گھر وہ رشک بہشت برین بنا	۶	دیکھو وقار سید عالی وقار کو
الحد ری آمد آمد سلطان مشرقین	۷	رضوان لائے ہین طبق گل نثار کو
لکھا ہی جس گھڑی ہوا اُس نور کا ظہور	۸	لائے بجا وہ سجدۂ پروردگار کو
اور کی دعا یہ امت عاصی کے واسطے	۹	یارب تو بخش اِنکے صغار و کبار کو
نور قدم نے کر دیا روشن مثال مہر	۱۰	دنیاے دون کی اُس شب تاریک و تار کو
پھیلا جو عکس نور رخ سید البشر	۱۱	دعواے طور ہو گیا ہر کوہسار کو
تبرا ہی حوصلہ تھا یہ اے رحمت خدا	۱۲	خوش ہو کے جو اُٹھا لیا امت کے بار کو
	۱۳	مداح جبتلک کہ نہ دیکھون ضریح پاک چین آئے کس طرح سے دل بیقرار کو

جوش دل کرتے ہین اے مجرئی اظہار آنسو	۱	رونق بزم عزا کے ہین مددگار آنسو
مجرئی کیون نہون رشک در شہوار آنسو	۲	جبکہ ہون قابل نذر شہ ابرار آنسو
واہ رے لطف و کرم ہو گیا فرمان نجات	۳	ابھی پہونچے بھی نہ تھے تا سر رخسار آنسو
حشر مین ہونگے وہ سب شبے کے رفیقون مین شمار	۴	آج جو کرتے ہین نذر شہ ابرار آنسو

لاکھ شعلے ہون جہنم کے تو کیا باک ہمین ۵ سب کو اک دم مین بجھا دینگے یہ دو چار آنسو
مال و زر کی نہین سرکار حسینی مین قدر ۶ نذر شبیر کر ای چشم گہر بار آنسو
شہ کے سر پر کیے یون زینب مغموم نے بین ۷ گر پڑے آنکھون سے سب کے سر دربار آنسو
فاطمہ کہتی ہین سرور کے عزادارون سے ۸ در شہوار سے بہتر ہین یہ سو بار آنسو
زشتیان نامۂ اعمال کی دھو جائینگی سب ۹ مومنو جانیکے ہرگز نہین بیکار آنسو
جنسے بیٹے کیے ہم لوگونکی بخشش کو فدا ۱۰ ہم دریغ اُس سے کرین حیف ہی دو چار آنسو
شہ نے زینب سے کہا ہوتا ہی صدمہ دل پر ۱۱ نہ بہا آنکھون سے ای خواہر غمخوار آنسو
جب کوئی جاتا تھا سرور پہ فدا ہونیکو ۱۲ چشم مولا سے ٹپک پڑتے تھے ہر بار آنسو
سامنے لاتے تھے پینے کے لیے جب پانی ۱۳ ضبط کر سکتے نہ تھے عابد بیمار آنسو
قلزم رحمت حق جوش کریگا بیشک ۱۴ حشر مین لائینگے ہدیہ جو گنہگار آنسو
حکم ہی فاطمہ کا حورونکو شیشون مین بھرو ۱۵ گر نے پائے کوئی باہر نہ خبردار آنسو
رویا حاکم جو ندامت سے تو بولی یہ ہند ۱۶ ہین بناوٹ کے تری آنکھو نمین مکار آنسو
مرہم زخم حسین ابن علی ہوتے ہین اشک ۱۷ نذر پھر کیون نہ کرین شاہ کے غمخوار آنسو
دیکھکر مرقد بے شیر کو شبیر نے خشک ۱۸ چشم نمناک سے برسا دیے اکبار آنسو
شہ نے صغرا سے کہا جلد بلا لونگا تجھے ۱۹ اب نہ آنکھون سے بہا ای مری دلدار آنسو
حشر مین ہوگی ندا قصر جنان کے بدلے ۲۰ مول لیتے ہین یہان احمد مختار آنسو

۲۱ گشت اعمال ہو سرسبز سراسر مداح

آج برسا دے اگر دیدۂ خونبار آنسو

تھی کل بنا جو مجلس ماتم کی رات کو ۱ تھی کیا بہار جوش غم و ہم کی رات کو
شبیر کو بلا کے حسن نے کیا وصی ۲ تاثیر جب زیادہ ہوئی سم کی رات کو
دامان کوہ و دشت ہوا آنسوؤں سے تر ۳ رقت ہوئی یہ دیدۂ شبنم کی رات کو
کیا شوق وصل وعدۂ وفائی تھا شاہ کو ۴ جھپکی نہ آنکھ قبلۂ عالم کی رات کو
پھرتی تھی خیمہ خیمہ عزیزوں کو دیکھتی ۵ حالت عجب تھی زینب پرغم کی رات کو
شبیر بانٹتے تھے ادھر کوثر و جنان ۶ تقسیم واں تھی خلعت و درہم کی رات کو
قول نبی اسد ہی کہ تا دفن شاہ دین ۷ آواز آئی گریۂ ضیغم کی رات کو
تھا حکم پاسبانوں کو یہ ابن سعد کا ۸ ق ہوتی رہے خبر مجھے ہر دم کی رات کو
اندیشہ آہوان حرم سے ہی یہ مجھے ۹ تدبیر یہ کریں نہ کہیں رم کی رات کو
رونے نہ پائیں خانۂ زندانیں اہلبیت ۱۰ تاکید تھی یہ حاکم اظلم کی رات کو

۱۱ بخشا ہی رتبہ حق نے شب قدر سے زیاد
مداح شہ کی مجلس و ماتم کی رات کو

عقل اول سے سلامی ہی تعلم مجھکو ۱ بخشا مداحی نے انداز تکلم مجھکو
مجرئی شہ کا ہوں پہچان لو سب تم مجھکو ۲ اپنی آنکھوں پہ جگہ دیتے ہیں مردم مجھکو
سب ہی یہ عز و شرف شہ کی ثنا خوانی سے ۳ ورنہ ناچیز ہو نمیں جانتے ہو تم مجھکو
سو سوالوں کا نکیرین کے ہی ایک جواب ۴ ہی در باب مدینہ سے تعلم مجھکو

بو ترابی ہون مرا خاک نجف بستر ہی	۵	چاہیے مسند سنجاب نہ قاقم مجھکو
سنکے تقریر کو زینب کی کہا حاکم نے	۶	آج یاد آگیا حیدر کا تکلم مجھکو
شاہ فرماتے تھے اسکو فیو سوچو تو ذرا	۷	سبط احمد ہون ستاتے ہو عبث تم مجھکو
فاطمہ کہتی تھی کیون آئے نہ لینے اکبر	۸	رات دن گھیرے ہی زانی یہ تو ہم مجھکو
قول عابد تھا نہین ضعف سے اُٹھا جاتا	۹	بیڑیان کھینچ کے کیون کہتے ہو قم قم مجھکو
حر سے شہ نے کہا کیا تیری مدارات کرون	۱۰	پانی ملتا ہی نہ یان دانۂ گندم مجھکو
سر شہ سے کہا زینب نے کہ شرم آتی ہی	۱۱	سر کھلے دیکھینگے دربار مین مردم مجھکو
کہا صغرا نے نہ خط بھیجا نہ بلوایا مجھے	۱۲	ہی تعجب کہ شہا بھول گئے تم مجھکو
قول زینب تھا نہ جسدن ہون مرے سر پہ حسین	۱۳	اُسدن اللہ زمانے سے کرے گم مجھکو
کہا نصرانی نے دربار مین یہ حاکم سے	۱۴	تیرے اسلام پہ آتا ہی تبسم مجھکو
بین کرتی تھی یہی ہاتھون کو ملکر کبرا	۱۵	راس آئی نہ حنا بندی شفتم مجھکو
شہ کو قاسم نے صدا دی کہ خبر لو جلدی	۱۶	گھوڑے پامال کنان اب ہین تہ سم مجھکو
کہتی تھی فاطمہ صغرا کہ خدا خیر کرے	۱۷	خونمین ڈوبے نظر آتے ہین انجم مجھکو
ناخدا کشتی امت کی ہی آلِ احمد	۱۸	نہ تو شک اسمین ہی مجھکو نہ تو ہم مجھکو
حر سے بولا پسر سعد کہ ای حُر جری	۱۹ ق	نظر آتا ہی تو کل رات سے گم سم مجھکو
دیکھنا حق نمک سے نہ تجاوز کرنا	۲۰	اتنا کہدینا ہی از راہ ترحم مجھکو
حُر غازی نے کہا غصہ سے او خانہ خراب	۲۱	شاق گذرا ہی ترا کل کا تحکم مجھکو

رہ کون مین ساقی کوثر کے پسر سر دریا	۲۲	ناپسندیدہ ہی یہ جور و تظلم مجھکو
تجھکو ہی رے کی طلب اور مجھے جنت کی ہوس	۲۳	غضب حق تجھے مطلوب ترحم مجھکو
میرا اور ساتھ ترا آج سے ہوسکتا نہین	۲۴	لشکر شام سے تو جان لے اب گم مجھکو
جاتا ہون شہ کیطرف کہتا ہون لشکر سے ترے	۲۵	روک سکتے ہو تو سب روک لو اب تم مجھکو
نا رہی ساتھ ترے رہنے مین اور شہ کیطرف	۲۶	تا ابد خلد کا ہی عیش و تنعم مجھکو

	کشتی نوح تو لاے علی ہی مداح	
۲۷	یم محشر کا نہین خوف تلاطم مجھکو	

سلام

مجرا اُسے جو کہتا تھا خواہر نہ آئیو	۱	زندہ مین جبتلک رہون باہر نہ آئیو
حکم امیر شام تھا یہ ابن سعد کو	۲	شبیر کا بغیر لیے سر نہ آئیو
صغرا نے ماں سے عرض کی رہتی ہو نہین یہان	۳	کبرا کا دان پہ بیاہ رچا کر نہ آئیو
کہتی تھی ماں شبیہ پیمبر سے میری جان	۴	امت پہ بے فدا ہوے اکبر نہ آئیو
بہکانے شمر آیا تو عباس نے کہا	۵	پھر یہ پیام لے کے ستمگر نہ آئیو
زینب کے بیٹون نے کہا مقتول ہم ہون جب	۶	رن مین ہمارے لاشہ پہ مادر نہ آئیو
اصغر چلے جو رن کو لگی کہنے رو کے ماں	۷	پانی کے بدلے خون نہا کر نہ آئیو
اصغر کو لیکے شہ جو چلے بانو نے کہا	۸	دولت یہ میری شاہ لٹا کر نہ آئیو
اعدا یہ شہ سے کہتے تھے پانی نہ دینگے ہم	۹	دریا کی سمت سبط پیمبر نہ آئیو

بھائی سے شاہ نے کہا سر کی مرے قسم	۱۰	غصہ مین وقت جنگ برادر نہ آیو
زینب سے شاہ کہتے تھے جب ہو نہین زیر تیغ	۱۱	بہر خدا تم اُس گھڑی در پر نہ آیو
پہونچا دے کربلا تجھے مداح گر نصیب	۱۲	
روضہ سے شہ کے ہند مین پھر کر نہ آیو		

ردیف ہ

افضل ہی رسولونمین سلیمان مدینہ	۱	ہی عرش معلی سے فزون شان مدینہ
اُٹھ جاے مدینہ سے جو سلطان مدینہ	۲	سر پیٹین نہ کیون مجرئی سکان مدینہ
صغرا نے کہا شاہ سے جلد آیئے بابا	۳	سنسان ہین بے آپکے ایوان مدینہ
تھا اہل مدینہ کا یہ نوحہ دمِ رخصت	۴	شہ جاتے نہین جاتی ہی یہ جان مدینہ
تھی ہر در و دیوار مدینہ کی یہ آواز	۵	حق تیرا نگہبان نگہبان مدینہ
شہ جاتے ہین اب کون خبر لیگا ہماری	۶	سر پیٹ کے کہتے تھے یتیمان مدینہ
سب دشت بلا رشک دہِ طور ہوا تھا	۷	وارد ہوا جب مہر درخشان مدینہ
شہ نے کہا جسوقت کہ پینے لگین پانی	۸	بھولین نہ مری پیاس کو یاران مدینہ
فوج ستم و جور مین اک پڑ گئی ہل چل	۹	رنمین جو گیا شیر نیستان مدینہ
اندھیر ہوا خلق مین خون برسا فلک سے	۱۰	نظرون سے چھپا جب مہ تابان مدینہ
خون دیکھ کے سرور کا کبوتر کے پرون پر	۱۱	خون آنکھون سے برساتے تھے مرثیہ غامدینہ
بیساختہ دربار مین رقت کا ہوا جوش	۱۲	داخل ہوے جسوقت اسیران مدینہ

ای جورِ فلک حیف ہی تیئیس پہر مین	۱۳	بے آب ہوا خشک گلستان مدینہ
ہر سمت مدینہ مین اُٹھا شورِ قیامت	۱۴	پہونچے جو مدینہ مین غریبان مدینہ
زینب کا یہ نوحہ تھا کہ سر پر نہین شبیر	۱۵	زینب نہین اب لائقِ دشنامِ مدینہ
لکھا ہی کہ اِس درد سے زینب نے کیے ہین	۱۶	جو ہل گئے سب مسجد و ارکانِ مدینہ
بیچین لحد مین تھے نبی روتی تھی زہرا	۱۷	تا عرش گیا نالہ و افغانِ مدینہ
تھا بیچ مین حلقہ کے عقابِ علی اکبر	۱۸	سر پیٹتے تھے گرد جوانانِ مدینہ
مسلم کی دعا تھی دمِ آخر کہ خدایا	۱۹	پھر جائے مدینہ کو سلیمان مدینہ
ہی آرزوے دل یہی خالق کرے وہ دن مداح بھی ہو زائرِ خاقانِ مدینہ	۲۰	

کیا ہو بیان مرتبہ و شانِ فاطمہ	۱	روح الامین ہی مجرئی دربانِ فاطمہ
ناجی ہین بالیقین غلامانِ فاطمہ	۲	تھامے ہوے ہین گوشۂ دامانِ فاطمہ
پہونچا نہ وہم عرشیون کا اُسکے فرش تک	۳	اللہ رے اوج و رفعتِ ایوانِ فاطمہ
ممکن ہی کب بشر سے لکھے وصفِ ذاتِ پاک	۴	ممدوحِ خلق جب ہو ثنا خوانِ فاطمہ
جبریل تو ہلاتے تھے گہوارۂ حسین	۵	میکال بنتے آسیا گردانِ فاطمہ
خاتون جنت اُنکا لقب اور وہ جنتی	۶	مریم ہو کس دلیل سے ہم شانِ فاطمہ
ہوتی ہین آپ آکے عزا خانو مین شریک	۷	کس مرتبہ ہی لطف فراوانِ فاطمہ
نسبت نہین ہی کچھ بھی سحاب مطیر کو	۸	دیکھے جو کوئی دیدۂ گریانِ فاطمہ

دنیا سے جب کہ بنت نبی نے سفر کیا	۹	زینب تھین اہلبیت مین ہم شان فاطمہ
صرف دعاے امت عاصی رہین قبول	۱۰	ہم کیون نہ ہوین بندۂ احسان فاطمہ
سایہ مین ہوگی حشر کے دن امت رسول	۱۱	آنا دسیع ہوویگا دامان فاطمہ
سیراب آب نہر سے تھے وحش اور طیور	۱۲	بے آب خشک تھے گل ریحان فاطمہ
باقی رہا نہ سرو نہ شمشاد نہ نہال	۱۳	یہ باغبون نے کاٹا گلستان فاطمہ
زینب نے دیکھا خواب مین مقتل کو شاہ کے	۱۴	کرتی ہی صاف زلف پریشان فاطمہ
گردون پہ آفتاب جہان کو گہن لگا	۱۵	ڈوبا جو خون مین مہر درخشان فاطمہ
خون لعل کا جگر اسی ماتم مین ہوگیا	۱۶	بے آب تھے جو گوہر غلطان فاطمہ
سایہ کیے تھے لاش پہ سب طائر ہوا	۱۷	بے گور تھا جو رن مین سلیمان فاطمہ
باغ جہان مین کہتی تھین حور عین خوشا نصیب	۱۸	حر جری تو آج ہی مہمان فاطمہ
گھر آپ نے لٹا دیا امت کے واسطے	۱۹	سو جان سے ہم نثار ترے جان فاطمہ
صد حیف صرصر ستم و جور و ظلم نے	۲۰	گل کر دیے چراغ شبستان فاطمہ
امت پہ صدقہ آپ نے شبیر کو کیا	۲۱	امت ہو لاکھ جان سے قربان فاطمہ
حور و ملک کو غش تھا فلک تھرتھراتے تھے	۲۲	سنکر صداے نالہ و افغان فاطمہ
بیت الحزن بنا تھا رسول خدا کا گھر	۲۳	گم ہوگیا جو یوسف کنعان فاطمہ
کہتی تھی بانو تیرہ و تاریک ہی جہان	۲۴	بے ذات پاک اسی مہ تابان فاطمہ
باقی بچا نہ غنچہ نہ گل نہ کوئی ثمر	۲۵	تاراج ایسا ہوگیا بستان فاطمہ

کس بانکپن سے وعدۂ طفلی ادا کیا	۲۶	قربان تیرے اے جگر و جان فاطمہ
کہتی تھین حورین جن مین قدم کس طرح دھرین	۲۷	بکھرے ہوے ہین لولو و مرجان فاطمہ
باغ جنان مین شیون و ماتم بپا ہوا	۲۸	دیکھا جو سب نے چاک گریبان فاطمہ
چاہے جسے جنان مین جگہ دے دیا نہ دے	۲۹	حکم خدا وہی ہے جو فرمان فاطمہ
اِس حال سے تھی قید مین ذریتِ بتول	۳۰	جو تھا خلاف شان کنیزان فاطمہ
	۳۱	مداحِ آفتابِ قیامت کا خوف کیا ظلِ خدا ہی سایۂ دامان فاطمہ

ردیف ی

سلامی فصلِ ماتم آرہی ہے	۱	اُداسی ہر طرف کو چھارہی ہے
یقین ہے خوب برسین آج آنکھین	۲	دلون پر غم کی بدلی چھارہی ہے
چلے ہین جنگ کو زینب کے دلبر	۳	طریقِ رزم مان تسلا رہی ہے
رضا مرنے کی اکبر کو ملی ہے	۴	کمر بیٹے کی مان بند ھوا رہی ہے
مین صدقے لاتے ہین پانی چچا جان	۵	سکینہ بھائی کو بہلا رہی ہے
غضب ہے کشتیِ آلِ پیمبر	۶	بغیر از ناخدا ٹکرا رہی ہے
گھرا ہے وان صفِ اعدا مین دولھا	۷	دُلھن خیمہ مین بان گھبرا رہی ہے
سکینہ پکڑے ہے سرور کا دامن	۸	پدر کو چھوڑ دو مان سمجھا رہی ہے
روریغا فاطمہ زہرا کی بیٹی	۹	نہین پانی ملا مرجھا رہی ہے

لکھا صغرا نے آؤ جلد بابا ۱۰ اکیلی فاطمہ گھبرا رہی ہے
مین گھبراتی ہون بابا ہر طرف سے ۱۱ صدائے گریہ مجھکو آرہی ہے
فراق اصغر نادان مین بانو ۱۲ درِ زندان پہ یہ چلا رہی ہے
مری گودی مین آؤ میرے جانی ۱۳ یہ دونون ہاتھ مان پھیلا رہی ہے
حُر آتا ہے شہ دین کی طرف کو ۱۴ اُسے فوجِ دغا بہکا رہی ہے
وہ کہتا ہے نہین رُکنے کا اب حُر ۱۵ اُسے لینے کو زہرا آرہی ہے
مرا محسن ہے تو اے حُر غازی ۱۶ مقام خلد بھی دکھلا رہی ہے

۱۷

چلو اب روضۂ سرور پہ مداح
توقف کیون ہے خلقت جا رہی ہے

سلامی بوسے جنت آرہی ہے ۱ وہ نہر جانفزا لہرا رہی ہے
شریک بزم ہے خاتون جنت ۲ وہ خود روتی ہے اور رُلوا رہی ہے
بھروشیشون مین چنکر گوہر اشک ۳ یہ زہرا اورون سے فرما رہی ہے
دکھا کر چھوٹے چھوٹے کوزے خالی ۴ سکینہ بھائی کو بہلا رہی ہے
غضب ہے چاند پر خیر النسا کے ۵ گھٹا فوجِ ستم کی چھا رہی ہے
پدر کا چھوڑنا ہرگز نہ دامن ۶ سکینہ کو یہ مان سکھلا رہی ہے
تڑپتے ہین ادھر سرور کے بچے ۷ اُدھر کوثر چسکر کھا رہی ہے
ہوا سے اُلجھے ہین گیسوے اکبر ۸ پھوپھی کس پیار سے سلجھا رہی ہے

جو دیکھا گھوڑا آتا شاہ دین کا ۹ حرم سمجھے سواری آرہی ہی

فرس سے گرتے ہین سبط پیمبر ۱۰ زمین کربلا تھرا رہی ہی

کہا اکبر سے ماں نے تیری رنگت ۱۱ تپش سے دھوپ کی سونلا رہی ہی

نہ جاؤ دھوپ مین صدقے مین تیمر ۱۲ علی اکبر کو ماں سمجھا رہی ہی

کھڑے ہین سامنے عون و محمد ۱۳ کمر مرنے پہ ماں بندھوا رہی ہی

جو ہی خواہش جنان کی چل سوے شاہ ۱۴ ادھر یہ عقل حر سمجھا رہی ہی

اُدھر دکھلا کے فوج ہاشمیت ۱۵ ہوائے مال و زر بہکا رہی ہی

[illegible] ۱۶ ہوا کیون منھ کو اب برسا رہی ہی

[illegible] ۱۷ یہ زینب ہند کو بتلا رہی ہی

[illegible] ۱۸ صدا بس الامان کی آرہی ہی

کمر کستے ہین مرنے پر جو سرور ۱۹ تبرک سب بہن پہنا رہی ہی

اعانت لی نہ ہم سے شاہ دین نے ۲۰ جنون کی فوج یہ پچھتا رہی ہی

شہ بیکس کو لینے کربلا تک ۲۱ جماعت انبیا کی آرہی ہی

۲۱

تری ہر بیت پر مداح زہرا
جزاک اللہ خود فرما رہی ہی

مین کیا مداح ہون کیا طبع کی میری رسائی ہی ۱ تری مداح اے ممدوح حق ساری خدائی ہی

ضعیفہ کو تھا سودا جسطرح یوسف کے لینے کا ۲ ثنائے شہ مین یون میری طبیعت آزمائی ہی

ترا مداح جب ہو خالقِ کون و مکان مولا	۳	کہون مین اپنے کو مداح بالکل خود ستائی ہی
نہین بیوجہ ہی یہ آسمان کا اِسطرح جھکنا	۴	تری تسلیم کو یہ چرخ نے گردن جھکائی ہی
نزولِ قاب قوسین آپکی قربت کا شاہد ہی	۵	فقط عیسی کی چوتھے آسمان ہی تک رسائی ہی
تری وہ ذاتِ اقدس ہی ہو الولاک سے ثابت	۶	خدا نے جسکے باعث ساری یہ خلقت بنائی ہی
خلیل اللہ ابراہیم موسی تجھے کلیم اللہ	۷	مگر محبوبیت حق کی ترے حصہ مین آئی ہی
ملک آئے سواری لینکے فرش خواب تک لینے	۸	تعجب خیز خاطر ہی نبی یہ پیشوائی ہی
گنہگارون کے جلانے سے محشر حشر مین ہوگا	۹	پکارینگے جو رو رو کر محمد کی دہائی ہی
حمایت آل کی تیرے شفاعت رحم خالق کا	۱۰	وسیلے مین یہی جسسے کہ امید رہائی ہی
ترے احسان کے قربان ہم اے سبط پیغمبر	۱۱	ہماری ناؤ خون مین ڈوبکر تونے بچائی ہی

۱۲	مقام شکر ہی مداح اُس کشتی کے راکب مین امام عصر کے قبضہ مین جس کی ناخدائی ہی

سلامی لشکر اعدا کی سر در پر چڑھائی ہی	۱	اِدھر تنہا ہین سرور اُسطرف ساری خدائی ہی
سلامی اُس ذرا اقدس پہ اپنی جبہہ سائی ہی	۲	سلیمان کے لیے بھی فخر جس کی گدائی ہی
یزید روسیہ سے ہند نے گھبرا کے یون پوچھا	۳ و ۴	مجھے آگاہ کر کس شخص پر تیری چڑھائی ہی
مین سنتی ہون کوئی سردار ہی لشکر شکیب کا	۴	تجھے منظور جس مظلوم کے گھر کی صفائی ہی
سُن اے سفاک مین ڈرتی ہون میرا دل دھڑکتا ہی	۵	وہ کیا حیدر کا دلبر ہی وہ کیا زینب کا بھائی ہی
خدا کے واسطے ایسا نہ کیجو قصد اے ظالم	۶	وہ احمد کا نواسا ہی وہ زہرا کی کمائی ہی

کہا غدار نے ہو خیمہ تجھکو دہم ہی بیچا	۷	یہ کیا کہتی ہی کیسی بات تیرے جی مین آئی ہی
نہ یہ بازو ہے شبر ہو نہ یہ سبط پیمبر ہی	۸	یہ اک دشمن ہی میرا جس سے ان روزون لڑائی ہی
کہا عباس نے شہ نے تجھے کس طرح رخصت دی	۹	تری رخصت برادر روح و قالب کی جدائی ہی
خدا کی شان جو تھی چادر تطہیر کی مالک	۱۰	کھلے سر شام کے بلوہ مین وہ معصومہ آئی ہی
کہا کبرا نے غش مین جا کے یون سجاد سے اٹھو	۱۱	غضب ہی آگ جلادون نے خیمہ مین لگائی ہی
کہا زینب نے مین کیونکر چلون دربار مین لوگو	۱۲	وہان مجمع ہزارون کا ہی اور یان بے ردائی ہی
کیے روضہ پہ جد کے بین یہ رو رو کے زینب نے	۱۳	رسول کبریا لٹ کر نواسی تیری آئی ہی
کروں کس کس کا شکوہ اک زمانہ ہو گیا دشمن	۱۴	وصیت آپکی امت نے سب دل سے بھلائی ہی
گئی تھی یان سے مین کنبہ کو لیکر کربلا حضرت	۱۵	اور اب آئی ہون تو قاسم ہی نہ اکبر بھائی ہی
دکھاؤن پشت کے مین نیل تجھکو یا کہ بازو کے	۱۶	رسن سے آجتک مجروح سب میری کلائی ہی
تماشا تھا ہمارا شام کے دربار مین جدا	۱۷	ہر اک کہتا تھا بندی شام مین غربت سے آئی ہی
سر شبیر کوفہ مین پھرا تا شام نیزہ پر	۱۸	دہائی ہی دہائی ہی دہائی ہی دہائی ہی

۱۹	چھڑاؤ لشکر افکار سے مداح کو مولا بہت تشویش مین اب اندنون تیرا فدائی ہی	

سلامی ہاتھ مین دامانِ شاہِ کربلائی ہی	۱	یہ افضال الٰہی ہی یہ طالع کی رسائی ہی
در شہ پر جو پہونچا خلد مین فوراً ہوا داخل	۲	یہ امداد شہ دین ہی یہ فضل کبریائی ہی
مرض مین نزع مین قبر مین برزخ مین قیامت مین	۳	علی پر خم ہر دم ہر جگہ مشکلکشائی ہی

علی دستِ خدا ہی زور بازوے پیمبر ہی	۴	اُنھین کے ہاتھ مین کونین کی مشکلکشائی ہی
نبی کا اور علی کا فی الحقیقت نور واحد ہی	۵	نبوت اور امامت کے سبب جسمی جدائی ہی
سخاوت اور شجاعت صبر و ہمت اور شکیبائی	۶	یہ ہر اک منزلت شبیر کے حصہ مین آئی ہی
کوئی ہمرتبہ شبیر ہو یہ غیر ممکن ہی	۷	پدر حیدر محمد جد ہی مان احمد کی جائی ہی
چچا ہین جعفر طیار جنکو حق نے پر بخشے	۸	بہن زینب ہی اُسکی سید مسموم بھائی ہی
شہ بیکس کا ہی وہ آستان دُی شرف حقا	۹	فرشتون کو بھی جبہہ آرزوے جبہہ سائی ہی
اگر انصاف سے چشم زمانہ دیکھے الفت مین	۱۰	نہ زینب سی بہن ہی کوئی نہ سرور سا بھائی ہی
کہان زینب کہان دربار حاکم آہ واویلا	۱۱	یہ گردش چرخ کی ہی یہ زمانہ کی برائی ہی
کہا عابد سے زینب نے اٹھو کیا غش مین ہو بیٹا	۱۲	خبر لو ناریون نے آگ خیمہ مین لگائی ہی
گئی خود بند زندان مین حرم کے پاس یہ سنکر	۱۳	مدینہ کی ہین رہنے والی یہ بندی جو آئی ہی
جو دیکھا حضرت زینب کو کچھ دھڑکا ہوا دل مین	۱۴	یہ نسبت فاطمہ زہرا ہی یہ حیدر کی جائی ہی
ادب سے بیٹھ کر کی دست بستہ عرض یہ رو کر	۱۵	کوئی ہمنام ابن فاطمہ حضرت کا بھائی ہی
صدا نوحہ مین سنکر دل ہی گھبراتا	۱۶	مجھے تشویش ہی جب سے خبر یہ مین نے پائی ہی
کوئی ہمنام مولا ہی یزید اُسکے مخالف ہی	۱۷	مہ ذیحج سے اُسپر فوج اظلم کی چڑھائی ہی
کہا زینب نے ہوتی ہین بہت اک نام کی بی بی	۱۸	مرا بھائی تھا بیکس جانتی ساری خدائی ہی
ترا آقا ہی ابن فاطمہ جان رسول حق	۱۹	کہ جسکے قبضہ مین سب خلق کی مشکلکشائی ہی
کلام زینب مغموم سنکر ہند چلائی	۲۰	مرے کانونکو اس لہجہ سے بیشک آشنائی ہی

یقین مجھکو ہوا تم نبت حیدر ہو بتاؤ اب	۲۱	یہ کیا حالت ہی بی بی اور صورت کیا بنائی ہی
ہوئین تم قید کیون سرور کہان ہین اور کہان لشکر	۲۲	کہا زینب نے سب گھر لٹ گیا حق کی دہائی ہی
نہ اصغر ہین نہ اکبر ہین، نہ عباس دلاور ہین	۲۳	نہ میرے لال ہین باقی نہ قاسم اور نہ بھائی ہی
یہ سنکر پیٹی روئی اسقدر وہ عاشق سرور	۲۴	یقین سب کو ہوا اب روح و قالب سے جدائی ہی
شب عاشورہ زینب کہتی تھی رو کر خدا حافظ	۲۵	بہتر تن ادھر ہین اسطرف ساری خدائی ہی
تلاطم فوج مین تھا آمد عباس سن سنکر	۲۶	سراسیمہ کو ورد تھا یہ آج لشکر کی صفائی ہی
کہا زینب نے آکر روضہ پر نور احمد پر	۲۷	نواسی آپ کی ختم رسل فریادی آئی ہی
سر شبیر کاٹا گھر جلایا لے گئے در در	۲۸	کیا یہ ظلم امت نے دہائی ہی دہائی ہی
لکھا صغرا نے تم آؤ تو آؤ ورنہ یا مولا	۲۹	تپ فرقت سے میری روح و قالب کی جدائی ہی
کہا نصرانی نے حاکم سے بعد قتل شاہ دین	۳۰	یہ تیرا دعوی اسلام بیشک بیحیائی ہی

۳۱	ترا کہلا کے مولا جاے کس جا التجا لیکر تمھارے ہاتھ مین مداح کی مشکلشائی ہی	

کربلا سے آکے بڑھتی ہی تمنا اور بھی	۱	مجرئی کہتا ہی دل چلیے دوبارا اور بھی
ذات ختم المرسلین ہی فخر ذات انبیا	۲	قرب ادانی سے ہی کیا بڑھکے رتبہ اور بھی
جتنی اخفار غزا مین ہوتی ہی کوشش زیاد	۳	معجزہ ہی اتنا ہی بڑھتا ہی چرچا اور بھی
گو ازل کے دن سے ہون مست مے خم غدیر	۴	ساقیا بہر خدا اک جام صہبا اور بھی
کہتی تھی زینب لٹا گھر مر گئے سارے عزیز	۵	دیکھین دکھلاتی ہی کیا یہ زال دنیا اور بھی

راہ جنت کی ہے سیدھی پیروی اہلبیت ۶ کون کہتا ہے کہ ہے جنت کا رستہ اور بھی

کہتے تھے شہ بعد اکبر مرنے میں ہے اتنی دیر ۷ نذر حق کرنا ہے مجھکو ایک فدیہ اور بھی

راستہ میں سُنکے مسلم کی خبر شہ نے کہا ۸ دیکھیے دکھلاتی ہے تقدیر کیا کیا اور بھی

جب رکھی مشکِ شکیبہ دوش پر عباس نے ۹ بڑھ گیا اُس شیر کا جعفر سے پایا اور بھی

گو شبِ عاشور تھے مضطر سب اہلِ بیتِ شاہ ۱۰ لیکن اُنسے تھی پریشان بنتِ زہرا اور بھی

برکتِ تربت سے جیکے ہو گئے عیسیٰ مسیح ۱۱ ہے سوا شہ کے کوئی ایسا مسیحا اور بھی

کہتا تھا سرور کا سر فدیہ ہیں حق کے سرفراز ۱۲ بڑھ گیا نیزہ پہ چڑھکر میرا رتبہ اور بھی

کہتی تھی اصغر سے بانو جاتے ہو دادی کے پاس ۱۳ آؤ واری کر دوں میں زلفوں نہیں شانہ اور بھی

کہتے تھے اعدا نہیں دینے کے پانی شہ کو ہم ۱۴ لاکھ ملجائیں جو اِس دریا میں دریا اور بھی

سچ بتا انصاف سے مجھکو یہ اے چشمِ فلک ۱۵ صبر میں شبیر سا دیکھا ہے یکتا اور بھی

صبر جو شہ نے کیا دشتِ بلا میں مومنو ۱۶ صبر ایوب اُس سے ہو گا کیا زیادہ اور بھی

آرزو تھی یہ شہیدوں کی جو ملتی زندگی ۱۷ سر فدا شبیر پر کرتے دوبارا اور بھی

کہتے تھے شامی نہیں دیکھے کبھی ایسے اسیر ۱۸ گو جہان پر پہلے آئے ہیں اسارا اور بھی

در پہ چلاتی تھی زینب گرتے ہیں گھوڑے سے شاہ ۱۹ ہے غضب مجروح پھر کرتے ہیں اعدا اور بھی

دی صدا عباس نے چوموں قدم وقتِ اخیر ۲۰ آرزو ہے دل ہے یہ خادم کی آقا اور بھی

سر نے شہ کے مردہ کو قم کہہ کے زندہ کر دیا ۲۱ اِس سے بالاتر تھا کیا کارِ مسیحا اور بھی

پیروی آلِ احمد ہے محبت کی دلیل ۲۲ شہ کے ماتم سے ہے اثباتِ تولا اور بھی

آرزو ہی کربلا جا کر کہون مین دل سے بون	۲۳	کیا کوئی باقی ہی اب تیری تمنا اور بھی
کیا غزاداروں کو ہی شوقِ غمِ سبطِ نبی	۲۴	آرزو رہتی ہی یہ بڑھ جاے عشرہ اور بھی
کہتے تھے انصار شہ ملتی ہی جنت بیحساب	۲۵	ہی کوئی عقبی کا ایسا نقد سودا اور بھی
	۲۶	نسبتِ ذاتی و مداحی تو ہی مداح کو زایری کا مرتبہ ملجاے مولا اور بھی

سلامی عشقِ ذاتِ قادرِ قیوم مشکل ہی	۱	جو منزل کر گئے طی سید مظلوم مشکل ہی
کوئی مرسل ہوا طالب اِس رتبہ کا خالق سے	۲	ازل سے ہو گیا تھا سبکو یہ معلوم مشکل ہی
جو آیا ذکر بیعت ہادیِ عالم نے فرمایا	۳	مطیع فاسق و بدکیش ہو معصوم مشکل ہی
کہا زینب نے مولا ہی کوئی تدبیر بچنے کی	۴	شہ دیں رو کے بولے خواہرِ مغموم مشکل ہی
ہوا یون التزام آلِ قرآن حکمِ احمد مین	۵	سمجھنا معنیِ قرآن بجز معصوم مشکل ہی
رفیقون مین یہ چرچا تھا جو حکمِ شاہِ عالی ہو	۶	نہ ضبطِ شام مشکل ہی نہ فتحِ روم مشکل ہی
شہِ بیکس نے فرمایا کٹانا سر کا آسان ہی	۷	مگر بے پردگیِ زینب و کلثوم مشکل ہی
ندا قاسم نے دی ارزق مین ابنِ شیر یزدان ہون	۸	ظفر مجھپر تجھے اے پیلِ بے خرطوم مشکل ہی
جو آیا شمر بہکانے کہا عباسِ غازی نے	۹	امیرِ شام کا عباس ہو محکوم مشکل ہی
ہوا ناری سے نوری ایکدم مین واہ ری قسمت	۱۰	حُر غازی سا ہونا صاحبِ مقسوم مشکل ہی
کہا اکبر سے شہ نے مین رضا دیتا ہون مر کی	۱۱	مگر بیٹا رضا دے زینبِ مغموم مشکل ہی
عمر سے بولا حر اب سایۂ بال ہما پا کر	۱۲	رہے حُر زیرِ سایہ تیرے یا ہی دوم مشکل ہی

شب عاشور آتی تھی صدا زہرا کی زینب کو	۱۳	ترے بھائی کا بچنا دخترِ مغموم مشکل ہی
	۱۴	روائے حاجت مداح درگاہِ الٰہی سے تری خاطر سے کیا اے سیدِ مظلوم مشکل ہی

مدفن اپنا گر زمینِ کربلا ہو جائیگی	۱	خاک مجرائی کی بھی خاکِ شفا ہو جائیگی
اے سلامی گر تری قسمت رسا ہو جائیگی	۲	خاک تیری جزو خاکِ کربلا ہو جائیگی
تاجدارِ اہل اتی کی گر عطا ہو جائیگی	۳	دور اے مجرائی سب حرص و ہوا ہو جائیگی
شہ نے فرمایا زمینِ ماریہ کو دیکھکر	۴	رشکِ جنت ایک دن یہ کربلا ہو جائیگی
رات سے آتی تھی زینب کو یہ زہرا کی صدا	۵	کل مرے شبیر کی گردن جدا ہو جائیگی
آگے آگے شیرِ حق اور پیچھے شیعونکی قطار	۶	طی صراط اسطرح ہمسے بے عصا ہو جائیگی
شہ کو صغرا نے لکھا ہر لحظہ بڑھتا ہی مرض	۷	آپ کے آتے ہی لونڈی کو شفا ہو جائیگی
کہتے تھے شہ خوف سر کٹنے کا اپنے کچھ نہین	۸	ڈر یہ ہی بلوہ مین زینب بے ردا ہو جائیگی
شہ نے عابد سے کہا ہو جائیگی امت تباہ	۹	گر زبان شکوہ سے تیری آشنا ہو جائیگی
کہتے تھے باہم عدو برباد ہو جائینگے ہم	۱۰	گر زبان شہ پہ جاری بددعا ہو جائیگی
حر یہ دل سے کہتا تھا ہر گز یہ مین سمجھا نہ تھا	۱۱	آل احمد یون بلا مین مبتلا ہو جائیگی
گر کے منہ سوے نجف زینب نے یہ رو کر کہا	۱۲	لو خبر ورنہ یہ بیٹی بے ردا ہو جائیگی
کون سمجھا تھا یہ نیرنگی دوران مومنو	۱۳	صاحب تطہیر محتاج ردا ہو جائیگی
کہتا تھا حر ایک دم مین ناری سے نوری ہوا	۱۴	کیا خبر تھی اسطرح قسمت رسا ہو جائیگی

دیکھکر پوشاک اکبر کو یہ کہتے تھے حسین	۱۵	غرق خونمین آج یہ گلگون قبا ہو جائیگی
آمد عباس کا غل سُنکے بولا ابن سعد	۱۶	فوج اپنی ایک حملہ مین فنا ہو جائیگی
کہتے تھے ہنس ہنس کے انصار امام دین پناہ	۱۷	دھار ہم کو تیغ کی آبِ بقا ہو جائیگی
کہتے تھے عون و محمد جلد سر قربان کرو	۱۸	کچھ اگر عرصہ ہوا آمان خفا ہو جائیگی

۱۹	خوف کیا بیماری عصیان سے ہو مداح کو جب سمجھتا ہی دوا خاکِ شفا ہو جائیگی	

مجرئی حامی اگر بنتِ علی ہو جائیگی	۱	دو رو روز حشر کی تشنہ لبی ہو جائیگی
سہل ہو جائینگی ساری مشکلین کونین کی	۲	ورد جسکا ای دلا نادعلی ہو جائیگی
بیدھڑک ہوگا گذر اپنا صراط حشر سے	۳	دست مومن کا عصا صاحب علی ہو جائیگی
دیر ہی بس قبر مین رکھنے کی مومن کے لیے	۴	جو حقیقت ہی خفی وہ سب جلی ہو جائیگی
کہتے تھے سرور یہان بننے تو دو میرا مزار	۵	رشک جنت کربلا کی ہر گلی ہو جائیگی
حاکم اظلم سے زینب نے کہا دربار مین	۶	حشر مین معلوم ساری خود سری ہو جائیگی
سوچکر انجام زینب کو یہ کہتے تھے نبی	۷	بیرواکدن یہ میری لاڈلی ہو جائیگی
شہ نے عابد سے کہا تم صبر کرنا میرے بعد	۸	طوق مین گردن تری میرے وصی ہو جائیگی
بولا ابن سعد سے اسطرح سقاے حرم	۹	نہر کم اک مشک سے کیا ای شقی ہو جائیگی
شہ نے اعدا سے کہا دونگا تمھین کوثر کے جام	۱۰	رفع اصغر کی اگر تشنہ لبی ہو جائیگی
شمر سے کہتی تھی زینب میری چادر لیجئے	۱۱	کیا بڑی دولت تجھے حاصل دنی ہو جائیگی

کہتے تھے شبیر ہوگا روح پر صدمہ مری	۱۲	بے ردا بلوہ مین جب بنت علی ہوجائیگی

خوف کیا تاریکی مرقد کا ہو مداح کو شمع تربت الفتِ آلِ علی ہوجائیگی	۱۳

سلامی ہون اُس در کا یہ آرزو ہی	۱	دو عالم کی حاصل جہان آبرو ہی
دکھا بانو کو شمر حاکم سے بولا	۲	یہ کسرا کی پوتی علی کی بہو ہی
کہا شہ نے قاسم ہوے چور ایسے	۳	نہ بخیہ کی جا ہی نہ جاے رفو ہی
غضب ہی جو ہی ابن ساقی کوثر	۴	وہ محتاج پانی کا بہر وضو ہی
سخن سُنکے زینب کے حاکم یہ بولا	۵	بلاشبہہ حیدر کی سی گفتگو ہی
ہر اک کہتا تھا دیکھکر روے اکبر	۶ق	یہ ہمشکل ختم رسل ہو بہو ہی
وہی رخ وہی چشم ویسے ہی گیسو	۷	بعینہ وہی گیسوے مشک بو ہی
کہا شہ نے قاتل نہ کر ذبح مجھکو	۸	یہ میرا لہو پنجتن کا لہو ہی
جسے رات دن چومتے تھے پیمبر	۹	ادب کی جگہ ہی یہ وہ ہی گلو ہی
کسی طور سے نہر تک ہو رسائی	۱۰	علمدار شہ کو یہی جستجو ہی
یہ کہتے تھے انصار رقت ہون شہ پر	۱۱	یہ عزت ہی بس اور یہی آبرو ہی
کہا شہ نے زینب نہین ہون نہین زخمی	۱۲	قبا پر یہ اکبر کا میرے لہو ہی
جو بہکانے عباس کو شمر آیا	۱۳ق	کہا شیر نے چپ یہ کیا گفتگو ہی
نہین ہی یہ ممکن کہ شہ سے پھرون مین	۱۴	عجب ناقص العقل اے شمر تو ہی

کہا دل سے قاصد نے ہو خیر شہ کی ۱۵ جدھر سنتا ہون نعرۂ قتلو ہی
عبادت مین مشغول ہین شہ کے یاور ۱۶ اُدھر فکر غارت مین ہر جنگجو ہی
فدا پہلے سب سے کرون شہ پہ سر کو ۱۷ رفیقو نہین ہر اک کی یہ آرزو ہی
کہا شہ سے زعفر نے مین ہون وہ خادم ۱۸ جو ممنون احسان ترا مو بمو ہی
شہا تیرے قدمون پہ صدقہ کرون سر ۱۹ یہی میری امید اور آرزو ہی

۲۰ درِ اقدسِ شہ پہ مداح پہونچون
یہی ہی تمنا یہی آرزو ہی

رانڈ اہی مجرئی قاسم کی دُلہن ہوتی ہی ۱ رن کو اب رخصت فرزند حسن ہوتی ہی
آتی ہین پنجتن پاک کی روحین وان پر ۲ جس جگہ بزم غم تشنہ دہن ہوتی ہی
بزم شبیر کو خالق نے یہ بخشا ہی شرف ۳ قدر اشکون کی بہ از در عدن ہوتی ہی
دفن خواہر کو پھٹے کُرتے مین عابد نے کیا ۴ دیکھا جب کچھ نہین تدبیر کفن ہوتی ہی
کرکے مُنھ سوے نجف کہتی تھی زینب بابا ۵ آپ کی لاڈلی پابند رسن ہوتی ہی
سُنکے کہرام کو خیمہ کی یہ کہتے تھے عدو ۶ بہنون سے رخصت سلطان زمن ہوتی ہی
پوچھا زینب نے جو اعدا کے رسالے آئے ۷ فوج کیون جمع یہ قربان بہن ہوتی ہی
بھائی پر بیٹے تصدق کیے اور شکر کیا ۸ کوئی دنیا مین بھی زینب سی بہن ہوتی ہی
لاش اصغر پہ کہا بانو نے محجوب ہی مان ۹ دفن کی فکر نہ تدبیر کفن ہوتی ہی
کہتی تھی بالی سکینہ نہین رہ سکتی ہو نہین ۱۰ گریہ کرنے مین گلو گیر رسن ہوتی ہی

لاش شہ پر کہا زینب نے چلے شام کو جب	۱۱	بھائی مجبور جدا تم سے بہن ہوتی ہے
راکب دوش نبی گھوڑوں سے پامال ہوا	۱۲	تیری گردش بھی نئی چرخ کہن ہوتی ہے
رات کو عقد ہوا صبح کو وہ رانڈ ہوئی	۱۳	کوئی کبرا سی بھی دنیا مین وطن ہوتی ہے
بانو اکبر سے یہ کہتی تھی نہ جاؤ رن کو	۱۴	صدقہ تجھپر یہ گرفتار محن ہوتی ہے
کہتی تھی رو کے سکینہ کہ نہ آیا پانی	۱۵	پھوپھی بیجان نہ اب تشنہ دہن ہوتی ہے
شاہ فرماتے تھے امت کی شفاعت کے لیے	۱۶	آج قربانی ہفتاد و دو تن ہوتی ہے
	۱۷	مشکلین جتنی ہین حل ہوتی ہین بیشک مداح جبکہ امداد شہ قلعہ شکن ہوتی ہے

چشم نم سے مجری آنسو جو باہر آئینگے	۱	روضۂ رضوان سے گاہک اُنکے حیدر آئینگے
عرصۂ محشر مین جسدم اہل محشر آئینگے	۲	مجری تاج شفاعت پہنے سرور آئینگے
کیون نہ افضل باغ جنت سے ہو دشت کربلا	۳	جائینگے جنت مین وہ پہلے جو یانپر آئینگے
کیا فضیلت بزم ماتم کی ہے خالق ہے گواہ	۴	یان بچھانیکے لیے جبریل شہپر آئینگے
لاش اصغر گود مین اور ہاتھ مین خنجر سے تر	۵	حشر مین اسطرح سرور پیش و داور آئینگے
نفسی نفسی ورد ہوگا ہر نبی کا حشر مین	۶	امتی کہتے مگر اپنے پیمبر آئینگے
یاد کرکے وعدۂ اکبر کو صغرا کہتی تھی	۷	یا الٰہی کون دن ہوگا جو اکبر آئینگے
شام مین غل تھا تماشہ کو چلو اے اہل شام	۸	سر کھلے قیدی بنے آل پیمبر آئینگے
کیا ندامت ہوگی روز حشر سوچو مومنو	۹	زشتی اعمال کے جب اپنے دفتر آئینگے

حکم حق سے جب ہوا آراستہ جنت کا باغ	۱۰	حور و غلمان کہتے تھے مہمان بہتر آئینگے
فوج اعدا مین پڑی ہل چل ملی جب یہ خبر	۱۱	بعد قاسم لڑنے عباسِ دلاور آئینگے
کہتے تھے باہم بھلا ہوگا مقابل اُنکے کون	۱۲	غیظ مین جب کھینچکر تیغ دو پیکر آئینگے
کہتے تھے عاشور کو مولا قیامت ہوگی آج	۱۳	جس گھڑی خاصان حق یاں خاک پر آئینگے
وعدہ شبیر سے کیا سرور نے یہ وقت وداع	۱۴	تیرے گھر ایک روز شبیر ہم مقرر آئینگے
کرتی تھی تسکین سکینہ اسطرح اطفال کو	۱۵	دیکھو اب دریا سے عمو مشک بھر کر آئینگے
جب گرے گھوڑے سے اکبر ہنسکے اعدا کہتے تھے	۱۶	لاش اُٹھانے کس طرح سے شاہ مضطر آئینگے
جان کنی مین کہتا تھا ہنس ہنسکے حر اللہ ری قدر	۱۷	کون سمجھا تھا مرے لینے کو حیدر آئینگے
کہتے تھے زینب سے سرور صبر کیجو اُس گھڑی	۱۸	چادرین لینے تمہاری جب ستمگر آئینگے
تشنگی پر شاہ بیکس کی جو ہین گریان یہان	۱۹	بڑھکے اُسکی قبر تک تسنیم و کوثر آئینگے
کہتی تھی صغرا مجھے ہوئیگا وہ دن عید کا	۲۰	گھٹنیون چلتے ہوے جس روز اصغر آئینگے
قید سے پنہان ہوے عابد حرم سے کہ کے یون	۲۱	کربلا جاتے ہین بعد از دفن سرور آئینگے
	۲۲	کیون نہو مداح کو آسان جواب اعتقاد جب یہ ثابت ہو کہ خود مرقد مین حیدر آئینگے

غم شہ مین جو روئی مجرئی تصویر تیجہ کی	۱	زیارت گاہ عالم ہو رہے تو قبر تیجہ کی
محبو شاق تھا زہرا کو جسپر بوندیان پڑنا	۲	غضب ہو اُس پہ بارش کرتے تھے بے پیر تیجہ کی
ہوا اک مجمع قوم عرب قائل نبوت کا	۳	نبی کے ہاتھ مین جسدم سنی تقریر تیجہ کی

کہا بانو نے اکبر کو مرنے کی اجازت دون	۴	کہان سے لائے چھاتی مادرِ دلگیر تیھر کی
بنائے قصرِ عالم ہی حباب آسا بگڑنے کو	۵	عبث اہلِ دول کرتے ہین یہ تعمیر تیھر کی
لبِ شبیر کو تشبیہ دون مین لعل سے کیونکر	۶	کہان یہ لعل زہرا کا کہان توقیر تیھر کی
جو ہوتا قلعۂ آہن علی بیشک اُٹھا لیتے	۷	حقیقت کیا درِ خیبر تو تھا تعمیر تیھر کی
سرہانے مرقدِ سرور کے صحرا سے جگہ پائی	۸	رہے قسمت زہے طالع خوشا تقدیر تیھر کی
نگینِ خاتمِ حضرت سلیمان پر جگہ پائی	۹	ہوئی یہ پنجتن کے نام سے توقیر تیھر کی
بیان پر زینبِ دلگیر کے حاکم بھی رو اُٹھا	۱۰	بدل دی نعرۂ معصومہ نے تاثیر تیھر کی
سنا جب حال جرأت تشنہ لب شہ کے رفیقون کا	۱۱	یزید سنگدل بھی بنگیا تصویر تیھر کی
جو ہین پابندِ تسلیم و رضا انکو برابر ہی	۱۲	پنھائے بیڑیان آہن کی یا زنجیر تیھر کی
دریغا چومے جس پیشانی پر نور کو زہرا	۱۳	لگائے ضرب اُسپر اک زنِ بے پیر تیھر کی
کہا زینب نے اِس غم مین نہ رؤن اور نہ سر پیٹون	۱۴	شہا کس طرح سے بنجاے یہ ہمشیر تیھر کی
مصائب سُنکے شہ کے سنگدل بھی رونے لگتے ہین	۱۵	اسے کیا کہتے ہین گریہ نہین تسخیر تیھر کی
امامِ چارمین عابد ہین بیشک حکمِ خالق سے	۱۶	سنی کعبہ مین اک عالم نے یہ تقریر تیھر کی
نہ ہوتا سجدہ گاہِ خلق کعبہ بالیقین سمجھو	۱۷	گراتے گر نہ شاہ بت شکن تصویر تیھر کی
ہوے جو جو ستم شہ پر یہ تھا سب فعلِ اعدا کا	۱۸	خطا نہ تیغ کی تھی اور نہ کچھ تقصیر تیھر کی
ہمارے دل مین حبِ آلِ نقش فی الحجر سمجھو	۱۹	نہین مٹنے کا یہ ہرگز کہ ہی تحریر تیھر کی
غضب ہی لیگئے سجاد کو اُس راستہ ظالم	۲۰	شکایت کرتے تھے جس راہ مین رہگیر تیھر کی

کہا مسلم نے مکار و مقابل کیون نہین لڑتے ۲۱ عبث چھپ چھپکے دیتے ہو مجھے تعزیر تیر کی
اٹھاتے تھے قدم سجاد اور پھر بیٹھ جاتے تھے ۲۲ جلاتی تھی جو تلوے ہر قدم تبخیر تیر کی
غم آل نبی سے زلزلہ ہی مین زمین رہتی ۲۳ پہاڑون مین نہ ڈالی جاتی گر زنجیر تیر کی

۲۴ خبر مداح کی تم اپنے لینا آکے مرقد مین
کڑی منزل ہی وہ یا شاہ خیبر گیر تیر کی

ای سلامی نور خور جیسے مہ کامل مین ہی ۱ ویسی ہی حب علی مومن کے آب و گل مین ہی
فاطمہ کو پرسہ شبیر دین اہل عزا ۲ روح زہرا مومنون کے ساتھ اس محفل مین ہی
شہ نے بھائی سے کہا اٹھو ابھی لو یان سے خیام ۳ جنگ کی آمادگی گر لشکر جاہل مین ہی
رحمت حق چاہیے نزدیک گو دریا ہو دور ۴ دشت مین بھی ہی وہی مالک کہ جو ساحل مین ہی
شہ نے فرمایا کردن مین بیعت فسق و فجور ۵ امتیاز ای کو فیو کچھ بھی حق و باطل مین ہی
کری تو ابن سعد نے اور حر نے جنت کی قبول ۶ فرق بین دیکھ لو جو جاہل و عاقل مین ہی
ماریہ مین رک گیا گھوڑا تو یون شہ نے کہا ۷ تا قیامت اب قیام اپنا اسی منزل مین ہی
شاہ کہتے تھے لعینو ہون مین اسپر مطمئن ۸ فیصلہ میرا تمھارا قبضۂ عادل مین ہی
شاہ سے حر نے کہا لٹ جائینگے اہل حرم ۹ رات سے شور ایہ مولا فرقۂ باطل مین ہی
ڈیوڑھی سے چلائی فضہ ہو گئے سر در شہید ۱۰ دیکھا اسنے جب سر شہ نیزۂ قاتل مین ہی
طالب رخصت ہوے اکبر تو بولی رو کے ماں ۱۱ تمکو کیا معلوم ہی ارمان جو میرے دل مین ہی
عرش کو ہی زلزلہ تھراتے ہین لوح و قلم ۱۲ آمد اہل حرم بیدین کی محفل مین ہی

کہا بانو نے اکبر تم کو مرنے کی اجازت دون ۴ کہان سے لائے چھاتی مادرِ دلگیر تیھر کی
بنائے قصر عالم ہی حباب آسا بگڑنے کو ۵ عبث اہلِ دول کرتے ہین یہ تعمیر تیھر کی
لب شبیر کو تشبیہ دون مین لعل سے کیونکر ۶ کہان یہ لعل زہرا کا کہان تو قیر تیھر کی
جو ہوتا قلعۂ آہن علی بیشک اُٹھا لیتے ۷ حقیقت کیا درِ خیبر تو تھا تعمیر تیھر کی
سرھانے مرقدِ سرور کے صحرا سے جگہ پائی ۸ زہے قسمت زہے طالع خوشا تقدیر تیھر کی
نگین خاتمِ حضرت سلیمان پر جگہ پائی ۹ ہوئی یہ پنجتن کے نام سے توقیر تیھر کی
بیان پر زینبِ دلگیر کے حاکم بھی رو اُٹھا ۱۰ بدل دی نعرۂ معصومہ نے تاثیر تیھر کی
سنا جب حال جرأت تشنہ لب شہ کے رفیقون کا ۱۱ یزید سنگدل بھی بنگیا تصویر تیھر کی
جو ہین پابند تسلیم و رضا انکو برابر ہی ۱۲ پنھائے بیڑیان آہن کی یا زنجیر تیھر کی
دریغا چومے جس پیشانی پر نور کو زہرا ۱۳ لگائے ضرب اُسپر اک زنِ بے پیر تیھر کی
کہا زینب نے اِس غم مین مَین رؤون اور نہ سر پیٹون ۱۴ شہا کس طرح سے بنجائے یہ ہمشیر تیھر کی
مصائب سُنکے شہ کے سنگدل بھی رونے لگتے ہین ۱۵ اسے کیا کہتے ہین گریہ نہین تسخیر تیھر کی
امام چارمین عابد ہین بیشک حکم خالق سے ۱۶ سنی کعبہ مین اک عالم نے یہ تقریر تیھر کی
نہ ہوتا سجدہ گاہ خلق کعبہ بالیقین سمجھو ۱۷ گراتے گر نہ شاہ بت شکن تصویر تیھر کی
ہوے جو جو ستم شہ پر یہ تھا سب فعل اعدا کا ۱۸ خطا نہ تیغ کی تھی اور نہ کچھ تقصیر تیھر کی
ہمارے دل مین حُبِ آلِ نقش فی الحجر سمجھو ۱۹ نہین مٹنے کا یہ ہرگز کہ ہی تحریر تیھر کی
غضب ہی لیگئے سجاد کو اُس راستہ ظالم ۲۰ شکایت کرتے تھے جس راہ مین رہگیر تیھر کی

کہا مسلم نے مکار و مقابل کیون نہین لڑتے	۲۱	عبث چھپ چھپکے دیتے ہو مجھے تعزیر تیر کی
اٹھاتے تھے قدم سجاد اور پھر بیٹھ جاتے تھے	۲۲	جلاتی تھی جو تلوے ہر قدم تنجیر تیر کی
غم آل نبی سے زلزلہ ہی مین زمین رہتی	۲۳	پہاڑون مین نہ ڈالی جاتی گر زنجیر تیر کی
	۲۴	خبر مداح کی تم اپنے لینا آکے مرقد مین کڑی منزل ہی وہ یا شاہ خیبر گیر تیر کی
ای سلامی نور خور جیسے مہ کامل مین ہی	۱	ویسی ہی حب علی مومن کے آب و گل مین ہی
فاطمہ کو پرسہ شبیر دین اہل عزا	۲	روح زہرا مومنون کے ساتھ اس محفل مین ہی
شہ نے بھائی سے کہا اٹھو بھی لو یاں سے خیام	۳	جنگ کی آمادگی گر لشکر جاہل مین ہی
رحمت حق چاہیے نزدیک گو دریا ہو دور	۴	دشت مین بھی ہی وہی مالک جو ساحل مین ہی
شہ نے فرمایا کرون مین بیعت فسق و فجور	۵	امتیاز ای کو فیو کچھ بھی حق و باطل مین ہی
کری تو ابن سعد نے اور حر نے جنت کی قبول	۶	فرق بین دیکھ لو جو جاہل و عاقل مین ہی
ماریہ مین رک گیا گھوڑا تو یون شہ نے کہا	۷	تا قیامت اب قیام اپنا اسی منزل مین ہی
شاہ کہتے تھے لعینو ہون مین اسیر مطمئن	۸	فیصلہ میرا تمھارا قبضۂ عادل مین ہی
شاہ سے حر نے کہا لٹ جائینگے اہل حرم	۹	رات سے شور ایہ مولا فرقۂ باطل مین ہی
ڈیوڑھی سے چلائی فضہ ہو گئے سرور شہید	۱۰	دیکھا اسنے جب سر شہ پنجۂ قاتل مین ہی
طالب رخصت ہوے اکبر تو بولی رو کے ماں	۱۱	تمکو کیا معلوم ہی ارمان جو میرے دل مین ہی
عرش کو ہی زلزلہ تھراتے ہین لوح و قلم	۱۲	آمد اہل حرم بیدین کی محفل مین ہی

۱۳	حل مشکل کے لیے مداح تجھکو کیا ہو فکر حامی جب مشکلکشا برابر اک مشکل مین ہی

ای مجرئی جب تعزیہ سرور کے اُٹھینگے	۱	ماتم کو محب آل پیمبر کے اُٹھینگے
شہ کہتے تھے جبتک نہ ملیگی انھین رخصت	۲	قدمون سے نہ بیٹے مری خواہر کے اُٹھینگے
بانو کو شب و روز یہ تھی آرزو دل مین	۳	چلنے کے لیے پاؤن کب اصغر کے اُٹھینگے
اک شور و فغان عرصۂ محشر مین اُٹھیگا	۴	جب قبر سے مولا مرے بے سر کے اُٹھینگے
ای چرخ فلک وہم بھی اِسکا نہ کبھی تھا	۵	چہلم کو جسد آل پیمبر کے اُٹھینگے
سرشاہ کا کہنا تھا بتول آئینگی ہر شب	۶	جبتک کہ نہ لاشے مرے لشکر کے اُٹھینگے
فرماتے تھے شہ تعزیہ جب اُٹھینگے میرے	۷	اُسوقت علم میرے برادر کے اُٹھینگے
یہ کسکو تھا معلوم کہ دو روز کے پیاسے	۸	دنیا سے پسر ساقی کوثر کے اُٹھینگے
فرماتے تھے شہ حشر کے دن ہوگی قیامت	۹	جسوقت کہ کشتے مرے لشکر کے اُٹھینگے
کہتا تھا عمر آمد عباس کے ڈر سے	۱۰	بے شبہہ قدم شام کے لشکر کے اُٹھینگے
تھی عرض یہ سرور سے رفیقونکی شب قتل	۱۱	بے سر یہ خادم نہ ترے در کے اُٹھینگے
زینب نے کہا بیٹون سے تم ہوگے جو قربان	۱۲	تب ہاتھ دعا کے لیے مادر کے اُٹھینگے
سرور نے کہا بیعت سفاک کو ای شمر	۱۳	ہرگز نہ قدم دلبر حیدر کے اُٹھینگے
تھا شامیون کو خوف کہ ہو جائینگے برباد	۱۴	جب ہاتھ دعا کے لیے سرور کے اُٹھینگے
۱۵	مداح کی اُس وقت مدد کیجیو مولا	

دن حشر کے جسوقت کہ سب مرکے اُٹھینگے

۱ مجرائی نورِ چشمِ پیمبر حسین ہی — روح روانِ حیدرِ صفدر حسین ہی
۲ عالی نسب ہی خلق سے بہتر حسین ہی — ابن علی ہی سبطِ پیمبر حسین ہی
۳ نورِ وضیاءِ عرش منور حسین ہی — برجِ شرفِ بتول ہی اختر حسین ہی
۴ بیشک سوارِ دوشِ پیمبر حسین ہی — سر جسکا عرش پر ہی وہ بے سر حسین ہی
۵ تسلیم میں رضا میں مصائب میں صبر میں — ہمسر نہین ہی جسکا وہ بے سر حسین ہی
۶ سر دیکے جسنے جنس شہادت خرید لی — روحی فداوہ فدیۂ داور حسین ہی
۷ کہتا تھا شمر شاہ سے آسان نہین ہی جنگ — ابن کنندۂ درِ خیبر حسین ہی
۸ ایوب کا یہ قول ہی صبر حسین پر — شمشیر صبر و شکر کا جوہر حسین ہی
۹ پڑتے ہین تیر جسم پہ مطلق خبر نہین — محو جمال خالقِ اکبر حسین ہی
۱۰ جسکو وہ چاہے تارے جسکو بہشت دے — مختار کارخانۂ محشر حسین ہی
۱۱ لختِ جگر کو اپنے نبی نے فدا کیا — کس مرتبہ عزیز پیمبر حسین ہی
۱۲ کہتے تھے شاہ دیکھ لو جی بھر کے بھائی کو — مہمان ایک رات کا خواہر حسین ہی
۱۳ ذبحِ عظیم جسکو ہی قرآن مین کہا — مفہوم اُسکا کشتۂ خنجر حسین ہی
۱۴ لائے تھے بہر ذبح وہان اک پسر خلیل — یان سر لیے ہوے مع لشکر حسین ہی
۱۵ کہتے تھے شاہ تیری مدارات کیا کرون — محتاج آب حرد لاور حسین ہی
۱۶ زینب سر حسین سے کہتی تھی کوفہ مین — بلوہ مین سر کھلے تری خواہر حسین ہی

فرمایا شہ نے پانی نہ تم کو پلا سکا ۱۷ شرمندہ تم سے ای علی اصغر حسین ہی
زینب نے دی ندا کہ کرو سایہ لاش پر ۱۸ جلتی زمین پہ دھوپ ہین یا حسین ہی
کیا سمجھے کوئی رمز کو پروردگار کے ۱۹ پیاسا ہی اور مالک کوثر حسین ہی
کہتے تھے شاہ رو کے یہ بھائی کی لاش سے ۲۰ طالب مدد کا تم سے برادر حسین ہی
مشہور ہی زمانہ مین دو دن کا تشنہ لب ۲۱ لاکھون سے جو لڑا وہ دلاور حسین ہی
امت کو نانا جان کی تو بخشدے غفور ۲۲ خالق سے ملتجی ہ خیبر حسین ہی
خالق نے جسکے واسطے موتی کو دو کیا ۲۳ ثابت ہی وہ بتول کا گوہر حسین ہی
تجھے ملتجی حرم اسے خالق بچائیو ۲۴ کشتی اہلبیت کا لنگر حسین ہی
چار و طرف سے راستے امداد کے ہین بند ۲۵ بے یار و بید یار ہی شش در حسین ہی
دیکر رضائے جنگ پسر کو یہ بولے شاہ ۲۶ پابند حکم خالق اکبر حسین ہی
زینب کا تھا یہ نوحہ کہ دربار عام مین ۲۷ عترت بغیر مقنع و چادر حسین ہی
کہتا تھا اسپ شاہ قدم کس طرح اٹھاؤن ۲۸ پاؤن سے لپٹی آپکی دختر حسین ہی
کہتی تھی بانو باقی ہی یہ حرمت حرم ۲۹ جبتک کہ اہلبیت کے سر پر حسین ہی
حر کہتا تھا عمر سے نکر شاہ سے تو جنگ ۳۰ ابن بتول و سبط پیمبر حسین ہی
عباس سے کہا شہ دین نے سدھارئیے ۳۱ راضی رضا حق پہ برادر حسین ہی
عیسی ہو گر مریض تو اخاک پاک ہی ۳۲ بھولے جو راہ خضر تو رہبر حسین ہی

۳۲ مولا طوا ف تربت اقدس نصیب ہو

مداح کی یہ عرض مگر حسین ہے

مداح سے گر مدحتِ شبیر نہ ہوتی	۱	بخشش کی کوئی طرح تدبیر نہ ہوتی
یہ بارِ گرانبار بھلا کون اٹھاتا	۲	گر ذات تری اے شہِ دلگیر نہ ہوتی
دن حشر کے رہتا نہ کبھی پردۂ عصمت	۳	سر ننگے اگر شاہ کی ہمشیر نہ ہوتی
ہوتا نہ اگر مدفنِ فرزندِ پیمبر	۴	اے دشتِ بلا یہ تری توقیر نہ ہوتی
ہوتا نہ اگر واسطہ آلِ پیمبر	۵	آدم کی دعا قابلِ تاثیر نہ ہوتی
حُر لیتا اگر خلعتِ زر رشکِ عمر سے	۶	جنت کی میسر کبھی جاگیر نہ ہوتی
بندھتا نہ کبھی سلسلۂ بخششِ امت	۷	سجاد کے گر پاؤں مین زنجیر نہ ہوتی
قرآن کا اور آل کا ہوتا نہ اگر ساتھ	۸	حل ہوتے نہ معنی کبھی تفسیر نہ ہوتی
حر کہتا تھا گر جانتا پہلے سے مین یہ حال	۹	روکا شہ بیکس کو یہ تقصیر نہ ہوتی
زینب نے کہا زندہ اگر ہوتے برادر	۱۰	یون آلِ نبی قابلِ تعزیر نہ ہوتی
شبیر ہو قتل اور کھلے سر پھرے زینب	۱۱	محشر مین اگر شرط یہ تحریر نہ ہوتی
شہ لاتے نہ زینب کو کبھی دشتِ بلا مین	۱۲	پابندِ رسن شاہ کی ہمشیر نہ ہوتی
کیون اصغرِ بے شیر کو شہ دشت مین لاتے	۱۳	بچے کی اگر موت گلوگیر نہ ہوتی
تھا فخر جو مین ہوتی غبار درِ سرور	۱۴	اکسیر یہ کہتی تھی مین اکسیر نہ ہوتی
بانو نے کیے لاشہ بے شیر پہ یہ بین	۱۵	کاش آج کے دن مادرِ دلگیر نہ ہوتی

۱۶ | ملتا نہ کبھی رتبہ مداحی شبیر

مداح اگر اوج پہ تقدیر نہوتی

۱	مجرئی کہتی تھی فضہ علی اکبر چلیے	بہنین بیتاب ہین اور روتی ہی مادر چلیے
۲	تاج پوشی جنان کی ہی اگر دلمین ہوس	مجلس ماتم سرور مین کھلے سر چلیے
۳	حُر جو آنے لگا عباس نے اکبر سے کہا	شہ کا فدیہ ہی اسے لینے کو دلبر چلیے
۴	آکے گہوارہ پہ شیر پہ سرور نے کہا	رہِ خالق مین فدا ہونے کو اصغر چلیے
۵	کہتے تھے عابد بیمار ہین کانٹے پھیلے	پا برہنہ ہی اگر چلیے تو کیونکر چلیے
۶	حُر سے بھائی نے کہا شہ پہ فدا ہونیکو	چلیے ای قوت بازوے برادر چلیے
۷	سر شہ کہتا تھا زینب سے کہ ای بنت علی	گر طلب ہی سرور با مقرر چلیے
۸	پردہ امت جد حشر مین گر رکھنا ہی	غم نہین سر کھلے ای خواہر مضطر چلیے
۹	کہا اکبر نے بلاتے ہین علم دینے کو	قوت بازوے فرزند پیمبر چلیے
۱۰	کہا فضہ نے کہ مولا مرے از بہر نثار	ہر کھڑی صدقہ یہ آپ کی خواہر چلیے
۱۱	کہا اکبر نے صدا دیتے ہین مولا عباس	شوق دیدار ہی ای خاصہ داور چلیے
۱۲	لاش اکبر پہ یہ رو رو کے کہا سرور نے	ہم بھی آتے ہین ابھی ای علی اکبر چلیے
۱۳	قصد مداح ہی یا ور ہو اگر نجت رسا حج ادا کر کے سوے روضہ سرور چلیے	

۱	جسطرح ذات واحد و سبوح ایک ہی	شید اے حق بھی سید ندوح ایک ہی
۲	مداح بے شمار ہین ممدوح سیکڑون	مداح جسکا حق ہی وہ ممدوح ایک ہی

احمد ہین اور علی ہین یہ نسبت ہی بالیقین	۳	دو جسم دو یکھنے مین ہین اور روح ایک ہی
مشہور ہی تڑپتا ہی مذبوح وقت ذبح	۴	تڑپانہ زیر تیغ وہ مذبوح ایک ہی
شہ نے کہا عمر سے مجھے سب قبول ہی	۵	جز بیعت یزید جو مقبوح ایک ہی
رونا غم حسین ہین ہر روز مثل ابر	۶	بس کام تیرا دیدۂ مطروح ایک ہی
سجاد کہتے تھے ہین سہون کسقدر الم	۷	صدمے بہت ہین اور دل مقروح ایک ہی
حلقوم سے ہی قاعدۂ ذبح مستمر	۸	لیکن قفا سے جو ہوا مذبوح ایک ہی
زینب کے بیٹے اسطرح شبیر کو ملے	۹	بیدم ہی ایک تیر دن سے مجروح ایک ہی
صغرا نے لکھا طاقت و تاب و توان گئی	۱۰	لب پر جو آکے ٹھہری ہی وہ روح ایک ہی
یکتا ہی رونے والونمین سجاد دل حزین	۱۱	ہی دعوی غلط جو کہین نوح ایک ہی
سبطین ہین شہادت عظمی سے کامیاب	۱۲	مسموم ایک تیغ سے مذبوح ایک ہی

	۱۳	ورد رکا پھرنا اپنی طبیعت کے ہی خلاف مداح شاہ کا در مفتوح ایک ہی

مجرئی کیا طالع مسعود ہی	۱	شہ کی مداحی سے تو محمود ہی
گر نہین ہی حب آل مصطفے	۲	جو عمل تیرا ہی سب بے سود ہی
کہتے تھے سرور مدد کو کون آئے	۳	ہر طرف سے راستہ مسدود ہی
نیلگون جو دیکھتے ہو آسمان	۴	فاطمہ کی آہ کا یہ دود ہی
حر نے فرمایا یہ ابن سعد سے	۵	تجھکو کچھ خوف خدا مردود ہی

دین کو کھوتا ہی دنیا کے لیے	۶	چند روزہ جسکی ہست و بود ہی
سچ مین کہتا ہون یزید روسیاہ	۷	ثانی شداد ہی نمرود ہی
اور تو طالب ہی جس سے جنگ کا	۸	عاشق حق خاصۂ معبود ہی
جب ہوا تو قاتلِ سبطِ رسول	۹	دعوی اسلام بھی بیہود ہی
جب گرے قدموں پہ اکبر بولے شاہ	۱۰ ق	صاف کہدیجے کہ کیا مقصود ہی
عرض کی قربان ہونمین آپ پر	۱۱	جینے سے شوق جنان افزود ہی
سچ بتا اے گردشِ دورِ فلک	۱۲	ظلم کی کچھ تیرے حد محدود ہی
خانۂ آل عبا پر ہی غضب	۱۳	ظلم تیرا دن بہ دن افزود ہی
کہتے تھے خواہر سے شہ روز نہم	۱۴	اب امید حفظ جان مفقود ہی
آتی تھی شہ کو ندا یہ اے حسین	۱۵ ق	پانی گر مطلوب ہو موجود ہی
عرض کی سرور نے اے رب غفور	۱۶	تو ہی قادر اور تو ہی معبود ہی
جسمین ہو تیری خوشی شبیر کا	۱۷	بس وہی مطلوب ہی مقصود ہی
زلف اکبر کی تھی ایسی مشک بیز	۱۸	شرم گین جس سے کہ بوے عود ہی
جب گرے گھوڑے سے شہ آئی ندا	۱۹	میرے جانی فاطمہ موجود ہی
لینے کو آئے ہین تیرے انبیا	۲۰	خضر ہی الیاس ہی داؤد ہی
فوج حر کو دیتے تھے اکبر ندا	۲۱	جوش پر سرور کا بحر جود ہی
آب کیا ہر ایک منھ مانگی مراد	۲۲	خانۂ جود مین موجود ہی

۲۳

شکر کر مداح شہ کے لطف سے
آج تو حاسد نہیں محسود ہے

غرقِ خونِ غم سے نہ کیوں خسروِ خاور نکلے ۱ مجرئی بنتِ علی جب کہ کھلے سر نکلے

شاہ فرماتے تھے یہ خواہشِ تقدیر ہے آج ۲ مرے زانو پہ ترا دمِ عسلی اکبر نکلے

کہا حاکم سے یہ زینب نے ہوئے ہم برباد ۳ حوصلے اب تو ترے دل کے ستمگر نکلے

شمر کہتا تھا کہ سب ٹوٹ پڑے لشکرِ شام ۴ مشک کو بھر کے جو عباس دلاور نکلے

التجا شہ کی تھی گو قتل ہوں سب خویش و عزیز ۵ اُف مرے مُنہ سے نہ ای خالقِ اکبر نکلے

جب گرا گھوڑ سے وہ راکبِ دوشِ احمد ۶ سر کھلے اہلِ حرم خیمہ سے باہر نکلے

حکم سرور تھا چلیں تیر نہ جبتک واں سے ۷ اِس طرف سے نہ کوئی جنگ کو صفدر نکلے

عرض سرور تھی یہ خالق سے کہ ای ربِ قدیر ۸ شکرِ ہر لحظہ زبان سے نہ خنجر نکلے

شہ سے اکبر نے کہا درد سے بیتاب ہوں میں ۹ سینہ سے برچھی کا پھل دیکھیے کیونکر نکلے

دی صدا شاہ کو عباس نے آؤ جلدی ۱۰ تاکہ دم فدوی کا مولا کے قدم پر نکلے

ہر گھڑی کہتا تھا حاکم کہ برآوے امید ۱۱ خواہرِ شاہ جو بے مقنع و چادر نکلے

اہلبیتِ نبوی پیچھے تھے سب گریہ کناں ۱۲ ہاتھوں پر لیکے جو بے شیر کو سرور نکلے

جب گرے گھوڑ سے غش کھا کے حسین ابنِ علی ۱۳ ذبح کرنے کے لیے چند ستمگر نکلے

دشتِ جنگاہ ہوا رشکِ دہِ دامن طور ۱۴ خیمہ سے برجِ امامت کے جو اختر نکلے

تاکہ سایہ وہ کریں دھوپ میں اکبر شہ پر ۱۵ سدرہ سے روحِ امیں کھولے ہوئے پر نکلے

جب چڑھا سینۂ شبیر پہ شمر جلاد ۱۶ خاک اڑاتے ہوے مرقد سے پیمبر نکلے

کہا اکبر سے یہ بانو نے مین ہون باں واری ۱۷ جاؤ تم رن کو زباں سے مری کیونکر نکلے

صبح عاشور کو وان جمع تھے دو لاکھ عدو ۱۸ اِسطرف گنتی کے انصار بہتر نکلے

جب سُنا لاتے ہین عباس دلاور پانی ۱۹ خیمہ سے بچہ لیے کوزہ و ساغر نکلے

شوکتِ جعفرِ طیار بھری نظرون مین ۲۰ زمین جب خواہرِ شبیر کے دلبر نکلے

ہوگیا فوج ضلالت مین تلاطم برپا ۲۱ خیمہ سے جس گھڑی عباس دلاور نکلے

پھر گئی شان یداللہ کی آنکھون کے تلے ۲۲ شہ حمائل کیے جب تیغ دو پیکر نکلے

خیمہ سے نکلے جو زینب کے پسر شور ہوا ۲۳ دیکھو اک برج سے دو مہر منور نکلے

بخشدے امتِ عاصی کو تو اے رب غفور ۲۴ کلمے یہ شہ کی زبان سے تہ خنجر نکلے

سر پہ سہرا تھا بندھا ہاتھ مین تھی تیغ و سپر ۲۵ جنگ کے واسطے یون قاسم مضطر نکلے

۲۶ سرورا حشر کے دن کرنا سفارش حق سے
جب کہ مداح کے عصیان کا دفتر نکلے

جب اربعین کو قبرِ شہِ بے وطن بنی ۱ بھائی کی اے سلامی مجاور بہن بنی

رنگین کفن پہننے کو قاسم بنا بنا ۲ افسوس رانڈ ہونے کو کبرا دُلہن بنی

اطفال اُسکے پانی کو تڑپین ہزار حیف ۳ جنت مین جنکے واسطے نہرِ لبن بنی

کیسا فشار اور کہان کا عذاب قبر ۴ حُبِ علی جو شیعون کی تارِ کفن بنی

کس اشتیاق سے کیا شبیر نے پسند ۵ روزِ ازل جو صورتِ رنج و محن بنی

لاشے عدو کی فوج کے سب دفن ہو گئے ۶ لیکن نہ قبر سبطِ رسولِ زمن بنی
شہ نے کہا یہ ماریہ کی دیکھکر زمین ۷ ہی اس زمین سے طینتِ ستر و تن بنی
سرور کے سر کو دیکھ کے درباری رو اُٹھے ۸ ماتم کدہ یزید کی وہ انجمن بنی
خنجر بنا تھا گردنِ سرور کے واسطے ۹ بازوے اہلبیتِ نبی کو رسن بنی
ہو سکتا کون چادرِ تطہیر مین شریک ۱۰ مخصوص یہ ردا تھی پنجتن بنی
کہتی تھی بانو یاد مین اصغر کے کر کے بین ۱۱ نادم ہون قبرِ تیری نہ گل پیرہن بنی
نانا کا مان کا باپ کا زینب نے غم کیا ۱۲ صد حیف سوگوارِ حسین و حسن بنی
تنہا کو گھیرا چار طرف سے تھا اِس طرح ۱۳ گویا کہ فوج ماہ علی پر گہن بنی

۱۴ مداح برکتِ قدمِ بوتراب سے
وحشت کدہ جو قبر تھی رشکِ چمن بنی

رو سلامی غمِ سرور مین تغافل کیا ہی ۱ فاطمہ روتی ہین مجلس مین تامل کیا ہی
ای سلامی ثمرِ نخلِ توکل کیا ہی ۲ حق کفیلِ متوکل ہی تامل کیا ہی
جو ازل سے ہین محبِ علی مین سرشار ۳ ساقیا اب اُنھین پروائے خم و مل کیا ہی
گل ترکو نہین نسبت ہی رخِ اکبر سے ۴ زلف کے آگے بھلا رتبۂ سنبل کیا ہی
کہا عباس نے آمادہ ہی سب لشکر کین ۵ جمعِ انصار ہون اب دیر و تساہل کیا ہی
جب رُکا گھوڑا تو شبیر نے مرکب سے کہا ۶ تیرے رُکنے کا سبب پیر و دلدل کیا ہی
حُر سے بولا عمرِ سعد کہ ای حُر جری ۷ تجھکو شبیر سے لڑنے مین تامل کیا ہی

غیظ مین آکے کہا حُر نے کہ او خانہ خراب	۸	ہوکے آگاہ یہ بیوجہ تجاہل کیا ہی
تجھکو معلوم ہی سب منزلتِ ابن علی	۹	شاہ کو احمدِ مرسل سے توسل کیا ہی
سامنے دولتِ عقبیٰ کے ذرا سوچ دنی	۱۰	رَی ہی کیا مال ارے شان و تجمل کیا ہی
رشک ہوئیگا تجھے حشر مین جب دیکھیگا	۱۱	حق کا انصار شہِ دین پہ تفضل کیا ہی
کہا بانو نے یہ اکبر سے نہین تم آگاہ	۱۲	صدمۂ سخت فراقِ گل و بلبل کیا ہی
جب گرے گھوڑ پیسے سرور تو عمر نے یہ کہا	۱۳	سر جدا کرنے مین بیکس کے تساہل کیا ہی
کہا در بانون نے دربار مین جاتے ہین اسیر	۱۴	پوچھا جب ہند نے بازار مین یہ غُل کیا ہی
ہر لبِ زخم سے امت کی دعا تھی ہر دم	۱۵	پسرِ فاطمہ کا صبر و تحمل کیا ہی

	۱۶	آرزوے دلِ مداح سے آگاہ ہین آپ حاجتِ اظہار کی مولا جزو کل کیا ہی

جو لو ہین شمعِ مرتضوی سے لگا چکے	۱	بہر سلام پھر وہ کہین اور جا چکے
تاراجی خیام کو پہونچے عدوے دین	۲	جسدم وہ رُکن کعبۂ ایمان گرا چکے
اہلِ حرم کو قید کیا فوجِ شام نے	۳	اعدا خیامِ آلِ عبا جب جلا چکے
خیمہ مین آئے بہر وداعِ اخیر شاہ	۴	اصغر کو جبکہ مہدِ لحد مین سلا چکے
آیا جو حُر تو سرورِ عالم نے یہ کہا	۵	بہرِ مدد جو آنے کو تھے بس وہ آ چکے
اِس تہنیت مین شب کو چراغان تھا شام مین	۶	شمعِ مزارِ مصطفوی جب بجھا چکے
رن کو گئے امامِ دو عالم پے جہاد	۷	خویش و رفیق جب کہ سرون کو کٹا چکے

گھوڑا رُکا تو سیدِ مظلوم نے کہا ۸ خیمہ بپا ہوں منزلِ مقصد پہ آچکے
اکبر نے عرض کی مری رخصت میں کیا ہی دیر ۹ مولا چچا بھی ہاتھوں کو اپنے کٹا چکے
زندان تیرہ میں کیا اہلِ حرم کو بند ۱۰ جب سر کھلے عدو انھیں در در پھرا چکے
صغرا کا تھا بیان کہ نہ لینے کو بھائی آئے ۱۱ میں سمجھی اب مجھے مرے بابا بُلا چکے
روئے لپٹ کے قبر سے مولا کے اہلبیت ۱۲ عابد مزارِ سبط نبی جب بنا چکے
کچھ یاد کر کے سرورِ عالم نے رو دیا ۱۳ جس وقت حُر کی فوج کو پانی پلا چکے
عابد تھے غش میں آ کے یہ زینب نے دی صدا ۱۴ بیٹا اٹھو امامِ زمان سر کٹا چکے
نسلِ رسول باقی رہی قدرتِ خدا ۱۵ دشمن تو نامِ آلِ نبی تھے مٹا چکے

۱۶ مداح تم بھی روضۂ شبیر پر چلو
جو تم سے بعد آئے تھے وہ پہلے جا چکے

مقصود مجرئی ہو زیارت حسین کی ۱ اور روزِ حشر خاص شفاعت حسین کی
لازم ہی ہر بشر پہ محبت حسین کی ۲ مثلِ نماز فرض ہو طاعت حسین کی
مقبول کیوں نہ ہوتی جماعت حسین کی ۳ تھی نقش اُنکے دل پہ امامت حسین کی
روح الامین ہلاتے تھے جھولا حسین کا ۴ منظور کتنی حق کو تھی راحت حسین کی
خنداں کی تو حق نے بچہ آہو عطا کیا ۵ کس درجہ تھی خدا کو رعایت حسین کی
روزہ جو رکھا چرخ پہ مہرِ مبین چھپا ۶ کس درجہ تھی خدا کو رعایت حسین کی
اپنا پسر حسین کے اوپر کیا نثار ۷ اِس درجہ تھی نبی کو محبت حسین کی

ستر ہزار آئے ملک بہر تہنیت	۸	سُنکر علی کے گھر مین ولادت حسین کی
کیا باوفا تھے یاور و انصار شاہِ دین	۹	سب چھوڑا پر نہ چھوڑی رفاقت حسین کی
تنہا تھے پر نہ آنکھ جھپکنی تھی لاکھون سے	۱۰	واللہ کس قدر تھی شجاعت حسین کی
تھا آگے سب سرون کے سنان پر سر حسین	۱۱	مرنیکے بعد تھی یہ امامت حسین کی
بیٹے بھتیجے بھانجے بھائی کیے نثار	۱۲	امت پہ کسقدر تھی عنایت حسین کی
گنتی مین تین لاکھ مسلمان تھے اہلشام	۱۳	جز حُر کسی نے کی نہ حمایت حسین کی
سر زانوے تبول پہ بالین پہ شیر حق	۱۴	محشر کا معرکہ ہی شہادت حسین کی
کھانا تو اک طرف نہ دیا ایک جرعہ آب	۱۵	کی خوب کوفیون نے ضیافت حسین کی
خنجر کے نیچے سجدۂ خالق کیا ادا	۱۶	مشہور ہی جہان مین عبادت حسین کی
ناحق کو حق سے پھر گئے کوفی پُر دغا	۱۷	بیعت تھی ذوالجلال کی بیعت حسین کی
عباس بولے شمر نے زر کی جو طمع دی	۱۸	بہتر ہی ملک شام سے خدمت حسین کی
کہتے تھے شہ محب ہون مرے داخل جنان	۱۹	کچھ غم نہین لٹی جو ریاضت حسین کی
زینب نے آکے تھامی رکاب امام دین	۲۰	تھی وقت عصر حیف یہ حالت حسین کی
گھر بار سب لٹا دیا امت کے واسطے	۲۱	بیمثل ہی جہان مین سخاوت حسین کی
ہر روز ہی عروج پہ ماتم حسین کا	۲۲	یہ کیا ہی گر نہین ہی کرامت حسین کی
پہچانا شاہ دین نے نہ لاش پسر کو ہائے	۲۳	زائل ہوئی تھی ایسی بصارت حسین کی
پڑھتا تھا سورہ کہف کا ہر دم سر حسین	۲۴	جاوی تھی نیزے پر بھی تلاوت حسین کی

بھاگر تھی اہلِ شام مین مولا کے خوف سے ۲۵ کم تھی نہ شیر حق سے جلالت حسین کی
کوفہ مین بے ردا کے پھر آئے سب اہلبیت ۲۶ منظور تھی شقی کو حقارت حسین کی
سر دیکھکر سنان پہ شہ دین کا بولی ہند ۲۷ آنکھون کے آگے پھر گئی صورت حسین کی
خالق سے عرض کرتے تھے مولا دم اخیر ۲۸ ق مقبول کر کریم شہادت حسین کی
تو خالق جلیل ہی مین بندۂ ذلیل ۲۹ قابل شمار کے نہین طاعت حسین کی
نانا رسول فاطمہ مان باپ شیر حق ۳۰ بڑھکر نہ کیون ہو سب سے شرافت حسین کی
عابد کا خطبہ سنکے یہ بول اُٹھی فوج شام ۳۱ اسکی زبان مین سب ہی طلاقت حسین کی
اصغر کو دفن کرکے یہ شبیر نے کہا ۳۲ اے ارض پاک ہی یہ امانت حسین کی
حر کس خوشی سے راہی باغ جنان ہوا ۳۳ دیکھی جو وقت نزع عنایت حسین کی

۳۴ مداح فردنامہ اعمال پر ترے — اشکِ عزا ہی مہر شفاعت حسین کی

بحرئی تھے شہ دین عاشقِ نیردان کتنے ۱ وعدہ اک اپنا تھا اور کر دیے قربان کتنے
ایک سر سید بیکس کا تھا اور اُسکے لیے ۲ کتنی شمشیرین تھین اور خنجر بران کتنے
قوت بازوے حیدر کو نہ پہونچا کوئی ۳ گو زمانہ مین ہوے سام و نریمان کتنے
حیف ہی ہم کرین اک شک کو مولا سے غریز ۴ مومنو سوچو تو سرور کے ہین احسان کتنے
دیکھکر شہ کے غریزون کو یہ کہتے تھے عدو ۵ نکلے اک برج سے دیکھو مہ تابان کتنے
بین یہ بانو کے تھے مرنے سے تیرے اکبر ۶ خاک مین ملگئے اس دائی کے ارمان کتنے

کتنی تھی فاطمہ صغرا کہ خدا خیر کرے	۷	نظر آتے ہین مجھے خواب پریشان کتنے
نہر مین ڈالدیا گھوڑا پہ پانی نہ پیا	۸	تھے غیور ابن علی شاہ شہیدان کتنے
جب صدا دی علی اکبر نے خبر لو بابا	۹	دوڑے میدان کو شہ ہو کے پریشان کتنے
شہ نے فرمائی نہ امداد کسی کی منظور	۱۰	گو کہ آئے تھے ملک اور نبی جان کتنے
شبث و ابن انس و شمر لعین و خولی	۱۱	تھے سر سید مظلوم کے خواہان کتنے
رن مین بیگور جو تھا لاشۂ فرزند علی	۱۲	نعرہ زن دشت مین تھے شیر نیستان کتنے
کیا شجاعت تھی جھپکتی ہی نہ تھی شیر کی آنکھ	۱۳	گو کہ گھیرے ہوئے تھے شہ کو بدایمان کتنے
حُر نے چھوڑی نہ رہ راست جو کی دل سے قبول	۱۴	گرچہ بہکاتے رہے غول بیابان کتنے
مثل اکبر کا کبھی خواب مین آیا نہ نظر	۱۵	دیکھے یوسف نے بھی گو خواب پریشان کتنے
کوئی نکلا نہ مدد کو شہ مظلوم کی ہائے	۱۶	کہنے کو جمع تھے وان گو کہ مسلمان کتنے

۱۷

فخر مداحی شبیر کہان اے مداح
یون تو کہ جائے کوئی قصۂ دیوان کتنے

مجرئی جب گرمی روزِ جزا یاد آگئی	۱	واسطے سایہ کے زہرا کی ردا یاد آگئی
بلوہ مین جب بنت زہرا کی ردا یاد آگئی	۲	مجرئی نیرنگی چرخ دوتا یاد آگئی
اے سلامی رقتِ ماہ عزا یاد آگئی	۳	فاطمہ زہرا کے رونے کی صدا یاد آگئی
ساری مایوسی مبدل ہوگئی امید سے	۴	جس گھڑی رحمت تری اے کبریا یاد آگئی
زایرون کا ہٹ گیا دل سبز قصرِ خلد سے	۵	روضۂ شبیر کی جسدم فزا یاد آگئی

دیکھکر شہ پیر کو روئے رسول کبریا ۶ ابتدا مین جبکہ شہ کی انتہا یاد آگئی
خوف مومن کو نہین ہرگز فشار قبر سے ۷ رکھنی مرقد مین اگر خاک شفا یاد آگئی
حُر نے فوراً قصد اعدا سے جدائی کا کیا ۸ جبکہ اُسکو پرسش روزِ جزا یاد آگئی
لڑتے لڑتے روک لی شبیر نے اپنی حسام ۹ بخشش امت کے وعدہ کی وفا یاد آگئی
دیکھکر پانی کو روئے ہچکیان لیکر حرم ۱۰ تشنگی بادشاہِ کربلا یاد آگئی
سُنکے آواز اذان اکبر کی زینب نے کہا ۱۱ اِس گھڑی مجھکو اذان مصطفےٰ یاد آگئی
حُر گیا دریا پہ جب عاشور کو بہرِ وضو ۱۲ اُسکو بے آبی آل مصطفےٰ یاد آگئی
گفتگو زینب کی سُنکر بول اُٹھی اِسطرح ہند ۱۳ آپ کی باتون سے بنتِ مرتضیٰ یاد آگئی
سرخی خون حسین و سبزی رنگِ حسن ۱۴ دیکھنے سے تیرے اے رنگ حنا یاد آگئی
سوتے سوتے چونک اُٹھی بالی سکینہ قید مین ۱۵ خواب مین جب شمر کی اُسکو جفا یاد آگئی
بھولے اپنے صبر کے رتبہ کو خود ایوب بھی ۱۶ جب اُنھین سرور کی تسلیم و رضا یاد آگئی
چلتے دم اکبر سے بانو نے کہا روتے ہو کیون ۱۷ کیا بہن بیمار میری مہ لقا یاد آگئی
سر سے نیزہ پر گئے وعدہ وفائی کو امام ۱۸ راہ مین شبّر کی جسدم التجا یاد آگئی
جب پلایا لشکر حر کو شہ بیکس نے آب ۱۹ ساقی کوثر کی ہر اک کو عطا یاد آگئی
ٹہر پڑے عباس کی تیغ آزمائی دیکھکر ۲۰ دشمنون کو ضربت شیر خدا یاد آگئی
دیکھکر رنگینی گل رو کے بانو کہتی تھی ۲۱ خون مین ترا اکبر کی وہ گلگون قبا یاد آگئی
دیکھکر قصابون کا پانی پلانا قبل ذبح ۲۲ تشنگی شاہ بے آب و غذا یاد آگئی

دیکھکر صغرا کا رونا فرقتِ شبیر مین	۲۳	ہر بشر کو زاری غیر النسا یاد آگئی
دیکھا شیشہ مین تو خونِ تازہ تھا عاشور کو	۲۴	ام سلمہ کو جو خاک کربلا یاد آگئی
	۲۵	دہشت مرقد ہوئی یک لخت ای مداح دور جب حدیث آمدِ مشکلکشا یاد آگئی

بزم ماتم مین جو سر پیٹنے والے آئے	۱	مجرئی ہاتھ مین جنت کے قبالے آئے
نہر سے شہ کو اُٹھانے پڑے خیمے بالجبر	۲	جبکہ کوفہ سے رسالے پہ رسالے آئے
صبح سے عصر تلک شغل یہ تھا سرور کا	۳	جو گرا رن مین گئے لاش اُٹھالے آئے
عصر کے بعد رہا حیف نہ اتنا کوئی	۴	دشت سے لاشہ شاہ شہدا لے آئے
بچے سب سہم کے گودونمین چھپے ماؤنکی	۵	خیمونکو لوٹنے جب برچھیون والے آئے
جب گرے گھوڑ سے شبیر تو بارہ جلاد	۶	ذبح کے واسطے تلوار نکالے آئے
کس خوشی سے ہوئی فرزندونکے قربان زینب	۷	جب سُنا مرنے کی سرور سے رضا لے آئے
شمر کہتا تھا مین دونگا اُسے دوسرے خلعت	۸	سر سے زینب کے جو زہرا کی ردا لے آئے
شہ نے فرمایا خدا خیر کرے اکبر کی	۹	جبکہ ہر سمت سے اعدا لیے بھالے آئے
جب سُنا بچونے عباس مین لائے پانی	۱۰	در پہ خیمے کے وہ لے لیکے پیالے آئے
پا برہنہ ہوا صحرا مین جو عابد کا گذر	۱۱	پا بوسی کے لیے دشت مین جھالے آئے
ضعف اِس درجہ تھا عابد کو کہ تا تخت یزید	۱۲	اہلبیت نبوی اُنکو سنبھالے آئے
کہتی تھی فاطمہ نانی ہر کوئی ایسا بھی	۱۳	جاے اور شہ کی خبر مثل صبا لے آئے

اور حرم لی زینب مضطر نے باصرار روا	۱۴	شام مین جبکہ محب شال غرائے آئے
کہا صغرا نے نہین خیر ہی شہ کی نانی	۱۵	پردہ محمل کے نظر جب آئے کالے آئے
رہے بیگور و کفن دشت مین جب شاہ ہدا	۱۶	لاش پر جن و ملک کر نیکو نالے آئے
	۱۷	مرہ خاک شفا سے نہ بدل ای مداح خضر سو بار اگر آب بقا لے آئے

سلامی چشم ہون گریان سحاب کے بدلے	۱	کہ آب تیغ بلا شہ کو آب کے بدلے
حبیب کہتے تھے مین سب سے پہلے دونگا جان	۲	جناب سبط رسالت مآب کے بدلے
سمجھتا تھا نہ کوئی سبط مصطفے شہ کو	۳	عجب عقیدے تھے ہر شیخ و شاب کے بدلے
سوال آب جو شہ نے کیا پے اصغر	۴	لعین نے تیر لگایا جواب کے بدلے
حسین کہتے تھے ہم دیتے ہین جو چاہے لے	۵	شراب نہر لبن جام آب کے بدلے
بجز علی کے نہ سویا کوئی شب ہجرت	۶	نبی کے گھر مین رسالت مآب کے بدلے
گرے جو گھوڑ سے اکبر تو بہر سجدہ شکر	۷	جھکے زمین پہ شہ اضطراب کے بدلے
رفیق کہتے تھے ہو خاک ایسے جینے پر	۸	نہ جان دین خلف بو تراب کے بدلے
کہا یہ حر نے عمر سے تو سوچ تو دل مین	۹	مین چھوڑ دون دولت عقبیٰ سراب کے بدلے
کہا یہ سعد کے بیٹے سے اُسکے بیٹے نے	۱۰	عذاب لیتا ہی ناحق ثواب کے بدلے
جو پوچھا نام تو کبرا نے ہند سے یہ کہا	۱۱	لقب ہی بیوہ وطن کا خطاب کے بدلے
جب آیا جوڑا شہانا نبی کا بولی قضا	۱۲	بجا ہی خون کی افشان شہاب کے بدلے

جو پہونچی مجلس حاکم مین سر کھلی زینب	۱۳	صدائے نوحہ تھی چنگ و رباب کے بدلے
سوال آب پہ اعدا لگاتے تھے نیزے	۱۴	دعائے خیر تھی یان سے عتاب کے بدلے
قبول ہوتی ہین جب غش تو لیکے اشک عزا	۱۵	چھڑکتی حورین ہین رخ پر گلاب کے بدلے
کہا حسین نے قاصد سے کہنا مر گئے شاہ	۱۶	یہی بیان ہی کافی جواب کے بدلے
پدر سے عرض کی اکبر نے ہو اجازت جنگ	۱۷	مین لڑنے جاؤن عدو سے جناب کے بدلے
خناد و سمہ کہان تھا مجو مقتل مین	۱۸	لہو لگایا تھا شہ نے خضاب کے بدلے

	۱۹	بروز حشر شہ دین کے فضل سے مداح سلام ہوگا یہ مجرا حساب کے بدلے

شہ کا مجرائی ہون کس درجہ ہی قسمت اچھی	۱	ہی یہ گلزار جنان ملنے کی صورت اچھی
شہ نے صغرا سے کہا ساتھ مین لے چلتا ضرور	۲	کچھ بھی ہوتی جو مری جان طبیعت اچھی
گھر سے بلوا کے کیا کوفیون نے پانی بند	۳	امتِ جد نے کی شبیر کی دعوت اچھی
پسر سعد سے حر نے کہا انصاف تو کر	۴	جنت اچھی ہی کہ دنیا کی یہ دولت اچھی
ہند نے شام کے حاکم سے کہا اے مردود	۵ ق	سبط احمد سے نہین دلمین کدورت اچھی
گو تو اظہار نہین کرتا ہی مجھ سے اظلم	۶	پر مین پاتی نہین ہرگز تری نیت اچھی
شاہ فرماتے تھے اے شامیو سوچو تو ذرا	۷	دولت اچھی ہی کہ احمد کی شفاعت اچھی
رفقا شاہ کے کہتے تھے کہ بس آجکے بعد	۸	تا قیامت نہین ملنے کی شہادت اچھی
واہ ری قدر دُرِ اشک عزائے شبیر	۹	در شہوار سے بھی ملتی ہی قیمت اچھی

دولت و جاہ و حشم چھوڑ کے کیون حُر آتا ۱۰ روز میثاق سے گر ہوتی نہ طینت اچھی
جبکہ آتے تھے پے رخصت میدان عباس ۱۱ شاہ فرماتے تھے بھائی نہین عجلت اچھی
فخر سے کہتے تھے عباس کہ ملک جم سے ۱۲ میرے نزدیک ہی شبیر کی خدمت اچھی
ایک ہی دم مین ہوا ناری سے نوری بخدا ۱۳ حُر نے بھی پائی تھی کس مرتبہ قسمت اچھی

۱۴ نہین معلوم ہی کیا نیک عمل اے مداح
گر نہین آل محمد سے محبت اچھی

نہین خواہش سلامی سیم زر کی ۱ غلامی بس ہی شاہ بحر و بر کی
ہمین دہشت ہو کیا نار سقر کی ۲ کفن مین خاک ہی سرور کے در کی
در اشک عزاے شہ کے آگے ۳ نہین کچھ قدر ہی لعل و گہر کی
جلاے پیروان مرتضے کو ۴ کہان یہ تاب ہی نار سقر کی
کہا بانو نے رخصت کسطرح دون ۵ کمائی تم ہوا کبسہ عمر بھر کی
صدا فضہ نے دی مرتا ہی اصغر ۶ خبر لو سید بیکس پسر کی
پس از قتل امام ہر دو عالم ۷ حرم نے زندگی رو کر بسر کی
ہر اکدم نوحہ تھا ہر وقت ماتم ۸ یون ہی کی شام اور یون ہی سحر کی
کہا یہ ہند نے حاکم سے اظلم ۹ بھلا کچھ انتہا ہی تیرے شر کی
کیا تشنہ دہن سرور کو مقتول ۱۰ نبی کی آل تو نے در بدر کی
نہین تو جانتا زینب کا رتبہ ۱۱ کسی نے کیا نہین تجھکو خبر کی

نہ نکلا چرخ پر خورشید ہرگز ۱۲ ردا جبتک رہی زینب کے سر کی

کہا زینب نے کفنا دُن مین کیونکر ۱۳ ردا بھی چھن گئی یا شاہ سر کی

بڑے حق سے نہ پیغمبر سے ظالم ۱۴ ہوس غالب ہوئی یہ سیم وزر کی

کھڑی رہتی ہی در پر اپنے صغرا ۱۵ خبر لینے کو اپنے نامہ بر کی

حرم کے گریہ پر روتے تھے حیوان ۱۶ غضب ہوتی ہین آہین نوحہ گر کی

کہا شہ نے نہ ہو زینب کھلے سر ۱۷ نہین کچھ فکر مجھکو اپنے سر کی

ملا جس روز مرقد شاہِ دین کو ۱۸ تھی اُس دن بیسوین ماہ صفر کی

ہوے جب حملہ در عباس رن مین ۱۹ ندا تھی الامان والحذر کی

دکھا کر بانو کو کہتا تھا خولی ۲۰ پ یہ بانو ہی امام بحر و بر کی

یہ قیدی دختر شاہِ عجم ہی ۲۱ بہو ہی حضرت خیر البشر کی

بلا امداد کے اُٹھنا تھا مشکل ۲۲ یہ حالت تھی مریض بے پدر کی

ندا زینب کی تھی یا شیر یزدان ۲۳ خبر لو عابد بے بال و پر کی

بہت گھبرا کے اٹھی تب مین صغرا ۲۴ خبر پائی جو حضرت کے سفر کی

گری غش کھا کے بانو خاک پر ہاے ۲۵ جو لائے لاش شہ نور نظر کی

سرہانے تھا پڑھنا سورۂ کہف ۲۶ سفر مین تھی یہ صورت شہ کے سر کی

لکھا ہی پانچ جا روے زمین پر ۲۷ زیارت ہی شہ بیکس کے سر کی

یہی کہتی تھی رو کر بنت سرور ۲۸ نہ کیون اب تک خبر آئی پدر کی

۲۹	ہوئی کشت عمل سرسبز مداح یہ ہی تائید بیشک چشم تر کی	

مجرئی آل عبا سے کون بہتر اور ہی	۱	طینتِ عام اور ہی اور نور داور اور ہی
مومنو ہی مسندِ قائم کی ناحق کو تلاش	۲	بہتر از خاکِ شفا کیا کوئی بستر اور ہی
ساتھ قرآن کے نہین گر قایم آل عبا	۳	کون پھر مصداقِ فرمان پیمبر اور ہی
پامع نائبین کے رکھے ہون جسنے عرش پر	۴	غیر ختم المرسلین ایسا پیمبر اور ہی
ہاتھ مین لیکر دو خیبر کو کہتے تھے علی	۵	بار مین یہ تو سپر سے بھی سبک تر اور ہی
جد محمد مصطفے ماں فاطمہ بابا علی	۶	شہر و شبیر سے پھر کون بہتر اور ہی
پیش حیدر گو جہان کا سیم و زر ہیوقر ہی	۷	پر وقارِ فضہ و اعزاز بوذر اور ہی
سر پہ دامن فاطمہ کا راس و چپ و دو نون علم	۸	ذاکرون کا مرتبہ بالائے منبر اور ہی
گوہر اشک عزا کے سامنے کیا در کی قدر	۹	آب نیسان اور جوش دیدۂ تر اور ہی
کہتے ہین یون بانی مجلس سے جبریل امین	۱۰	فرش کی گر ہو کمی تو میرا شبیر اور ہی
عشرۂ ماہِ عزا کا ہو گیا گر خاتمہ	۱۱	پر غم شہ تا بہ چہلم دیکھو گھر گھر اور ہی
کہتے تھے انصار شہ دریا کی ہو کیون ہمکو چاہ	۱۲	آب دریا اور ہی اور آب کوثر اور ہی
کہتا تھا حُر نزع مین اسدم کھلا یہ راز عب	۱۳	لطف زہرا اور ہی آغوش مادر اور ہی
کہتے تھے شہ پرزے پرزے گو ہی زخمون سے بدن	۱۴	حلق کو پر اشتیاقِ آب خنجر اور ہی
شہ نے اعدا سے کہا مہلت دو اتنی ظالمو	۱۵	گھر سے لے آؤن مین فدیہ ایک اصغر اور ہی

کہتے تھے دربان گورو لے ہین سب اہل حرم ۱۶ مضطرب سب سے سوا پرشہ کی دختر اور ہی
عرض کی حر نے نہین صدقہ کو تنہا یہ غلام ۱۷ ایک بھائی ایک خادم ایک دلبر اور ہی
کہتے تھے شہ مر چکے جسوقت سب خویش و عزیز ۱۸ نذر حق کے واسطے باقی مرا سر اور ہی
سونپ کر مختار یے محشر کہیگا کبریا ۱۹ آرزو کچھ تجھکو ای سبطِ پیمبر اور ہی
شہ نے زینب سے کہا تم سر کھلے در در پھرو ۲۰ بعد میرے ای بہن یہ شرط محضر اور ہی
پہلے خود صدقے ہوئی سر پر یہ زینب سات بار ۲۱ ق پھر کہا میری غرض یہ ابن حیدر اور ہی
نذر مین کرتی ہون بیٹے رنگی دو انکو رضا ۲۲ آخری تم سے یہ مولا عرض خواہر اور ہی
سر کے کھلنے پر حرم چلائے تو بولا یہ شمر ۲۳ سر کھلے پھرنا ابھی کوفہ مین در در اور ہی
اُس سے مس ہوتا ہی سونا اِس سے دھلتے ہین گناہ ۲۴ تربتِ شہ اور ہی کربت احمر اور ہی
کہتے تھے عباس مجھ مین اور شہ مین ہی یہ فرق ۲۵ جیسے قمبر اور ہی مولائے قمبر اور ہی
کہتی تھی حاکم سے زینب ہو گئے برباد ہم ۲۶ آرزو باقی تری اب کیا ستمگر اور ہی
کہتی تھی اکبر سے بانو رنگی دون کیونکر رضا ۲۷ سنگ بیٹا اور ہی اور قلب مادر اور ہی
کہتی تھی سرور سے زینب جاتے ہین نیکو آپ ۲۸ بعد حضرت کون والی میرے سر پر اور ہی
مر گئے عباس جب کہتی تھی فوج اشقیا ۲۹ لشکر شبیر مین بس ایک اکبر اور ہی
لٹ چکے جسدم حرم رو رو کے بانو نے کہا ۳۰ دیکھیے دکھلاتا اب کیا کیا مقدر اور ہی
سعد کے بیٹے سے حر کہتا تھا ظالم سوچ تو ۳۱ ق سبط احمد کا کوئی دنیا مین ہمسر اور ہی
تیرے حاکم اور سرور کی ہی بیشک یہ مثال ۳۲ غول دنیا اور ہی اور دین کا رہبر اور ہی

۳۳	ہو مجاور روضۂ شبیر پر مداح تو زایری کے رتبہ سے رتبہ یہ برتر اور ہے	

مجرئی بان کر صبر تجھے سر پر باندھے	۱	اور وان شمر نے قتل تجھا خنجر باندھے
ہوے جو عقدہ کشائے دو جہان واویلا	۲	ہاتھ اُس شاہ کی دختر کے ستمگر باندھے
کیا مروت تھی شہ دین نے جھکا لی گردن	۳	پہونچا ہاتھون کو جو ہین حر دلاور باندھے
شہ ادھر تھے مع ہفتاد و دو تن شہ دین	۴	تھا صف جنگ اُدھر شام کا لشکر باندھے
شہ نے زینب سے کہا صبر ہی کرنا مرے بعد	۵	کوئی رسی سے جو شاید ترے خواہر باندھے
رات بھر نیند نہ زندان مین آئی تھی انھین	۶	ہاتھ معصومون کے اِسطرح سے کسکر باندھے
دیکھکر قاسم ناشاد کو روتے تھے عدو	۷	آیا میدان مین سہرا جو وہ مضطر باندھے
رعب عباس سے تھرانے لگی فوج عدو	۸	پہونچے میدان مین جو شمشیر دو پیکر باندھے
کس نے جز خواہر شبیر یہ دیکھا ہی کبھی	۹	اپنے بیٹون کی کمر مرنے پہ مادر باندھے
کہتی تھی بنت علی صدقے ہون بیٹے میرے	۱۰	رن کے جانے کو کمر اپنی نہ اکبر باندھے
کیا ہی ہمت تھی کیا ہاتھ نہ پھیلا کے سوال	۱۱	پیاس مین مٹھیان دونون رہے اصغر باندھے
کہا زینب نے نہین باندھے یہ سجاد کے ہاتھ	۱۲	ظالمو آج ہین یہ بازوے حیدر باندھے
شاہ کہتے تھے نہ تلوارین لگاؤ مجکو	۱۳	ظالمو سر پہ ہون دستار پیمبر باندھے
حیف ہی مومنو سلجھاتی تھی جسکو زہرا	۱۴	شمر نیزے سے وہی زلف معنبر باندھے

۱۵	شور محشر تھا بپا آل نبی مین مداح	

بیوون کے ہاتھ جو ملعونون نے کسکر باندھے

سلام

مجرئی تھے شہ دین عاشق یزدان اتنے	۱	کوئی باقی نہ رہا کردیے قربان اتنے
دعوی ہمسری شاہ کرے جب تو خلیل	۲	پہلے قربانی کو لائے تو دل و جان اتنے
سبحۂ اشک عزا پر بھی نہو جنکا شمار	۳	شہ مظلوم کی امت پہ ہین احسان اتنے
احمد و حیدر و زہرا و حسن بلکہ خدا	۴	اک در اشک غم شہ کے ہین خواہان اتنے
ایک حر ایک پسر ایک غلام اک بھائی	۵	لشکر کفر مین تھے تابع یزدان اتنے
دفن کے وقت ہوا قبر مین رکھنا دشوار	۶	چور تھے زخمون سے عضو شہ ذیشان اتنے
کہا زعفر نے کہ بن جائیگی جانون پہ وہان	۷	سرور اساتھ ہین خادم کے نبی جان اتنے
کہتی تھی فاطمہ صغرا کہ خدا خیر کرے	۸	نانی مین دیکھتی ہون خواب پریشان اتنے
اصغر و ابن حسن نور نگاہ عباس	۹	لشکر شاہ مین ہین کشتۂ پیکان اتنے
پاؤن ہر گام تھا سجاد کو رکھنا دشوار	۱۰	پھیلے تھے راستہ مین خار مغیلان اتنے
جاکے دریا مین بھی پانی نہ پیا سرور نے	۱۱	تھے غیور ابن علی شاہ شہیدان اتنے
کوئی اتنا بھی نہ تھا جس سے کہ ہوتے رخصت	۱۲	تھے غریب الغربا شاہ خراسان اتنے
کہتے تھے حور و ملک پاؤن ہر رکھنا مشکل	۱۳	پھیلے ہین دشت مین شبنم کے گل و ریحان اتنے
شاہ فرماتے تھے کس کسکی تواضع مین کرون	۱۴	حلق ہر ایک مرا خنجر بران اتنے
کہا زینب نے نہین خواب مین آتے اکبر	۱۵	کیون پھوپھی سے ہو بیزار مری جان اتنے

حق نے بخشی تھی ید اللہ کو جو تاب و توان	۱۶	زور آور تھے کہان زال و نریمان اتنے
جان بھی دین تو نہون حق سے شہ دین کے ادا	۱۷	ہم پہ ہین شاہ کے احسان فراوان اتنے
بدلے ہر شعر کے ملتا ہی مکان جنت مین	۱۸	کر دیے قصر جنان شاہ نے ارزان اتنے
رونے بھی پاتے تھے شہ کو نہ حرم قید مین آہ	۱۹	سخت بیرحم تھے زندان کے نگہبان اتنے
منھ سے بولے نہ چلے گھٹنیون گھر مین اصغر	۲۰	کہتی تھی بانو مرے رہگئے ارمان اتنے
قطرہ پانی کا نہ بچے کے بھی پینے کو دیا	۲۱	دشمن آل پیمبر تھے مسلمان اتنے
ایک چادر بھی نہ تھی جس سے چھپاتے چہرہ	۲۲	ہوگئے آل نبی بے سر و سامان اتنے
	۲۳	آپ کے در پہ بغیر آئے نکل سکتے نہین دل مداح مین یا شاہ ہین ارمان اتنے

سلام

عزیز اعدا نے مجرائی کیا بے شیر سے پانی	۱	پلایا آہ اس پیاسے کو آب تیر سے پانی
غضب ہی دعوی اسلام تھا اور اسپہ واویلا	۲	کیا پیارا عدو نے حضرت شبیر سے پانی
نہ سمجھو اسکو بہنہ ای مومنو دل ابر بارانکا	۳	ہوا ہی تشنگی شاہ کی تاثیر سے پانی
کہا سرور نے پیاسے ہی گئے جنت کو تم اکبر	۴	بہت مانگا کیے ایجان مجھ دلگیر سے پانی
کہا بانو سے سرور نے یقین ہی مانگنے پر بھی	۵	نہین ملنے کا ہرگز لشکر بے پیر سے پانی
سکینہ سے کہا عباس نے لاؤنگا دریا سے	۶	ملیگا جسطرح سے اور جس تدبیر سے پانی
بوقت ذبح پانی دیتے ہین حیوان کو بھی ہی ہی	۷	ذبیح راہ خالق کو دیا شمشیر سے پانی

کہا اعدا نے سرور سے بغیر از بیعت حاکم	۸	نہین ملنے کا اے سبط نبی تقریر سے پانی
کہا شہ نے روان ہون کوثر و تسنیم خیمہ مین	۹	ہو چاہو نہین ابھی اُس مالک تقدیر سے پانی
سنایا شہ کو جلتے ہین خیام آل پیغمبر	۱۰	چھڑایا ظالمون نے شہ سے کس تزویر سے پانی
کہا شمر لعین نے مین دم آخر یہ سنتا تھا	۱۱	ندا آتی تھی حلق حضرت شبیر سے پانی
پس از قتل شہ دین روتی تھی دو دو پہر زینب	۱۲	جو کوئی مانگتا تھا شاہ کی ہمشیر سے پانی

	۱۳	الٰہی ہو دعا مداح کی محشر مین کوثر پر عطا ہو مجھکو دست شاہ خیبر گیر سے پانی

ہو قبر مجرئی در مولا کے سامنے	۱	حاضر رہے غلام یہ آقا کے سامنے
حر دل سے کہتا آتا تھا ہو گی خطا معاف	۲	پہونچونگا جب مین سرور والا کے سامنے
حر بولا شہ سے ہاتھ بندھے یون مین جان نثار	۳	جائیگا بنت فاطمہ زہرا کے سامنے
عباس کہتے تھے کہ ہو یہ آرزوے دل	۴	بیجان ہون زمین سید والا کے سامنے
ہر اک سے لاش اکبر مہ وتھے پوچھتے	۵	پہونچے جو شاہ دین صفدر اعدا کے سامنے
کہتے تھے شامی شاہ سے رہنے نہ دینگے ہم	۶	خیمہ جو آپ کے ہین یہ دریا کے سامنے
صغرا کا تھا یہ قول شفا ہو مجھے ابھی	۷	پہونچون اگر مین اپنے مسیحا کے سامنے
سرور نے شمر سے کہا اے بانی جفا	۸	شکوہ کرونگا مین ترا نانا کے سامنے
غش کھا کے شاہ گر پڑے اکبر کی لاش پر	۹	دم توڑا نوجوان نے جو بابا کے سامنے
ام البنین نے کہا قاصد نہ کیجو ذکر	۱۰	حال حسین فاطمہ صغرا کے سامنے

روتی تھی پھر پھر کے منھ فرطِ شرم سے | ۱۱ | قاسم کا ذکر ہوتا جو کبرا کے سامنے
خون کا خضاب کے یہ فرماتے تھے امام | ۱۲ | جاؤنگا سرخرو یوہین نانا کے سامنے

۱۳ | مداح آرزوے دلی ہی کہ یہ سلام
جاکر پڑھون مین روضۂ آقا کے سامنے

سلام

سلامی آمد ماہ عزا ہی | ۱ | ابھی سے فاطمہ کا سر کھلا ہی
جدھر دیکھو اُدھر ہی شور ماتم | ۲ | ہر اک سو نعرۂ آہ و بکا ہی
چلے ہین کعبہ سے کوفہ کو مولا | ۳ | بہت نزدیک دشتِ کربلا ہی
ہی پیدل آگے آگے ہادیِ عصر | ۴ | کھلے سر پیچھے سارا قافلا ہی
فدا کرتے ہین شہ اُس جان جان کو | ۵ | کہ جسپر جان سب گھر کی فدا ہی
غضب ہی دخترِ زہرا کے کھلے سر | ۶ | سر بازار ہی مجمع بڑا ہی
قفا پر شمر ہی گردن پہ خنجر | ۷ | زبان پر شہ کی امت کی دعا ہی
منادی کہتا جاتا تھا یہ آگے | ۸ | اسیران بلا کا قافلا ہی
بتایا شمر نے حاکم کو ہی ہی | ۹ | یہ بانو ہی یہ بنت مرتضیٰ ہی
کہا یہ دست بستہ حر نے شہ سے | ۱۰ | یہ بندہ مورد جرم و خطا ہی
اگر بخشو نہین کچھ دور مولا | ۱۱ | خطا ہم سے ہی اور تم سے عطا ہی
کہا سرور نے یہ اہل وطن سے | ۱۲ | شہا کوفہ پُر از مکر و دغا ہی

نہ جاؤ اُسطرف سب گھر کو لیکر ۱۳ بہت گرمی ہی اور موسم بُرا ہی
کہا شہ نے مین ہون آگاہ لیکن ۱۴ وہی ہوگا جو حکم کبریا ہی
مجھے کچھ خوف مرنے کا نہین ہی ۱۵ بشر کے واسطے اکدن قضا ہی
یہ کی عباس نے شبیر سے عرض ۱۶ ق توقف اب مری رخصت مین کیا ہی
فدا ہونے کو یا سبطِ پیمبر ۱۷ فقط یہ ہی غلام بادفا ہی
پئے رخصت علی اکبر جو آئے ۱۸ ق کہا ماں نے بتاؤ قصد کیا ہی
وہ بولا جان و دل قربان شہ کے ۱۹ یہ دل کی آرزو اور مدعا ہی
ہوا ناری سے نوری ایکدم مین ۲۰ عجب حرپر یہ الطاف خدا ہی
ہین بیشک جنتی شہ کے عزادار ۲۱ عقیدہ اپنا بیچون وچرا ہی
نہ کھانا ہی نہ پانی ہی نہ آرام ۲۲ یہ ہین آلام اور آل عبا ہی
مجھو قدر روان اشک عزا کی ۲۳ یقیناً ذات پاک مصطفے ہی
اکیلے ہین شہ مظلوم رن مین ۲۴ ق نہ یاور ہی نہ کوئی آشنا ہی
ترا حافظ خداوند دو عالم ۲۵ یہ ہر دم روح زہرا کی صدا ہی
چڑھا جو دوش ختم المرسلین پر ۲۶ سر اُسکا حیف نیزہ پر چڑھا ہی
غضب ہی ملتجی پانی کا وہ ہی ۲۷ ہمین کوثر کی جس سے التجا ہی
مرض جب ہند نے عابد سے پوچھا ۲۸ کہا مولا نے مرض لادوا ہی
ہر اک دم کہتی تھی نانی سے صغرا ۲۹ جب آئین سید والا شفا ہی

ہی تاثیر غم حسنین اس مین ۳۰ یہ سبز و سرخ جو رنگ حنا ہی
جو ہونگے فاطمہ کے زیر چادر ۳۱ اُنھین محشر کے دن کا خوف کیا ہی
ہی رن مین بیکفن بھائی کا لاشہ ۳۲ بہن بلوہ مین در در بیردا ہی
علی کی بیٹیان اور قید خانہ ۳۳ عجب نیرنگی چرخ دوتا ہی
بندھا ہی ریسمان مین اُسکا کنبہ ۳۴ لقب جس شاہ کا عقدہ کشا ہی
کیا سفا کون نے لاشونکو پامال ۳۵ بھلا اِس ظلم کی کچھ انتہا ہی
کہان رن اور کہان آغوش زہرا ۳۶ وہ شہ کی ابتدا یہ انتہا ہی
اُترآئے فرس سے شاہ بیکس ۳۷ ہوا معلوم جب یہ کربلا ہی
رفیقون سے یہ پھر فرمایا شہ نے ۳۸ مقام اپنا یہین اب دائما ہی
تماشے کو چلو آتے ہین قیدی ۳۹ ہر اک سو شام مین یہ غلغلہ ہی
کہا جلاد سے شہ نے کہ او شمر ۴۰ مرا جد شافع روز جزا ہی
تجھے معلوم ہی یہ یا نہین ہی ۴۱ قیامت مین خدا کا سامنا ہی
جواب اِس ظلم کا کیا دیگا اظلم ۴۲ ترے دلمین بھی کچھ خوف خدا ہی
بھلا وہ کس طرح بھولیگا رشتہ ۴۳ علی جس قافلہ کا رہنما ہی
یقینی ہم ہین اُس کشتی کے راکب ۴۴ امام عصر جس کا ناخدا ہی
روایت کرتے ہین سلمان کہ دیکھا ۴۵ میان خواب بنت مصطفےٰ ہی
مگر اعجاز سے خیر النسا کے ۴۶ بلا تحریک چلتی آسیا ہی

ہمارے دل سے نقش حب حیدر	۴۷	نہیں مٹنے کا قدرت کا لکھا ہی
۴۸	نہو وابستۂ اندوہ مداح ترا مولا جو ہی مشکلکشا ہی	

سلام

کچھ دور سلامی در سرور تو نہین ہی	۱	پر کیا کرین تائید مقدر تو نہین ہی
زہرا سے سلامی کوئی برتر تو نہین ہی	۲	یہ رتبۂ ازواج پیمبر تو نہین ہی
فرمائین جسے ختم رسل بضعۂ منی	۳	ایسا کوئی جز فاطمہ اطہر تو نہین ہی
تعظیم کو جسکے کہ نبی اُٹھتے تھے ہر بار	۴	ایسا کوئی جز فاطمہ اطہر تو نہین ہی
کیون ہند سے مانوس ہو اس درجہ مجو	۵	سب کچھ سہی یان روضۂ سرور تو نہین ہی
رو کر سر شہ سے کہا زینب نے جلاد	۶	بیٹا یہ ضعیفہ کا ہی اصغر تو نہین ہی
صغرا نے کہا بی بیو مین پاتی ہون سب کو	۷	پر انمین سکینہ مری خواہر تو نہین ہی
لیتے ہین در اشک کو اسد پیمبر	۸	نیسان ترا اس رتبہ کا گوہر تو نہین ہی
زینب نے کہا شمر نہ لے میری ردا تو	۹	کچھ بیش بہا یہ مری چادر تو نہین ہی
بانو نے کہا اُٹھ گئی تصویر پیمبر	۱۰	اب رہنے کے قابل یہ مرا گھر تو نہین ہی
کسطرح سے نیند آئے یہ کہتی تھی سکینہ	۱۱	جز فرش زمین اور کوئی بستر تو نہین ہی
زینب سے کہا ہند نے تم روتی ہو جسکو	۱۲	وہ سبط نبی و پسر حیدر تو نہین ہی
زینب نے کہا جا کے وطن کیا کرون لوگو	۱۳	ساتھ آئی تھی جسکے وہ برادر تو نہین ہی

لازم ہی مجون کو ہر اک دم غم سرور ۱۴ کچھ ماہ عزا ہی پہ مقرر تو نہین ہی
کس یاس سے شہ پوچھتے تھے زخمی پسر سے ۱۵ کچھ درد جگر مین علی اکبر تو نہین ہی
شہ کہتے تھے مین بانگونگا پانی پیے اصغر ۱۶ پر دین وہ تنک ظرف یہ باور تو نہین ہی
بانو نے کہا دون تو رضا مین تمھین اکبر ۱۷ پر کہتے مین واری دل مضطر تو نہین ہی
مولا نے کہا قاصد اصغر اسے یہ رو کر ۱۸ خط دون کسے زندہ علی اکبر تو نہین ہی
بانو نے کہا چین تمھین آیا ہی کیونکر ۱۹ اصغر ہی زمین دامن مادر تو نہین ہی
زینب نے کہا آپ مری لاش پہ روئین ۲۰ خواہر کا اخی ایسا مقدر تو نہین ہی

۲۱ احمد مین شفیع اپنے ائمہ مین مددگار
مداح کو اندیشۂ محشر تو نہین ہی

سلام

لو ہو سلامی جانب حیدر لگی ہوئی ۱ ہو دل سے یاد ساقی کوثر لگی ہوئی
تکمیل فرد نامۂ اعمال کے لیے ۲ ہو شرط حب آل پیمبر لگی ہوئی
لڑنے گئے جو زینب بیکس کے دلربا ۳ ماں کی نظر تھی جانب لشکر لگی ہوئی
اسطرح تھی اسیرون مین اک رات کی دلہن ۴ غازہ کے بدلے خاک تھی منہ پر لگی ہوئی
قاصد کے انتظار مین ہر وقت روز و شب ۵ رہتی تھی در سے شاہ کی دختر لگی ہوئی
سمجھے حرم کہ جاتے ہین مرنیکو زمین شاہ ۶ آئی نظر جو تیغ دو پیکر لگی ہوئی
شرم آئی میری آنکھون سے ابر مطیر کو ۷ دیکھی جھڑی جو اشکون کی اکثر لگی ہوئی

کہتی تھی بانو آکے لپٹ جاؤ سینہ سے	۸	ہی آگ میرے قلب مین اکبر لگی ہوئی
آگاہ کرتی ہی نہ ملا پانی سقے کو	۹	یہ خشک مشک جو ہی علم پر لگی ہوئی
غش کھاکے شاہ گر پڑے بیٹے کی لاش پر	۱۰	دیکھی جو برچھی سینہ کے اندر لگی ہوئی
حر نے کہا عمر سے ہی کوثر کی مجکو چاہ	۱۱	ہی تیرے دلمین تو ہوس زر لگی ہوئی
کہتی تھی ہند کچھ تو کہو حال بی بیو	۱۲	مہر سکوت کیون ہی لبون پر لگی ہوئی
انصار کہتے تھے نہین اندیشہ اپنا کچھ	۱۳	ہی فکر حفظ سبط پیمبر لگی ہوئی
کہتے تھے شاہ میری شہادت کے ساتھ ہی	۱۴	ہی شرط بے ردائی خواہر لگی ہوئی
امت بچی لئے میرا گھر یا کہ سر کٹے	۱۵	یہ لو تھی شاہ کو تہ خنجر لگی ہوئی
کہتے تھے سب رفیق نہین نہر سے غرض	۱۶	اپنی نظر ہی جانب کوثر لگی ہوئی
بچون کو لیکے نکلے حرم آہ سر کھلے	۱۷	دیکھی جو آگ خیمون کے اندر لگی ہوئی
جاؤ نہ ہمکو چھوڑ کے میدانمین مرنے کو	۱۸	دامن سے شہ کے کہتی تھی دختر لگی ہوئی

۱۹	مداح بار نخل تمنا کے واسطے ہر شاخ مین ہی شاخ مقدر لگی ہوئی

سلام

سلام اُسپہ جو محتاج تھا لحد کے لیے	۱	بنا تھا صبر کا جامہ اُسی کے قد کے لیے
غضب ہی مالک کوثر پہ بند تھا پانی	۲	وگرنہ وقف تھی وہ نہر دام وود کے لیے
نہ ہاتھ اُٹھانا تھا امت پہ شاہ کو منظور	۳	جو وار کرتے تھے مولا فقط تھا رد کے لیے

پکارا حرملہ طفلِ صغیر دوست حسین	۴	یہ دو نشانے مقابل تجھے ایک زد کے لیے
پلایا لشکرِ اعدا کو پیاس مین پانی	۵	یہ فیض عام تھا مولا کا نیک و بد کے لیے
دلائی آلِ نبی کے ثبوت کے خاطر	۶	ہی داغ ماتمِ شبیر بس سند کے لیے
عجب ہی ستم نے عیش دو روزہ کی خاطر	۷	عذاب نار گوارا کیا ابد کے لیے
نہ التجا کی کسی کی حسین نے منظور	۸	دگر نہ آئے تھے جن و ملک مدد کے لیے
غضب ہی دھوپ مین بے سایہ اُسکا لاشہ ہو	۹	سحاب چتر تھا ہر وقت جسکے جد کے لیے
حسین تشنہ ہوے ذبح بس ہی رونے کو	۱۰	یہ فقرہ کافی ہی ہر صاحب خرد کے لیے
امام کہتے تھے بے شیر کو توسفنا کو	۱۱	پلا دو پانی ذرا خالقِ صمد کے لیے
کچھ انتہا ہی بھلا صبر شاہ بیکس کی	۱۲	دعاے بد بھی نہ کی لشکرِ حسد کے لیے
نہ ہو مدٹپرنا گوارا تھا جس پہ زہرا کو	۱۳	ہزارون تیر تھے اُس نازنین جسد کے لیے
ہجوم اتنا ہوا ظالمون کا میدان مین	۱۴	کہ دشت تنگ تھا اُس فوج لاتعد کے لیے
خوشا نصیب ہین ہی اُنکی موت عین حیات	۱۵	جوار شاہ ملا ہی جنھین لحد کے لیے
شریک عابد بیکس ہون دفن سرور مین	۱۶	شرف خدا نے یہ بخشا نبی اسد کے لیے
	۱۷	عبث ہی فکر ہر اک امر مین تجھے مداح وہ آئے حضرت مشکلکشا مدد کے لیے

سلام

خاصگان حق صدا بے زر رہے	۱	مجرئی محتاج ہی حیدر رہے

بان تلک حیدر سے خلقت پھر گئی	۲	ساتھ سلمان اور فقط بوذر رہے
اہلبیت مصطفے نے پایا چین	۳	جتنے دن خیر الورا سر پر رہے
دی نہ مہلت ایک دم آرام کو	۴	تنگ اہل ظلم سے شبر رہے
اُٹھ گئے دنیا سے جب حضرت حسن	۵	درپے شبیر اہل شر رہے
تین دن دشت بلا مین مومنو	۶	حیف پیاسے مالک کوثر رہے
ایسے تھے مشتاق آبِ تیر کے	۷	جھولے مین مضطر علی اصغر رہے
لکھا ہے تا اربعین اے مومنو	۸	بے کفن سر در حرم در در رہے
اُسکی لائے لاش دی اُسکو رضا	۹	بس اسی مین شاہ دین دن بھر رہے
ایسے باندھے ہاتھ تھے زینب کے آہ	۱۰	زندگی بھر نیل بازو پر رہے
مضطرب زہرا رہین بالین پر	۱۱	جس گھڑی تک شہ نہ خنجر رہے
خوف تھا شب خون کا جو انصار کو	۱۲	اسلیئے بیدار سب شب بھر رہے
دی نہ جبتک شاہ نے رن کی رضا	۱۳	ہاتھ باندھے روتے ہی اکبر رہے
مرنے کو جانے لگے شہ کے عزیز	۱۴	جب نہ باقی شاہ کے یاور رہے
حیف کی جا ہے کہ اپنے کشتون کو	۱۵	رات بھر دفناتے اہل شر رہے
پر شہیدان رہ حق کتنے دن	۱۶	بیکفن ہی خاک کے اوپر رہے
خاک تیری آبرو پر اے فرات	۱۷	تجھ پہ پیاسے دلبر حیدر رہے
لاشۂ شبیر پر روح الامین	۱۸	اپنا پھیلائے ہوے شہپر رہے

چادر تطہیر تھی جنکے لیے | ۱۹ | ہائے وہ بلوہ مین بے چادر رہے

بے زیارت ہند مین مداح تم
ہی تعجب ابتلک کیونکر رہے | ۲۰

قطعہ

عید ہی ہر ایک مومن شاد ہی
کیون نہ ہو مین مہتمم قدسی یہان
خانہ کفر و فتن برباد ہی
مصطفے کی مجلس میلاد ہی

قطعہ

خلق کا جو باعث ایجاد ہی
سب رسولون مین ملا جسکو شرف
جسکی برکت سے جہان آباد ہی
یہ اُسی کی مجلس میلاد ہی

قطعہ

ہی نساء عالمین مین سب سے بہتر فاطمہ
حامی روز جزا مختار محشر فاطمہ
باپ ہی ختم رسل شوہر وہی مصطفے
فخر مریم مادر شبیر و شبر فاطمہ

قطعہ

کیون نہ ہو کونین مین ہر اک سے برتر فاطمہ
اُسکی فخر ہی مریم سے بہتر فاطمہ
اُٹھتے ہین ختم رسل بیٹی کی خود تعظیم کو
کس قدر ذی رتبہ ہی اسد اکبر فاطمہ

قطعہ

اُٹھ گئی جیسے کہ دنیا سے مکدر فاطمہ
چین سے سوئی نہ مرقد مین بھی دم بھر فاطمہ

ماتم حیدر کیا گا ہے گے شبر کا غم | لاش پر شبیر کی تھی خاک بر سر فاطمہ

قطعہ

دور تیرے بھی عجب اے دور دوران ہوتے ہین | ظلم کیا کیا آل احمد پر نمایان ہوتے ہین
ہیچ بتا تو نے بھی دیکھا ہی کہین ایسا ستم | مردے کے تابوت پر بھی تیر باران ہوتے ہین

قطعہ

سر پیٹو مومنین کہ روزِ عزا ہی آج | سر فاطمہ کا قبر کے اندر کھلا ہی آج
یعنی شہید آج ہوے زہر سے حسن | گھر اہل بیت پاک کا ماتم سرا ہی آج

قطعہ

رسا نصیب ہم اہل ولا کا ہو جلدی | رواج سکۂ صدق و صفا کا ہو جلدی
دعا ہی مومنو کی تجھ سے روز و شب یا رب | ظہور قایم آل عبا کا ہو جلدی

قطعہ

جب ظہور قائم آلِ عبا ہو جائیگا | بالیقین سارا زمانہ پُر ضیا ہو جائیگا
ہی حدیثون سے یہ ثابت شک نہین اسمین ذرا | قاف سے تا قاف مذہب ایکسا ہو جائیگا

رباعی

داخل جو حمل مین مہر بازین ہوا | مسند پہ جلوس شہ کونین ہوا
خورشید حمل مین اور مسند پہ علی | واللہ عجب قرانِ سعدین ہوا

رباعی

مجلس ہی یہ مجلس عزاے شبیر — دل شیعون کے سو جان سے قداے شبیر
کم تیس سے تھے ماہ سفر مین دو دن — سم سے ہوئی جس روز قضاے شبیر

رباعی

ہی بادشہ جن و بشر کی مجلس — ہی فاطمہ کے لخت جگر کی مجلس
جس شاہ کی بعثت ہوئی ہی آجکے دن — اُس شاہ کے ہی نور نظر کی مجلس

رباعی

ہی شاہ شہیدان بلا کی مجلس — ہی کشتۂ خنجر جفا کی مجلس
کیونکر نہ شرف خلد برین پر ہو اسے — ہی سبط حبیب کبریا کی مجلس

رباعی

ہی کون امام انس و جان سے بہتر — ماں کسکی ہی خاتون جنان سے بہتر
جد ختم رسل بھائی حسن ہی اُسکا — ہی باپ شجاعانِ جہان سے بہتر

رباعی

تھے عاشق فرزند پیمبر عباس — ہوتے تھے جدا شہ سے نہ دم بھر عباس
ثابت ہی ضریح پاک کی خدمت کو — حاضر ہین ہر ایک وقت بھی مر کر عباس

رباعی

حُر نے تھا عجب نصیب اعلی پایا — شبیر سا کونین مین آقا پایا
چھوڑا زر و جاہ کو جو حب شہ مین — یان آتے ہی جنت کا قبالہ پایا

رباعی

کس کو سرِ در ساقیِ ردان ملتا ہی
حُر کی سی ہو قسمت ہو تو ہان ملتا ہی
تھا صبح کہان اور کہان شام کو حُر
اک آن مین یون باغِ جنان ملتا ہی

رباعی

ممدوحون سے دنیا کے کہان ملتا ہی
جیسا کہ صلا دیکھو یہان ملتا ہی
یہ سید بیکس کی ہی سرکار کا فیض
ہر بیت پر اک قصرِ جنان ملتا ہی

رباعی

ممدوحون سے دنیا کے کہان حاصل ہی
سرور سے صلہ مین جو یہان حاصل ہی
فردوسی کو رہ گئی صلہ کی حسرت
فردوس ہمین دیکھ لو ہان حاصل ہی

رباعی

مداح جو لطف شاہِ مردان ہو جاے
مشکل ہو کسی طرح کی آسان ہو جاے
مقبول دعا انکی ہی خالق کے حضور
چاہین جو علی مور سلیمان ہو جاے

قطعہ

افضل ہی سب سے بعد خدا کے نبی کی ذات
ہی جز و ذاتِ پاک محمد علی کی ذات
حاصل ہوا یہ اس سے بلا شبہہ سوچ لو
بہتر ہی سب سے بعد پیمبر وصی کی ذات

قطعہ

کیون یہ مقام ہو نہ رشکِ چمن ہی آج
بہتر ہر ایک بزم سے یہ انجمن ہی آج

باعث شرف کا اِسکے یہ کہتے ہین جبرئیل | یہ محفل ولادت شاہِ زمن ہی آج

قطعہ

خالق کے بعد خلق سے افضل رسول ہی | قابل جو اِس شرف کا نہین وہ جہول ہی
ثابت حدیث نور سے ہوتا ہی لاکلام | قدرت کے بوستان کا پہلا یہ پھول ہی

قطعہ

ہر دم نزول رحمت رب ودود ہی | ہر سمت کو صدائے سلام و درود ہی
دل شاد مومنین ہین بزم نشاط ہی | نور رسول پاک کا ذکر درود ہی

رباعی

در قلب مہوس طلب زر باقی ست | در سرو قدان ذکر صنوبر باقی ست
پرسید کسی زمن بگفتم مداح | ما را ہوس درگہ حیدر باقی ست

رباعی

تا آنکہ بہ چرخ ماہ و اختر باقی ست | تا نور فشان مہر منور باقی ست
من راست بگویم بلاشک مداح | ذکر غم فرزند پیمبر باقی ست

خمسہ بر قصیدۂ غیاثی مرحوم

۱ | اے باعث ایجاد جہان خسرو بطحیٰ | اے مالک تسنیم و جنان حاکم عقبیٰ
اے رونق محراب حرم صاحب اسریٰ | اے بادشہ مسند اقلیم تجلی

قصر تو فلک تکیہ گہت عرش معلیٰ

اے ملکی مسند زیبائے توکل	۲	شاہی کہ بود نائب تو صاحب دلدل
اے سایۂ افضال خدا عین تفضل		اے شاہ رسل شمع سبل راہبر کل
شہباز دنی طائر اوج فتدلی		
انعام و کرم یافتہ فیضانی زخویت	۳	ابروے تو دادہ بہ ہلال افسر ویت
والفجر مرادست زپر نور گلویت		واللیل قسم برشکن طرۂ مویت
والشمس بماہ رخت اے شمع دل آرا		
مصحف پی تائید دلیل تو مدلل	۴	دین را پی تکمیل کلام تو مکمل
قرآن پی تفصیل صفات تو مفصل		اکلیل توحسم وقبائے تو مزمل
مدح تو الم نشرح والقاب تو طاہا		
اے فرق تو زیب سر دستار مدثر	۵	پر نور زتو خلعت زر تار مدثر
اے نام تو مستور باستار مدثر		بالائے تو سر دلبر جو بار مدثر
محراب دو ابروے تو و سین دو ادنی		
از نور تو جرم قمر و شمس بتابید	۶	روشن زرخ پاک تو ہم زہرہ و ناہید
از روز ازل مثل تو شاہی نہ کسی دید		قاع تو فلک فعل سمندیت مہ و خورشید
ملکت زسمک تا افق ذروۂ علیا		
پیش از تو رسولان سلف جملہ کہ بودند	۷	یکسر شرف و نور زذات تو ربودند
حوران جنان ہم بصفات تو ستودند		برخاک صفی کاہل سما سجدہ نمودند

لہ اوغام تو روشن کن رخسار مدثر

برناصیه اش بود زانوار تو سیما

۸
شاہا ملک و جن و بشر عور و غلمان — چر عیسیٰ و کلیم اللہ و داؤد و سلیمان
ہستند برائے تو باین نغمہ ثنا خوان — زان شد بخلیل آتش نمرود گلستان

گو داشت بدل نور تو ای شاہ برایا

۹
اے تاج سرت آیت لولاک لعمرک — زیبا علمت رایت لولاک لعمرک
شد از تو فزون طلعت لولاک لعمرک — شایان قدت خلعت لولاک لعمرک

دربان درت یوشع و دود الکفل و مسیحا

نا آنکہ نہ جنبید بذکرت لب یوسف — نور سحر اوج ندیدہ شب یوسف
پیداست ازین جاہ تو ہم منصب یوسف — تا مقتبس بدر تو شد کوکب یوسف

زد برق رخش آتش بر جان زلیخا

۱۱
حق را تو ئی از روز ازل طالب و مطلوب — مختاری محشر شدہ از نام تو منسوب
دارند ہمین ورد زبان عاقل و مجذوب — جویان تو روح اللہ و گریان تو یعقوب

حیران تو یحییٰ و شعیب و زکریا

۱۲
آدم بہ عدم بود تو بد شاغل تہلیل — کردند ملک داب عبادت ز تو تحصیل
محبوب خدا ہادی کل جہد جبریل — موسیٰ بعصائے تو شگافید یم نیل

بر سحر گرانش تو نمودی ید بیضا

۱۳
اے کلمۂ تو زشتیِ اعمال بشویم — کے تاب بہ انسان کہ پئے نعت تو پوید

محبوبِ خودت خالقِ کونین چو گوید | پیداست بفرقان که نرویدند رویدند

مانند تو چون غنچهٔ در گلشنِ اسرا

۱۴ کافی بثنائے تو همین قول وحید است | پشتِ فلکِ پیر بپیشِ تو خمیدست
مداحِ تو اے خاصهٔ ربِ ربِ مجید است | از خلقت کن کس نه شنیدست نه دیدست

مثلِ تو شهنشاه بدنیا و بعقبا

۱۵ در گلشنِ ایجاد چو تو سروِ قدی نیست | بر طارمِ افلاک چو تو مهرِ قدی نیست
اے قلزمِ اثیار ترا جزر و مدی نیست | اندر ملک و آدم و عالم احدی نیست

بهتر ز تو نزدیک خداوندِ تعالی

۱۶ اے حاکمِ کونین شه امر و نواهی | اے سرورِ اعجاز نماظلِ الٰهی
مشهور بود معجزه ات این به کماهی | آمد بزبان تنزدهم داد گواهی

بر دعوی پیغمبریت آهوِ صحرا

۱۷ شد نرم ز تاثیرِ کفت آهن و خاره | در حالت بیچارگیم ذاتِ تو چاره
تقدیر همیشه ز تو جوید اشاره | جز تو به سرِ انگشت که کرد ست دو پاره

این ماه درخشان به سرِ پرده خفرا

۱۸ چون اخترِ اقبالِ جهانتاب تو تابید | آمد به زمین زلزله و چرخ به لرزید
ثابت شده این عب تو از قولِ ضدید | چون کنگرهٔ قبهٔ اجلالِ ترا دید

غلطید حصارِ یمن و قلعهٔ کسریٰ

پروانۂ شمع رخ تو اے شہ بطحا ۱۹ باشد مہ کنعان بہ خدا مثل زلیخا
بلبل بہ چمن بر رخ گلگون تو شیدا دیدند بہ بستان ارم سرو قدت را
کردند بہ پیش قدمت سجدہ وشہا

بہر ضرر ذات تو اے خاصۂ یزدان ۲۰ آورد بہ پیش تو شہا دشمن ایمان
چون بود محافظ پے تو خالق سبحان آن برۂ پر زہر ہلاہل شدہ بریان
ہم زہر خود او کردہ بہ پیش تو ہویدا

مداح گر انبار ز افراط معاصی ۲۱ دور ست ز دربار شہنشاہ مجازی
امید کہ آرد بزبان وقت تلافی الملۃ للہ کہ بہ سودیم غیاثے
رخسارہ بدرگاہ شہ یثرب و بطحا

خمسہ بر غزل حضرت طیش

اے کہ موقوف ست بر الطاف تو انجام ما ۱ از درت افگند دورم بخت نافرجام ما
بشنود آخر باین امید صبح و شام ما کیست کو پیشت برد شاہنشہا پیغام ما
وز محبت گوید ت حال دل ناکام ما

طالب دنیا ہمیشہ خواہش حشمت کند ۲ عاشق زار از برائے سیم و زر محنت کند
می رسم بر درگہت تا بد گر قسمت کند جذبۂ دل می کشد تا فائز خدمت کند
دور می دارد ز کویت بخت نافرجام ما

انبیا ہستند انجم ذات تو مانند ماہ ۳ خلعت محبوبیت زیبد ترا بے اشتباہ

ورد دار دیوسف مصری همین شام و پگاه | مرغ دل را دانه تسخیر شد خال سیاه
حلقهٔ زلف دوتایت چون نباشد دام ما

۴ گر بپای چشم گردم مرقدت گردم بجاست | طالب حق را غبار روضهٔ تو کیمیاست
بر زبان عرشیان این ورد هر صبح و مساست | گردش کویت چو طوف کعبهٔ مقصود ماست
گر دخاک راه تو شد جامهٔ احرام ما

۵ گر نه کردی خلق نورت خالق عرش برین | حق همین باشد نه بودی آسمان و نی زمین
هست ذاک پاک تو ای خسرو دنیا و دین | باعث روز نخستین حامی روز پسین
شد ز تو آغاز ما وز تو شود انجام ما

۶ چشمهٔ رحمت توئی ای سید عالی مقام | پیروانت را بود آرام گه دار السلام
روز محشر کی شود این خادم تو تشنه کام | از تو داریم التجا ای ساقی کوثر مدام
پر شود از بادهٔ بذل تو الت جام ما

۷ ای امام انبیا ای سرور والا تبار | داد در دست تو خالق بخشش روز شمار
در حضورت عرض میدارد همین این خاکسار | جز تو کی حاصل شود فرمان آزادی ز نار
بی تو ممکن نیست در دار السلام آرام ما

۸ مهبط افضال حق شاها بود دربار تو | مرجع جن و ملائک سرور اسرار تو
هی سراید بر درت هر دم همین زوار تو | راحت جاوید در جنت بود دیدار تو
گرچه در گیتی نه شد حاصل دمی آرام ما

حق بود مداح گر بودی نہ ذات مصطفے ۹ کی حصول اہم میشدی این جادہ صدق و صفا
در دباید کرد این مضمون اقدس دائما ماحی کفرست توحید جناب کبریا

ہست عشق مصطفے ای طلبش عین اسلام ما

خمسہ بر غزل جناب خستہ

دل تو ہی جنکا مبتلا وہ باصفا یہ ہی تو ہین ۱ عاشق ہی جنکا خود خدا وہ مہ لقا یہ ہی تو ہین
مقبول حق شاہ ہدا روحی فدا یہ ہی تو ہین محبوب ذات کبریا وہ مصطفا یہ ہی تو ہین

شہرہ ہی جنکا جا بجا وہ دلربا یہ ہی تو ہین

ظلمت زدائے بحر و بر رونق دہ ہر خشک و تر ۲ ارض و سما سے پیشتر سب انبیا کے تاج سر
کل اولیا کے راہبر امت کے محشر مین سپر درج رسالت کے گہر برج نبوت کے قمر

خالق کے منظور نظر شان خدا یہ ہی تو ہین

جسسے ہی یہ دور فلک سب انبیا کی ہین کمک ۳ گیسوئے مشکین کی مہک از ثریا تا سمک
دیکھکر رخ کی چمک یوسف بکی جاتے ہین جھک جنکے تجلی کی جھلک لیکر زمین سے عرش تک

کہتے ہین سب حور و ملک شمس الضحی یہ ہی تو ہین

اس در سے جو بیگانہ ہین حق ہی یہ وہ کورانہ ہین ۴ یان جلوۂ جانانہ ہی غش عاقل و فرزانہ ہین
جو داخل خمخانہ ہین وہ والہ افسانہ ہین جس مے کے ہم مستانہ ہین جس رخ کے ہم دیوانہ ہین

جس شمع کے پروانہ ہین وہ پر ضیا یہ ہی تو ہین

مقصود خاص طاہا صاحب لواے انما ۵ رونق دہ ارض و سما منظور ذات کبریا

شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ ختم رسل کہف الورا — پیغمبرون کے پیشوا دنیا و دین کے مقتدا
حضرت محمد مصطفےٰ صل علیٰ یہ ہی تو ہین

۶ جنکا محب ہی سرخرو جنکا عدو حق کا عدو — جلوہ ہی جنکا چار سو کلمہ ہی جنکا کو بکو
اُنکی اگر ہی جستجو بس یہ پتا ہی ہو بہ ہو — گل مین بہ شکل رنگ و بو گوہر مین مثل آبرو
دل مین بہ شکل آرزو وہ پر ضیا یہ ہی تو ہین

۷ جو واقف اسرار ہی جو احمد مختار ہی — امت کا جو غمخوار ہی محشر کا جو سردار ہی
جسکا محب غفار ہی جسکا عدو نار ہی — موسیٰ بھی جنپر زار ہی عیسیٰ بھی اک بیمار ہی
خود طالب دیدار ہی جنکا خدا یہ ہی تو ہین

۸ ہان جان قرآن مبین ہان کاشف راز یقین — ہان پیشوائے اولین ہان مقتدائے آخرین
ہان حاکم دنیا و دین ہان قاضی شرع متین — ہان رحمۃ للعالمین ہان دستگیر عاجزین
ہان غمزدہ خواہ مومنین روز جزا یہ ہی تو ہین

۹ مداح کیا ہی شان ہی مداح خود سبحان ہی — حقا یہ وہ سلطان ہی جسپر فدا ہر جان ہی
جو کامل الایمان ہی ورد اُسکا یہ ہر آن ہی — جنکی ثنا قرآن ہی لولاک جنکی شان ہی
اِس خستہ کی دل جان ہی جنپر فدا یہ ہی تو ہین

تخمسہ بر غزل قدسی مرحوم

۱ بے وضو نام نبی لینا ہی جب بے ادبی — مجھ گنہگار سے کیونکر ہو رقم وصف نبی
بس یہی ورد ہی بہتر دم حاجت طلبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سیر افلاک جو معراج کی شب آپ نے کی ۲ آئے لینے کو ترے حور و ملک سارے نبی
اُس گھڑی ورد تھا ہر اک کا بصد شوق دلی مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نور کی تیرے صفت کب ہو بھلا مجھسے رقم ۳ مہر و مہ جسکے مقابل مین ہین اک ذرہ سے کم
یوسف مصری کو بھی چاہ تھی تیری ہر دم من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی

نسل آدم مین کیا حق نے تجھے گو پیدا ۴ پر مین نسبت دون تجھے اُس سے سلر سرای خطا
رتبہ خاک کجا اور کجا نور خدا نسبت نیست بذات تو نبی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

سگ کو تیرے سر سمجھے ہین ملک اپنے کو کم ۵ سو چکر اسکو مین اسی سر در دو المجد و کرم
اپنی گستاخی سے نادم ہون ترے در کی قسم نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی

پائی ادریس نے گو سیر کو خلد ہر ہشت ۶ اور موسی کو دکھایا گیا اُن کا وہ دشت
یہ کہان اور کہان آپ کی مولا گلگشت شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

جب بپا ہو ویگا مولا مرے یوم عرصات ۷ تشنہ لب عرصۂ محشر کے کہینگے یہ بات

قاسم کوثر و تسنیم ہی حضرت کی ذات | ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

۸ چشمۂ فیض سے سیراب ہین ہر خاص و عوام | ثمر خلق سے ہی تیرے جہان شیرین کام
ای تروتازگی افزائے ریاض اسلام | نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی

۹ جب سے دنیا مین ترا باب ہدایت ہی باز | دولت دین سے نہین کسکا بھرا دامن آج
ایک مین ہی نہین سائل ہون فقط بندہ نواز | بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و شامی و ہندی یمنی و حلبی

۱۰ حق نے حضرت کو کیا شافع روز محشر | غرق عصیان یہ گنہگار بھی ہی سرتاسر
واسطے فاطمہ کے بہر جناب حیدر | چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اے قریشے بقمی ہاشمی و مطلبی

۱۱ جس جگہ پر کیے اللہ نے مرسل مامور | تھی زبان وحی کی بھی وہ ہی یہی تھا دستور
تاکہ لوگون سے سمجھنے مین نہو اسکے قصور | ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قربان بزبان عربی

۱۲ خاطر تحسین تری پیش خداوند غفور | وہ تو ہین فرش سے تا عرش مین سب مشہور
ہمزبانی بھی تری تھی جو خدا کو منظور | ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

جو مرض مجھکو گناہون کا ہی اسکی فقط ایک شفاعت تیری	۱۳	جو مرض مجھکو گناہون کا ہی اے خ کے نبی
سمیدی انت حبیبی وطبیب سبلی		اسلیے ورد ہی مداح کو قول قدسی
آمدہ پیش تو قدسی پے درمان طلبی		
خمسہ بر غزل شاہ نیاز احمد صاحب مرحوم		
امان بی امان ہشت وپناہ ہر پریشانی	۱	رسول زی حشم ابر کرم دریاے احسانی
زہی عز وعلائی منتہای اوج انسانی		امام انبیا ملک رسالت را سلیمانی
نبی شہ بے مہبط تنزیل فرقانی		
پی ایجاد عالم فی الحقیقت خاص اسلوبی	۲	شہا آن طالب حقی کہ حق را عین مطلوبی
درخشان آفتاب آسمان حسن ومحبوبی		بود ممکن نہ مثلث در دو عالم در ہمہ خوبی
چو شمع صبح در جنبش نماید ماہ کنعانی		
بود شرمندہ سنبل پیش زلف مشکبوی او	۳	خدا خلق عظیم گفت در توصیف خوی او
شبستان جہان روشن زنور ماہ روی او		نجل باغ جنان از آب روے خاک کوی او
زتاب شعلہ حسنش کند خورشید رخشانی		
جیب کبریاے ہم امینی شافع خلقی	۴	کریمی ہم شفیع المذنبینی شافع خلقی
رحیمی رحمۃ للعالمینی شافع خلقی		شہ عقدہ کشائی ہم معینی شافع خلقی
کریمی اکرم خلقی سراپا فیض رحمانی		
رموز قدس را محرم خلیل کعبۂ عرفان	۵	بہ باطن نور سبحان وبہ ظاہر صورت انسان

چرا باشد نہ برتر وصف او از درک این و آن | ظہور کامل ذات و صفات حضرت یزدان

جبیبی سیدی محبوب خاص الخاص یزدانی

۶

بہ محمود و محمد چون کشائی دیدۂ بینا | نیابی فرق غیر از واو وحدت در میان اصلا
ازین کردند اہل معرفت این مطلبی پیدا | حق اندر شان تشبیہی محمد نام خود خواندہ

محمد غیر حق نبود بحکم ذوق عرفانی

۷

سوائے ذات معصومین اطہر خاصۂ یزدان | بود شیطان مسلط بر حواس و عقل ہر انسان
بہ اندک زہد تقوی میکند دعوی این و آن | چہ وسعت دادۂ یارب بظرف آن عظیم الشان

کہ انی عبدہٗ گوید بجای قول سبحانی

۸

اگر خواہد کسی کو مسلک صدق و صفا گیرد | بود مداح واجب دامن آل عبا گیرد
چہ خوش گفتہ است این شعر گزو دل لطفہا گیرد | نیاز اندر دولت گر برزخ کبراش جا گیرد

نہ بینی تا ابد روی پریشانی و حیرانی

خمسہ بر غزل شاہ نیاز احمد صاحب مرحوم

۱

امام ہر دو عالم مومنین را دین و ایمانی | معین آدم و ادریس و داؤد و سلیمانی
طبیب عیسی مریم پی ہر درد درمانے | زہی عز و جلال بوتراب فخر انسانی

علی مرتضی مشکلکشائے شیر یزدانی

۲

شہ عقدہ کشا ملک ولایت را سلیمانی | امیر المومنین حاجت روائے ہر پریشانی
پناہ عاصیان کشتی امت را نگہبانی | ولی حق وصی مصطفے دریائے فیضانی

امام دو جهانی قبلهٔ دینی و ایمانی

۳ زمین را آسمانی آسمان را عرش سبحانی — فلک را ماه و ماه پر ضیا را مهر تابانی
محمد را وصی و او صیا را فرد عنوانی — امیر کشور فقری شه اقلیم عرفانی

خدا گوئے خدا دانی خدا بینی خدا شانی

۴ شه کو بر نهد بر دوش پاک مصطفی پایش — به ذهن ناقص انسان چه آید ذات والایش
ازین برتر چه باشد غور کن در رتبه و جایش — پیمبر بر سر منبر نشست و خواند مولایش

که تا مولائیش را باشد اندر خلق برهانی

۵ سر پرآرائے خلت راز دار حضرت خاتم — چراغ دودمان هاشمی فخر نبی آدم
فروغ نور ایقان در رموز قدس را محرم — مه ظلمت کشای مشعل تاریکی عالم

سراپا جلوه نور تمامی ماه تابانی

۶ شهی کو از پدر بهتر بود راحم یتیمان را — امامی کو به فاقه نان دهد از خود اسیران را
به پیش انچنین ایثار و احسان اهل ایقان را — عجب نبود بهار بیخزان باغ مجتبان را

که می بارد بر و هر لحظه ابر لطف و احسانی

۷ چنان باب هدایت کرد خالق آستانش را — که راه راست حاصل گشت از دے پیروانش را
چرا هردم نباشد ورد از دل رهروانش را — برائے حق نمائے ناقه هائے کاروانش را

نباشد جز هدائے او کسی دیگر هدی خوانی

۸ ولائی چب حیدر کامل الایمان نخواهی شد — گرفتی دامن مولا تهی دامان نخواهی شد

تو مداح علی مداح این و آن نخواہی شد | بناز اندر قبا مستغنی سرو سامان نخواہی شد

کہ از حب و تولای علی واری بسامانی

خمسہ

حصار کفر توڑا نعرۂ اللہ اکبر سے | ۱ | کیے زایل نفاق و کفر تائید پیمبر سے
پڑے آکر کوئی مشکل جو دور چرخ اخضر سے | | سیہ دیو شب غم کو بھگایا ذکر صفدر سے

وہان اژدر آفت کو چیرا نام حیدر سے

کیا روز ازل مین عہد بے شہ کی الفت کا | ۲ | وظیفہ نام حیدر روز و شب کیونکر نہو اپنا
رگ و پے مین مرے ایسی بھری ہی الفت مولا | | علی جسنے کہا پانی ہمارے منہ مین بھر آیا

کہا دل نے کہ بھر دیجے دہن کو آب کوثر سے

علی کی ذات ہی عقدہ کشا ہر کار مشکل مین | ۳ | چراغ قبر ہی لطف علی تاریک منزل مین
یقینی مثل ایمان نقش ہر مومن کی ہی دل مین | | عبادت ہی اگر ذکر علی آجاے محفل مین

جو دیکھین مدح کو آنکھین بری ہون ذوالفقار سے

نبوت کی صداقت جسطرح ایمان کا ہی مغنا | ۴ | اسی صورت سے تصدیق امامت شہ کی ہی حقا
حدیثون مین ہی آیا معنی قرآن سے ہی پیدا | | شہادت اس ولی کی فرض ہی ایمان مومن کا

کہ ہی تائید تصدیق پیمبر حکم داور سے

نزول ہل اتی شہ کی فضیلت پر شہادت ہی | ۵ | نہین جو فضل کا قائل سمجھ پر اسکی حیرت ہی
وہ نابینا ازل سے ہی جسے شہ سے کدورت ہی | | غبار راہ اسکا سرمۂ چشم بصیرت ہی

بنا الفت کی محکم دل مین ہی سد سکندر سے

علی مولا علی ہادی علی ایمان ہمارا ہی ۶ نبی کے بعد ذات پاک مومن کا سہارا ہی
عدو کو بحث کیا جب قول اپنا آشکارا ہی اگر حب علی دوزخ مین لیجاوے گوارا ہی

نہ ہمکو کام جنت سے نہ حور و نسے نہ کوثر سے

جو دلمین تھا کہا وہ برملا جوش محبت مین ۷ نہ کچھ پاس ادب مجھکو رہا جوش محبت مین
خدا بخشے جو کچھ ہم سے ہوا جوش محبت مین معاذ اللہ کیا ہمنے کہا جوش محبت مین

سقر بھاگی جو بوحب علی کی آئی پیکر سے

خطاب لمحک لحمی ہوا شہ کو عطا کس سے ۸ ملا من کنت مولا کا علی کو مرتبہ کس سے
یہ سب اہل بصیرت جانتے ہین ہی چھپا کس سے ولایت علم و دختر رتبہ اعلی ملا کس سے

پیمبر سے پیمبر سے پیمبر سے پیمبر سے

نہین ممکن ہی ایسا صبر ہونا اور ممکن مین ۹ شجاع ایسا ہوا ہی اور نہوگا اور ممکن مین
سخی مثل علی ہرگز نہ دیکھا اور ممکن مین نہ کیونکر ممتنع ہو فیض ایسا اور ممکن مین

زکوۃ الراکعین منصوص ہی تنزیل داور سے

ستم راہ رضا مین ہوکے خوش سر دیجے کس نے ۱۰ پسر راہ خدا مین ایک سائل کو دیے کس نے
کھلایا اور کو خود فاقہ پر فاقے کیے کس نے قطار اونٹونکی بخشی ایک روٹی کے لیے کس نے

سخاوت کا علی کے کوئی پوچھے حال قنبر سے

علی کے مرتبون کا جاننا ممکن نہین اصلا ۱۱ بشر نور خدا کے اصل کو کیطرح جانیگا

علی کے باب مین کہنا ہی کافی بس ہمین اتنا | خدا نے جسکو پہچانا نبی نے جسکو پہچانا
ہمین کیا معرفت اُسکی مگر تائید داور سے

۱۲ علی ہی مالک دنیا علی ہی حاکم عقبیٰ
علی ناظم علی حاکم علی مولا علی آقا
علی مالک علی ضامن ہی دنیا مین جزو کل کا
علی کی ذات سے واقف ہو انسان ہو نہین سکتا
علی والی علی ہادی جہانمین حکم داور سے

۱۳ علی کے مرتبونکا بحر ہی اک بحر بے پایان
قضا فرمان فلک ایوان ملک دربان جہان سلطان
علی کے وصف مین ہی عقل اول سر بسر حیران
ہزارون وصف و نعت حضرت مین شمار انکا نہین آسان
سلیمان شان پیمبر جان بری ہر عیب سے شر سے

۱۴ وصی ختم مرسل شاہ جزو و کل جہان مسکن
فلک توسن عدو دامن تہمتن تن جہان مامن
امام دو جہان ہادی دوران شاہ شیر افگن
چراغ بزم خلت نور بخش وادی ایمن
جبین روشن بدن گلشن سراپا نور داور سے

۱۵ ضیا نور ایمان مصدر احسان ملائک خو
کمان ابرو خطا گیسو منور روبدن خوشبو
بید قدرت ملک خصلت اسد قوت قوی بازو
در رحمت صفا طینت سہی قامت مغبر بو
صنوبر قد سمن بو خد معطر رخ گل تر سے

مخمس بر قصیدہ حکیم مولوی محمد اسمعیل صاحب بریلوی

۱ ہرگز نہین وہ لائق و شایان مرتضےٰ
نور خدا ہی جلوہ دہ شان مرتضےٰ
جو لکھ گئے ہین مدح ثنا خوان مرتضےٰ
بس یہ سمجھ لین دلمین غلامان مرتضےٰ

عالم فروز شمع شبستان مرتضے

۲ انسان مدح عارض و خط کیا بھلا کرے — دو صفحہ و لن التقمر کے ہین یہ رحل پر دھرے
آنکھین ہین یا کہ نور کے دو جام ہین بھرے — زنجیر خامہ بنتے ہین حرفون کے دائرے
کیونکر ہو وصف کا کل پیچان مرتضے

۳ اقوال سیرے وہ ہین جو سبکو قبول ہین — نہ لغو ہین نہ پوچ ہین اور نہ فضول ہین
کہتا ہون ہین وہی کہ جو اصل اصول ہین — آرایش جمال حسینان وہ پھول ہین
جنمین ہی رنگ و بوے گلستان مرتضے

۴ مومن عبث اُداس ہین اور دل ملول ہین — خالص اگر ولا ہی عمل سب قبول ہین
کس کسکو کیا نہ مرتبے اس سے حصول ہین — آرایش جمال حسینان وہ پھول ہین
جنمین ہی رنگ و بوے گلستان مرتضے

۵ گو ایک نور احمد و حیدر ہین ہمسر — کونین کو خدا نے کیا جس سے جلوہ گر
نقص بشر کا گو یہ مقولہ ہی دیکھکر — شمس و قمر مین حسن خداداد ہی مگر
اسمین ہی عکس عارض تابان مرتضے

۶ کیونکر مجاور دل کا نہ ہو عرش پر دماغ — تکیہ ہی در پہ شاہ کے دل کو ہی انفراغ
پُر ہی مے غدیر سے ہر قلب کا ایاغ — اہل نجف کے سینہ ولا سے ہین باغ باغ
کرتے ہین روز سیر خیابان مرتضے

۷ نور رخ علی ہی بلا شک خدا کا نور — کچھ بحث اسمین کرتے نہین ہین جو ذی شعور

لو دو فی سعود نور کے ہین حلقہ در حلقہ

ہو جنکو عذر اُنسے ہی کہنا مجھے ضرور | موسی سے پہلے پوچھ تو لو ماجرا سے حور
تھے وہ بھی مست جلوۂ عرفان مرتضیٰ

۸ اول ہی سب سے نور نبی ہے خدا علیم | ظاہر حدیث سے ہی علی اسمین ہین سہیم
ثابت ہوا یہ قول باسناد مستقیم | دعوی اگر کرین کہ نبیون سے ہون قدیم
موسی و خضر دو ہین گواہان مرتضیٰ

۹ تفسیر دان سورۂ والشمس والضحیٰ | روشن دلان آئنۂ صدق اور صفا
دیکھین بہ چشم غور تو ظاہر ہی برملا | آئینۂ جمال حسینان دہر کا
کتنا خجل ہی پیش حسینان مرتضیٰ

۱۰ ثابت ہی یہ کتاب خدائے کریم سے | موسی نہ تاب لاسکے جلوہ کی بیم سے
ہی کیا بعید قدرت رب کریم سے | عالم مین ہو وہی جو ہوا تھا کلیم سے
رخ سے نقاب اٹھائین جو خوبان مرتضیٰ

۱۱ پہلے تجھے شوق دید کے کس درجہ ولولے | اک ذرہ نور دیکھا تو غش کھاکے گر پڑے
ہم ہوتے اُس گھڑی تو بڑے انکسار سے | صحرا نورد وادی ایمن سے پوچھتے
کس مین ہی تاب نور بیابان مرتضیٰ

۱۲ حقا اصول ملت اہل یقین ہی ایک | آئین پیروان امام مبین ہی ایک
مذہب ہی ایک شرع ہی ایک اور دین ہی ایک | مضمون مصحف دل اہل یقین ہی ایک
عکسی ہم اسکو کہتے ہین قرآن مرتضیٰ

نور والضحیٰ

بین نخل باغ قدرت خلاق کے مصطفٰے ۱۳ شاخین ہین اُنکی حیدر و زہرا بصد فضا
سبطین کل ہین کیون نہ محب یہ کہین بھلا بوے حسن حسین سے عالم مہک گیا

ریحان مصطفٰے ہین یہ ریحان مرتضٰے

اک جا ہون جن و انس گر سب زمانونکے ۱۴ اوصاف لکھ سکین علی کے نشانون کے
قربان شاہزادون کے رتبون کے شانون کے سردار ہین بہشت برین کے جوانون کے

مشہور ہی خطاب جوانان مرتضٰے

سلمان اور ابا ذر و عمار باصفا ۱۵ تھے جان نثار و شیفتہ شیر کبریا
حق ہین انھین کے کہتا ہی لاریب یہ بجا یون تو ہین کشتگان محبت ہزارہا

کیا نام کر گئے ہین شہیدان مرتضٰے

تھے کیا غیور یار سلطان کربلا ۱۶ کھا کھا کے زخم پیاسے ہوے شاہ پر فدا
اُنکی وفا پہ قول یہ جن و ملک کا تھا یون تو ہین کشتگان محبت ہزارہا

کیا نام کر گئے ہین شہیدان مرتضٰے

تحقیق حق ہی جنکی کہ اس دہر مین مراد ۱۷ بیشک حدیث نور پہ ہی اُنکو اعتماد
سمجھے ہوے ہین اپنے دلونمین وہ خوش نہاد کہنے کو اختلاف ہی نوری ہی اتحاد

جو شان مصطفٰے ہی وہی شان مرتضٰے

بے انتہا ہین گو کہ مرے جرم اور خطا ۱۸ مداح پر شفیع ہین جب شیر کبریا
بس ہی تجھے اسی پہ بھروسا جو ہی لکھا سائف کو آفتاب قیامت سے خوف کیا

ابر کرم ہی سایۂ دامان مرتضے

تضمین بر قصیدۂ جناب مستطاب معلی القاب سرد فتر فصاحت و بلاغت مجتہد العصر والزمان جناب مولانا مفتی سید عباس صاحب قبلہ شوستری قدس سرہ کہ در مدح جناب سید الوصیین مولانا و مقتدانا امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نظم فرمودند

۱ پوچھینگے مجھ سے نکیرین امام اور نبی — کون ہین تیرے کہونگا بخلوص قلبی
ہین نبی میرے محمد کہ جو ہین مطلبی — اِلٰی مِنَ اللّٰہ اِمَامٌ قُرَشِیٌّ عَرَبِی
ہم کو خداوند عالم نے عجب امام قرشی عربی عطا کیا

طَیِّبُ الْمَوْلِدِ وَالنَّسْلِ اَغَرُّ اللَّقَبِ
کہ دلا دنگاہ انکی پاک یعنے کعبہ اور لقب انکا روشن ہی

۲ رب ہی اسمرا اور محمد ہین نبی — سید ہاشمی اُمی لقب و مطلبی
کعبہ تو قبلہ ہی قرآن ہی کتاب ربی — اِلٰی مِنَ اللّٰہ اِمَامٌ قُرَشِیٌّ عَرَبِی
ہم کو خداوند عالم نے عجب امام قرشی عربی عطا کیا

طَیِّبُ الْمَوْلِدِ وَالنَّسْلِ اَغَرُّ اللَّقَبِ
کہ دلا دنگاہ انکی پاک یعنے کعبہ اور لقب انکا روشن ہی

۳ شبروہ حق کا ہی اور خاص ہی احمد کا وصی — پھر کیا جس سے ہر اک طالب دنیا روئی
اور اگر کی بھی اطاعت تو حقیقت یہ تھی — اَمَنَ النَّاسُ عَلَی الطَّوْعِ اَوِ الْکُرْہِ بِہٖ
سب ایمان لائے اس جناب کا طوعاً اور کرہاً

وَالَّذِیْ یُنْکِرُہٗ فَھُوَ غَوِیٌّ وَّغَبِیٌّ
اور جو منکر ہی اس جناب کا وہ گمراہ اور بے فہم ہی

۴ رات دن ختم رسل جنکا ثنا خوان خود ہو — لحمک لحمی کہے جسکو رسول خوش خو
جانکر اہل زمان اچھی طرح سے اسکو — ھُوَ مِنْ اَحْمَدَ بِالنَّفْسِ وَقَدْ سَبَّوْہُ
عجب دیکر کہ وہ جناب برابر نفس رسول امین اور زمان معاویہ مین جناب

وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحْمَدَ یَا لَلْعَجَبِ
اور پیغمبر پر درود بھیجتے تھے

پوچھے تھے جو کسی باب مین دین کے دشمن ۵ اُسکی تردید مین کرسکتا نہ تھا کوئی سخن
جانتا اُسکو ہے ہر اک بخداوند زمن وَلَكُمْ مُعْضِلَةً أَعْرَبَ عَنْهَا فُوْرًا
اور جب مسائل مشکلہ حضرت سے پوچھے گئے فوراً
بلسان عربی وبعلم وھبی
بزبان فصیح وبعلم لدنی بیان کیا

قائل معجزہ ہین سارے ملائک اور جن ۶ شام ہوتے ہی نمایان ہوا فوراً ہی دن
اُسکا ثانی ہو کوئی غیر نہین ہی ممکن رُدَّتِ الشَّمْسُ لَهُ ثُمَّ دَنَتْ مِنْ اُفُقٍ
آفتاب عالمتاب رجعت کی بعد غروب کے انکی خاطر اور قریب افق آگیا
ولئن صیرھا راکدۃ لم تغب
اور اگر معجزہ سے حضرت اُسکو ساکن کردیتے تو کبھی غروب نہ ہوتا

مانتا اِسکو ہی ہر اہل زمانہ بہ خدا ۷ کھایا کرتے تھے سدا نان جوین ہی مولا
کیون علی کا نہو آدم سے بھی بڑھکر رتبہ اٰدَمُ قَدْ اَكَلَ الْحِنْطَةَ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ
حضرت آدم نے باوجود منع کے دانہ گندم کھایا
وعلی ترک الاکل لقصد القرب
اور علی ابن ابیطالب بقصد تقرب چھوڑ دیا حالانکہ ممنوع نہ تھے

قدر حیدر سے ہین آگہ ملک وانس وجن ۸ کوئی انکار کرے اُنسے یہ ہے کب ممکن
کیون نہ بڑھجاے سلیمان سے ہمارا حسن وَسُلَيْمَانُ دَعَا اللّٰهَ لِمُلْكٍ فَانٍ
حضرت سلیمان نے ملک فانی دنیا کے لیے دعا کی
وعلی طلب الفقر رضا بالتسغب
اور امیرالمومنین نے اپنے لیے فقر کی دعا فرمائی اور فقر پر راضی رہے

ایک اُنگلی پہ لیا آپنے جبر کو اٹھا ۹ مہد مین آپ نے اژدر کو کیا دو پارا
کہان موسیٰ کلیم اور کہان شیر خدا خَافَ مُوْسٰى لِحِبَالٍ وَعِصِيٍّ وَمَنٰى
حضرت موسیٰ عصاؤن اور رسیون سے ڈر گئے
قتل الحیۃ یوما ھو فی المھد صبی
اور کب انھون نے طفلی مین گہوارہ مین اژدہے کو مارا

دیکھ تو ظلم و ستم آپنے تو چرخ بدخو ۱۰ چاک دل شیعون کے سطح بھلا ہو دین تو
سوچ کر دیدۂ انصاف ذرا وا کر تو صَالِحٌ قَدْ عَقَرُوْا نَاقَتَهُ فَاخْتُرِمُوْا
ناقۂ صالح کو کفار نے پی کیا پس عذاب سے ہلاک ہوے

وَعَلِيٌّ ذُبِحَتْ نِعْمَتُهُ فِي الْمَسْجِدِ
اور جناب امیر کے جسکو نعمت ذبح کیے گئے

حق اولاد علی چرخ دوتا ایسا چھنا	۱۱	عسکری تک رہے محروم تمام آل عبا
غور کی جا ہی مجسان علی واویلا		فَاذَا يَعْقُوبُ وَيُوسُفُ بَيْنَ فَاتَقْعَا
		حضرت ایوب اور حضرت یعقوب سے جو فوت ہوا تھا اسکو ملگیا

وَبُنُوهُ فُقِدُوا سُلْطَنَةً لَمْ تُنْهَبِ
اگر جناب امیر کی اولاد سے ایسی سلطنت جھنی کہ پھر نہ ملی

اسطرح قتل ہوے اور لے آل نبی	۱۲	نہ مکافات ہوئی آج فلک کچھ جنکی
رنج جو ستا ہی راحت بھی ہی اسکو ملتی		وَكَذَا يُونُسُ قَدْ نُجِّيَ مِنْ مِحْنَتِهِ
		اور اسیطرح حضرت یونس کے محنت عظیم کہی سے نجات پائی

وَبَنُو حَيْدَرَةَ فِي بَهْضَاتِ الْمَنْصَبِ
اور فرزندان جناب امیر ہمیشہ شدائد عظیم میں رہے

مورد رنج و بلا گورہے سب اہل ولا	۱۳	ہین مصائب مین مگر سب سے سوا آل عبا
ہو مرے دعوی کی اثبات کو یہ قول بجا		قَدْ اَصَبْتَ اُسَامَةَ وَوُلْدَ الزَّهْرَا
		اسامہ سے فرمایا تمہین پر مین لیکن اولاد جناب فاطمہ پر مصیبتین پڑین

قَدْ رَاهُمْ مِثْلَ غَيْرِهِمْ لَمْ يُنْصَبِ
جو مصیبتین پڑین اولاد جناب فاطمہ پر کسی کو نہین ہوئین

اسقدر جود و سخا آل پیمبر کی	۱۴	نہ رہا کوئی بھی احسان سے اسکے خالی
حق یہ ہی کوئی نہین انکے سوا ایسا سخی		هُمْ كِرَامٌ سَقَى الدَّهْرُ بِكَاسَاتِهِمْ
		حضرات ایسے صاحبان کرم ہین کہ زمانہ نے جنکو پلایا ہے

مَنْ اَتَى جَدَّهُمُ هُوَ كَيْفَمَا لَمْ يُخَيَّبِ
اور انکے پاس جو امیدوار ہو کر حاضر ہوا محروم نہ رہا

انکے رتبون سے ہی آگاہ فقط رب صمد	۱۵	ذہن انسان نہین پا سکتا ہی بجا ہی کہ
سب احادیث ہین ناطق بخداوند احد		نَطَقَ الْعُجْمُ بِاٰيَاتٍ عُلَاهُمْ وَلَقَدْ
		حیوانات بیزبان ان حضرت کے فضائل بین گویا ہوے

خَرِسَ الْاَلْسُنُ مِمَّا تَلَقَّوْا بِالْخُطَبِ
اور جب انھون نے بفصاحت خطبہ پڑھا تو فصحا گنگ ہو گئے

جنکا قرآن مین واصف ہو خداوند احد	۱۶	اُنکے اوصاف کی پا سکتا ہی کب کوئی حد

افضل و اعلم و بمثیل ہی آل امم — هُمُ الْبَاءُ اُولُوا الْعِلْمِ ذَوِی الْفَضْلِ وَقَدْ
اپنے صاحبان عقل و علم فضل سمجھے کرانکی محبت اور شفاعت کے سبب

یُجَیِّ الْخَلْقَ بِهِمْ مِنْ وَرَطَاتِ الْعَطَبِ
خلق کو گرداب ہلاکت سے نجات ہوگی

۱۷ دوست ہون اسکا جو ہی دوست علی کا بالخدا — اُسکا دشمن ہون جو ہی دشمن آل زہرا
صاف کہتا ہون عقیدہ ہی شہا یہ میرا — اَنَا سِلْمٌ لَّکُمْ لَا عَدَا اَکُمْ اَبَدًا
مین ہمیشہ مطیع تمہارا ہون نہ تمہارے اعدا کا

مَعَکُمْ لَا مَعَ مَنْ خَالَفَکُمْ مَنْقَلَبِیْ
اور بازگشت میری تمہاری طرف ہی نہ تمہارے اعدا کی طرف

۱۸ مین کہان اور کہان مدحت سلطان زمن — اُسکی تحریر مین مصروف ملک ہین ہمہ تن
یہ غرض میری ہی مداحی سے مہا اکمن — اِنَّمَا اَکْسِبُ مِنْ مَدْحِ عَلِیٍّ شَرَفًا
مدح امیر المومنین سے اپنے واسطے شرف حاصل کرتا ہون

لَیْسَ یَبْدُو وَبِمَدْحِیْ شَرَفٌ مِنْهُ خَبِیْ
نہ یہ کہ انکا فضل مخفی ہے اور میری مدح سے ظاہر ہو گیا

۱۹ مین فرون حضرت اوصاف شہ قلعہ شکن — قاسم نار و جنان دافع ہر رنج و محن
خسرو کون و مکان مومنون کے ہین ہادی — فَلَقَدْ جَلَّ مَقَالِیْ وَجَمَتْ حَدًّا
بیشک کہ مراتب حضرت کے اسقدر رکھتے ہین کہ جہان انکو نہ سمجھ سکے

حَلَّتْ عَنْهُمَا فِیْ الْعَیْنِ بَدَتْ کَالشُّهُبِ
جہان آنکھ کھولی چاہے مثل شہاب کے درخشان ہوتے ہین

۲۰ مدح حیدر کی نہین جن و بشر سے ممکن — جانتے اسکو ہین جتنے ہین جوان اور سن
کیون نہ تائید خدا اسکو سمجھ لین مومن — اَسْرَعَ الشِّعْرَ کَمَا فِیْ رَمَلٍ مُرْتَجِلٍ
یہ اشعار بحر رمل مین فی البدیہہ خود بخود نظم ہو گئے

وَانْطَوَتْ مِدْحَتُهُ فِیْهِ بِغَیْرِ التَّطَلُّبِ
اور مدح حضرت کی بے کوشش کے ان اشعار مین مندرج ہو گئی

۲۱ حسنہ ہوتے ہین حیدر کے جو سر زد اکدن — خلق لکھ سکتی نہین حضر کا گر پائے سن
کیون نہ ہو قلب پہ ہر شخص کے یہ تمکن — کَیْفَ اَمْلِیْ بِیَرَاعٍ وَمِدَادٍ وَبَنَانٍ
اس قلم بیان اور سیاہی سے کیونکر لکھ سکتا ہون

بَابَ فَضْلٍ سَعِرَتْ فِیْهِ کِبَارُ الْکُتُبِ
ان فضائل کو گنتے بیان مین بڑی بڑی کتابین جھوٹی ہوگئین

قاسمِ رزقِ دو عالم تھے شہ دیں لیکن	۲۲	فاقے حضرت پہ گذرتے تھے وہ دو دو دن
فقر اِس درجہ تھا طینت مین علی کے مرکز		

یَا لَهٗ مِنْ مَلِكٍ مُقْتَدِرٍ ذِیْ هِمَمٍ
عجب بادشاہ عالی قدرت اور عالی ہمت تھے وہ جناب

فِیْ لِبَاسٍ خَشِنٍ عَاشَ وَاَكْلٍ جَشِبٍ
کہ لباس اُن کا گندہ اور درشت اور غذا اُن کی خشک جَو کی روٹی بسر کی

تابعِ حکمِ سلیماں ہین خود کیسے جن	۲۳	زیرِ فرمان ہی ہر اک نار و جنان کا خازن
مفتیِ شرعِ متین کا کشفِ رمزِ باطن		

جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ شَرَفٍ اَوْ فَضْلٍ
وہ سب شرف و فضل خدا نے ہمارے مومنین مین جمع کیا تھا

مَا بِهٖ خُصَّ سِوٰی اَحْمَدَ مِنْ كُلِّ نَبِیٍّ
جو سوائے جناب رسولِ خدا کے ہر نبی کے مخصوص تھا

رات دن کام تھا مولا کا غریبونکی مدد	۲۴	در پے رنج علی رہتے تھے سب اہلِ حسد
کیون فلک اِس ستم و جور کی بھی ہی کچھ حد		

اَصْبَحَ النَّاسُ بِهٖ فِیْ رَغَدِ الْعَیْشِ وَقَدْ
حضرت کے سبب لوگ آسایش مین رہے - اور خود

كَانَ مَا كَانَ مِنَ النَّاسِ اَلِیْفَ التَّعَبِ
لوگون کے ہاتھ سے ایذا مین بسر کیا کیے

حال تو ہے شبِ ہجرت کا زمانہ پہ جلی	۲۵	جان اپنی نہ پیمبر سے عزیز آپ نے کی
ہین احادیث کثیرہ مین یہ حالات علی		

ثَابِتُ الْحَاشِ لَدَی الْحَرْبِ وَفِیْ خَلْوَتِهٖ
جہاد مین مطمئن القلب تھے اور وقتِ عبادت

هَادِیُ الْجِسْمِ مِنَ الْخَشْیَةِ مِثْلُ الْخَشِیْبِ
خوفِ خدا سے مثلِ چوبِ خشک ساکن ہو جاتے تھے

مانتے اِسکو ہین سب دیر و حرم کے ساکن	۲۶	مثلِ حیدر کے وی دل ہو نہین ہی ممکن
اور عبادت مین لرزتا تھا بدن مثلِ مسن		

ذَابَ كَالشَّمْعِ اِذَا اٰبَ اِلٰی مِحْرَابِهٖ
جب محرابِ عبادت مین آئے مثلِ شمع گداختہ ہو گئے

بِفُؤَادٍ هُوَ فِی الْحَرْبِ شَدِیْدُ الْغَضَبِ
اور وہی دل ہو وقتِ جنگ کمال غضب رکھتا تھا

مثلِ حیدر کے سخی کوئی نہ ہوگا نہ ہوا	۲۷	بھوکون کو کھانا دیا اور کیا خود فاقا
حال انگوٹھی کے تو دینے کا ہی قرآن مین لکھا		

هُوَ فِی الْمَسْجِدِ صَلّٰی وَتَزَكّٰی فِیْهِ
مسجد مین نماز پڑھی اور نماز مین زکوٰۃ دی

يَا لَهَا مِنْ قُرْبٍ فِي قُرْبٍ فِي قُرْبٍ
بس عجب طرح کی عبادت تقرب در تقرب ہی

تابع حکم تھے جنکے ملک و حور و جن	۲۸	شرف و قدر سے آگاہ ہین جسکے مومن
حیف ہی فاتو نہین اُس شاہ زمن نے اکدن		غَرَسَ النَّخْلَ عَلَى الْأُحْرَةِ فِي ضِيقِ يَدٍ
		حضرت نے اِن ہاتھون سے نخلستانی یثرب ہاجرت
يَا كُفَّ مَطَرَتْ هَامِيَةً كَالسَّحَبِ		
درخت خرما لگائے جو مثل ابر بہار گہر بار تھے		
ذات جس شاہ کی تھی علم خدا کی معدن	۲۹	سینہ پاک تھا اسرار نبی کا مخزن
مومنو دیکھنا یہ شعبدۂ چرخ کہن		ثُمَّ قَدْ تَرَكَ الدَّهْرُ وَتَرَقَّى قَوْمًا
		پھر ان مرتبون پر زمانے نے حضرت کو اتارا اور
مِنْ بَنِي الْحَرْبِ عَلَى مِنْبَرِهِ الْمُنْتَخَبِ		
بنی امیہ کو منبر سپید پر حضرت نے بلند کیا		
تھے بظاہر جو بنے عہد نبی مین مومن	۳۰	پھر گئے بعد نبی حق سے وہ سب بد باطن
مورد قہر غضب ہوتے نہ کیونکر خاین		وَمَتَى يُورَكْ فِي مَذْهَبِ قَوْمٍ يَبُورُ
		کب برکت ہوتی ہے ایسی قوم مین جو ہلاک ہوے
ذَهَبُوا عَنْ سُنَنِ الْحَقِّ لِجَمْعِ الذَّهَبِ		
اور راہ حق کو چھوڑ کر دولت کے جمع کرنے کو چلے گئے		
ورپے حشمت دنیا ہوے یہ اہل فتن	۳۱	چھوڑا لاشہ کو پیمبر کے بھی بے گور و کفن
کرکے اک مجمع نااہل کو یک جا شمن		فَمَا تَوَاسَنَ اللهَ وَاحْيَوْا بِدْعًا
		پس انھون نے سنت خدا کو ضائع کیا اور بدعت کا رواج دیا
وَأَدَارُوا وُدَّ وَلَا مِثْلَ كُرَاتِ اللَّعِبِ		
اور دولت دنیا کو مثل گیند کے گردش دی		
اِسقدر حیدر کرار تھے راضی بہ رضا	۳۲	ظلم جو جو ہوا وہ سارا سہا صبر کیا
سچ یہ ہی آپ ہی کا حوصلہ اِس مرتبہ تھا		آهِ مَا احْتَمَلَ الظُّلْمَ وَفِي الْعَيْنِ قَذَا
		آہ کیا ظلم اٹھایا کہ آنکھ غبار آلودہ تھی
لِتُرَاثٍ ذَهَبَ الْقَوْمُ بِهِ كَالنُّهَبِ		
اور میراث اُنکی قوم کے ہاتھ سے لٹتی تھی		
پھر گئے شاہ سے یون بعد نبی کے مردم	۳۳	نقد ایمان طلب زر مین کیا سب نے گم

جنگے نیش زنی کے بے مثل کر دم — جرعوہ غصصاً فاکتملت لذتہم
خون جگر کے گونٹ حضرت کو پلا کر اپنی لذتین پوری کین

والجنابات حلاوی کجنی الرطب
اور گناہ مثل رطب کے شیرین معلوم ہوا کرتے ہین

۳۴ کینہ جو حیدر کرار سے رکھتے تھے عدو — پھر گئے بعد نبی آپ سے وہ ہی بدخو
عیش یان خوب کیا چل گیا اُنکا قابو — ان عصاہ نفر من طلقاء فسقوہ
جو رسول خدا کے ہاتھ سے منت رکھکر چھوڑ دیے گئے تھے

فاطاعتہ جحیم ھی ذات اللھب
اگر انھون نے نافرمانی کی تو کیا ہی دوزخ شعلہ زن تو مطیع حکم حضرت کی ہی

۳۵ منکشف جسکی ہدایت سے ہوا نکتہ کن — خلق کی عقدہ کشائی کرین جسکے ناخن
وجد مین اُسکی ثنا سے نہون کیون اہل سخن — ذکرہ یطربنی لا نغم معجبۃ
اُنکا ذکر خصت کا وجد و طرب مین لاتا ہی نہ نغمے

حبہ یسکرنی دون شراب العنب
اور محبت کا حضرت کے مجھکو نشہ ہی نہ شراب انگور کا

۳۶ گو زمانہ مین بہت گذرے نبی اور وصی — معجزہ اُنکا تھا اک ایک صفت اک اک تھی
سب صفاتون کا ہی مجموعہ مگر ذات تری — لیس واللہ عدیل ومثیل لک فی
بخدا کہ نہین ہی آپ کا کوئی مثل و نظیر

سودد او کرم او شرف او ادب
سیادت اور کرم اور شرف اور ادب ہین

۳۷ اہلبیت نبوی دین کے ہین ایسے حاکم — ساتھ قرآن کا اور اُنکا ہوا ہی لازم
اِنکے پیرو جو ہین ایمان ہی اُنکا سالم — اھل بیتکم الامر وفیھم وبھم
یہ وہ خاندان ہی کہ حکومت اور شریعت اُنکے واسطے ہی اور اُنکے ہی ہاتھ مین ہی

قد سمت رتبتھم فوق سنام الرتب
اور رتبے اُنکے سب مراتب عالیہ سے بلند ہین

۳۸ در پے جور و ستم گرچہ تھے پہلے سے عدو — چاہتے تھے کہ بجے آل پیمبر کا لہو
نہ رہے باز ملا جس گھڑی اُنکا قابو — الا من عھد یزید بن طلیق لکم
فرماتا ہی کہ زمانہ یزید سے کہ وہ بیٹا تھا تمھارے ایک

کم دبیح وصبی لک فی الیتم سلے
کیسے کیسے فرزند ارجمند آپکے یتیمی کی حالت مین قید اور ذبح ہوے

کوئی مامن نہین عاصی کو ترے در کے سوا	۳۹	چھوڑ کر آپکے دامن کو کہان جاؤن شہا
نام حضرت کا ہی یا شاہ ہر اک دکھ کی دوا		اِنَّ قَلْبِیْ لَعَلِیْلٌ وَصُرُوْفُ الدُّنْیَا
		دل میرا درد ناک ہے اور گردشین دنیا کی
		مِثْلُ اَیَّامِ بَحَارِیْنَ ذَوَاتُ النُّوَبِ
		مثل ایام بحران کے ہین کہ ہمارے دلمین نوبت بہ نوبت بیقراری ہے
ہین ہر اک حال مین پیرو ترے مولا راضی	۴۰	یاد کر لیتے ہین عسرت مین تری فاقہ کشی
جاہ و منصب پہ بھی یہ رکھتے ہین گردن نیچی		اَصْحَبُ الْعُسْرَ وَالْیُسْرَ وَمَا اُصْبِحُ فِیْ
		آنگدستی اور آسودگی مین رہتا ہون مگر تنگی مین صبح
		جَزَعٍ اَوْ فَزَعٍ اَوْ بَطَرٍ اَوْ طَرَبٍ
		نہین کرتا اور آسودگی کے حالمین خوشی سے سرکشی نہین کرتا
رشک کی اور حسد کی نہین عادت اچھی	۴۱	ہی یہ نزدیک ہر اک اہل خرد کے بھی بری
کرین حاسد جو حسد مجھ پہ تو ہی ناچاری		عَابَ بِیْ الْحَاسِدُ فِیْمَا حُرِمَ الْفَوْزَ بِہٖ
		حاسد میری عیبجوئی کرتا ہی ان فضائل مین کہ وہ انسے محروم ہی
		مِنْ مَزَایَایَ وَلَوْ فَازَ بِہٖ لَمْ یَعِبْ
		اور اگر اسکو نصیب ہوتی تو عیب جوئی نہ کرتا
رات دن ہون ترا مداح امام حق گو	۴۲	کوئی ارمان نہین اس سے زیادہ مجھکو
شرف زائری روضۂ اقدس نجشو		کمتر از مورم و بہتر ز سلیمانی تو
		هَاكَ مَا اُنْشِدُ اُفْدِیْكَ بِاُمِّیْ وَاَبِیْ
		قبول کیجیے میرے ان اشعار کو فدا ہون آپ پر میرے باپ اور مان

تضمین بر شمع و مع از تصنیفات جناب مستطاب مفتی سید عباس صاحب اعلی اللہ مقامہ و اسکنہ اللہ فی بحبوحۃ جنانہ

شمع و مع

شہے کو دو جہان رازیب و زین ست	۱	امامے کو نبی را نور عین ست

عجب حالش بروز مشرقین ست | سرور دل در آغاز حسین ست
در انجامش سراسر شور و شین ست

تباشد چون دل شادیم رنجور ۲ | ز نیرنگیست هر دم چرخ مقهور
ندیده این تغیر چشم جمهور | نبی شد روز عیدش مرکب نور
شفق بر سینه اش در روز عاشور

شمع

شده ثابت زپے در پے روایت ۳ | که سال چارمی بوده ز هجرت
بروز سوم شعبان ببرکت | چو آن ماه شبستان شهادت
جهان را نور بخشید از ولادت

چو پیدا شد همان دم پاک بنیاد ۴ | پے سجده جبین بر خاک بنهاد
مبارکباد گفته رب عباد | پیمبر را نشاط تازه روداد
چنین با دخته خود کرد ارشاد

خدا مقبول کرده التجایم ۵ | بدرگاهش اجابت شد دعایم
چنان محکم شده اینده برایم | که من از دست خود شیرش نمایم
نه خواهی داد شیرش تا نیایم

روان و جان احمد بود دم او ۶ | گوارا بد نه رنج یک دم او
نظر کردی چو چشم پر نم او | مهین انگشت دادی در فم او

ازان مخلوق شد لحم و دم او

چنین رحمت بر او از کبریا بود
زبان زد در مدینہ جا بجا بود

۷

زانگشت نبی نشود نما بود
غذا یش از زبان مصطفےٰ بود

لعاب مصطفےٰ اورا غذا بود

همین طور آن امام نجت فیروز
روایت میکند راوی دلسوز

۸

نہ شد از شیر مادر بہرہ اندوز
ز نور مہر آن ماہِ دل افروز

بگیده شیر تا یکماه و ده روز

دمع

همین شه کو عزیز مصطفےٰ بود
نثارش روح پاک مرتضی بود

۹

برادر از جان و دل زہرا فدا بود
و بے آن روز کاندر کربلا بود

سه شب تا روز بے آب و غذا بود

گرفتار بلا گردید آنجا
کجا شربت کجا تبرید آنجا

۱۰

نہ فریادش کسے بشنید آنجا
زبان خشک میخاوید آنجا

وران حالش نبی کے دید آنجا

دریغا کو دل خیر النسا بود
چها قدرش به پیش کبریا بود

۱۱

دریغا شه کہ ابن مرتضےٰ بود
غذا اول لعاب مصطفےٰ بود

در آخر آب شمشیرش غذا بود

شمع

۱۲ بهر کوچه چو شور عید برخاست — به تن هر یک لباس خوش به پیراست
بُد آن دم حال شه این بے کم و کاست — لباس نو چو روز عید میخواست
خدا بر قامت او حلّه آراست

۱۳ رسید این حکم بر حوران جنت — لباس سُرخ از الوان جنت
بدوزند از پئے سلطان جنت — رساند آن حله را رضوان جنت
که پوشد سید شُبّان جنت

دمع

۱۴ چو قصد کوفه سلطان عرب کرد — گوارا بر ملا رنج و تعب کرد
غریب و بے وطن خود را لقب کرد — ولے در کربلا کارے عجب کرد
لباس کهنه از زینب طلب کرد

۱۵ چنان در کهنگی افزوده باشد — که هر جا خسته و فرسوده باشد
ز دست دشمنان مطرود باشد — که تا در جسم پاکش بوده باشد
ز عریانی مگر آسوده باشد

۱۶ دلا ظلمی که بر شاه زمان رفت — صدائے نوحه زان بر آسمان رفت
در بغا ظلم تازه این زمان رفت — دمے کز عالم آن جان جهان رفت
عجب جورے بر او از ساربان رفت

همین انصاف باشد دور گردون ۱۷ که نعش سید مغموم و محزون
بود افتاده بے سایه بدین گون زمین تفتیده و صحرا پر از خون
جراحات بدن از انجم افزون

رسول حق گریبان چاک ایواے ۱۸ بتول و مرتضیٰ غمناک ایواے
چنین ظلمے نه افلاک ایواے برهنه جسم او بر خاک ایواے
بریگ گرم نعش پاک ایواے

که گرید بهر بیکس مادرش نیست ۱۹ کند ماتم که بر او خواهرش نیست
که گردد پاسبانش چاکرش نیست غریبی نوحه خوانی بر سرش نیست
کهن پیراهنے هم در برش نیست

شمع

همه تن او عزیز مرتضے بود ۲۰ سراپا ذات او نور خدا بود
مگر مکنون چو رمز کبریا بود دو جایش بوسه گاه مصطفےٰ بود
وزین جا هر دو جانور وصفا بود

خجل ماه مبین از حسن رویش ۲۱ پریشان سنبل جنت ز مویش
دلے دو جا که کردم گفتگویش یکے پیشانی و دیگر گلویش
که می تابد نور از هر دو رویش

بدآن گل شرع و ایمان گلشن او ۲۲ بدآن لعلے که زهرا معدن او

بُد آن گوہر کہ حیدر مخزن او | شب از نور جبین و گردن او

عبان میگشت جاے بودن او

دمع

۲۳ | محبان علی با قلب رنجور | کہ گویم بشنوید این قول مشہور
بہمین جا ہا کہ ذکرش گشت مسطور | فغان کین ہر دو جاے پاک و پرنور

بخون آغشتہ شد در روز عاشور

۲۴ | چو با سبط پیمبر جنگ گردید | سیاہ شام از جان تنگ گردید
مگر صد حیف این نیرنگ گردید | جبین زخمی ز تیر و سنگ گردید

چنان کز خون خود گلرنگ گردید

۲۵ | چو شہ فرمود بہر جنگ آہنگ | عجب دوری نمود این چرخ نیرنگ
کزان شد عرصہ بر آل نبی تنگ | فغان زان سنگ کا مد اندران جنگ

کہ شد پیشانیش مجروح زان سنگ

۲۶ | ز پیشانی انور بُد روان دم | کہ ظلم تازہ کردہ چرخ اظلم
کزان لرزان زمین شد چرخ شد خم | خدنگے بر جنک آمد در آن دم

کہ شد پر خون دہان شاہ عالم

۲۷ | شہے کو نور چشم مرتضے بود | شہے کو دلبر خیر النسا بود
گلویش بوسہ گاہ مصطفے بود | در آن گردن کہ شمع با صفا بود

عجائب جلوهٔ نور خدا بود

۲۸ دریغا اہل کوفہ از پئے طمع — بکردہ کعبهٔ اسلام را قمع
چنین ظلمی نہ کردم تاکنون سمع — در آن صحرا کہ بودند اہل کین جمع
زباد و جور گل گردید آن شمع

۲۹ نبودہ قابل خنجر گلویش — کہ بودہ طاہر و اطہر گلویش
دم آخر نہ ہم شد تر گلویش — روان گردید خنجر بر گلویش
ندید آن وقت پیغمبر گلویش

۳۰ کشید نداہل کین از قفاش ز نیش — بخاک و خون مدام آغشتہ جبینش
نویسم من چہ احوال حزینش — چہ گویم از گلوے نازنینش
اذیت میدہد شمر لعینش

۳۱ خبر شد آہ بنت مرتضے را — کہ ظالم می کشد شاہ ہدا را
ندا این کرد شمر بیحیا را — خدا را اے لعین کم کن جفا را
مر بجان بوسگاہ مصطفے را

۳۲ حسین از داغ دلداری کہ دارد — حسین از زور و انصاری کہ دارد
حسین از غم علمداری کہ دارد — حسین از زخم بسیاری کہ دارد
ز غمہاے دل آزاری کہ دارد

۳۳ بر یگ گرم یکدم راحتی نیست — برائے یک سخن ہم طاقتی نیست

تر اندک بحالش رافتی نیست | بقا از بهر او تا ساعتی نیست
درین حالت به خنجر حاجتی نیست

تو خود انصاف کن شیطان ثانی | ۳۴ | چه حالت دارد از تشنه دهانی
عبث باشد به حلقش تیغ رانی | که با این غصه واین ناتوانی
کجا باشد امید زندگانی

به بین خونی که از جسمش روان ست | ۳۵ | ز بے آبے تن بیکس طپان ست
نبی را اے لعین این جان جان ست | نه می بینی که مولانا توان ست
نه خنجر دم نزع روان ست

پئے یکجان فنا هم ماتمی چند | ۳۶ | یکی قلب حزین بهرش همی چند
چه حاصل گر بیارم مرهمی چند | ز زخم کاری و رنج و غمی چند
نخواهد زیستن الا دمی چند

پے حق می نماید جان نثارے | ۳۷ | چه خوش باشد بجی او را سپارے
بمنت گویمت با آه و زارے | چه باشد گر بحالش وا گذارے
عجب دارم ز تعجیلے که دارے

مکن این التماس و عرض مارد | ۳۸ | که او هر دم دمی آخر شمارد
مگر خواهی خدا اجرت نگارد | بکن صبرے کزین درد یکه وارد
بکام دشمنان خود جان سپارد

بگو زین مضطر و شش در چه خواهی ۳۹ ازین فاقه کش و لاغر چه خواهی
به بین حالش ازین بدتر چه خواهی پس از قتل علی اکبر چه خواهی
ازین غم سخت تر خنجر چه خواهی

زجورت شد دل زهرا دو پارا ۴۰ چه زحمت میدهی آل عبارا
نه داری یاد قهر کبر بارا چه بیرحمی ست اے قاتل خدارا
مدارا کن مدارا کن مدارا

بسا این رنج از دنیا کشیدست ۴۱ زجور اشقیا ایذا کشیدست
چه صدها زخم این تنها کشیدست زشب تا روز محنتها کشیدست
کنون در خاک و خونی وا کشیدست

دل خسته ز رنج و غم کباب ست ۴۲ ز بے آبے زبان در پیچ و تاب ست
بده آبے که این کار ثواب ست جگر از تشنگی در التهاب ست
بزیر لب صداے آب آب ست

نمیدانم که این شامی بگیرد ۴۳ ز آب این جان کامی بگیرد
نمیدانم چه انجامی بگیرد بده مهلت که آزاے بگیرد
ز دست مرتضیٰ جامی بگیرد

نمی دانی که هستم بوترابے ۴۴ درین دنیا براے کامیابی
براے عاقبت جوئے خرابی ترا در سر بریدن این شتابی

چہ بید روی چہ بیباک از عذابی

خدارا شرم کن در یار دان ست ۴۵ مگر جان نبی تشنہ دہان ست
ہمین مطلب برائے امتحان ست چہ مہمانے کہ جان یک جہان ست

جہانے را بہ رحمت میزبان ست

بجاہ و رتبہ ہا کارے ندارد ۴۶ بجز امر خدا کارے ندارد
باین دار فنا کارے ندارد بدنیا رشما کارے ندارد

بجز ذکر و دعا کارے ندارد

اگر پیک خرد بر سر دوانی ۴۷ نیابی مثل او در رتبہ ثانی
مگر ظالم بجائے مہربانی تو او را در چنین تشنہ دہانے

بآب تیغ کردی میہمانی

نمی دانی تو آداب دم ذبح ۴۸ شنو از من لعین وابی دم ذبح
بود مذبوح سیرابی دم ذبح نباشد چون تو قصابے دم ذبح

بہ جیوان میدہند آبی دم ذبح

بود جان محمد این نمازی ۴۹ کہ از حق یافت تاج سرفرازی
نظر کردہ بعزو شان غازی سزد از بہر آن شاہ حجازی

کہ فرش از پردہ ہائے دیدہ سازی

عجب دارم ترا پروائے او نیست ۵۰ وگر نہ کیست کو شیدائے او نیست

کسی غیر از حسن همتای او نیست | روائی غیر دل ماوای او نیست
خس و خاشاک صحرا جای او نیست

عجب شان و شکوه شاه دین بود | ۵۱ | که زد آگاه هر یک مومنین بود
بحق کو بهتر از عرش برین بود | مکانش پشت خیر المرسلین بود
نه جایش زیر پایت اے لعین بود

ز ادرج طارم علیا فرود آے | ۵۲ | ز بام کعبه و بیت فرود آے
به منت گوئمت حقا فرود آے | ز صدر سینه آقا فرود آے
فرود آی شقی زینجا فرود آے

نظر کن بر جراحت ها تو اندک | ۵۳ | که ایذا می رسد هر دم ز یک یک
مگر تکلیف سخت این ست اینک | که از بار تو پیکان های ناوک
فرو رفت ست در جسم مبارک

مشو نشتر زن آل محمد | ۵۴ | حذر از کشتن آل محمد
نه بر کن گلشن آل محمد | بر و اے دشمن آل محمد
به ترس از شیون آل محمد

ز خون شاه بے یاور حذر کن | ۵۵ | مکن قتلش تو از خنجر حذر کن
ز شور عرصه محشر حذر کن | ز عدل حضرت داور حذر کن
ز قهر احمد و حیدر حذر کن

۵۶ ز قلب مضطر زهرا به پرهیز ز رنج شوهر زهرا به پرهیز
ز قتل دلبر زهرا به پرهیز ز شرگان تر زهرا به پرهیز
ز آه دختر زهرا به پرهیز

شمع

۵۷ پس از مرگ رسول شاه بطحا حزین و پر الم میماند زهرا
پس از شش ماه با صد رنج و غمها شنیدم رفت چون زهرا ز دنیا
مسلم شد برو درجات علیا

۵۸ مگر از انتقالش مرد و هر زن شده در ماتمش مصروف شیون
ولی از فرقت آن سایه افگن روان گشت از مدینه ام ایمن
که سازد در میان مکه مسکن

۵۹ به غم می یافت او شیر صمد را حزین میدید جان اب و جد را
بدید این رنجهای لاتعد را بخود گفته رسانم دور خود را
پس از زهرا نه بینم این بلد را

۶۰ همین گفته روان شد ام ایمن بسوی کعبه با صد شور شیون
مگر از گردش این چرخ پر فن قضا را تشنه شد در جحفه آن زن
نمود از تشنگی جان عزم رفتن

۶۱ و فور تشنگی چون نیمجان کرد توسل سوی خاتون جنان کرد

توکل بر خدا سے اِنس و جان کرد | | در آن دم رو بسوے آسمان کرد
فرو خواباند چشم از دل فغان کرد

الٰہی این نحیف و لاغر تو | ۶۲ | غریب و عاجز و هم شش در تو
امان خواهد ز کے غیر از در تو | | کہ یارب کیستم فرمان بر تو
کنیز دختر پیغمبر تو

روا کن حاجتم حاجت روایا | ۶۳ | منم گو مورد جرم و خطایا
ز تو داریم امید عطایا | | باین نسبت کہ من دارم تو آیا
روا داری عطش بر من خدایا

ز افراط عطش ناورده تابے | ۶۴ | فغان میکرد با حال خرابی
یقین شد داد عمر از من جوابے | | در آن حالت کہ بودش اضطرابی
فرود آمد ز جنت دلو آبے

دلا دیدی تو عزو احترامش | ۶۵ | قریب ختم نا بوده کلامش
خدا از آب جنت داد جامش | | ازان نوشید و پس تا هفت عامش
نه شد حاجت سوی آب و طعامش

دمع

کنیز فاطمه از لطف تو زیست | ۶۶ | مگر از تشنگی آبش چه بگریست
چکمت لب کشاید رتبه کیست | | نمیدانم خدایا مصلحت چیست

گریۂ فرزند زہرا تشنہ لب نیست

بخاک افتادہ ابن بوتراب ست ۶۷ دلش از تشنگی گویا کباب ست
بخیمہ خواہرش دربیچ و تاب ست گلویش زاب خنجر کامیاب ست

بزیر لب صدائے آب آب ست

ز دریا بہرہ در قوم جہول ست ۶۸ ولیکن تشنہ لب آل رسول ست
چہ گویم شرح آن احوال طول ست سکینہ دختر ابن بتول ست

لبش پژمردہ و خاطر ملول ست

در ینجا شاہ اجابے ندارد ۶۹ پئے آسایش اسبابے ندارد
ز سوز العطش تابے ندارد علی اصغر غرد خوابے ندارد

جگر تفتیدہ و آبے ندارد

شمع

صحابہ حاضرین بزم سرور ۷۰ کہ راوی اند بہر قول اکثر
خصوصاً حضرت سلمان و بوذر روایت می نمایند از پیمبر

کہ گرم خطبہ شد بالائے منبر

در آن حالیکہ آن سلطان بطحیٰ ۷۱ بہ امت می نمودی موعظتہا
ز سوئے خانۂ زہرا قضا را بگوش پاک او آمد در اثنا

صدائے گریۂ فرزند زہرا

پیمبر با حسین تشنه ناکام ۲، عجب میداشت انس از حکم علام
چو سر زد گریه شد زان نیک انجام نبی را از شنیدن رفت آرام
فرود آمد سخن ناکرده اتمام

پسر چون دید روی شاه عادل ۳، نه گریه کرد باز آن خوش شمائل
روایت میکند راوی کامل پس از آرامش آن پارهٔ دل
مخاطب گشت با حضار محفل

که من حق گویم و هم حق نیوشم ۴، عجب ناید از این فرط جوشم
نه آن باشم که امر حق بپوشم چو آواز حسین آمد بگوشم
جدا گردید صبر و عقل و هوشم

دمع

حسینش بُد گرفتار بلایا ۵، ز جور کوفیان کردے شکایا
ازین آگه پیمبر شد نه آیا فغان از روز عاشورا خدایا
همان لخت دل خیبر ابسرایا

ز جور طالبانِ زر بد اندیش ۶، ز ظلم و بدعت کفار بدکیش
ز دودِ دوری احباب دلریش چها از رنج و محنت داشت در پیش
فغان میکرد بر تنهائی خویش

که من هستم نبی را یادگارے ۷، ندارم آشنائے جان نثارے

درین حالت کہ مشکل ہست کارے | کہ آیا ہست یارے دوستدارے
معینے جان نثارے غمگسارے

کسی مداح دلدارے نیسکرد | ۸ | بابن مرتضی یارے نیسکرد
عدد ہم کم دل آزارے نیسکرد | کسی پروائے آن زارے نیسکرد
دران حالش مددگاری نیسکرد
خمسہ بر ہفت بند کاشی علیہ الرحمہ

رہ گئے تنہا جو زمین خسرو دنیا و دین | ۱ | ملتجی تجھے بخشش امت کے باقلب حزین
ہو کے نازل نا گہان بولے یہ جبریل امین | السلام اے سایہ ات خورشید رب العالمین
آسمان غرو تمکین آفتاب داد و دین

کہتا ہی بعد از تحیت یون جناب کبریا | ۲ | صابر و شاکر مرے صد مرحبا صد مرحبا
آجتک پیدا ہوا تجھ سا نہ کوئی باوفا | صاحب یونون بالیقین آفتاب اسما
قرۃ العین بعمرک نازش روح الامین

اسگھڑی ہین گو بظاہر آپ بے فوج و نشان | ۳ | یا رویا ور بیٹے بھائی خویش ہین سارے طپان
پر خدا نے آپکو بخشی ہی ایسی غرو شان | در جہان از روے حشمت چون جہانے در جہان
بر زمین از روے رفعت آسمانی بر زمین

برکت تربت سے تیری ہی مسیحا مستفیض | ۴ | ہین تو اب گریہ سے جرجیس و موسی مستفیض
کیون نہو حاتم سے تیرے ساری دنیا مستفیض | از عطائے دست فیاض تو دریا مستفیض

وزریاض نزہت طبع تو رضوان خوشہ چین

بہتر از طوف حرم ہی قبر کا تیری طواف ۵ تجھہ پہ دنیوالونکے سہر ہر دم ہین بیشک معاف
مرتبے حق نے تجھے بخشے ہین ایسے اصاف صاف کاتب دیوان امرت موسی دریا شگاف

باب پردہ دار بام قصر عیسی گردون نشین

تیسرا کوفاقہ ہی اور ہو سراسر غرق خون ۶ حق مین جلادون کے پر کتے نہین حرف زبون
حق یہ ہی پیدا ہوا جیسے کہ یہ گردون دون نقشبند کاف نون از بہر فطرت تا کنون

ناکشیدہ چون مہ خسار تو نقش مہ جبین

آج تیرے سامنے ہین یہ سب اسرار غیب ۷ عرش سے تا کربلا روشن ہین یہ انوار غیب
کیون نہ ظاہر تجھپہ ہون جتنے کہ ہین آثار غیب مقصد تنزیل بلغ مرکز اسرار غیب

مطلع تیلوہ شاہد مقطع جبل المتین

زخم کا تیرو تبر کے کچھ نہین تجھکو خیال ۸ کپڑے سارے خون سے خوبش و اعزا کے ہین لال
آفرین صد آفرین اے فاطمہ زہرا کے لال مثل تو چون شبہ ایزد در ہمہ عالم محال

وربود ممکن نہ الا رحمۃ للعالمین

حشر تک ہی سبز تجھسے مرغزار لوکشف ۹ ذات سے تیری ہوا عزو وقار لوکشف
باپ وہ تیرا ہی بیشک تاجدار لوکشف عالم علم لدنی شہ سوار لوکشف

ناصر حق نفس پیغمبر امام المتقین

راہ خالق مین لٹایا تنے سب سامان عمر ۱۰ صدقے ہیت پر کیے تنے گل و ریحان عمر

نذر اب کرتے ہو حق کو گوہر غلطان عمر | ناشنیدہ از زمان مہد تا پایان عمر

بیر ضاے حق زتو حرفی کہ ام کاتبین

وصف تبرے استقدر قرآن مین ہین باشد و مد | امٹ نہین سکتے ہین وہ اعدا کرین گو لاکھ کد
شان مین تیرے پدر کے ہی یہ قول مستند | آنکہ مداحش خدا ہمدم رسول اللہ بود

گر کسی ہمتاش باشد ہم رسول اللہ بود

خمسہ بر غزل شاہ نیاز احمد صاحب مرحوم

خواہی رسی بہ رتبۂ عرفان اولیا | ۱ | آگہ شوی ز رمز فراوان اولیا
باشی بہ حشر در صف خاصان اولیا | ای دل بگیر دامن سلطان اولیا

اعنی حسین ابن علی جان اولیا

شاہی کہ او شفاعت کبرا بسر خرید | ۲ | آن عاشقی کہ جلوۂ حق زیر تیغ دید
در صبر مثل او نہ کسی دید نہ شنید | ذوق دگر بجام شہادت از و رسید

شوق دگر بہ مستی عرفان اولیا

الحق کہ راز دان خفی و جلی ست او | ۳ | حقا کہ ابن فاطمہ سبط نبی ست او
بہتر ازین شنو کہ بگویم کہ کیست او | چون صاحب مقام نبی و علی ست او

ہم فخر انبیا شد و ہم شان اولیا

تاراج شد ز ظلم شبستان ہستیش | ۴ | بے آب خشک گشت گلستان ہستیش
جانم فدا بر تبہ و شان ہستیش | تا کرد صرف حق سر و سامان ہستیش

گوے سبق ربود زمیدان اولیا

۵

قد سرو جوئبار ریاض شہادت ست
یا فی البدیہہ رکن اذان و اقامت ست
نور خدا ست شرح سراپا چہ حاجت ست
روی نکوش مطلع صبح سعادت ست

سیمای او ست شمع شبستان اولیا

۶

انموذج کمال الٰہی ست صورتش
شمع رہ وصال الٰہی ست صورتش
صل علی جلال الٰہی ست صورتش
آئینہ جمال الٰہی ست صورتش

زان روشنہ است قبلہ ایمان اولیا

۷

از بہر کامیابی روز جزا حسین
کردہ نیاز از تو خوشا التجا حسین
مداح خواستگار ہمین ست یا حسین
دارد نیاز حشر خود امید با حسین

با اولیا ست حشر مجان اولیا

مخمس بہ سلام جناب دلگیر مرحوم و مغفور

۱

تجاوز مسلک حق سے سر مو ہو نہین سکتا
خلاف قصد دل انسان کا قابو ہو نہین سکتا
نم محراب کعبہ مثل ابرو ہو نہین سکتا
ورائے ابروے شہ ہمسے اب رو ہو نہین سکتا

سوائے سمت قبلہ سجدہ ہر سو ہو نہین سکتا

۲

تفاوت حق سے حیدر کو سر مو ہو نہین سکتا
ولی حق کوئی جز شاہ خوش خو ہو نہین سکتا
ولائے غیر کا اس دل پہ قابو ہو نہین سکتا
ورائے ابروے شہ ہمسے اب رو ہو نہین سکتا

سوائے سمت قبلہ سجدہ ہر سو ہو نہین سکتا

غزالِ کعبہ سے ہم چشم آہو ہو نہیں سکتا	۳	کوئی مطلع مثالِ بیتِ ابرو ہو نہیں سکتا
مرے دعوے سے منکر کوئی حق جو ہو نہیں سکتا		سلامی وصفِ لطفِ شاہِ خوش خو ہو نہیں سکتا
رہِ پیچیدہ ہے دخلِ اک سرِ مو ہو نہیں سکتا		
مقرر تھی ازل سے اِسطرح تقدیرِ ربانی	۴	کہ شہ ہوں ہاتھ سے مسلم کے راہِ حق میں قربانی
اِسی باعث سے ظاہر کر دیا یہ رازِ پنہانی		کہا شبیر نے آیا جو ہر قتلِ نصرانی
مجھے معلوم ہے قاتل مرا تو ہو نہیں سکتا		
زبان دس کے ہے دنیا میں ورِ ساقیِ کوثر	۵	کیا دو ٹکڑے مرحب اور دو حصہ کیا عنتر
ملک کی تھی ندا قربان ترے ای حیدرِ صفدر		اکھاڑا جب درِ خیبر علی نے بولے پیغمبر
مرا سا بازو اور یہ زورِ بازو ہو نہیں سکتا		
جو شہ چاہیں تو خارستاں بنجائے ابھی گلشن	۶	جو ہو صد سالہ مردہ اٹھ کھڑا ہو چھوڑ کر مدفن
یہ ہیں معجزہ نما دیکھنے تھے دوست اور دشمن		دعائے شاہ روسے رباح ایسا ہوا روشن
بجز اعجازِ زنگی بچہ سر ہو نہیں سکتا		
پڑھا رنین جز جو دوشِ پیغمبر کے فارس نے	۷	جز اک لعمرک اے مولا کہا ہر طب و یابس نے
جو نسبت سحر سے اعجاز کو دی قومِ ناکس نے		کہا اعدا کے شہ نے چاند دو ٹکڑے کیا کس نے
یہ روشن ہے کہیں اعجاز جادو ہو نہیں سکتا		
وہ سب ہر باز ہر کا چین تھا چشمِ عابدین	۸	شہ دیں کا وہ جسم بیکفن تھا چشمِ عابدین
حرم کا صدمۂ طوق و رسن تھا چشمِ عابدین		ہم سر سے دریا موج زن تھا چشمِ عابدین

کہ ہر دم آنسوؤں سے جام مملو ہو نہیں سکتا

علی تجھے نورِ حق اور جسم عباس کا سا تھا ۹ اسی کی دید سے موسیٰ کو عشق امن میں آیا تھا
یہ تھا اک راز سربستہ کہ جو اب تک نہ پایا تھا بجا عباس کے لاشہ نے منہ اپنا چھپایا تھا

سوائے اہلِ زمین عرشِ رشید کا رو ہو نہیں سکتا

یہ تھا شوقِ ولی عباس کا سر کو کٹا دوں میں ۱۰ اگر مولا رضا دیں ان کی اعدا کو ہٹا دوں میں
سکینہ میری پیاسی ہے اسے پانی پلا دوں میں کہا عباس نے شہ نے تجھے کیونکر رضا دوں میں

کہ اپنے ہاتھ اپنا قطع بازو ہو نہیں سکتا

ہوا جب کربلا میں جمع سارا شام کا لشکر ۱۱ پیامِ صلح لیکر آیا ابن سعد بداختر
کہا شبیر نے منظور مجھکو خود نہیں ہرگز جب آیا ذکر بیعت بولے شہ فرزند پیغمبر

مطیع کافر و مکار و بدخو ہو نہیں سکتا

ہوا جب نہر پر قبضہ علمبردار سرور کا ۱۲ بھرا مشکیزہ پانی سے شہ والا کی دختر کا
رہا چرچا جہان میں حشر تک یہ اس دلاور کا سوا عباس غازی کے کہ وہ طالب تھا کوثر کا

رہے پیاسا کوئی سقہ لبِ جو ہو نہیں سکتا

پدر کے غم سے اک صدمہ ہے زہرا کے کلیجہ میں ۱۳ الم ہے دوسرا محسن کا زہرا کے کلیجہ میں
لکھوں کس طرح غم کیا کیا ہے زہرا کے کلیجہ میں غمِ شبیر کا درد ایسا ہے زہرا کے کلیجہ میں

کہ مطلق ذکرِ درد و ضربِ پہلو ہو نہیں سکتا

یہ نورِ کبریا میں ذرہ ذرہ اس کا قائل ہے ۱۴ بھلا تشبیہ کو پھر کون شے ان سے مقابل ہے

بس اے طبع رسا بس چپ یہان سبحان وائل ہے
سراپا شاہ کا لکھنا نہایت کار مشکل ہے

پریشانی مین کیا اک وصف گیسو ہو نہین سکتا

۱۵ رخ شہ کے مقابل چاند ہو دعوی باطل ہے
جو حسن اس رخ کو حاصل ہے قمر کو کب وہ حاصل ہے
وہ جوہر ہے عرض ہے وہ ناقص ہے یہ کامل ہے
سراپا شاہ کا لکھنا نہایت کار مشکل ہے

پریشانی مین کیا اک وصف گیسو ہو نہین سکتا

۱۶ یہ وہ زلف رسا ہے صدقے جسپر شیعون کا دل ہے
یہ وہ رخ ہے خجل جسکے مقابل ماہ کامل ہے
ثنا گیسو و رخ مین ہین جب عجز حاصل ہے
سراپا شاہ کا لکھنا نہایت کار مشکل ہے

پریشانی مین کیا اک وصف گیسو ہو نہین سکتا

۱۷ وہ موتی جنکو زہر آثار مژگان مین پروتی ہو
ضیا جنکی ضیاء انجم و مہتاب کھوتی ہو
سمجھے ڈر ہے کہین تشبیہ یہ ناقص نہ ہوتی ہو
گرے جو اشک آنکھون سے غم شہ مین وہ موتی ہو

سوا اسکے گہر ہر ایک آنسو ہو نہین سکتا

۱۸ کہا سفاک نے اقرار کر چپ ہو کے سوؤنگی
نہ اب ناقون سے شب کے چین مین جاکم کا کھوؤنگی
نہ پیٹونگی نہ روؤنگی نہ منھ اشکون سے دھوؤنگی
سکینہ نے کہا اے شمر چلا کر نہ روؤنگی

اگر غم مین پدر کے ضبط آنسو ہو نہین سکتا

۱۹ یہ شوق وصل تھا شہ کو کہ سر بھی بار گردن تھا
ہر اک دم ہر گھڑی مشتاق آب تیغ دشمن تھا
مثال شمع سر کٹنے سے دونا نور روشن تھا
خط باریک خنجر گردن شہ پر مزین تھا

سواد نجف کے خوشنما مو ہو نہین سکتا

ہوے جو ظلم زہرا پر شواہد اُسکے کافی ہین ۲۰ غلط ہین سب خلاف اُنکے جو محو نوشگافی ہین
زبانی تو محب ہین کہنے کو صوفی صافی ہین ہمیشہ صدمۂ پہلوے زہرا کے منافی ہین
درست ان لوگون سے پر کوئی پہلو ہو نہین سکتا

مقدر ساتھ تھا زخم پدر اور بیٹے کا مرنا ۲۱ عبا سر پر کی اور اُنکا شلوکا خون مین بھرنا
کہان بازو کہان حلقوم نادان غور تو کرنا قضا کو کرنا ہم پلہ تھا اصغر شاہ سے ورنہ
گلے اور ہاتھ مین نادک ترازو ہو نہین سکتا

متاع نیک کا مداح اب پرسان نہین کوئی ۲۲ صلاح و خیر عقبیٰ کا بھی اب جویان نہین کوئی
بجز قصد زیارت فکر اب شایان نہین کوئی تعجب ہی مجھے دلگیر گر سامان نہین کوئی
غم شہ مین بیابان مرگ بھی تو ہو نہین سکتا

تخمس بر سلام مرزا فصیح صاحب مرحوم و مغفور

تلاش عقل نے جب رتبۂ ثواب کیا ۱ بیان فضل غم شہ کو انتخاب کیا
زبان نے ورد یہی شعر لاجواب کیا سلام اُسپہ جسے حق نے کامیاب کیا
جہان مین شاہ شہیدان عطا خطاب کیا

گیا جو لڑنے کو رن مین وہ یادگار علی ۲ تمام فوج عدو شاہ دو جہان پہ گری
کمال ضعف سے غش کھا کے نور چشم نبی گر از زمین پہ جس دم وہ خلد کا سنوری
ملک پکارے کہ حضرت نے پا ثواب کیا

عدو خیال مین لائے نہ خوف محشر کو ۳ پھرایا کوفہ مین سر کھولے آل اطہر کو

مجھے کمال تعجب ہی کرکے اِس شر کو | وہ کس طرح سے دکھائینگے منھ پیمبر کو
جنھون نے حضرت زینب کو بے نقاب کیا

۴ غریز و سرور بیکس کے زخم تیر و تبر | تجھے بیحساب کہ سب چور تھا تن اطہر
مگر ثبوت پہونچتا ہی یہ زردے خبر | ہزار و نہ صد و پنجاہ زخم تھے تن پر
بہن نے بھائی کے زخمون کا جب حساب کیا

۵ کھڑے تھے شاہ شہان کربلا کے صحرا مین | عدو تھے حملہ کنان کربلا کے صحرا مین
سوائے زخم سنان کربلا کے صحرا مین | خدا و سمہ کہان کربلا کے صحرا مین
لہو سے ریش کو شبیر نے خضاب کیا

۶ یہ غم وہ غم ہی کہ روتے ہین آسمان و زمین | ہی داغدار اسی غم سے دیکھو ماہ مبین
وہ کون شی ہی اثر حسین اِس الم کا نہین | غریز و خون مین اکبر کی جب حسین بھیگین
تو اُسکے سوگ مین نفون نے پیچ و تاب کیا

۷ تجھے عجب ہی یہ اے پیروان پیغمبر | نہ کیون بپا ہوا اُسوقت عرصہ محشر
کمال یاس سے میدان مین جبکہ رو رو کر | حسین کہتے تھے اکبر کی لاش کے اوپر
تمھارے داغ نے بابا کا دل کباب کیا

۸ پدر کے بعد یہ سجاد ہی کے حوصلے تھے | پہنکے بیڑیان کانٹون پہ ننگے پانون چلے
یہ سب تو ایک طرف ظلم دیکھو اور نئے | گلے مین طوق بھی تھا اُس امام زادہ کے
خدا نے جسکے تئین مالک الرقاب کیا

مقام غور ہی سو چو تو ای عزیز ذرا ۹ سن ین عقدہ کشائے جہان کا ہاتھ بندھا
یہ انقلاب نہین ہی تو کہتے ہین اسے کیا سوار گھوڑون پہ اعدا پیادہ شہزادا
عجب طرح کا زمانہ نے انقلاب کیا

وہ بین خیمہ مین نوشہ کے کرتی تھی رو رو ۱۰ جو دیکھا لاتے ہین لاشہ کو سید خوشخو
لحاظ فاطمہ کبرا عزیز و دیکھو تو بنے کی لاش جب آئی چھپا لیا منھ کو
دُلھن نے حضرت قاسم کی کیا حجاب کیا

فضیلت شہ والا کو جانتا تھا شمر ۱۱ غضب ہی سینۂ شبیر پر چڑھا تھا شمر
جب ایسا دشمن اولاد مصطفے تھا شمر ہزار حیف مسلمان کیون ہوا تھا شمر
لعین نے نام بھی اسلام کا خراب کیا

محب جو پیاس سے عشرہ کو ہوتے ہین بیچین ۱۲ تو لطف کرتے ہین کیا کیا نہ سید کونین
تشفی کرتی ہین یون فاطمہ بہ شیون و شین عزیز و یاد ہی کچھ تم کو تشنگی حسین
امام نے شب ہفتم سے ترک آب کیا

نشان تیر ستم دل جو ہو تڑپتا ہی ۱۳ بزیر خنجر قاتل جو ہو تڑپتا ہی
سنان و تیغ کا گھائل جو ہو تڑپتا ہی یہ قاعدہ ہی کہ بسمل جو ہو تڑپتا ہی
مگر حسین نے مطلق نہ اضطراب کیا

خدا نے احمد و حیدر کو جو دیے رتبے ۱۴ وہ خوب آپ ہی واقف ہی اُنکے رتبون سے
ملی حدیث یہ مداح بیخلاف مجھے فصیح خالق عالم نے علم کا اپنے

(۱) اسیر عشق و سلسل ہو تو تڑپتا ہی

نبی کو شہر کیا اور علی کو باب کیا

مخمس بر سلام مرزا فصیح صاحب مرحوم و مغفور

۱
ہی جوش غم سید ابرار ابھی سے — نوحہ کی صدا آتی ہی ہر بار ابھی سے
آثار محرم ہین نمودار ابھی سے — ذی الحجہ ہی اور چشم ہی خونبار ابھی سے
مجرائی عیان غم کے ہین آثار ابھی سے

۲
در پیش ہی جو سرور بیکس کی مصیبت — ہر سمت کو ہی جوش بکا شدت رقت
سن گریہ کو فرماتے ہین سلطان رسالت — آمد ہی محرم کی کہ آتی ہی قیامت
کرتے ہین بکا شہ کے عزادار ابھی سے

۳
موت آکے ہوئی جب شہ بیکس کی گلوگیر — کوفہ کو مدینہ سے چلے سید دلگیر
فرقت مین مگر بیٹی کے با حالت تغیر — جب کوچ مدینہ سے ہوا کہتے تھے شبیر
بابا سے چھٹی فاطمہ بیمار ابھی سے

۴
جب کوفیون نے شاہ کو سو مرتبہ لکھا — تیار ہوا چلنے پہ تب دلبر زہرا
گھر بار کو سنسان جو بیمار نے پایا — صغرا نے کہا رات کو کل جائینگے بابا
ویران ہین گھر کے در و دیوار ابھی سے

۵
تھے رات ہی سے رنگین جو آثار شہادت — بشاش تھے خیمہ مین خریدار شہادت
اور پھولا پھلا دیکھ کے گلزار شہادت — کہتے تھے شب قتل طلبگار شہادت
کر لیجیے آراستہ ہتھیار ابھی سے

تھا سبز جو ہمشکل پیمبر کا عمامہ ۶ کیا کھلتا تھا اُس دلبر سرور کا عمامہ
حیران تھا ہر اک دیکھ کے صفدر کا عمامہ حضرت نے کہا دیکھ کے اکبر کا عمامہ
ہو نانا کی سی بندش دستار ابھی سے

برپا ہوے جب نہر پہ شبیر کے خیمے ۷ اور آکے مزاحم ہوے کفار کے دستے
القصہ اُٹھا خیمون کو کس جور و جفا سے کہتے تھے لعین شاہ سے ہم جنگ کرینگے
بیعت کا دیا کیجیے اقرار ابھی سے

پھر بولے شقی جسکے کہ ہم لوگ ہین محکوم ۸ اِسطرح کا حکم اُسکا ہی اے سید مظلوم
جینا نہ کسی طرح بچے سرور معصوم شہ نے کہا کل ہونے دو ہو جائیگا معلوم
کیا فائدہ اِسطرح کی گفتار ابھی سے

تھے شاہ کے لشکر کو جو شبخون کے ارادے ۹ تھے تیغ بکف یاور شہ خیمہ کے آگے
انصار مسلح شہ بیکس کے جو دیکھے فضہ نے کہا پچھلے پہر جا کے حرم سے
لو فوج حسینی ہوئی تیار ابھی سے

جب قتل ہوا رن مین شہ دین کا علمدار ۱۰ اور ہو گیا اکبر بھی نثار شہ ابرار
میدان مین تب آکے پے اصغر ناچار پانی جو کیا شہ نے طلب بولے ستمگار
گھبرا گئے اے سید ابرار ابھی سے

شہ نے کہا سجاد سے بادیدۂ خونبار ۱۱ چلجائیگی حلقوم پہ جسدم مرے تلوار
ہو جاؤ گے تم لشکر اعدا مین گرفتار بنتا ہی تمھارے لیے واں طوق گرانبار

زنجیر بھی اک ہوتی ہی تیار ابھی سے

پہنا چکے سجاد کو جب طوق گرانبار ۱۲ اور لیچلے کوفہ کو اُسے شامی غدار
تکلیف سے رستہ کی کبھی ہوکے جو ناچار عابد جو ذرا بیٹھ گئے بولے ستمگار

کیون تھک گئے اے قافلہ سالار ابھی سے

ظاہر ہوے جب صبح کے آثار فلک پر ۱۳ اور مستعد جنگ ہوا شام کا لشکر
لکھا ہی کہ اُسوقت ہر اک بی بی سے رو کر شہ کہتے تھے آئینگے لعین لوٹنے زیور

بس دور کرو عترت اطہار ابھی سے

مداح جو خادم ہی ترا اے شہ ذیجاہ ۱۴ رکھتا ہی یہ امید تری ذات سے واللہ
ہو وزیر علم آپ کے یہ بندۂ درگاہ محشر مین فصیح آپ کے ہمراہ ہو یا شاہ

مطلب یہ کیے رکھتا ہون اظہار ابھی سے

خمسہ بر سلام میر ضمیر صاحب مرحوم و مغفور

شدت تپ مین نہ تھے سوجے ہوے پاے سجاد ۱ اِسپہ یہ ظلم کہ تھی بند غذاے سجاد
بس فقط رحمت حق پر تھی شفاے سجاد مجرئی کوئی نہ کرتا تھا دواے سجاد

شمر کا حکم تھا پانی بھی نہ پائے سجاد

مجلس ماتم سرور ہی بناے سجاد ۲ سب پہ ظاہر ہی جو تھا حال عزاے سجاد
حرف شادی کا کبھی لب پہ نہ لائے سجاد نوحہ کر نوحہ سلامی تو براے سجاد

باپ کے غم مین ہی مشہور بکاے سجاد

ناتوانی کا تھا یہ حال کہ غش آتے تھے ۳ پانون اُٹھ سکتے نہ تھے ضعف سے تھراتے تھے
پانی ملتا نہ تھا کھانا بھی نہین پاتے تھے خون دل پیتے تھے اور باپ کا غم کھاتے تھے
تھی مرض مین یہ دوا اور یہ غذا سے سجاد

گو ہین سب اہل جہان رنج والم سے معمور ۴ فرق ہر ایک کے پر درد والم مین ہی فرور
مومنو خلق پہ ظاہر ہی یہ قول جمہور تین شخصون کا ہی آفاق مین رونا مشہور
گریۂ آدم و یعقوب و بکاے سجاد

جب وطن کو کوئی آتا ہی سفر سے بخدا ۵ تحفہ لاتے ہین عزیزون کو ہی رسم دنیا
خود ہی محتاج تھے کیا لاتے بھلا اسکے سوا درد دل داغ رسن ماتم شاہ شہدا
لیکے سوغات مدینہ مین یہ آئے سجاد

مورد رنج زمانہ مین ہین سب خرد و کلان ۶ نعرہ زن ایک ہی اور ایک ہی مشغول فغان
آجتک روز ازل سے تو بتا ایک نشان ای فلک برہنہ پا دھوپ مین کانٹون پہ روان
کوئی بیمار بھی دیکھا ہی سواے سجاد

قید مین آل نبی یون گئے کوفہ کی طرف ۷ بیچ مین اہل حرم گرد لعین تیغ بکف
ہی روایت مین کہ جسدم شہ بیکس کا خلف پہونچا کوفہ مین تو رو رو کے کہا سونے بچھ
یا علی شیر خدا عقدہ کشاے سجاد

ساری خلقت پہ ہین احسان تمہارے کیا کیا ۸ شیر سے آپ نے سلمان کو چھڑایا بخدا
جو مصیبت مین پھنسا آپ ہی ہو عقدہ کشا ہی تاسف کی جگہ ہو کے تمہارا پوتا

تا زیانہ تن بیمار پہ کھائے سجاد

حاکم ارض و سما ماہی سے تا ماہ ہو تم ۹ جن و انسان ہین مطیع ایسے شہنشاہ ہو تم
درد و تکلیف سے عاجز کے بھی آگاہ ہو تم دستگیری کرو مشہور یداللہ ہو تم

ناتوانی سے نہین اُٹھتے ہین پائے سجاد

ہو دم پاؤن پہ یا تنک نہین تاب رفتار ۱۰ آبلہ تلوون مین ہین آبلو نہین ٹوٹے ہین خار
درد دل کرتا تھا اسطرح سے عابد اظہار آئی آواز علی ای مرے پوتے بیمار

تجھکو اس قید سے اللہ چھڑائے سجاد

جب سے ای لال تو ہی قید مصیبت مین پھنسا ۱۱ قبر زہرا سے چھٹی مجھ سے نجف واویلا
ساتھ مین ہی ترے محبوب خدا سا نانا تیری امداد سے غافل نہین داداتیرا

طوق کا بوجھ مین چلتا ہون اُٹھائے سجاد

جو جو عابد کو ملے شامیون سے رنج و تعب ۱۲ شمہ اُس سے بھی بیان ہو سکے ممکن ہے کب
اسپہ کیا رحم تھا حیران تھے جسکو دیکھ کے سب قید عصیان سے دے امت کو رہائی یارب

قید خانہ مین یہ ہر دم تھی دعائے سجاد

ظلم سجاد پہ کرتے تھے جو ہر دم اعدا ۱۳ شرح اُس ظلم دستم کی نہین ممکن بخدا
دیکھ اُس ظلم کو حیرت سے بصد شور و بکا ہر قدم پر یہی زنجیر سے آتی تھی صدا

ایہا الناس نہین کچھ بھی خطائے سجاد

حسرتین اتنی تھین عابد کو نہ تھا جسکا حساب ۱۴ شدت آتش غم سے تھا جگر مثل کباب

یاد کرکے عطش بادشہ عرش جناب
اکتے تھے راہ مین گردے کوئی اک ساغر آب
فاتحہ والدہ بیکس کا دلائے سجاد

۱۵
حرص مین خلعت و جاگیر کے مرتے تھے عدو
غضب خالق اکبر سے نہ ڈرتے تھے عدو
رحم اک ذرہ بھی عابد پہ نکرتے تھے عدو
جبکہ منزل پہ سر شام اترتے تھے عدو
بیبیان چنتی تھین خار کف پائے سجاد

۱۶
بعد شہ کے یہ تھی سجاد کی حالت بخدا
کہ ہر اک دیکھ کے حال اُنکا یہی کہتا تھا
حق بجانب ہے کہ یہ ایک غریب و تنہا
سارباني کرے بیوون کی کہ دفن شہدا
روئے لاشون پہ دیا کوفہ کو جائے سجاد

۱۷
بیوین بیتاب ہین ہر وقت غم و رقت سے
کس کو رو کے کسے بہلائے سنبھالے یہ کسے
ایک بیمار ہے کیا کیا کرے کیا کیا نہ کرے
مان کو سمجھائے کہ بہنون کو تسلی دیوے
اے فلک صدمہ ہزارون ہین برائے سجاد

۱۸
گو کہ محتاج تھے اور رنج و الم سے بیچین
تھے مگر لخت دل فاطمہ و شاہ حنین
سب طرح کی انھین طاقت تھی برہ کوفہ نہین
دیکھو اعجاز کہ اک شب مین پے دفن حسین
کربلا مین گئے اور کوفہ مین آئے سجاد

۱۹
کہتی تھین راہ مین سقا کون سے یون بنت بتول
قابل رحم ہے عابد مرا اے قوم جہول
صدمہ تو اتنے ہین اور ایک تن زار و ملول
طوق و زنجیر و رسن کوہ غم و بار رسول
ناتوانی مین بھی یہ بوجھ اٹھائے سجاد

داخل شام ہوئی جس گھڑی فوجِ اشرار ۲۰ تھے تماشہ کو وہان اتنے نہ تھا جنکا شمار
مجمعِ عام مین صدحیف بڑے بازار ننگے سر اونٹون پہ زہرا کا جو کنبہ تھا سوار
جاتے تھے شرم سے گردن کو جھکائے سجاد

بعد قتل پسر بادشہ جن و بشر ۲۱ قا کوفہ و شام کا پہلے ہوا مولا کو سفر
بعد مدت کے ملا بیٹے کو جب باپ کا سر یون روایت ہی کہ زندان ستم سے چھٹ کر
باپ کی لاش پہ چہلم کو جب آئے سجاد

پہلے تو دفن کیا لاشۂ شاہِ شہدا ۲۲ پھر کیے زیرِ زمین خویش و عزیز و رفقا
ہو چکی دفن سے فرصت جو بصد آہ و بکا رو کے فرمایا یہ قسمت مین مری لکھا تھا
سترہ قبر عزیزون کی بنائے سجاد

تھا یہ پابند رضا تابعِ حکمِ تقدیر ۲۳ لاکھ صدمہ ہوے جز شکر نہ کی کچھ تقریر
صبر اور شکر سے مداح تھا جس شہ کا خمیر اُسکی تسلیم و رضا کا لکھے کیا حال ضمیر
جو کہ خالق کی رضا تھی وہ رضائے سجاد

مخمس بر سلام جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم و مغفور

جوش دکھلاتی ہی کیا بارش باران اپنا ۱ مرتبہ سمجھا ہی کیا نوح کا طوفان اپنا
اِنسے کہدو کہ ہٹا دین سر و سامان اپنا مجرئی اوج پہ ہی دیدۂ گریان اپنا
ابر ترکتے ہین جسکو وہ ہی دامان اپنا

شہ پہ گریان جو ہوا دیدۂ گریان اپنا ۲ کیا پسندیدہ ہوا کار نمایان اپنا

دیکھو یہ فیض شہیدان سے ہی سامان اپنا | پنجۂ ماتم شہ مین ہی گریبان اپنا
مجرئی چاک ہوا نامۂ عصیان اپنا

۳ ظلم کیا کیا ہوے شبیر پہ کیا کیا بیداد | سر کٹا خیمہ جلا گھر ہوا سارا برباد
سنکے احوال غریبی شہ نیک نہاد | دیکھین اب کون شہ تشنہ کو روتا ہی زیاد
اُسطرف ابر ہی یان دیدۂ گریان اپنا

۴ وارد ماریہ جسوقت ہوے شاہ امم | اُترے دریا کے کنارہ پہ امام اکرم
ظلم سے ظالم بیدین کے مگر وائے ستم | خیمہ دریا سے جو اُٹھے تو لگے کہنے حرم
تو بھی اے نہر نہ سمجھی ہمین مہمان اپنا

۵ گھر سے زندان مین جو ہند آئی ہو خبر بپا | پر نہ کچھ حال شہنشاہ امم اُسپہ کھلا
ہوکے مایوس و حزین حال شہ بیکس کا | رو کے جب ہند نے پوچھا تو سکینہ نے کہا
بابا مارے گئے گھر ہو گیا ویران اپنا

۶ بعد قتل پسر بادشہ کون و مکان | اہلبیت نبوی جب ہوے کوفہ کو روان
پہونچے مقتل مین جو روتے ہوے با آہ و فغان | لاش اصغر سے کہا بانو نے واری امان
یاد جھولا کبھی نہین کرتے مری جان اپنا

۷ پیاس سے جھولے مین کس درجہ تھے جانی مضطر | دھوپ مین اب بھبھن چین آتا ہی کیونکر اصغر
مین یہ کرتی تھی لاشہ پہ جو وہ رو رو کر | آئی زہرا کی نہ چین نہ آوے کیونکر
مین اُڑھائے ہوے ہون لاش پہ دامان اپنا

اہلبیت نبوی کا ہوا یہ حال تباہ ۸ کو بکو شہر بہ شہر انکو پھرایا واللہ
سو پریشان سر بازار جو تھی بانوئے شاہ سر اکبر سے ندا آتی تھی بازار مین آہ
سر کے بالون ہی سے مُنھ ڈھانپ لو اماں اپنا

آیا میدان مین اُدھر شہ کا ہر اول تنہا ۹ ق اُسطرف فوج عدو جمع تھی حد سے بھی سوا
یکہ و تنہا جو اُس یاور شہ کو دیکھا حر سے فخر بہ عمر نے یہ کہا دیکھ ذرا
جاہ اپنا حشم اپنا سر و سامان اپنا

اُسطرف اک شہ و لگیر ہین اور چند سوار ۱۰ کثرتِ فوج ہر یان اتنی نہین جسکا شمار
فخر جتنا کرین زیبا ہی ہمین بے تکرار کوفہ و شام کی فوجون کے ہمین ہین سردار
کون ہر یان جو نہین تابع فرمان اپنا

دیکھا حر نے عمر سعد کا جب جوش و خروش ۱۱ سمجھا ہی نشۂ نخوت سے یہ سرکش مدہوش
آگیا یان بھی ولائے اسد اللہ کا جوش پڑھکے لاحول کہا حر نے کہ بس بس خاموش
یان بھرا ہی گل امید سے دامان اپنا

ایسے آقا پہ نہ کیون جان نثار اپنی کرین ۱۲ جسکے صدقہ سے ملی دولت کونین ہمین
یان تو ہین سایۂ دامان شہ بیکس مین باغ فردوس مین مشتاق ہماری حورین
ممبر سدرہ پہ جبریل ثنا خوان اپنا

ہو مبارک تجھے سالاری افواج شریر ۱۳ اور مجھے مرتبۂ خدمت شاہ دلگیر
مین حسینی ہون اسی حصہ پہ خوش ہی بے پر تجھکو دریا ہو مبارک مجھے آب شمشیر

گنج زر تیرا ہی اور گنج شہیدان اپنا

۱۴ کہان حضرت کی شفاعت ہی تری قسمت مین — تا ابد خواری و ذلت ہی تری قسمت مین
شامت و نکبت و لعنت ہی تری قسمت مین — حدت مہر قیامت ہی تری قسمت مین

پیرہن سایۂ طوبی ہی مگر وان اپنا

۱۵ میرے حصہ مین بھلا تیرا ہو کیونکر حصہ — نیکیون مین بھی کہین پاتے ہین بدر حصہ
میرا اور تیرا تو ظاہر ہی سراسر حصہ — عدل معبود نے بخشا ہی برابر حصہ

قعر دوزخ ہی ترا روضۂ رضوان اپنا

۱۶ رشک ہی تو شب دیجور کا مین غیرت خور — سنگ تو لعل مین تو قطرۂ ناپاک مین دُر
تو کنشتی مین بہشتی تو غلام اور مین حر — آئی آواز کہ یہ کیون نہین کہتا ہی حُر

پشت پر ہاتھ دھرے ہین شہ مردان اپنا

۱۷ اللہ اللہ لب خشک کی شہ کے تاثیر — زندہ اک دم مین کیا مومنہ کا طفل صغیر
سرنیزہ جو یہ اعجاز نما تھے شبیر — دیکھکر شاہ کا سر کہتے تھے رو رو کہ گیر

دل ہی کیا کیا ترے اعجاز سے حیران اپنا

۱۸ ہمکو بلا دے یہ اہی پیشرو تشنہ لبان — تیرا موطن ہی کہان مسکن و ماوا ہی کہان
حیرت افزا ہی ترا واقعہ ہی اس سے عیان — سورۂ کہف جو تو پڑھتا ہی بالائے سنان

پر سنا ہمکو تو احوال پریشان اپنا

۱۹ یہ تو ثابت ہوا ہم پر کہ ہوا اعجاز نما — جو مسیحا سے نہو کام وہ حضرت نے کیا

لیکن اتنا بھی بتادے ہمین از بہر خدا | | ای سر پاک نسب کیا ہی ترا نام ہی کیا
دی ندا سر نے کہ رتبہ نہین پنہان اپنا

حال کیا اپنا بتادے تجھین اب یہ بچین | ۲۰ | شرف و قدر سے آگاہ ہی میرے کونین
فخر آدم کا ہون اور عرش کا ہون زینت دین | | جبسے پیدا ہوے ہم خلق مین کہلائے حسین
اب ہی دنیا مین لقب شاہ شہیدان اپنا

منزل سخت شہادت کو کیا مین نے طی | ۲۱ | تابع حکم ہین میرے عرب و روم و دری
ہی حسب اور نسب سے مرے واقف ہر شی | | فاطمہ ماں ہی علی باپ ہی اور جد وہ ہی
جسکو کہتے ہین نبی سارے مسلمان اپنا

اور کیا حال کہون اپنا مین تم سے دلگیر | ۲۲ | بھر گیا پیاسے گلے پر مرے آب شمشیر
بلوۂ عام مین سر ننگے ہی میری ہمشیر | | بیٹا وہ آتا ہی پہنے ہوے طوق و زنجیر
کنبہ یہ اونٹون پہ ہی بے سر عریان اپنا

رہ گئے بیکس و بے یار جو شاہنشہ دین | ق ۲۳ | آیا تب زعفر جن سرور والا کے قرین
اور کہا آپ چلین یا نسے شہا اور کہین | | شہ نے فرمایا کہ بس اب ہو مدارا نہیں
لٹ گیا کٹ گیا سر سبز گلستان اپنا

پھر یہ فرمایا کہ کیا تجھ سے کہین ہم ہی ہی | ۲۴ | مجھکو زعفر ہوے والد بہت غمنہ ہی
بھانجے اور بھتیجے موے پیہم ہی ہی | | بیٹا اٹھارہ برس کا ہوا بیدم ہی ہی
بھائی انتیس برس کا ہوا بیجان اپنا

ورد مداح رہے ذکر جناب شبیر ۲۵ یہی بخشش کا وسیلہ ہی یہی ہی تدبیر
بس یہی قول یہی فعل یہی ہی تقریر قائل مرتبہ مصحف ناطق ہی دبیر
یہی ایمان ہی اپنا یہی قرآن اپنا

مخمس بر سلام جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم ومغفور

رحم پیاسے پر جفا کارونکو اک ذرہ نہ تھا ۱ شرم احمد سے نہ تھی حیدر کاڑ حا شانہ تھا
کچھ بھی دل مین پاس روح حضرت زہرا نہ تھا ای سلامی ظالمون کو خوف حق اصلا نہ تھا
کون تھا جو خون کا شبیر کے پیاسا نہ تھا

زخم سے تیغون کے گو سارا بدن تھا پاش پاش ۲ اور غم احباب سے قلب و جگر تھے قاش قاش
حادثہ بعد از شہادت جو ہوا ہی دلخراش جب کیا پامال اعدا نے تو بولی شہ کی لاش
اسقدر بیرحم تم لوگونکو مین سمجھا نہ تھا

تابع ارشاد تھے جس شاہ کے حور و ملک ۳ حکم تھا نانا کا جسکے از ثریا تا سمک
حیف ہی عاشور کو محتاج تھا وہ یان تلک خون بھرے کرتہ سے شہ نے اسکو گاڑا اسی فلک
کیا علی اصغر کے لائق بھی کفن پیدا نہ تھا

محفل عیش و طرب بھی شامیون کو تھا سرور ۴ تخت پر نخوت سے بیٹھا تھا وہ حاکم پر غرور
سامنے سفاک کے حاضر کیے جب بیقصور شمر بولا رکھ کے سر اکبر کا حاکم کے حضور
شاہ کو ارمان اسکے بیاہ کا کیا کیا نہ تھا

بھائی اور بیٹا نہ تھا جو شہ کے بدلے سر کٹاے ۵ ایک یاور بھی نہ تھا باقی مدد کو کون جاے

بیکسی کا وقت تھا شہ پر عجب ایوے اوا ے | ذبح ہوتا تھا نواسہ احمد مرسل کا ہا ے
ہاتھ قاتل کا پکڑ لیتا کوئی اتنا نہ تھا

۶ نیزہ مارا جب شبیہ خاص پیغمبر کو ہا ے | آگیا غش سُنکے ابن ساقی کوثر کو ہا ے
کہتے تھے نیزہ لگا ہی ہی مرے اکبر کو ہا ے | شہ سے بانو نے کہا ہا ے مرو بر کو ہا ے
صاحبِ اولاد اُنمین سے کوئی تھا یا نہ تھا

۷ ذبح سن مین ہو گیا جب سرورِ عالم پناہ | آگ خیمون مین لگا کر گھر کیا شہ کا تباہ
عرش ہلتا تھا زمین ہلتی تھی خالق ہی گواہ | شمر نے چھینی تھی چادر جسکھڑی زینب کی آہ
کونسا لاشہ تھا جو میدان مین کا پنا نہ تھا

۸ مونور دشمن ہی تم پر شاہ دین کی بیکسی | یار یاور کوئی باقی تھا نہ عباس علی
زمین استادہ تھا اس صورت سے وہ حق کا ولی | بیکسی تھی پیاس تھی آنکھون کے آگے موت تھی
بعد اکبر کے حسین ابن علی تنہا نہ تھا

۹ تا قیامت تازہ ہی ہر دم شہ بیکس کا غم | عابد بیمار ہر دم رہتے تھے با چشم نم
مونور دینکی خاطر سوچو تو یہ کیا ہی کم | ہر محرم کی نوین کو کہتے تھے رو کر حرم
آج سے پائی شہ مظلوم نے پایا نہ تھا

۱۰ آئے جب آلِ نبی پھر کر وطن مین شام سے | رو رو کر تے تھے بیان شبیر کے سب حادثے
بیکسی کا حال سُنکر اور صدمہ پیاس کے | پوچھا صغرا نے کہ بابا جان پیاسے کیون موے
کیا پھوپھی زینب کوئی اُس شہر مین دانا نہ تھا

سنتے ہین کہ ذبح عظیم کی مہمانی تھا بہت ۱۱ پیاسا پھر کیون ساقی کوثر کا جانی تھا بہت
کیا سبب جو صدقہ تشنہ دہانی تھا بہت بولی زینب نہر تھی اور اسمین پانی تھا بہت
پر ترے بابا کی قسمت مین وہ اہی صحرا نہ تھا

قتل جو شامی ہوئے تھے سب کے سب گاڑے گئے ۱۲ رہگئے بیگور سب خیر النسا کے لاڈلے
صدقے ہو کر بیکسی پر لاشہ شبیر کے بولی زہرا اہی فلک کا فرملک مدفون ہوے
قابل گور و کفن شبیر کا لاشہ نہ تھا

کربلا مین شاہ پر گذرے جو کچھ رنج و بلا ۱۳ عصر ممکن ہی نہین عالم ہی اسکا کبریا
سارے صدمے اک طرف سوچا اگر دل مین ذرا مونث تنہائیے شبیر رونے کی ہی جا
کوئی لاشہ پر سوائے حضرت زہرا نہ تھا

کون دفنا تا شہ دین کو حرم تھے سب اسیر ۱۴ وہ جو پ مین تا اربعین جلتے رہے بدر منیر
دال مین اس قول پر مداح اقوال کثیر جب ملک گاڑا گیا لاشہ نہ شہ کا اہی دبیر
کون سی شب تھی کہ جسمین نالہ زہرا نہ تھا

خمسہ بر سلام جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم و مغفور

نہین خلد اس بزم سرور سے بہتر ۱ یہ سر ننگے ہین اہل افسر سے بہتر
نہ تخت سلیمان ہی ممبر سے بہتر ہی کوثر کہان دیدۂ تر سے بہتر
ہر اشک اہی سلامی ہی گوہر سے بہتر

ہی مان کسکی سرور کی مادر سے بہتر ۲ پدر کس کا ہی شیر دادر سے بہتر

کسی کا ہی نانا پیمبر سے بہتر | سلامی نہین کوئی سرور سے بہتر
ملے جسکو انصار بہتر سے بہتر

۴ اگرچہ ہی لطف خدا عام یارو | نہین آتے رستہ پہ خود کام یارو
اِسے کہتے ہین نیک انجام یارو | کہان حر کہان لشکر شام یارو
خدا نے نکالا ہی بدتر سے بہتر

ہی مان شاہ کی سب کی ماؤن سے بہتر | پدر کس کا ہی سو چو ساقی کوثر
محمد سا جد اور حسن سا برادر | حسب اور نسب مین حسین ابن حیدر
علی سے تھے اعلی پیمبر سے بہتر

۵ جو عباس کی لاش خیمہ مین آئی | کہا شہ سے زینب نے حق کے فدائی
ہوا مثل جعفر کے حضرت کا بھائی | کہا شہ نے اُسنے نہ سقائی پائی
ہوا میرا عباس جعفر سے بہتر

۶ ہوا پیاس سے جبکہ بے شیر مضطر | لے آئے اُسے رن مین سبط پیمبر
مگر تیر اعدا سے ایوا مقدر | چھدا حلق اصغر تو بولے یہ سرور
ہی صابر کو یہ شیر مادر سے بہتر

۷ ہوا ٹرنا قطعاً جو ابن علی سے | چلے تب سرور پہ فوج شقی سے
کھڑا فکر مین حر تھا خوف نبی سے | کہا حاکم ری نے حر جری سے
سپاہی سمجھتے ہین کیا زر سے بہتر

بلاشک یہان خلعت وزر ہی ملتا ۸ وہان ابن حیدر ہی دو دن کا پیاسا
تو برباد ہونے کو ناحق ہی جاتا اُدھر قحط پانی کا دو دن کا فاقا

اِدھر نہر اور کھانے بہتر سے بہتر

وہ کیا دینگے تجھکو سمجھ تو دلاور ۹ نہین قطرۂ آب جن کو میسر
ذرا غور سے فکر سے تو نظر کر پُرانا عمامہ اُدھر شہ کے سر پر

ادھر چیز زر شاہ خاور سے بہتر

تو جاتا ہی سرور کی جانب کو بے سود ۱۰ تری رائے اِسوقت ہی غیر محمود
ترا ہوگا گھر بار سب نیست نابود کہا حر نے منھ پھیر کر دور مردود

نہین کوئی فرزند حیدر سے بہتر

مخالف ہی شہ کا عدو سے پیمبر ۱۱ جو ناصر ہی اِنکا وہ ہی حق کا یاور
ذرا سوچ اے سعد کے نحس اکبر ترے پاس زر ہی اُدھر فضل داور

ہی کب اصل وزر فضل داور سے بہتر

ہی کیا نقص شہ نے نہ پایا جو پانی ۱۲ رہا بھوکا دو دن جو حیدر کا جانی
سمجھ لے یہ تو خوب شیطان ثانی ہی فاقہ مین اپنا رخ زعفرانی

ترے ہر طعام مزعفر سے بہتر

تو مغرور ہی جاہ دنیا پہ اتنا ۱۳ کہ عقبی کا ڈر جب زرین ہی بھولا
کہان تیرا رتبہ کہان جاہ میرا تو پیرو شقی کا مین سبط نبی کا

ملا بد سے بد اور بہتر سے بہتر

ہی ذات علی حاکم ربع مسکون ۱۴ ہی پابند حکم علی دور گردون
بہ مقطع ہی مداح کس درجہ موزون وہیر التجا جز علی کس سے رکھون
ہی کوئی وصی پیمبر سے بہتر

مخمس بر سلام جناب مرزا محمد اوج صاحب ادام اللہ بقاہ

بچائی کشتی امت جو لنگر ہو تو ایسا ہو ۱ نہ کی بیدین کی بیعت جو رہبر ہو تو ایسا ہو
ذبیح راہ حق اللہ اکبر ہو تو ایسا ہو فداخ پر ہوے مولا دلاور ہو تو ایسا ہو
سلامی عاشق جانباز دلاور ہو تو ایسا ہو

نبی کے فرش پر سویا جو یاور ہو تو ایسا ہو ۲ کیا دو ٹکڑے اژدر کو جو حیدر ہو تو ایسا ہو
پریشان کر دیے لشکر غضنفر ہو تو ایسا ہو صفین کاٹین شہ مردان نے صفدر ہو تو ایسا ہو
خداوند ناز کرتا ہی دلاور ہو تو ایسا ہو

تصدق حر ہوا شہ پر سنان کھا کر جو میدان مین ۳ پیا تھا ماتم اسکا اہلبیت شیر نر دانین
جو باندھا شاہ نے رومال زہر احلق فرزانین جہان کہتا تھا حر کو دیکھکر گنج شہیدانین
کہان تھا اور کہان آیا مقدر ہو تو ایسا ہو

معین ذات نبی ہی مومنو ہر ایک حالت مین ۴ مرض مین نزع مین برزخ مین اور روز قیامت مین
مقام شکر ہی پیدا ہوے ہم اس جماعت مین تمنا کی رسولون نے کہ ہم ہون انکی امت مین
نثار احمد مرسل پیمبر ہو تو ایسا ہو

در اشک عزا یان نذر شاہ کربلا کردو	۵	صلہ مین قصر جنت کے اور تسنیم و کوثر لو
باسناد صحیحہ ہو چکا ثابت ہی سو چو تو		غم شبیر سیر خلد دکھلائیگا آنکھون کو
گنہگارون کی کشتی کا جو لنگر ہو تو ایسا ہو		
علی سا تو ہوا ہی اور نہو گا ایک بھی صفدر	۶	کہ جسکے زور بازو کے ثنا خوان خود تھے پیغمبر
مثال مہر تابان ظاہر و روشن ہی یہ سب پر		احد مین بدر مین صفین مین کیا کیا لڑے حیدر
بہادر ہو تو ایسا ہو دلاور ہو تو ایسا ہو		
نبی کہتے تھے ٹکڑا ہی کلیجہ کا مرے زہرا	۷	علی ہی قوت بازو مرا اور ہی وصی میرا
مثال انکا ہوا ہی اور نہو گا دہر مین پیدا		قبول و مرتضی کی مدح مین اجماع ہی سب کا
جو بی بی ہو تو ایسی ہو جو شوہر ہو تو ایسا ہو		
خوشی سے سر کھا محراب خنجر کے تلے شہ نے	۸	سہی کیا کیا بلا محراب خنجر کے تلے شہ نے
کیا وعدہ وفا محراب خنجر کے تلے شہ نے		ادا سجدہ کیا محراب خنجر کے تلے شہ نے
جو شوق نعرۂ اللہ اکبر ہو تو ایسا ہو		
ہوے تھے ناتوان سجاد ایسے آہ واویلا	۹	قدم تک کا اٹھانا ضعف سے مولا کو مشکل تھا
یہ ادنی سا تھا درجہ آپ کے ضعف و نقاہت کا		یزید سنگدل بھی دیکھکر عابد کو بول اٹھا
نحیف و ناتوان و زار و لاغر ہو تو ایسا ہو		
مقابل ہو کے ابر کے دہی ابتک ماہ نو نادم	۱۰	رسولون مین محمد حسینون مین ہوے خاتم
ثنا مین ایسے ذی رتبہ کی ہی کہنا بھی لازم		نہ کیون القاب ہو عباس کا ماہ بنی ہاشم

خجل تھا ماہ کامل رے دانور ہو تو ایسا ہو

جو لائے خیمہ سے میدان مین شبیر اصغر کو ۱۱ نگاہ قہر سے تکنے لگے بے پیر اصغر کو
سنایا بے گنہ بیجرم و بے تقصیر اصغر کو زبان خشک دکھلانے پہ مارا تیر اصغر کو

کمان چلا کے کہتی تھی ستمگر ہو تو ایسا ہو

نمودِ لافتا الا علی ہی شان حیدر مین ۱۲ علی کی ضرب کی تعریف ہی قول پیمبر مین
کی کیا کیا جدوجہد مولا نے قتل عمر و عنتر مین اکیلے انبار لاشون کے علی نے جنگ خیبر مین

لڑے تنہا ہزارون سے دلاور ہو تو ایسا ہو

نہین بھائی بہن ایسے کسی ملت مین مشرب مین ۱۳ ہوا پیدا مثال انکا نہ دور نسبت کوکب مین
بجا ہی آجتک مشہور جو چرچا ہی یہ سب مین عجب الفت تھی باہم حضرت شبیر و زینب مین

جو خواہر ہو تو ایسی ہو برادر ہو تو ایسا ہو

نہ پایا چین اعدا سے کسی لمحہ پیمبر نے ۱۴ اٹھائے عاصیون کے واسطے صدمے پیمبر نے
بڑھائے عاجزونکے اسقدر رتبے پیمبر نے نواسے اپنے امت پر کیے صدقے پیمبر نے

یہ شفقت اور یہ احسان پیمبر ہو تو ایسا ہو

گرے گھوڑے سے زمین جسکی گھڑی عباس غش کھا کے ۱۵ کہا شکر خدا کام آیا یہ ناچیز آقا کے
ندا عباس کی پہونچی جون ہی کانون مین مولا کے یہی کہتے تھے شہ عباس کے لاشہ پہ جا جا کے

جو عاشق ہو تو ایسا ہو برادر ہو تو ایسا ہو

لعین کوفہ مین نے جب سر شاہ شہیدان کو ۱۶ حرم بھی ساتھ تھے کھوئے ہوئے موے پریشان کو

مجود دیکھکر اس گردش گردون گردان کو
کہان زینب نے آئی چادر تطہیر امان کو
مین ہون سر ننگے برگشتہ مقدر ہو تو ایسا ہو

بپا ہی ماتم سبطین احمد ہر دو عالم مین
ملائک حور و غلمان بھی تو ہین مصروف اس غم مین
طریقہ ہی عزاداری کا کیا بہتر محرم مین
برابر نام لیتے ہین محب دونون کا ماتم مین
جو عشق حضرت شبیر و شبر ہو تو ایسا ہو

گنہ ہوتے ہین سرزد آج کل مخلوق سے ایسے
قیامت ہو ابھی برپا غضب کا آسمان ٹوٹے
ولیکن برکت آل محمد کے تصدق سے
بلا دنیا کی ٹلتی ہی قدم سے مہدی دین کے
جہاز ایسا ہو نوح ایسا ہو لنگر ہو تو ایسا ہو

علی اکبر ہی ہمشکل نبی مولا یہ کہتے تھے
یہ ہی مثل علی سب ساکن بطحا یہ کہتے تھے
محبون کا بھلا کیا ذکر ہی کیا کیا یہ کہتے تھے
فروغ حسن اکبر دیکھکر اعدا یہ کہتے تھے
دو عالم مین ہی جلوہ رو کے انور ہو تو ایسا ہو

یہ وہ سلطان ذیشان ہی ملک زیر نگین جسکے
یہ ابن شاہ مردان ہی ملک زیر نگین جسکے
یہ نور خاص یزدان ہی ملک زیر نگین جسکے
یہ وہ فخر سلیمان ہی ملک زیر نگین جسکے
دل روشن ہی آئینہ سکندر ہو تو ایسا ہو

کیا ممتاز اس ابرو نے محراب عبادت کو
سرافرازی اسی در سے ہوئی رکن اقامت کو
کھڑا ہی سر دیک پایا ادب انکی اطاعت کو
دیا خط غلامی سدرہ و طوبی نے قامت کو
گلستان امامت کا صنوبر ہو تو ایسا ہو

کہان ممکن ہی پانا شبر کو اس شیر پر قابو ۲۲ یہ شل شیر یزدان ہی اسد قوت قوی بازو
تہور اور شجاعت مین نہین باقی کوئی پہلو نظر شیر ژیان پلکین بیستان چشم پاک آہو
ہنر بر بیشۂ حق کا غضنفر ہو تو ایسا ہو

اسد روباہ بن جائے جو سن لے انکی صولت کو ۲۳ شغال بیشہ ہو پیل دمان دیکھے جو طاقت کو
عرب سے تا عجم سب جانتے ہین انکی ہمت کو جو زال و رستم و سہراب دیکھین انکی ہیبت کو
تو زال کہنہ بنجائین دلاور ہو تو ایسا ہو

چلی کفار پر اس شور سے تیغ شہ مردان ۲۴ ہوئے کشتون کے پشتے ہو گیا سنسان سب میدان
ہوئے دہشت سے آب تیغ کی ہر ہو سر گردان تبر تیغ ہین آگ آہن مین بجلی ابر مین پنہان
سحاب گرمی تیغ دو پیکر ہو تو ایسا ہو

عدو سہمے ہین گوشہ مین لیے اپنی کمانون کو ۲۵ لرزین کیا عجب سے لرزہ ہی سارے پہلوانونکو
قلم کرتی ہی تیغ دو زبان منہ مین زبانون کو عقاب اک گام مین کرتا ہی طی نو آسمانون کو
نہ پائے گرد پا صرصر تگاور ہو تو ایسا ہو

جو ہین مداح ای مداح ابن شیر داور کے ۲۶ ملینگے قصر جنت مین انھین ہر بیت کے بدلے
ثنا خوان ہین ملک نکلے کھلا یہ قول ذاکر سے سلام ہی اوج میرزا سنکے گردون پر ملک بولے
جزاک اللہ صد تحسین سخنور ہو تو ایسا ہو

مخمس بر سلام جناب مرزا محمد اوج صاحب ادام اللہ بقاءہ

سر ممبر ہی ذاکر جب مقدر اپنے ہوتے ہین ۱ اگر ہان خادم شبیر و شبر ایسے ہوتے ہین

نیچے روضے اندر اکبر ایسے ہوتے ہین | زہے اشک عزا کب جانگداز ایسے ہوتے ہین
خوشا لخت جگر یاقوت احمر ایسے ہوتے ہین

ہر یکسان لطف سب پر فیض گستر ایسے ہوتے ہین | ۲ | نہین پروائے مال و زر تونگر ایسے ہوتے ہین
مطیع حکم ہین سردار سرور ایسے ہوتے ہین | جہانبین بادشاہ ہفت کشور ایسے ہوتے ہین
سلامی آفتاب ذرہ پرور ایسے ہوتے ہین

ہماری خاکساری عین ممتازی کا باعث ہی | ۳ | جھکانا سر درِ شہ پر سرافرازی کا باعث ہی
فنا راہ عقل کل سے دمسازی کا باعث ہی | بدولائے مصرع عرش پروازی کا باعث ہی
ہمارے طایر مضمون کے شہپر ایسے ہوتے ہین

دراحت ہین طوالت ہی نہ کر کیا اور کیا کیا کر | ۴ | ولیکن کبر سے اور بغض سے دل کو مصفا کر
یہ بس ہی کلیہ اسکو بہ گوش ہوش اصغا کر | صفاے قلب سے آئین آئینہ کا پیدا کر
کہ منھ پر کہدے آئینہ سکندر ایسے ہوتے ہین

مطیع حکم شاہ انس و جان دنیا کی ہی ہر شی | ۵ | امام عصر کے تابع ہین سب سلطان چہ روم و ری
زمین ہستی نہین حجت سے خالی ہو چکا ہی طی | قدم سے مہدی دین کے زمین پانی پہ قائم ہی
قرار کشتی عالم کے لنگر ایسے ہوتے ہین

ہوا نور محمد پہلے پیدا ساری خلقت سے | ۶ | ہوے شمس و قمر ظاہر انھین کے نور طلعت سے
حدیثون سے ہی ثابت اور قرآن کی شہادت سے | رسالت کو جلالت ہی محمد کی رسالت سے
نبوت کو تفاخر ہی پیمبر ایسے ہوتے ہین

جو تم دار ہین دلسے نبی کے نونہالون کے ۷ وہ ہین جقدار روزِ حشر جنت کے قبالون کے
اشارے ہین یہی بزمِ عزا ہین اپنے بالون کے فرشتونامۂ عصیان نہ لکھو رونے والون کے

کہ اِن اشکون سے دریا بردِ دفتر ایسے ہوتے ہین

جہان ہر خادمِ حیدر نبی مخدومِ حیدر ہین ۸ نبوت کے سوا جو رتبے ہین مقسومِ حیدر ہین
جو ہین رازِ پیمبر سب کے سب معلومِ حیدر ہین نجومِ سبعہ کیا چودہ طبق محکومِ حیدر ہین

دو عالم مین امیرِ سلطنت کشور ایسے ہوتے ہین

لبِ دریا جو پہونچا مشک لیکر شاہ کا شیدا ۹ عدو بے ارادہ پانی لیجانے کا ہی بیجا
ہنر بر پیشۂ حیدر کو سنکر آگیا غصہ کہا عباس نے اے تو سہی یون چھین لین دریا

کہ دشمن بھی پکارین حملہ آور ایسے ہوتے ہین

مجو جلسے دہ اشک عزا ہین دیکھ لو بیشک ۱۰ ہی یکسان نرخ جنکا آج سے روزِ قیامت تک
جو ہی فرقِ امین گوہر مین سمجھتے ہین اُسے زیرک خریدار اُنکے بندے ہین اُنہی اشکون کا خدا گاہک

بتا اے ابرِ نیسان تیرے گوہر ایسے ہوتے ہین

مشابہ تھا جو ابنِ شاہ دین بالکل پیمبر سے ۱۱ ہر اک اہلِ عرب کو انس تھا مولا کے دلبر سے
مگر رہتا تھا کھٹکا مان کو دورِ چرخِ اخضر سے پھوپھی کہتی تھی اندیشہ ہی مجھکو حسن اکبر سے

حسینون مین جوانا مرگ اکثر ایسے ہوتے ہین

کیا جب قصد حر نے شہ کی جانب اپنے جانے کا ۱۲ سیاہِ شام مین ہر سو ہوا اِن بات کا چرچا
مہیا چلنے پر اُسکو جو ابن سعد نے پایا عمر نے حر کو سمجھایا ہوا کیون تارکِ دنیا

سپاہی شرع کے پابند کمتر ایسے ہوتے ہین

اگر کہدون تو تجھکو روک لین سب لوگ لشکر کے	۱۳	بہت مشکل تجھے شبیر تک جانا ابھی ہووے
مگر شاید تو سمجھے اسلیے سمجھاتا ہون پہلے		امیر شام سا حاکم ملا تھا تجھکو قسمت سے

کہین سردار غربت بخش لشکر ایسے ہوتے ہین

امیر شام سے تو راہ رکھتا ہی نہ ہو گمرہ	۱۴	ہی غربت مین وہ سب سے بڑھکے اہل فہم مین آگہ
یہ جب سب مکر و حیلہ کر چکا وہ پیر و رہبر		پکارا حر غلط جھوٹ افترا توبہ معاذ اللہ

عقیدے جاہلون کے اوستگر ایسے ہوتے ہین

عقیدہ ہی مرا واللہ کہ حق پر شاہ اکرم ہی	۱۵	الگ ہو دور ہو میرا مزاج اسوقت برہم ہی
تو تعریف اسکی کرتا ہی کہ جو مردود و اظلم ہی		مگر ہان حضرت شبیر کا جو وصف ہو کم ہی

سنی مظلوم عادل فیض گستر ایسے ہوتے ہین

مرا مولا مطیع ذوالمنن تیرا مطیع بت	۱۶	مرا ہادی نبی کی جان و تن تیرا مطیع بت
مرا حاکم شہنشاہ زمن تیرا مطیع بت		مرا آقا امام بت شکن تیرا مطیع بت

خلیل اسرا ایسے ورآزر ایسے ہوتے ہین

بجز ذات خدا لحق نہین جیسے خدا کوئی	۱۷	نہین ہادی بغیر از خامس آل عبا کوئی
برا سمجھے کوئی کہنے کو میرے با بھلا کوئی		خدا جیسے نہین بندون کا جز رب علا کوئی

غلامونکو نہین آقا میسر ایسے ہوتے ہین

بڑی زمین کٹی ہو اک قلم سر در کی کھیتی ہی	۱۸	ہی چادر دھوپ کی سایہ کو اور بستر کو ریتی ہی

بلائین فاطمہ ہر ابر سب کی لیتی ہی | شہادت لاش اصغر پر گواہی زمین دیتی ہی

کہ شش ماہے جوانوں کے برابر ایسے ہوتے ہین

کفن وہ ہو شہید بیکفن کی جیسہ مہرین ہون | ۱۹ | وہ ہو فرد عمل خیبر شکن کی جیسہ مہرین ہون
وہ سینہ ہو کہ سلطان زمن کی جیسہ مہرین ہون | خوشا وہ قلب داغ پنجتن کی جیسہ مہرین ہون

پذیرا بارگاہ حق مین بحضر ایسے ہوتے ہین

ہوا راہ خدا مین جب علمبردار قربانی | ۲۰ | غم واندوہ کی شہ پر ہوئی ازبس فراوانی
رضا لیکر گیا تڑپکو اسدم شاہ کا جانی | نثار ن عرش نورانی کہ آئے احمد ثانی

ہوا عمل خاصگان رب اکبر ایسے ہوتے ہین

خجل ہی ماہ تابان دیکھکر پرنور پیشانی | ۲۱ | کہان یہ یوسف سرور کہان وہ ماہ کنعانی
بہم کہتے تھے ملکر یک زبان یون ظلم کے بانی | نگینے بین ناخن انکو زیبا ہی سلیمانی

عناصر چار آئینہ سکندر ایسے ہوتے ہین

جو دیکھا چہرۂ انور پکارے یک زبان دشمن | ۲۲ | بلاشک یہ بہادر ہی اسد قوت تہتن تن
جو دیکھین اسکی صورت شیر بھاگین چھوڑکر مسکن | عمر نے شیر سے پوچھا دکھاکر شیر کی چنون

تجھے واللہ شیرونکے بھی تیور ایسے ہوتے ہین

یہ ظاہر ہی کہ پانی تین دن گذرے نہین پایا | ۲۳ | مگر چہرہ سے کچھ اسکا اثر پیدا نہین اصلا
وہی ہمت وہی شوکت وہی ہی جنگ کا دعوی | پکارا شیر لا واللہ پر اسکا تعجب کیا

کہ شیر حق کے بیشہ کے غضنفر ایسے ہوتے ہین

ہو اسکے سامنے کیا مرتبہ سام و نریمان کا
مقابل اسکے ہو پیل دمان بھی جیسے اک پشا
۲۴
کلام شمر جب تو صیف مین اسدرجہ کو پہونچا
یلان شام دکو نہ بولے آمنا وسلمنا

پڑھا کلمہ ہر اک صف نے کہ صفدر ایسے ہوتے ہین

قدم ہٹتے ہین پیچھے جب یہ میدانمین ڈٹتے ہین
پر روح الامین انکی ہی ضربت سے تو کٹتے ہین
۲۵
فلک لرزان ہین نعرون سے جگر شیرون کے پھٹتے ہین
پرے کیا دم اٹتے ہین جدھر گھوڑا پلٹتے ہین

غرنیر فاتح صفین و خیبر ایسے ہوتے ہین

یہ شیر بیشۂ شیر خدا جرأت مین یکتا ہی
نہ کچھ وسواس دلمین ہی نہ لاکھون سے جھجھکتا ہی
۲۶
نہین رکتا ہی فوجون سے غضب مین جب لپکتا ہی
پسینہ ہی کہ جوہر تیغ ابرو سے ٹپکتا ہی

نہ تیغین آبدار ایسی نہ خنجر ایسے ہوتے ہین

خرد تو صیف اسپ بادپا کے ہی عبث درپی
زمین و آسمان کو کرتا ہی یہ ایک پل مین طے
۲۷
مقابل جسکی سرعت کے خیال و وہم ہین لاشی
صبا لے لیکے بوسہ دامن زین کا یہ کہتی ہی

عقاب آسمان پرواز کے پر ایسے ہوتے ہین

نجو شام کو جاتا تھا جب فرق شہ خوشخو
ہوے ہین معجزے اکثر گنا بو نہین انھین دیکھو
۲۸
ہی یہ بھی معجزہ اک آنسے اپنے دلمین سوچو تو
اذان سنکر سنان پر شہ کا سر جھکتا ہی قبلہ کو

نمازی بھی کہین ایسا کہ اکبر ایسے ہوتے ہین

ہوے شہ پر تصدق بھانجے جیسے کے واویلا
اٹھا کر لاش انکی گھر مین لائے سید والا
۲۹
مگر کیا عشق تھا شہ سے بہن کو غور کی ہی جا
نہ روئی بیٹیون کے لاشہ پہ زینب پر کہا آنسا

سعادتمند بچے کیون برادر ایسے ہوتے ہین

غریبون کربلا مین پہونچا تھا جب شاہ کا خیمہ ۳۰ بہت انصار تجھے بھائی تھے بیٹے تجھے بھتیجا تھا
بوقت عصر وہ گھر جسنے دیکھا رو کے یون بولا حسینی خیمون مین جھاڑو دہل کی پھر گئی در

کہین دو پہر مین خالی بھرے گھر ایسے ہوتے ہین

زبان ہر لال وصف زینب و عباس صفدر مین ۳۱ تصدق جان اور اولاد کردی عشق سرور مین
یقین ہر پیش کرکے دونون کو سرکار دادر مین گواہی زینب و عباس کی شہ دینگے محشر مین

خداوندا ہمین ایسی برادر ایسے ہوتے ہین

وجود ظاہری جسوقت پاجر کی خلقت نے ۳۲ کیا دنیا سے مستغنی اُسے ایمانکی دولت نے
منور کردیا دل پنجتن کے نور الفت نے سر لوح جبین پر حر کی لکھا کلک قدرت نے

غلام باوفاے ابن حیدر ایسے ہوتے ہین

حسن کے بعد تھے عباس پیارے شاہ کو سب سے ۳۳ تھی الفت شہ کو اُنسے اور اُنکو فدیہ رب سے
یہ ہی علم امامت شاہ دین آگاہ تھے کب سے ہوے عباس جب پیدا کہا شہ نے یہ زینب سے

علی کی نسل مین ہمشان جعفر ایسے ہوتے ہین

ہوا ہی اور نہوگا باوفا حضرت سا دنیا مین ۳۴ نہ آئی یاد اپنی پیاس یاد شاہ والا مین
یہانتک محو تھے ویسے وہ فکر آل طاہا مین پیا پانی نہ سقاے حرم نے عین دریا مین

گئے پیاسے بچے پیاسے سکندر ایسے ہوتے ہین

سلام پر ضیا لکھا جناب اوج نے ایسا ۳۵ جسے مداح سنکر کہتا ہی ہر ایک سلمنا

زبان پر سامعین کے ہی یہ ہر دم مقطع زیبا | یہ مضمون آفرینی آفرین اے اوج کیا کہنا
سخن فہمونمین شہرہ ہی سخنور ایسے ہوتے ہین

مخمس بر سلام جناب ذہین مرحوم و مغفور

آنسو دن سے قصر جنت سب سنوارے جائینگے | ۱ | نذر زہرا کو یہ بنکر گوشوارے جائینگے
ہم اسی کشتی پہ کوثر کے کنارے جائینگے | | رائگان آنسو نہ مجرائی ہمارے جائینگے
بنکے موتی تربت سرور پہ وارے جائینگے

ایکدن پوشاک جنت تھی عزیز و زیب بر | ۲ | ایکدن تھی بیکفن لاش شہ دین خونین تر
گردش افلاک کی نیرنگیون کو دیکھکر | | کہتے تھے سرور چرخ مصطفے کے دوشپر
تیسرے دن مرکے تربت مین اتارے جائینگے

داخل دشت بلا جسدم ہوے سلطان دین | ۳ | ہوگیا ظاہر کہ گھر جائینگے سرور یا یقین
سوچکر انجام کو اسدم بصد قلب حزین | | عرض کی یون حر نے شاہ دین سے ٹلجاؤ کہین
آپ اترینگے اگر اس جا تو مارے جائینگے

درپے ایذا ہین مولا شر سے اعدا کے ذرا | ۴ | سب کے سب مکار ہین کوئی نہین ہی راست گو
ہی خلاف مصلحت یان پر ٹھہرنا آپ کو | | مسکرا کر شہ نے فرمایا مصرا اس مین نہ ہو
ہم نجائینگے یہان سے سر ہمارے جائینگے

ہوگئی قطع امید صلح جسدم بے گمان | ۵ | مستعد لڑنے پہ تھے انصار شاہ انس و جان
مثل پروانہ کے شہ کے گرد تھین سب بیقرار | | کہتی تھی بیبیون سے زینب آج بگڑی ہی یہان

تیمچے واری گئی کسدن سنوارے جائینگے

۶ کہتے تھے عاشور کو انصار سے شاہِ غیور — ظلم جو چاہین کرین ہم پر یہ ظالم پُرغرور
دیکھے سر وعدہ پہ ہم جائینگے خالق کے حضور — بجا نجے بولے شہا وعدہ تو ہی لڑنا ضرور
گو زبان ہاری ہی لیکن جی نہ ہارے جائینگے

۷ قید ہو کر جب چلا اہل حرم کا قافلا — ننگے اونٹون پر سوار اعدا نے بیوونکو کیا
ساربان جسدم بنا وہ آدم آل عبا — بولے عابد اونٹون کی رسی ہی لنگر ناو کا
امتی بحر گنہ سے پار اتارے جائینگے

۸ ارزد ہر گز نہ کچھ تحسین دنیا کی کرد — بے تصنع اپنا تو یہ قول ہی اے عاقلو
قدر دان مداح دنیا مین کوئی ہو یا نہو — فخر کرتے ہین ذہین اس پر کہ روز حشر کو
ہم غلامان علی کہکر پکارے جائینگے

خمسہ بر سلام جناب ذہین صاحب مرحوم و مغفور

۱ ورد عباس تھا نذر شہ دین سر دونگا — کہا قاسم نے کہ جان شہ کے قدم پر دونگا
قول اکبر تھا گلا تیغ تلے دھر دونگا — مجرئی کہتے تھے سر در کہ لٹا گھر دونگا
مہم امت احمد کو مین سر کر دونگا

۲ بھیجکر سیکڑون خط کوفیون نے بلوایا — آئے جب شاہ تو سب پھر گئے بانی جفا
سنکے حجت شہ بیکس کی رہے چپ لا — پھیر مانگے جو خط اعدا نے تو سر دے کہا
حشر مین تمکو یہ مین پیش پیمبر دونگا

گو کہ کم سن تھا بہت فاطمہ کا نورالعین	۳ ق	فکر امت سے مگر قلب سدا تھا بیچین
واہ کیا لطف ہی دیکھو تو بر ب کونین		جب بنی روتے تجھے امت کو تو کہتے تھے حسین
نانا مین دونگا سفارش پیش خدا دھر دونگا		
فکر اس مرتبہ امت کی ہی کیون اے نانا	۴	روز میثاق سے یہ بار تو حصہ ہی مرا
عرض ناچیز یہ ہی آپ سے محبوب خدا		آج کیون روتے ہو محشر تو ہو کل دیکھے گا
نذر اک ہاتھ سے سر ایک سے محضر دونگا		
عرض جب کر چکا یہ فاطمہ کا نورالعین	۵	فرط الفت سے اُٹھے سنتے ہی شاہِ کونین
چوم کر حلق کو سرور کے بصد شیون و شین		مصطفے نے کہا پھر تم کہو کیا دوگے حسین
تمکو تو ہدیہ مین امت کے مین دلبر دونگا		
وعدہ نانا کا تمھارے ہی یہی خالق سے	۶	فدیہ امت کا کرونگا مین تمھین اے پیارے
پھر بتاؤ مجھے تم نذرِ خدا کیا دوگے		مسکرا کر کہا شبیر نے یون ہم سمجھے
میرا سر آپ کا ہدیہ ہی نہ کیونکر دونگا		
میرے دینے کے لیے بادشہ ہر دو سرا	۷	فکر کچھ بھی نہ کرین آپ کہ مین کیا دونگا
گو نہین پاس مرے حشمت و مال دنیا		میرے دینے کو بہت ہی مجھے خالق نے دیا
بھانجے دونگا پسر دونگا برادر دونگا		
یہ بھی کافی نہ اگر ہونگے رسول الثقلین	۸	وعدہ حتمی یہی میرا ہی بر ب کونین
مرے ہوتے ہوے ہوویگی نہ امت بیچین		اور تو دینے کو سب گھر لیے جاتا ہی حسین

جو جو امت پہ پڑیگا وہ مقرر دونگا

آپکے سامنے رتبہ مرا کیا اے مولا ۹ آپ محبوبِ خدا اور مین بندہ ادنا
پاس جو میرے ہی سب کچھ ہی یہ حضرت کا دیا مجھ سے کیا پوچھتے ہین آپ مین دونگا کیا کیا

ایک ہدیہ دیا تمنے مین بہتر دونگا

آپکے جدنے سے اے خالق اکبر کے نبی ۱۰ ہمت اسر نے اِس مرتبہ ہی مجھکو دی
دینے مین آنکھ جھپکتی نہین ہرگز میری تم نہ روؤ تو مین تفصیل کرون دینے کی

یان تلک دونگا کہ وسعت سے بھی باہر دونگا

مال و زر کی تو حقیقت نہین کچھ بھی بخدا ۱۱ واسطے آپکے امت کے شہ ہر دوسرا
عرض کرتا ہون بلا ریب کہ بندھوا دونگا ازوے زینب و کلثوم و سکینہ کا گلا

پائے سجاد تلک بیڑیون سے بھر دونگا

آپ سے عرض یہ کرتا ہون شہ عرش جناب ۱۲ اتنا مین دونگا کہ ممکن بھی نہو جسکا حساب
بنت مسلم کے تو در بر مع کلثوم و رباب مقنع زوجۂ عباس تو بانو کا نقاب

پردہ امت کا رہے گر تو سراسر دونگا

بہوین اور بیٹیان سب آپکی اے خیر بشر ۱۳ ہو کے بے مقنع و بے پردہ پھرین کھلے سر
بنت زہرا جو ہی یہ زینب تفتیدہ جگر ننگے سر اونٹون پہ بلوہ مین پھرینگی در در

ایسا کچھ دونگا کہ زینب کی بھی چادر دونگا

غم نہین اہل حرم پر ہون اگر لاکھ حجاب ۱۴ میرے بچون کو طمانچے لگین بے جرم و خطا

وعدہ مین آپ سے کرتا ہون یہی اے نانا | جو ستم گذرینگے مجھپر وہ سہونگا مولا
تا رسے آپ کی امت کو رہا کرد ونگا

پیاس سے جھولے مین جسدم ہوے اصغر بیچین | ۱۵ | لائے سیدانین اُسے خیمہ سے شاہ کونین
تیر کھاکر ہوا بیجان جو وہ نور العین | لاش بچے کی لیے راہ مین کہتے تھے حسین
تجھکو کیا کہکے تری مان کو مین دلبر دونگا

زشتی نامۂ اعمال کے دھونیکا یقین | ۱۶ | غیر اشک غم شبیر نہین اے غمگین
کیش مداح یہی اور یہی ہے آئین | پیش ہوگا جو مرا نامۂ اعمال زمین
اُسپہ رومال بھر آنسو ونکا دھر دونگا

مخمس بر سلام جناب میر انیس صاحب مرحوم و مغفور

زہد و ورع خمیر ہے اپنے خمیر کا | ۱ | اور حب اہل بیت ہے مذہب حقیر کا
احسان ہے ازل سے یہ رب قدیر کا | دل سیر ہے گدا اے جناب امیر کا
خالی کبھی رہا نہین کاسہ فقیر کا

جویا ہوا نہ تاج کا نہ مین سریر کا | ۲ | احسان لیا نہ سر پہ امیر و وزیر کا
شاکی گلے کا ہے نہ خواہان کثیر کا | دل سیر ہے گدا اے جناب امیر کا
خالی کبھی رہا نہین کاسہ فقیر کا

خاک نجف مین ہوگا جو مرقد فقیر کا | ۳ | اور ہوگا وقت قبر مین جب دار و گیر کا
دونگا جواب صاف مین منکر نکیر کا | کیا پوچھتے ہو نام مرے دستگیر کا

بازو نبی کا ہاتھ خدا ے قدیر کا

۴ بندہ ہون اک حقیر مین رب قدیر کا — اور کلمہ گو ہون شاہ بشیر و نذیر کا
پیرو ہون مین حبیب خدا کے وزیر کا — کیا پوچھتے ہو مذہب و ملت فقیر کا

شیشہ بغل مین ہی مری خم غدیر کا

۵ حیدر کو جو خدا نے دیا رتبہ و جلال — اُسکو بیان کر سکے یہ کسکی ہی مجال
ہی روز فتح مکہ کا روشن یہ سب پہ حال — پہونچا نہ دست غیر کا جسجا کبھی خیال

اُس دوش پر تھا پاؤن مرے دستگیر کا

۶ واقف ہی رتبہ شہ والا سے کائنات — تفصیل سے بیان کہان کر سکون صفات
ہی ایک جزو ذات نبی کا علی کی ذات — مومن دونمین سوچ لین پر دے کی ہی یہ بات

نکلا کہان سے ہاتھ جناب امیر کا

۷ سارا جہان مطیع شہ نامدار ہی — بطن صدف مین قطرہ در شاہوار ہی
دیکھو جدھر کو فیض و کرم آشکار ہی — احسان بو تراب کا گردن پہ بار ہی

سر کس طرح جھکا نہ ہے چرخ پیر کا

۸ لشکر پھرا جو حج سے بشیر و نذیر کا — پہونچا نبی کو حکم یہ رب قدیر کا
اظہار کر دے مرتبہ اپنے وزیر کا — شہرہ ہی شش جہت مین حدیث غدیر کا

بیعت کو ہاتھ اُٹھا تھا صغیر و کبیر کا

۹ ہین بارہ امام جو اولاد مرتضےٰ — اُن سب کا ایک رتبہ ہی از حکم کبریا

کچھ فرق چھوٹے اور بڑے مین نہین ذرا | معصوم سب ہین جوشن بازوے مصطفا
یان ایک مرتبہ ہی صغیر و کبیر کا

۱۰ دست خدا تھا قوت بازوے مصطفا | یہ قوت خدا نہین تو کہیے اسکو کیا
مرحب کو ایک وار مین نابود کر دیا | خیبر کا در اکھاڑ لے وہ شان کبریا
ٹکڑا نک سے کھاے جو نان شعیر کا

۱۱ حب علی پہ ہوگا جو یان خاتمہ بخیر | ہمکو نصیب ہوویگی باغ جنان کی سیر
کوثر پہ تب یہ عرض کرونگا بحال غیر | پیاسا ہون ساقیا مے کوثر کا خم کی خیر
بھر دے خدا کی راہ مین کاسہ فقیر کا

۱۲ نقد حیات عالم فانی ہی بے بدل | اعمال ہوئین نیک یہ ہی زندگی کا پھل
افسوس آجتک تو ہوا کچھ نہ ماحصل | پیری تو آچکی ہی مگر مہلت اے اجل
کر لون طواف قبر جناب امیر کا

۱۳ آرام روح کیون نہو کیون ہو نہ دل کو چین | ہر وقت جنکو درد ہی نام حسن حسین
حب ودلاے آل ہی جنپر کہ فرض عین | سبطین مصطفے کو سمجھتے ہین جو شنین
تینون مین ہی یہ حرز صغیر و کبیر کا

۱۴ مشہور ہی سخاے شہنشاہ دوسرا | شاہد عطار شاہ پہ ہی صاف دل اتا
بیشک رحیم کوئی علی سا نہ ہوئیگا | کیا رحم تھا کہ شیر انھی نے رو دیا
جب آگیا خیال یتیم و اسیر کا

جو شاہ آپ بھوکا رہے اور کو کھلاے ۱۵ صد حیف اُسکا لاڈلا دانہ تلک نہ پاے
تیرا بھی ظلم چرخ نیا ہی ہر اک پہ واے اُسکے پسر کو پانی کا قطرہ ملے نہ ہاے
قاتل کو جس نے بھیجدیا جام شیر کا

معمول تھا شبون کو یہ حیدر کا دائما ۱۶ بیوونکے گھر پہ آپ وہ دے آتے تھے غذا
بھوکا کوئی یتیم نہ رہتا تھا شہر کا جب مرگئے علی تو مدینہ مین شور تھا
آج اُٹھ گیا شفیق یتیم و اسیر کا

مسکن کہین بھی خاک نجف سے نہین نفیس ۱۷ امید جسکی رکھتے ہین سلطان ہو بارئیس
مداح کی ہی عرض یہ اے مونس و جلیس پوچھے کوئی پتہ تو یہ کہدیجو انیس
ہی وادی السلام مین بستر فقیر کا

مخمس دیگر بر سلام جناب میر انیس صاحب مرحوم و مغفور

پیاس سے آہ تڑپتی تھی سکینہ کیا کیا ۱ شیر کو اصغر معصوم بھی ترسا کیا کیا
کھٹکا اکبر کے کلیجے مین بھی بھالا کیا کیا صبر کرتے تھے سلامی شہ والا کیا کیا
اہل کین دیتے تھے مظلوم کو ایذا کیا کیا

مر گیا کیسا مری گود کا پالا افسوس ۲ چھپ گیا آنکھون سے وہ گیسوون والا افسوس
سینے پر اُسکے لگا ظلم کا بھالا افسوس بانو کہتی تھی کہ سہرا بھی نہ دیکھا افسوس
تھی مجھے بیاہ کے اکبر کی تمنا کیا کیا

پیاس سے جب علی اصغر کا برا حال ہوا ۳ لائے خیمہ سے اُسے زین امام دوسرا

پانی کے بدلے گلے پر جو لگا تیرِ جفا | تیر کھانے ہی گلے مین جو دمِ اصغر کا رکا
شاہ کے ہاتھون پہ تڑپا ہی وہ بچہ کیا کیا

قتل جب ان مین ہوے بادشہ جن و بشر ۴ | چلا کوفہ کی طرف اہلِ جفا کا لشکر
جلوہ گر نیزہ پہ تھا سر ابنِ ہند و طمہ کا | دیکھتا جو سرِ قاسم کو وہ کہتا رو کر
حسرتین لیگیا دنیا سے یہ وطا کیا کیا

جب گرے گھوڑے سے عباسِ دلاور لب جو ۵ | سُنکے آواز چلے لاشہ پہ شاہِ خوشخو
سدرہ شہ کا ہوا آکے ہر اک عربدہ جو | لاشِ عباس پہ آنے جو نہ دیتے تھے عدو
تشنہ لب شاہ لڑے ہین لبِ دریا کیا کیا

خانۂ آلِ عبا ہو گیا جب سب برباد ۶ | رہگئے اہلِ حرم اور فقط زین عباد
رات دن روتے تھے وہ ظلم و ستم کر کے یاد | منع جو رونے کو کرتا تو یہ کہتے سجاد
کیون نہ روؤن ستم ان آنکھون سے دیکھا کیا کیا

قید سے چھٹ گئے جسدم حرمِ شاہِ امم ۷ | آیا شہر مین لٹا قافلہ با رنج و الم
حال اسوقت کا اس طور سے کرتے ہین رقم | شاہِ دین کے حرم آئے تھے وطن مین جسدم
خاک پر پیٹ کے سر روتی تھی صغرا کیا کیا

ڈھونڈھتی تھی کبھی اکبر کو کبھی اصغر کو ۸ | جان دیتی تھی وہ سر پیٹ کے اپنا رو رو
ماں سے کہتی تھی کہ دادی گئی کچھ تو بولو | اور ایک ایک سے کہتی تھی بتاؤ لوگو
کہہ گئے ہین مجھے مرتے ہوے بابا کیا کیا

ایک مدت نہ ملی جب شہ والا کی خبر | سر جھکا لیتی تھی صغرا کوئی کہتا تھا اگر
کہو کوفہ سے پدر نے تمھین بھیجا کیا کیا

۲۱ سینۂ شاہ پہ سونیکی جو تھی وہ خوگر | ہر گھڑی پوچھتی تھی ماں سے کہان ہین سرور
فرقت شاہ مین ہر دم تھی حزین و مضطر | قید خانہ مین سکینہ کو جو یاد آئے پدر
رات بھر سینہ مین دل ننھا سا تڑپا کیا کیا

۲۲ قتل جب ہو چکے انصار امام خوشخو | ایک بھی باقی نہ تھا شاہ پہ صدقے جو ہو
گرد بھائی کے بہن پھرتی تھی اسدم رو رو | دیکھا مرنے پہ کمر باندھتے جب بابا کو
سر اٹھا تکیہ پہ سجاد نے پٹکا کیا کیا

۲۳ بعد قتل پسر بادشہ عرش نشین | گریہ آل محمد سے لرزتی تھی زمین
بین ہر اک کے جدا گانہ تھے با قلب حزین | بانو کہتی تھی اے اکبر مجھے سمجھاتے نہین
یاد مادر تری باتین کرے بیٹا کیا کیا

۲۴ دمبدم آتی تھی میدان سے یہ خیمے مین خبر | نیزہ قاسم کے لگا کٹ گئے زینب کے پسر
قتل عباس ہوے مر گئے رنمین اکبر | کتنے عابد خبر قتل عزیزان سنکر
اپنی بیماری کا ہونا ہی مداوا کیا کیا

۲۵ بھیجا صغرا نے جو قاصد کی زبانی پیغام | روئے شانا ہوئی اشکون سے تر ریش تمام
بعد ازین آہ بصد صدمہ و رنج و آلام | خط لیے لاش پہ اکبر کے یہ کہتے تھے امام
دیکھو بیٹا تمھین صغرا نے ہی لکھا کیا کیا

شان و شوکت مین تھے شبیر کے یاور ایسے ۲۶ نہین ہو سکتا تھا رستم بھی مقابل جنسے
آکے صف بستہ ہوے سامنے جب لشکر کے دیکھکر فوج حسینی کو عدو کہتے تھے
ساتھ لائے ہین جوان سید والا کیا کیا

سب کو دنیا مین ہی گو خواہش پوشاک نفیس ۲۷ قبر مین دونون ہین یکسان چہ فقیر و چہ رئیس
اُنس مداح وہان کس سے نہ مونس جلیس ساتھ جاتا نہین کچھ جز عمل نیک انیس
اسپہ انسان کو ہی خواہش دنیا کیا کیا

مخمس دیگر بر سلام جناب میر انیس صاحب مرحوم و مغفور

سحر کو مہر مبین شام کو قمر دیکھا ۱ ہر ایک غنچہ ہر اک گل ہر اک ثمر دیکھا
زمین سے تا بہ فلک خوب غور کر دیکھا اُسی کا نور ہر اک شی مین جلوہ گر دیکھا
اُسی کی شان نظر آگئی جدھر دیکھا

تمام عمر بسر کی امام نے رو رو ۲ کبھی نہین ہوے بشاش سید خوشخو
یہان تلک رہے مغموم آپ دیکھو تو بروز عید بھی آیا جو کوئی ملنے کو
غم حسین مین عابد کو نوحہ گر دیکھا

خیال نفع مین دنیا کے عمر کر دی ابتر ۳ ہزار حیف نہ یاد آیا عاقبت کا ضرر
جب اختیار گیا ہاتھ سے ہوئی یہ خبر قریب قبر ہم آئے کہان کہان پھر کر
تمام عمر ہوئی جب تو اپنا گھر دیکھا

ہزارون معجزہ ہین ذات شاہ والا کے ۴ حقیقت شب معراج ایک ہی اُنسے

سحر ہوئی شبِ معراج کی تو لوگون نے		گر دات حال ہین اُس شب کا اِسطرح لکھتے
جمالِ پاک رخِ سید البشر دیکھا		
زبان پہ شکر تھا ہر دم تھی لطف و صل کی یاد	۵	وفورِ نور رخِ پاک پر تھا حد سے زیاد
کہا یہ سب نے غلامون سے کیجیے ارشاد		بیان ہو حالتِ معراج تھی ہر اک کی مراد
جو کچھ حضور نے یا شاہ بحر و بر دیکھا		
جو کچھ کہ دیکھا تھا مولا نے سب کیا تفہیم	۶	صفاتِ جنت و کوثر عذابِ نارِ جحیم
گہر فشان ہوے لعلِ لبِ رسولِ کریم		پس از حکایتِ سدرہ و سیرِ عرشِ عظیم
کہ سب سے رتبۂ حیدر زیادہ تر دیکھا		
یہ عرض کی کہ سنین کچھ تو وصفِ حیدر ہم	۷	یہ سنکے نورِ دو عالم اُٹھے بہ شوقِ اتم
وراے کرسی و عرشِ عظیم و لوح و قلم		کہا نبی نے یہ وصفِ علی ہے کم سے کم
اخی کا نور ہر اک شی مین جلوہ گر دیکھا		
عجیب رتبۂ حیدر وہان نظر آیا	۸	گذر ہوا جو مرا تا حجابِ عرشِ عُلا
ولی ولی کی صدا تھی جہان جہان پہونچا		زمین سے عرش تلک غلغلہ تھا اک برپا
علی علی نظر آئے جدھر جدھر دیکھا		
پڑے ہین خاکپہ وہ مسند و ن کے تھے جو رئیس	۹	فقیر آج ہین کل تھے جو سب مین اُس و ئیس
کسی کی ایک طرح سے بسر ہوئی نہ انیس		بہ آبِ زر لکھو مداح بس یہ شعرِ نفیس
عروجِ مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا		

رُوات حال مین اُس شب کا اِسطرح لکھتے — سحر ہوئی شبِ معراج کی تو لوگون نے
جمالِ پاک رخِ سید البشر دیکھا

۵ دو نور نور رخِ پاک پر تھا حد سے زیادہ — زبان پہ شکر تھا ہر دم تھی لطف و صل
بیان ہو حالتِ معراج تھی ہر اک کی مراد — کہا یہ سب نے غلامون سے کیجیے ارشا
جو کچھ حضور نے یا شاہ بحر و بر دیکھا

۶ صفاتِ جنت و کوثر عذابِ نارِ جحیم — جو کچھ کہ دیکھا تھا مولا نے سب کیا تف
پس از حکایتِ سدرہ و سیرِ عرشِ عظیم — گہر فشان ہوے لعلِ لبِ رسول ک
کہ سب سے رتبۂ حیدر زیادہ تر دیکھا

۷ یہ سنکے بو ذر و سلمان اُٹھے بہ شوقِ اتم — یہ عرض کی کہ سنین کچھ تو وصفِ حید
کہا نبی نے یہ وصفِ علی ہے کم سے کم — وراے کرسی و عرشِ عظیم و لوح و ق
اخی کا نور ہر اک شی مین جلوہ گر دیکھا

۸ گذر ہوا جو مرا تا حجابِ عرشِ عُلا — عجیب رتبۂ حیدر وہان نظر آ
زمین سے عرش تلک غلغلہ تھا اک برپا — ولی ولی کی صدا تھی جہان جہان پ
علی علی نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

۹ فقیر آج ہین کل تھے جو سب مین اُس و ئیس — پڑے ہین خاکپہ وہ مسند و ن کے تھے جو
بہ آبِ زر لکھو مداح بس یہ شعرِ نفیس — کسی کی ایک طرح سے بسر ہوئی نہ انمی
عروجِ مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا

رُوات حال مین اُس شب کا اِسطرح لکھتے — سحر ہوئی شبِ معراج کی تو لوگون نے
جمالِ پاک رخِ سید البشر دیکھا

۵ دو نور نور رخِ پاک پر تھا حد سے زیادہ — زبان پہ شکر تھا ہر دم تھی لطف و صل
بیان ہو حالتِ معراج تھی ہر اک کی مراد — کہا یہ سب نے غلامون سے کیجیے ارشا
جو کچھ حضور نے یا شاہ بحر و بر دیکھا

۶ صفاتِ جنت و کوثر عذابِ نارِ جحیم — جو کچھ کہ دیکھا تھا مولا نے سب کیا تف
پس از حکایتِ سدرہ و سیرِ عرشِ عظیم — گہر فشان ہوے لعلِ لبِ رسول ک
کہ سب سے رتبۂ حیدر زیادہ تر دیکھا

۷ یہ سنکے بو ذر و سلمان اُٹھے بہ شوقِ اتم — یہ عرض کی کہ سنین کچھ تو وصفِ حید
کہا نبی نے یہ وصفِ علی ہے کم سے کم — وراے کرسی و عرشِ عظیم و لوح و ق
اخی کا نور ہر اک شی مین جلوہ گر دیکھا

۸ گذر ہوا جو مرا تا حجابِ عرشِ عُلا — عجیب رتبۂ حیدر وہان نظر آ
زمین سے عرش تلک غلغلہ تھا اک برپا — ولی ولی کی صدا تھی جہان جہان پ
علی علی نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

۹ فقیر آج ہین کل تھے جو سب مین اُس و ئیس — پڑے ہین خاکپہ وہ مسند و ن کے تھے جو
بہ آبِ زر لکھو مداح بس یہ شعرِ نفیس — کسی کی ایک طرح سے بسر ہوئی نہ انمی
عروجِ مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا

مخمس بر سلام میر انیس صاحب مرحوم و مغفور

نقطہ مدد ہی کا سرور پہ سد باب نہ تھا
اکیلا فاقہ ہی سے وہ فلک جناب نہ تھا
مصیبت اتنی تھی جسکا کوئی حساب نہ تھا
گذر گئے تھے کئی دن کہ گھر مین آب نہ تھا
مگر حسین سے صابر کو اضطراب نہ تھا

۲
سرور چاہیے مشغول شہ کے ماتم مین
تغافل اور تساہل نہ ہو اس غم مین
حشر و ساز بیست کا کیا جو فنا ہی اکدم مین
نمود و بود بشر کیا محیط عالم مین
ہوا کا جب کوئی جھونکا چلا جناب نہ تھا

۳
ارچہ تھا مین گنہگار غرق بحر تعب
نہ کوئی نیک عمل تھا نجات کا نہ سبب
طفیل ولاے وصی شاہ عرب
فشار سے جو بچا مین ہوا زمین کو عجب
ندا یہ قبر نے دی حکم بو تراب نہ تھا

۴
ایک اشک عزا کا وہ مرتبہ ہی عظیم
کہ جسکو جانتا ہی حق و یا رسول کریم
یہ کہنا شا لآ ہی واجب التسلیم
اگر بہشت مین ہوتے نہ کوثر و تسنیم
تو رونے والون کی آنکھونکا پھر جواب نہ تھا

۵
ل آب جو کرتے تھے شاہ عالیجاہ
جو اسمین رمز تھا اس سے تھے آپ ہی آگاہ
فوج شقاوت کجا کجا وہ شاہ
حسین اور طلب آب ای معاذ اللہ
تمام کرتے تھے حجت سوال آب نہ تھا

۶
نی پانی کی سلطان دین پناہ کو جا
تو نہر ان کے خیمہ مین بہتی حق ہی گواہ

یہ رمز قدرت حق ہی کوئی ہو کیا آگاہ | حسین اور طلب آب ای معاذ اللہ
تمام کرتے تھے حجت سوال آب نہ تھا

۷ امام کہتے تھے اعدا سے ای گروہ ضلال | مین کسکا لخت جگر ہون ذرا کرو تو خیال
کہ جسکے لاکھ کمالون سے ایک تھا یہ کمال | جسے نبی نے بلایا ہوا وہ نخل نہال
ثمر اُسے بھی دیے جو کہ بار یاب نہ تھا

۸ کہان تھا حر جری اور کہان امام سعید | نہتم ملک تھا وہ پابند حکم شمر و یزید
یہ کیا تھا بخت رسا کی اگر نہ تھی تائید | حضور شاہ پھر آیا کہان سے حر شہید
خطا کی راہ مین گر جادۂ ثواب نہ تھا

۹ عطا علی کو جو حق سے ہوئی تھی رعنائی | کہان یہ یوسف مصری نے پائی زیبائی
وہ خوب جانتا ہی جسکو کچھ ہی بینائی | علی کے پاے مبارک نے جو ضیا پائی
وہ نور حضرت موسی کو دستیاب نہ تھا

۱۰ ہمیشہ کوئی نہ غالب ہی نہ سدا مغلوب | جو آج مورد تحسین ہی کل ہی وہ معیوب
جو مصلحت ہی خدا کی وہی ہی سب سے خوب | ہر اک کے ساتھ ہی روشن دو طلوع و غروب
سحر کو چاند نہ تھا شب کو آفتاب نہ تھا

۱۱ تمام خلق پہ تھی آب کی فراوانی | مجاز پینے کے تھے سب یہود و نصرانی
ہزار حیف ہاین دعوی مسلمانی | فقط حسین کے بچون پہ بند تھا پانی
بہت قریب تھی وہ نہر قحط آب نہ تھا

ذلیل سمجھو کسی کو نہ حال خواری مین ۱۲ پسند عجز ہی ہر دم جناب باری مین
یہ قول راست ہی مداح انکساری مین انیس عمر بسر کر دو خاکساری مین

کہین نہ یہ کہ غلام ابو تراب نہ تھا

مخمس دیگر بر سلام جناب میر مونس صاحب مرحوم و مغفور

مدینہ لٹ کے بسی کربلا محرم مین ۱ تباہ کشور دین ہو گیا محرم مین
ہوئی حسین پہ کیا کیا جفا محرم مین سلامی خیمۂ سرور جلا محرم مین

چراغ احمد و زہرا بجھا محرم مین

ہوئی وہ شاہ پہ جور و جفا محرم مین ۲ کہ جس سے ہل گیا عرش علا محرم مین
جناب فاطمہ کا سر کھلا محرم مین کرین نہ مجرئی کیونکر بکا محرم مین

گلا حسینؑ کا پیاسا کٹا محرم مین

تمام خلق خدا کو یہ ایک ہی غم ہی ۳ ہی ننگے سر کوئی کوئی بہ چشم پرنم ہی
عزاے شاہ دو عالم محیط عالم ہی ہر ایک تعزیہ خانون مین شور ماتم ہی

قبول ہوتی ہین رونق فزا محرم مین

وہ کون شی ہی نہین جسپہ اس الم کا اثر ۴ تپش ہی مہر کو ہی داغدار جرم قمر
ملک فلک پہ یہ کہتے ہین آہ رو رو کر غم حسین مین جن و بشر ہین خاک بسر

بشر نہین فقط اہل عزا محرم مین

ستم نہ ایسا ہوا تھا کبھی تہ افلاک ۵ جلا کے خیمۂ آل رسول کر دیا خاک

جب اِس الم مین ہو خیر النسا گریبان چاک
محب حسین کے کیون نہ تبر غم سے ہلاک

نشانہ تیر کا اصغر بنا محرم مین

۶ بتول کیون نہون اِس غم مین پریشان رسول
وہ بادشاہِ دو عالم خدا کا وہ مقبول
کہ جسکا ناز اُٹھانا علی کا تھا معمول
علی کا بیٹا محمد کی جان روح بتول

قتیل خنجر بیدین ہوا محرم مین

۷ ہوے جو داخل کرب و بلا امام ہُدا
سوم سے تا بہ نہم تو پیام صلح رہا
مگر یہ لکھا ہی راوی بروز عاشورا
ستم سے باغیون کے گلشن رسول خدا

اُجاڑ ہو گیا پھولا پھلا محرم مین

۸ حرم کے رونے سے گو پڑ گیا جہا مین شور
مگر نہ سنگ دلون سے چلا اسیرون کا زور
عمر اول سے جو رکھتا تھا چشم باطن کور
لعین نے لاش کو رکھا امام کی بیگور

پھرایا نیزہ پہ سر جا بجا محرم مین

۹ ہوے جو وارد کرب و بلا محرم مین
ملی نہ شاہ کو آب و غذا محرم مین
غم حسین مین گردون بلا محرم مین
کرے نہ مجرئی کیونکر بکا محرم مین

گلا حسین کا پیاسا کٹا محرم مین

۱۰ عدو کی فوج جو کوفہ کی سمت راہی تھی
حرم کو پیٹنے اور رونے کی مناہی تھی
زمین کو زلزلہ تھا صورت تباہی تھی
فلک پہ قتل سے شبیر کے سیاہی تھی

حرم کے رونے سے اک حشر تھا محرم مین

حرم کے بعد نہ مقتل مین کوئی تھا اتنا ۸ کہ جو حفاظت لاش امام دین کرتا
لکھا ہی رادی پر غم نے آہ واویلا نگاہ رکھنے کو لاشہ امام عالم کا

لحد سے آتے تھے شیر خدا حرم مین

جو حال قبلہ عالم تھا اُنکے پیش نظر ۹ تمام روز حرم پیٹتے تھے سینہ و سر
غرض وہ کرتے تھے دن زندگی کے یونہین بسر غم حسین تھا کھانے کو یا کہ خون جگر

چھٹی تھی اہل حرم کی غذا محرم مین

ہوے جو شاہ پہ مداح زمین جور و ستم ۱۰ ہی اُسکے لکھنے سے عاجز یقینی اپنا قلم
بجا ہی راست ہی بیشک یہ مقطع پر غم قلم کو تھام لے مونس نہین ہی تاب رقم

ہوئی جو آل نبی پر جفا محرم مین

مخمس دیگر بر سلام جناب میر مونس صاحب مرحوم و مغفور

علی کو ہم خدا کہتے ہین یہ بدخواہ کہتے ہین ۱ وہی کہتے ہین ہم جو کچھ رسول اللہ کہتے ہین
عقیدہ اپنا واثق ہی یہ بے اکراہ کہتے ہین خدا شیر خدا کو خاطی و گمراہ کہتے ہین

علی کو ہم علی اللہ کو اللہ کہتے ہین

خطا پر ہین نصیری جو علی اللہ کہتے ہین ۲ برا کرتے ہین جو کچھ غالی گمراہ کہتے ہین
خدا کہتے نہین ہم نی رسول اللہ کہتے ہین علی کو مومنین شاہون کا شاہنشاہ کہتے ہین

ید اللہ و لسان اللہ و عین اللہ کہتے ہین

علی کی راہ کو عاقل خدا کی راہ کہتے ہین ۳ در حیدر کے خادم ہین گدا و شاہ کہتے ہین

کلیم اپنے کو شہ کا حاجب بے گاہ کہتے ہین ملائک آستانے کو عباد تکاہ کہتے ہین

وہ مولد ہی علی کا جسکو بیت اللہ کہتے ہین

۴ ملائک آتے ہین جب روضۂ پرنور مولا مین وہ بوسیب جنت پاکے قبر شاہ والا مین

یہی کہتے ہین وصف مرقد دلبند زہرا مین گلستان ارم کا یہ بھی ہی اک پھول دنیا مین

کہ جسکو روضۂ شبیر عالیجاہ کہتے ہین

۵ نہین ممکن ہی آنا فہم مین حیدر کے رتبون کا کہ جسکے درک سے عاجز ہی عقل کل بھی سرتاپا

بشر مارے جلالے بار ہا با در نہین آتا خدا کا فعل ہی یہ قتل کرنا اور جلا دینا

نصیری کی خطا ہی گر علی اللہ کہتے ہین

۶ کیا خلاق عالم نے جو پیدا عالم امکان جواب خالق اکبر مین تھے روح الامین حیران

ہدایت سے علی کی انکی یہ مشکل ہوئی آسان معلم تھے علی روح الامین تھے طفل ابجد خوان

یہی پہلا سبق ہی جسکو بسم اللہ کہتے ہین

۷ فضائل شیر حق کے ہین بلاشک حصر سے باہر ملک عاجز ہین یان پھر عقل انسان ہو رسا کیونکر

یہ ادنی سی ہی خاطر انکی پیش خالق اکبر خدا تک نردبان نور پر جاتے ہین جب حیدر

ملک جھک جھک کے بسم اللہ بسم اللہ کہتے ہین

۸ سلوک راہ تسلیم و رضا ہی سخت مشکل تر مگر کس لطف سے طی کر گئے یہ مرحلہ سرور

قیامت تک کہینگے جن و انسان و ملک ملکر جو سالک ہین قدم انکے بھی ڈگجاتے ہین جا دو پر

وہ کڑا سودا ہی یہ جسکو خدا کی راہ کہتے ہین

ملک صبر و رضا کا شاہ پر حیران ہو ہو کر ۹ فلک سے کہتے تھے قربان تیرے سبط پیغمبر
کیا کس لطف سے طے آپ نے یہ مرحلہ سرور جو سالک ہین قدم اُنکے بھی ڈگمگاتے ہین جادہ پر
کڑا سودا ہی وہ جسکو خدا کی راہ کہتے ہین

شجاعت زوج زہرا کی ہی ثابت فتح خیبر سے ۱۰ سخا و زکا بیان روشن ہی سب قرآن داور سے
اطاعت اسکو کہتے ہین کھلا یہ فعل حیدر سے علی کو دے کنوین مین آگ کے حکم پیمبر سے
اسے کہتے ہین دلسوزی اسی کو چاہ کہتے ہین

بلاشک ذات احمد باعث حل مطالب ہی ۱۱ علی بھی مثل احمد غالب ہر کل غالب ہی
نہین پوشیدہ اُسپر ہی جو راہ حق کا طالب ہی حدیث معتمد مصداق یکجان و دو قالب ہی
علی کو لحمک لحمی رسول اللہ کہتے ہین

غم مولا سے ہر دم خنجر غم دل پہ چلتا ہی ۱۲ جفا و جور اعدا دیکھکر کیا خون اُبلتا ہی
جفا جو ہوئین شہ پر فلک اُنسے دہلتا ہی مصیبت سُنکے حیدر کی جگر سینہ مین جلتا ہی
یہ شعلہ آتش دل کا ہی جسکو آہ کہتے ہین

ثنا خوان دیکھتے ہین جب عطائے حیدر صفدر ۱۳ نہین پھولے سماتے ہین خوشی سے جامہ کے اندر
زبان پر آتا ہی مداح جب یہ مقطع انور مقام شکر ہی مونس کہ یہ بینین تری سُنکر
ہر اک مصرعہ پہ خود حیدر جزاک اللہ کہتے ہین

خمسہ بر سلام جناب میر مونس صاحب مرحوم و مغفور

پنجۂ ماتم شہ مین ہی دو پارا دامن ۱ گوہر اشک عزا سے ہی سنوارا دامن

کیون نہو لختِ جگر سے ہمین پیارا دامن
چشمِ پرخون پہ جو رہتا ہی ہمارا دامن
دامنِ گل کی طرح سرخ ہی سارا دامن

۲ جنکو ہی پیروی آلِ عبا دل سے قبول
انکا ہی ورد یہی اور یہی اصل اصول
ہم نہ جنت سے ہین خوش اور نہ دوزخ سے ملول
جسطرف چاہیو لیجائیو ای آلِ رسول
حشر مین ہاتھ ہمارا ہی تمہارا دامن

۳ دل پہ چھائے غمِ سرور کی گھٹا صورتِ ابر
بارشِ اشک ہو آنکھون سے دلا صورتِ ابر
نہ تھمے سلسلۂ اشک ذرا صورتِ ابر
رو غمِ شاہ مین ای چشمِ سدا صورتِ ابر
خشک ہو جا تو پھر تر ہو دوبارا دامن

۴ دیکھا شہ کو جو گرفتارِ بلا زینب نے
رو رو خیمہ مین کیا حشر بپا زینب نے
صبحِ عاشور بصد آہ و بکا زینب نے
دیکھ مقتل کی زمین صاف کہا زینب نے
دشتِ غربت مین نہ چھوڑا مری مان نے بہارا دامن

۵ ابر اور دیدۂ گریان مین ہی یہ ردوبدل
دعوی ہر ایک کو ہی رونے مین ہو نمین افضل
ابر تو برق کی تحریک سے ہی مستعجل
مردمِ چشم کی چشمک ہی مژہ سے ہر پل
باندھ دو ابر کے دامن سے ہمارا دامن

۶ پیاس نے شہ کے دل و دیدہ مین نمناک کیے
آتشِ غم نے جگر مومنون کے خاک کیے
ہاتھ ماتم نے مین اس مرتبہ بیباک کیے
پنجۂ غم اسے چھوڑے گا نہ بے چاک کیے
لاکھ کر جاے گریبان سے کنارا دامن

قابلِ نذرِ خدا اسمین بندھے رہتے ہین	۷	جنکا کوثر ہی صلہ اسمین بندھے رہتے ہین
مجھ سے سن لیجیے کیا اسمین بندھے رہتے ہین		گوہرِ اشکِ عزا اسمین بندھے رہتے ہین
غیرتِ دامنِ دریا ہی ہمارا دامن		
گیسوے سبطِ پیمبر کی یہ خوشبو پھیلی	۸	کاکلِ قاسمِ مضطر کی یہ خوشبو پھیلی
خطِ عباس دلاور کی یہ خوشبو پھیلی		رن مین زلفِ علی اکبر کی یہ خوشبو پھیلی
عنبرین ہوگیا اس دشت کا سارا دامن		
رات دن قبر مین جب حیدر و زہرا رووین	۹	چین سے کنجِ لحد مین نہ پیمبر سووین
باغِ فردوس مین منھ اشکون سے حور و جو دھووین		ہم نہ کیون خاک بسر خاک گریبان ہووین
چاک احمد کا گریبان ہی دوبارا دامن		
خلعتِ خلد پہناتے تھے جسے پیغمبر	۱۰	میوہ جنت کے میسر تھے جسے شام و سحر
حیف عاشور کو محتاجی سے ہو کر مضطر		رو رو شہ کہتے تھے غربت مین موے ہو اصغر
لو کفن کے لیے حاضر ہی ہمارا دامن		
کیا عداوت تھی ستمگارونکو شہزادہ سے	۱۱	پا برہنہ اسے کس سختی سے وہ لیکے گئے
لاکھ تکلیفین تھین ہر گام پہ اور ظلم نئے		جا بجا وادیِ غربت مین یہ کانٹے الجھے
دھجیان ہوگیا سجاد کا سارا دامن		
کون ہی جسکو نہین ماتم فرزندِ رسول	۱۲	آدم و نوح و رسولانِ سلف سب بین بتول
یاد کر تشنگیِ شاہِ غریب و مقتول		باغِ جنت مین جو منھ ڈھانپ کے روتی ہین بتول

منھ پہ تب روتی ہین کہ مریم وسارا دامن

کون وہ شی ہی نہین جسکو غم آل عبا ۱۳ کیسے لاشی اُسے جو دل نہین مغموم ذرا
خشک و تر کوئی بھی خالی نہین غم سے بخدا روئے سر پیٹ کے سب وحش و طیور صحرا

غم سرور مین کیا کوہ نے پارا دامن

ماتم شہ مین سدا آدم و حوا روئے ۱۴ نوح نے نوحہ کیا حضرت موسی روئے
نعرہ شیرون نے کیا آہوے صحرا روئے کچھ فلک ہی نہین شبیر پہ تنہا روئے

خون کے اشکون سے بھرا دشت نے سارا دامن

چشم مداح نے دامن یہ بھگوئے مونس ۱۵ سب ورق زشتی اعمال کے دھوئے مونس
کیا دُر پند ہین یہ تمنے پروئے مونس شہ کی مظلومی پہ دنیا مین جو روئے مونس

بھر گیا دولت عقبی سے ہمارا دامن

مخمس دیگر بر سلام جناب میر نفیس صاحب ادام اللہ بقاہ

پرسش اعمال سے سب ہونگے شستہ قبر مین ۱ خاک کا ہر ذرہ بن جاویگا اخگر قبر مین
جب یہ ثابت ہی کہ خود آتے ہین حیدر قبر مین مجرئی شیعونکو ظلمت کا نہین ڈر قبر مین

ہوگا نور الفت آل پیمبر قبر مین

مقدم شیر خدا سے ہو منور جب لحد ۲ گلشن فردوس سے ہو کم فضا مین کب لحد
مطلع انوار ہی افضال حق سے اب لحد ہون ثنا خوان گل زہرا بسی ہی سب لحد

باغ جنت کی ہوا آتی ہی فر فر قبر مین

حور کا زانو ہی تکیہ نور کا بستر بھی ہی ۳ زیب تن خلعت ہی اور باغ جنا نمین گھر بھی ہی
اک طرف تسنیم ہی اک سمت کو کوثر بھی ہی فضل حق سے روشنی باہر بھی ہی اندر بھی ہی
شمع تربت پر چراغ حب حیدر قبر مین

لیتے ہین اپنے غلامونکی خبر ہر وقت شاہ ۴ کہتے ہین بندہ نوازی اسکو خالق ہی گواہ
قبر مین مداح کی آئے جو شاہ دین پناہ پرسش اعمال کیسی ڈھنپ گئے سارے گناہ
بنگئی خاک شفا رحمت کی چادر قبر مین

جبکہ دنیا مین رہے باقی نہ خیر المرسلین ۵ دل لگانا ہی عبث ہلوگون کا یان بالیقین
مال دنیا گو ہوا حاصل تو کچھ حاصل نہین چشم عبرت کا اشارہ ہی یہ دفتر واپسین
دیکھو خالی ہاتھ جاتا ہی سکندر قبر مین

ایک دن مسکن تھا جنکا خیمہ گردون اساس ۶ آج وہ زیر زمین تنہا ہین بے رخت و لباس
منطسونکو رنج ہی بیسود ناحق ہین اداس مال و دولت ساتھ اسکے ہی نہ کشکول اسکے پاس
دیکھ لو یکسان ہین درویش و تونگر قبر مین

کام آوینگے نہ یہ دن اخون کے بعد مرگ ۷ تلخ ہووینگے مزے سب نعمتون کے بعد مرگ
نیست ہووینگے تعلق نسبتون کے بعد مرگ قطع ہو جائینگے رشتے الفتون کے بعد مرگ
ساتھ جائیگا نہ بیٹا نہ برادر قبر مین

اقربا کی اور عزیزونکی یہ الفت پھر کہان ۸ واسطے ہیسون کے نفعون کے نہ کر اپنا زیان
جو تجھے کرنا ہو کرلے واسطے اپنے یہان نفع بخشیگی نہ پھر دولت نہ اسباب جہان

کام آدیگی نہ یہ پوشاک پرزر قبر مین

فرش زرین گاؤ تکیے مخمل و سنجاب کے ۹ ساری یہ آسایش دنیا ہی دو دن کے لیے
دیکھنے کو اور دکھانیکو ہین سارے چو چلے فرش قائم یہ جو سوتے تھے سو اُنکے واسطے

جامۂ اصلی ہی اور مٹی کا بستر قبر مین

یا کوئی بادشاہ ہفت کشور ہو و یا محتاج ہو ۱۰ بعد مرنیکے ہی حالت ایک سب کی سوچ لو
غور سے سمجھو ذرا اور چشم بینا وا کرو حال حشمت آئنہ ہی دیکھ لو اہی غافلو

لیگیا کیا مال دنیا سے سکندر قبر مین

تجہیز سے عابد کو چھوڑا جسگھڑی جلا دنے ۱۱ کربلا مین آنکر تب عابد نا شاد نے
دفن سب لاشہ کیے اُس خانمان برباد نے احمد مرسل کو دیکھا ننگے سر سجاد نے

جب اُتاری لاش نور چشم حیدر قبر مین

روتے تھے اہلحرم مرقد کے اوپر زار زار ۱۲ بین کرتی تھی غضب سے زینب سینہ فگار
رونے سے کلثوم کے تھی اک قیامت آشکار کہتی تھی زہرا تمھاری بیکسی کے مان نثار

دفن بعد از اربعین ہووے ہو دلبر قبر مین

مرجع عالم تھے اے مداح جو شاہ و رئیس ۱۳ آج وہ مرقد مین ہین بے یار و یاور بے انیس
نہ تو بیٹا اور نہ بھائی نہ رفیق اور نہ جلیس پوچھنے آیا نہ کوئی دفن کے بعد اے نفیس

ہی غضب کس سے کہین گذری جو ہمبر قبر مین

مخمس بر سلام سید غلام حسین صاحب مرحوم المتخلص بہ مشہدی ساکن قصبۂ سونی پتی ضلع دہلی

اُسکو مجرا قید تھی جو مریم ثانی دریغ
اُسکو مجرا مرتبت جسکی نہ کچھ جانی دریغ
تجھ نبی زادے سے امت نے کیا پانی دریغ

۱
اُسکو مجرا جسنے خاکِ کربلا چھانی دریغ
اُسکو مجرا روئی جو کہکر مرے جانی دریغ

پیاس سے بے شیر نے خیمہ مین جب پایا نہ چین
تیر سے مارا گیا بچہ تو با صد شور و شین
تو نہایا خون مین میرے یوسف ثانی دریغ

۲
ہو کے مضطر زمین لایا فاطمہ کا نور عین
ہائے اصغر کیسکے بانو اِسطرح کرتی تھی بین

تو چنی تھی پیٹ کر ہر دم وہ اپنے سر کے بال
مرگ نے جینے دیا ہی نہ تمکو ایک سال
بُرجھنے بھی پائی نہ منت جو تری مانی دریغ

۳
کتنی تھی کرنے لگے بھی پائے کچھ نہ جانی قیل و قال
چل بسا چھوٹے سے سن مین ہائے اصغر میرے لعل

مونسو کوئی بھی ہی جو تین دن پیاسا رہے
ظلم تو ایسے نہونگے اور نہ ہین ابتک ہوے
سُنکے کتنے تھے یہودی اور نصرانی دریغ

۴
کِسکے لخت دل ہوے ہین اِسطرح خنجر تلے
آلِ احمد سے کیا جو کلمہ گو یون نے اُسے

جیف اعدا نے نہ کچھ پاس ادب ہرگز کیا
رحم کھاتا اک طرف افسوس ہی وہ بیحیا
یون مٹائے دفعۃً آیات قرآنی دریغ

۵
سبط احمد کو نہ اک قطرہ تلک پانی دیا
شرم کلمے کی نہ لائے اپنی خاطر مین ذرا

سینہ تھا جسکا مجمعِ مخزنِ نورِ خدا ۶ جو کہ تھا آغوش مین ختمِ رسالت کے پلا
رات دن رہتی تھی جسپر فاطمہ زہرا فدا جسکی چھاتی کو نہ چھاتی سے نبی کرتے جدا
اُسکی وہ چھاتی کماندارون نے یون چھانی دریغ

تھا جو ہمشکلِ نبی فرزندِ سبطِ مصطفےٰ ۷ لیکے رخصت باپ سے میدان مین جسدم گیا
ہائے بیدینون نے اُسکو اِسقدر زخمی کیا شکلِ اکبر کی نہ تھی شکلِ نبی سے جو جدا
زخم سے تینون کے جاتی تھی نہ پہچانی دریغ

ظلم سر دور پر کیے کفار نے حد سے بعید ۸ کچھ نہ پاس احمد کا لائے دھیان مین اپنے پلید
حکمِ خالق سے پھرے سب تابعِ حکمِ یزید امتِ بیدین نے اکبر کو جو کر ڈالا شہید
شکل مین اپنے نبی کے جانکر ثانی دریغ

جب بہت زخمی ہوے میدان مین شاہِ مشرقین ۹ غش مین گھوڑے سے گرا وہ فاطمہ کا نورِ عین
سر ہوا جسدم جدا شہ کا تو باصد شور و شین کربلا کے بن مین زہرا رو کے کرتی تھی یہ بین
ہو گئی اِس بن مین میری خانہ ویرانی دریغ

ای فلک تبلا تو مجھکو اِس سے تجھکو کیا ملا ۱۰ خانۂ آلِ عبا ویران جو تو نے کر دیا
تو ہی کر انصاف اپنے دل مین بیجرم و خطا یون نواسے کا نبی کے ہو سرِ تن سے جدا
شام جا وین آلِ احمد ہو کے زندانی دریغ

مومنو لازم ہی تمکو رونا اِس غم مین بہم ۱۱ باغبون نے کاٹ ڈالا باغِ احمد یک قلم
حشر تک کسطرح بھولینگے بھلا اِس غم کو ہم بیٹیان ہون فاطمہ کی اور اسیری ہی ستم

شبیر کا پوتا خدا کے اور شتر بانی دریغ

جب گرا گھوڑے سے رن مین فاطمہ کا لاڈلا ۱۲ آکے شمر بیحیا سینے پہ سرور کے چڑھا
کاٹ ڈالا خنجر بیداد سے شہ کا گلا قتل گہ مین رو رو زینب کہتی تھی بھائی مرا

خاک پر سوتا ہی فخرِ آلِ عمرانی دریغ

خانۂ ایمان جو سفا کون نے ویران کر دیا ۱۳ پہونچا مقتل مین حرم کا قید ہو کر قافلا
لکھتا ہی یون راوی پُر غم بصد آہ و بکا دیکھکر بابا کا لاشہ خاک اور خون مین بھرا

روئے زین العابدین جون ابرِ نیسانی دریغ

دیکھکر میدان مین تنہا دین کے سلطان کو ۱۴ مارتے تھے تیر اعدا فاطمہ کی جان کو
کیا لکھون مداح مین جلادون کے طوفان کو مشہدی یہ کیا ستم ہی قبلۂ ایمان کو

یون گرا دیوے ستم کی موج عمانی دریغ

مخمس بر سلام جناب مولوی اولاد حسن صاحب سلیم امروہوی

سوز مین کسکے ہی جلتا مثل مجمر آفتاب ۱ رہتا ہی کسکے الم مین خاک بر سر آفتاب
سوگ مین کس شہ کے گہناتا ہی اکثر آفتاب مجرئی ہی کس قمر کے غم مین مضطر آفتاب

کسکے ماتم مین نکلتا ہی کھلے سر آفتاب

گرچہ مشہور زمان ہی فیض گستر آفتاب ۲ گو کہ ہو فرمان روائے ہفت کشور آفتاب
ہی گدائے شاہ سے وا لہ کمتر آفتاب دست فیض شاہ کو پہونچیگا کیونکر آفتاب

ہاتھ پھیلائے تو خود پھرتا ہی گھر گھر آفتاب

ہو گیا جب سے غروب آفتاب داد و دین ۳ عالم الامکان ہی تاریک و تیرہ بالیقین
جستجو مین گو کہ سرگردان ہین سب اہلِ زمین عکسِ رویِ ماہِ زہرا کا پتا ملتا نہین
ڈھونڈھتا پھرتا ہے شب بھر ماہ و دن بھر آفتاب

رہزن دنیا نے پھیلائے ہین ایسے دام کید ۴ ہین پھنسے جسمین کہ اس عالم کے سارے عمر و زید
سوچ تو ہی کونسا دنیا مین اب وقت امید لو جوانی مین چمک دکھلا گئے موئے سفید
رات بھی گذری نہ تھی آیا جو سر پر آفتاب

یا دورانِ شاہِ کاشانی کبھی ممکن نہین ۵ سامنے جنکے خجل ہی حسن مین مہر مبین
سن لین گوشِ دل سے میرے قول کو سب مومنین پھر نہ دیکھیگا کبھی انصار شہ سے منہ چنین
کھائے گر برسون اسی صورت سے چکر آفتاب

فکر یہ رہتی تھی مجھکو ہر گھڑی اے کارساز ۶ استقامت کیون نہین کرتا ہی مہر سرفراز
بعد مدت کے مگر ظاہر ہوا ہم پر یہ راز ہی جو راہِ عشقِ حیدر کا سفر دور و دراز
ایکبار رکھتا نہین منزل مین بستر آفتاب

ہی مغبر ایسی کاکل شاہِ عالی جاہ کی ۷ گر کہین مشکِ ختن یہ بات ہی اکراہ کی
دیکھو تو تاثیر فیضِ اس فاطمہ کے ماہ کی دھوپ مین ہو نچین جو لٹین بوئے زلفِ شاہ کی
ہو گیا کچھ تاب سی کھا کر معطر آفتاب

سنگ ریزہ ہاتھ مین احمد کے تو گویا ہوا ۸ مہر مغرب سے پے حیدر سوئے مشرق پھرا
بات کی خورشید نے مشہور ہی یہ معجزہ واہ رے فیضِ بیان مذکور ذرون کا تو کیا

ہو گیا تعلیم حیدر سے سخنور آفتاب

حسن مین یکتا ہین انصارِ امام نیک خو ۹ ماہ کامل بھی ہی ناقص دیکھو جنکے روبرو
مثل اُنکا دورِ گردون نے نہین دیکھا کبھو دیکھے ہین فوجِ خدا مین جو کئی آئینہ رو

اب ملک حیرت مین ہی مثلِ سکندر آفتاب

ناز اُٹھاتا تھا خدا یہ سید دلگیر کے ۱۰ مہد جنبان تھے ملک اُس کشتۂ شمشیر کے
مرتبے ہین کیسے عالی شاہ باتوقیر کے دونون خادم ہین رواقِ روضۂ شبیر کے

رات بھر حاضر ہی در پر ماہ دن بھر آفتاب

آل کے پیرو ہین اِس عالم مین جو ارباب دین ۱۱ غیر کے پیرو نہین ہو سکتے ہین وہ بالیقین
ہی مسلم چشم وا کر دیکھ لین سب مومنین ہین جو عالی منزلت بیجا کبھی پھرتے نہین

اپنے جادہ سے کہین جاتا ہی باہر آفتاب

مومنونکو جسقدر ہی خانۂ داور کا شوق ۱۲ اُس سے افزون ہی ضریح خواجۂ قنبر کا شوق
بڑھگیا پر سب سے بیشک خسروِ خاور کا شوق اِسقدر ہی دیدۂ روضۂ حیدر کا شوق

جاتا ہی اک دن مین طے کر کے سمندر آفتاب

نیک ہی گر ایک تو ہین سیکڑون ہی بدمزاج ۱۳ پوچھے عاجز کو ہین کب صاحبان تخت و تاج
ہو گیا ہی انقلابِ وضع کا ایسا رواج دل تھے جن روشن دلون کے نرم کل ہین سخت آج

کیا عجب گر اِن دنون ہو جائے پتھر آفتاب

جانتا رتبے حرم کے آپ رب الناس ہی ۱۴ سب سے افضل ہین نبی یہ امر ہی سو اس ہی

عزت و حرمت کی انکے بس یہی بنیاس ہی | پردہ آل محمد کا یہانتک پاس ہی
شرم سے پھیرے ہی منھ بام فلک پر آفتاب

اہلبیت مصطفے پر کیا ہجوم یاس ہی | ۱۵ | سر کھلا بلوہ مین ہی اک مجمع نشناس ہی
حب آل پاک لیکن جسکو ہو سو اس ہی | پردہ آل محمد کا یہانتک پاس ہی
شرم سے پھیرے ہی منھ بام فلک پر آفتاب

حسن رخسار علی اکبر کے دیکھو مرتبے | ۱۶ | آتے تھے اہل عرب ہر دم زیارت کے لیے
بڑھگئے یہ دیکھکر خورشید کے بھی ولولے | شوق مین ملبوس ہمشکل نبی کی دید کے
ہر سحر جامہ سے ہو جاتا ہی باہر آفتاب

برج عفت کے تھے تارے آہ جس کاشانے مین | ۱۷ | تھے دل زہرا کے پارے آہ جس کاشانے مین
رہتے تھے ہادی ہمارے آہ جس کاشانے مین | حق نے تارے تھے اتارے آہ جس کاشانے مین
دیکھتا ہی چشم حسرت بھر کے وہ گھر آفتاب

ہی زبس وہ مدفن جان و دل خیر الورا | ۱۸ | کعبہ سے بڑھتا نہ کیونکر ماریہ کا مرتبہ
تیری ہی برکت ہی یہ مولا من روحی فدا | عرش سے آتی ہی دشت کربلا کو یہ ندا
واہ رے طالع کہ ہین تجھ مین بہتر آفتاب

رونیکے قابل ہی حال بادشاہ بیوطن | ۱۹ | لاشے تھے جنگل مین بیدفن و کفن عریان بدن
دفن کرتا کون ان بیکسون پر کہ ہی خورشید زہر | تھا اگر دون پر کفن خون کا پہنکر آفتاب

مہر کے مانند روشن سب پہ ہی یہ ماجرا ۲۰ تھا برس چوتھا ہوئے صایم امام دوسرا
لکھتا ہی راوی ابھی وقت زوال آیا نہ تھا واہ ری دہشت جو روزہ شہ نے طفلی مین رکھا
گر پڑا مغرب کے منہ پر کھا کے ٹھوکر آفتاب

تابع ارشاد تھے جس شاہ کے جن و ملک ۲۱ حیف ہی دسوین کو وہ تنہا تھا زمین یان تلک
تھا نہ اک یاور بھی باقی کربتا جوشہ کی کمک شاہ فرماتے تھے اب لاؤن کہان سے اہی فلک
چھپ گئے کیا کیا زمین مین مجھسے چھٹکر آفتاب

آل احمد پر ہوے دنیا مین جو جور و ستم ۲۲ حشر تک لکھین تو اک شمہ نہ ہو ہرگز رقم
مومنو سر پیٹنے کو حادثہ یہ کیا ہی کم شام مین ایذا اٹھاتے تھے عجب اہل حرم
رات بھر شبنم تھی سر پر اور دن بھر آفتاب

ملگیا ممدوح جو قسام جنات النعیم ۲۳ رحمت حق ہی یہ اہی مداح اور فضل کریم
گوش ذاکرین یہ مژدہ روز دیتی ہی نسیم نور کی بیتین لکھی ہین واہ تو نے اہی سلیم
اس بیان کی داد دیگا روز اٹھکر آفتاب

تخمس دیگر بر سلام جناب مولوی ولاد حسن صاحب امروہوی

استخوان ہین تپش دل سے پگھلنے کے لیے ۱ شاخ مژگان ہین بنی اشکون سے پھلنے کے لیے
ہاتھ ہین خاک عزا چہرے پہ ملنے کے لیے دل ہی جبتک غم شبیر مین جلنے کے لیے
آہ بھی سینہ مین ہر دم ہی نکلنے کے لیے

مدح شبیر کہان اور کہان میری زبان ۲ جسکے اوصاف مین لاریب ہی ناطق قرآن

ہی یہ سب صدقہ اولادِ رسولِ دوجہان | مدح شہ مین ہی فصاحت سے بلاغت سے رواں
کیا زبان نے بھی قدم پائے ہین چلنے کے لیے

۳ سب کا جب سوئے عدم یان سے مقرر ہی سفر | فکر اسباب جہان کی ہی عبث شام و سحر
خوب آگاہ ہی اِس رمز سے ہر فرد بشر | واں سے جب ہوگی طلب تھم نہ سکینگے دم بھر
اجل انسان کی آتی نہین ٹلنے کے لیے

۴ جو کہ ہین صاحبِ جوہر متوکل ہین مدام | جہان پیدا ہوئے تا زیست رہا وہ ہی مقام
میرے اِس دعوی مین اللہ نہین جائے کلام | اپنی جا پر ہین قایم انھین کیا پھرنے سے کام
مُنھ سے نکلی ہی زبان بھی کبھی چلنے کے لیے

۵ راکب دوشِ نبی جسکا ہو راکب بہ خدا | ہوئے جو اسپ بُراق نبوی کا سایا
خود سمجھ لینگے جو رکھنے ہین ذرا فکر رسا | فرس شہ کا قدم پائیگی کیا باد صبا
اور ہی راہ نکالے کوئی چلنے کے لیے

۶ گوشہ نشین ہو چکین کیا کیا نہ زمانہ مین آہ | تا کہ مُبہا ہے عزاداری شاہِ ذیجاہ
مین یہ کہتا ہون کہ تا روزِ قیامت واللہ | جوش گریہ نہ رکیگا نہ بیان غم شاہ
اشک آنکھون نہ زبان مُنھ مین ہی چلنے کے لیے

۷ سمت کوفہ جو گئے گھر سے شہ ہر دوسرا | رات دن روتی تھین فرقت مین جناب صغرا
سوکھ کر گل سا بدن ہو گیا تھا کانٹا سا | فرقتِ شاہ مین دل جل چکا تھا صغرا کا
شمع سان اک تن لاغر تھا پگھلنے کے لیے

کام آئے جو عزیزانِ شہ نیک اساس ۸ رہگئے اکبر و عباس فقط شاہ کے پاس
شہ نے رخصت کیا بھائی کو جو باحسرت و یاس دوش پر بیرقِ علم رکھکے یہ بولے عباس

سایہ طوبیٰ کا ہے فردوس کے چلنے کے لیے

جب گرے گھوڑ سے غش کھا کے شہ عرش نشین ۹ دیر تک جسم رہا تیروں پہ بالائے زین
لکھا ہے راوی پرغم یہی باقلبِ حزین اسقدر زخم تھے تن پر کہ دمِ بازپسین

پہلو ملتا تھا نہ سرور کو بدلنے کے لیے

فوج جب ہو گئی سید انمین شہنشاہِ امم ۱۰ اہلبیت نبوی پر ہوئے لاکھون ہی ستم
ایک یہ انمین سے کیا روئیگا ہے مونس و غم بعد شہ کھائے سکینہ نے طمانچے پیہم

ئی دعوت تھی یہ بچی کے بہلنے کے لیے

ٹکڑے کرتے ہی جگر صارم ماتم کی برش ۱۱ سونے دیتی نہین خارِ غمِ سرور کی خلش
کوئی باقی نہین اس غم سے جو ہین پاک منش یاد آئی جو خرام علی اکبر کی روش

خانہ دل مین اُٹھا درد سہلنے کے لیے

روز عاشور تھا دن عید کا سب کو مرغوب ۱۲ کر دیا دورِ زمانہ نے عزا سے مقلوب
کسطرح صاحبِ انصاف کہین اب آئے خوب آفتاب فلکِ دین نے کیا جسمین غروب

دن چڑھا تھا وہ عجب یاس سے ڈھلنے کے لیے

صدمے کیا کیا نہ شہ ہر دو سرا پر گذرے ۱۳ بھائی مارے گئے اور بچھڑ گئے گودون کے پلے
وجہ یہ گریۂ اطفال کی سوجھی ہے مجھے اشک آنکھون سے اغم اصغر مین نکل آئینگے

شور یہ طفل مچانے مین مچلنے کے لیے

۱۴ فوج جب ہو گیا فرزند شہ عقدہ کشا — ہائے کہرام تھا اک اہل حرم مین برپا
پر قیامت ہوئی اُسوقت عجب واویلا — گر پڑین خاکپہ زینب جو کسی نے یہ کہا

فوج اب جاتی ہی لاشونکے کچلنے کے لیے

۱۵ سفر شام سے جسوقت پھرے آل عبا — دفن اُسوقت ہوئین لاش شہیدان بلا
نوحہ زینب نے مزار شہ بیکس پہ پڑھا — قبر اصغر پہ جگر تھام کے ماں نے یہ کہا

آئے تھے گود مین تم دل مرا ملنے کے لیے

۱۶ عشرۂ ماہ محرم بھی ہوا جب پورا — اور گھر کو نہ پھرا فاطمہ کا ماہ لقا
تنگ آکر غم دوری سے بصد آہ و بکا — دم گھٹا ہجر پدر مین تو یہ صغرا نے کہا

تن مین اب روح پھڑکتی ہی نکلنے کے لیے

۱۷ جاتے تھے کوفہ کو جسوقت شہ جن و بشر — مجھ سے فرمایا تھا بابا نے یہی مڑ مڑ کر
لینے آئینگے یہان کوفہ سے تم کو اکبر — کیا خبر تھی کہ نہ پاس اپنے بلائینگے پدر

مین رہونگی کف افسوس ہی ملنے کے لیے

۱۸ غم اولاد ہی انسان کے لیے عین غضب — سہل پر اسکو سمجھتے ہین جو ہین خاصۂ رب
واہ کیا صبر ہی شششدر ہین جسے دیکھ کے سب — دیے دو لعل رہ حق مین تو بولین زینب

کوئی ارمان نہین اب دلمین نکلنے کے لیے

۱۹ دور مداح ہی گو روضۂ سلطان کریم — شہ کے نزدیک مگر کچھ نہین یہ کار عظیم

وہ بُلا ئین تو پہونچتے ہین ابھی مثلِ نسیم | | دن وہ آتے ہین کہ جانا ہی طلب ہو کے سلیم

مستعد رہ در شبیر پہ چلنے کے لیے

مخمس بر سلام جناب ڈاکٹر سید ضامن علی صاحب

فریح شہ انس وجان دیکھتے ہین | ۱ | ملک اِس جگہ پاسبان دیکھتے ہین
کہان پر ہین ہم اور کہان دیکھتے ہین | | درِ شہ سے باغِ جنان دیکھتے ہین

سلامی ہم اپنا مکان دیکھتے ہین

مری نظم جو قدر دان دیکھتے ہین | ۲ | ہر اک صنع اُسمین نہان دیکھتے ہین
ندا ق اپنا اپنا عیان دیکھتے ہین | | سخن سنج طرزِ بیان دیکھتے ہین

فصاحت کو اہلِ زبان دیکھتے ہین

کہا ہند نے رو کے عابد سے جسدم | ۳ | ہی کیا شغل زندان مین یکتائے عالم
بس از شکر بولے یہ سجاد پرغم | | تحیر سے بینائے گردون مین ہر دم

تماشائے رنگِ جہان دیکھتے ہین

سُنا اور نہ دیکھا ہی ہم نے کہین فرق | ۴ | نہین کرتے اِسمین کبھی اہلِ دین فرق
عبث ہی کرین اِسمین گر نکتہ چین فرق | | احد اور احمد مین کچھ بھی نہین فرق

بس اک میم ہم درمیان دیکھتے ہین

ہی فرمودۂ خاص محبوبِ داور | ۵ | ولی خدا شیرِ حق ہی مقرر
نبوت ولایت کا ہو ذکر مل کر | | یہ رتبہ علی کا ہی اللہ اکبر

کہ نام اُنکا رکن اذان دیکھتے ہین

پسر تھا جو شہ کا شبیہ مہیب ۹ وہی زلف مشکین وہی روے انور
نظر پڑتا تھا جب وہ بانو کا دلبر جوانی اکبر پہ کہتے تھے سرور

بہار چمن پر خندان دیکھتے ہین

حرم کو جو کوفہ مین لے آئے بدخو ۱۰ کھلا سر تھا چہرون پہ بکھرے تھے گیسو
مجون کے ورد زبان تھا یہ ہر سو رسن اور صد حیف زینب کے بازو

عجب انقلاب زمان دیکھتے ہین

کیا صلح کا باب جب بند شہ پر ۸ق یہ سُنکر ہوا حُر نہایت ہی شششدر
ہوا مستعد جانے کو وہ دلاور پکارا عمر حُر کو آمادہ پاکر

سبب کیا تجھے بدگمان دیکھتے ہین

خبر دی ہی مجھکو یہ اک صلح جو نے ۹ نہ پایا جو پانی شہ نیک خو نے
کیا جوش اس درجہ تیرے لہو نے کیا ترک آب و غذا شب سے تو نے

نئی باتین ای مہربان دیکھتے ہین

نہ تھی یون بگڑنے کی ہرگز تری خو ۱۰ تو اک مرد عاقل ہی غافل نہین تو
مگر آج دل پر نہین تیرا قابو سر اسیمہ پھرتا ہی غصہ مین ہر سو

تردد مین گریہ کناں دیکھتے ہین

جو محتاج خود ہین وہ دینگے تجھے کیا ۱۱ یہ ہی تیسرا فاقہ شہ پر گذرتا

ترے طور کیون بگڑے ہین سچ تو بتلا | درستی سخن کی ہی چتون سے پیدا
یہ بد باطنی سب عیان دیکھتے ہین

۱۲ تو آتا تھا ہر روز اُٹھکر سویرے | پے عرض حالات نزدیک میرے
یہ ہی کونسا جن جو ہی تجھکو گھیرے | تحیر ہی آنکھون پہ سرخی کا تیرے
کہ نرگس کو ہم ارغوان دیکھتے ہین

۱۳ تجھے صاف باطن ہر اک تھا سمجھتا | تری سمت سے تھا کسی کو نہ کھٹکا
ہین سچ کہتا ہون شک نہین اسمین حاشا | نہین اب ہی مرآت دل صاف تیرا
کدورت کا اسمین نشان دیکھتے ہین

۱۴ لڑون شہ سے بیشک یہ قدرت ہی مجھکو | نہین تجھ سے الحق کدورت ہی مجھکو
اعانت کی تجھ سے ضرورت ہی مجھکو | ترے پردۂ دل مین حیرت ہی مجھکو
محبت کسی کی نہان دیکھتے ہین

۱۵ مرا کہنا دل سے بھلانا نہ ہرگز | کہ لو شمع دین سے لگانا نہ ہرگز
مجھے چھوڑ کر دیکھ جانا نہ ہرگز | خیال ابن جسد رکھا لانا نہ ہرگز
کہ اسمین سراسر زیان دیکھتے ہین

۱۶ نہ چین اور نہ آرام و راحت ہی اُنکو | ہر اک روز روز قیامت ہی اُن کو
ہماری خوشامد کی حاجت ہی اُنکو | میسر کہان خوان نعمت ہی اُنکو
جنھین سائل آب و نان دیکھتے ہین

نہ حق نمک کر فراموش ظالم	۱۷	نہ ہو حب عقبیٰ سے مدہوش ظالم
ذرا یاد کر وعدۂ دوش ظالم		یہ سُنکر کہا حر نے خاموش ظالم
عجب تیرا طرزِ بیان دیکھتے ہین		
ہی ابن علی مالک حوض کوثر	۱۸	وہ چاہے تو برباد ہو تیرا لشکر
تری اِس سمجھ پر پڑین لاکھ پتھر		کہا تو نے محتاج کس کو ستمگر
ٹھہر جا ابھی بد زبان دیکھتے ہین		
ذرا سوچ تو دل مین اے بانیِ شر	۱۹	زمانہ مین ہی کون سرور کا ہمسر
تو کیسا اور کیا تیرا حاکم ستمگر		شناسائے قدر حسین ابن حیدر
فقط رب اعلیٰ کو ہان دیکھتے ہین		
نہین جانتا کیا تو سرور کا رتبہ	۲۰	علی کا پسر ہی نبی کا نواسا
نہین حرہون مین آج وہ جو کہ کل تھا		نہین تجھکو معلوم فدیہ ہون کسکا
ادب سے جسے انس و جان دیکھتے ہین		
ارے ہی درِ خاک شہ کا یہ رتبا	۲۱	ملک جبہہ سا جس پہ ہر دم ہین حقا
مین سچ کہتا ہون سُن او ظلم آرا		فضیلت مین دامن اِس سے زیادا
نہین دوسرا آستان دیکھتے ہین		
صحابی جسے رتبے سلمان ذیشان	۲۲	تھی پست اُنکے رتبون سے شان سلیمان
یقین جان کہنے کو میرے بدایمان		ازل سے ہین جبریل اِس در کے دربان

اِسی در کو باب امان دیکھتے ہین

تری جاہ و حشمت یہ دونون فنا ہین ۲۳ یہان کے جو رتبے ہین سب دبر پا ہین
سمجھتے ہین وہ نجت جنکے رسا ہین یہان قدر سیان فلک جبہہ سا ہین

ملایک کو ہم پاسبان دیکھتے ہین

ملایک تجھے کرتے ہین سارے نفرین ۲۴ وصی نبی کہتے ہین مجھکو تحسین
کہان ہین کہان سوچ یہ جاہ و تمکین مری راہ جنت ہین او دشمن دین

رسول زمان ہر زمان دیکھتے ہین

گوارا ہی گر پیاس سے جان بلب ہون ۲۵ مگر سر پہ سید کا نونگا نہ ہین خون
نہ مغرور ہو جاہ پر اپنے ای دون اگر ساتھ تیرے ہین نو لاکھ ملعون

کھڑے مجھکو حیدر یہان دیکھتے ہین

تو دیکھے اگر چشم انصاف وا ہی ۲۶ مرا رتبہ کیا اور تری قدر کیا ہی
مری راہ رضوان کھڑا دیکھتا ہی ترے واسطے باب دوزخ کھلا ہی

ہم آنکھون سے باغ جنان دیکھتے ہین

کرے قہر نازل خداوند اکبر ۲۷ تری فوج پر اور تجھ پر ستمگر
غضب کی جگہہ ہی گرے چرخ پھٹ کر اُدھر قحط پانی کا سبط نبی پر

اِدھر حیف آبِ روان دیکھتے ہین

ہی حالت بُری شہ کے بچون کی ایسی ۲۸ دکھاتے ہین ہر دم زبان اپنی سوکھی

مصیبت ہی شبیر پر کیسی کیسی
عطش دیکھتے ہین جو ہم شاہ دین کی
تو رو کر سوے آسمان دیکھتے ہین

۲۹ ہی دو روز سے پیاسا احمد کا جانی
مزید اسپہ بچون کی تشنہ دہانی
نہین رحم کچھ تجھکو شیطان ثانی
خجالت سے پیتے نہین آہ پانی
کہ محسن کو تشنہ دہان دیکھتے ہین

۳۰ ہی غش مین جو بیہوش بانو کا دلبر
حرم روتے ہین پیٹ کر ہر گھڑی سر
عجب حشر برپا ہی خیمہ کے اندر
لیے گود مین آہ اصغر کو سرور
کبھی سوکھے لب گہ زبان دیکھتے ہین

۳۱ نظر کرتی ہی بانو ہر دم بہ حسرت
ہی نوحہ سے بہنون کے برپا قیامت
کہون کیا جو شہ کی ہی اسوقت حالت
تشنج جو پاتے ہین اعضا مین حضرت
تو جھک جھک کے سب انکلیان دیکھتے ہین

۳۲ ڈھلا منکا ہی نبض چلتی ہی کم کم
کھڑی چپ ہی سکتے مین بانوے پرغم
امام امم کا ہی اسدم یہ عالم
اشارا جو کرتا ہی پانی کا ہر دم
فلک کو شہ انس وجان دیکھتے ہین

۳۳ گرا جب شبیہ رسول مکرم
ندا باپ کو دی جہان سے چلے ہم
گئے شاہ مقتل مین با دیدۂ نم
کھڑے لاش اکبر پہ سرور بصد غم
کبھی زخم دل گہ سنان دیکھتے ہین

ہی مداح قسمت کہان اپنی ایسی ۳۴ کہ مدفن مرا ہو زمین کربلا کی
لی خاک ہندوستان مین نہ مٹی زمین لحد کی نجس ہی لہو ہی

سکونت کا اپنے مکان دیکھتے ہین

مخمس دیگر بر سلام جناب ڈاکٹر سید ضامن علی صاحب

ترک کرنا خواہش دنیا کا کیا ممکن نہ تھا ۱ مثل حر کیا شاہ پر ہونا فدا ممکن نہ تھا
دوپہر کیا رہنا بے آب و غذا ممکن نہ تھا مجرئی کیا شمر کو خوفِ خدا ممکن نہ تھا

رحم کرنا شاہ پر ممکن تھا نا ممکن نہ تھا

تھی اطاعت حق کی یہ شبیر کو مدنظر ۲ صدقے اپنے کر دیے بھائی بھتیجے اور پسر
تھی رعایت شاہ دین کو عاصیونکی اسقدر امت جد کے بچانے کو لٹایا شہ نے گھر

کرتے کیا سامان کوئی اسکے سوا ممکن نہ تھا

قہر سے کرتے اگر سلطانِ عالم اک نظر ۳ لشکر کفار جلکر خاک ہوتا سر بسر
واسطے شہ کی مدد کے آتے سب جن و بشر دست قدرت مین شہ والا کے سب کچھ تھا مگر

وعدۂ طفلی نہ کرتے یہ وفا ممکن نہ تھا

ہند مضطر تھی حرم کے نالۂ جانکاہ سے ۴ آئی زندانمین اجازت لیکے وہ گمراہ سے
پر ہوئی ششدر لقائے عابد ذیجاہ سے زوجۂ حاکم نے پوچھا یہ مریض شاہ سے

تم اگر کرتے دوا اپنی تو کیا ممکن نہ تھا

پھر کہا سمجھی کہ سب خویش و اجا آپ کے ۵ مرگئے سب اب نہین ہی کوئی جو درمان کرے

اِسکو گذری کتنی مدت پوچھتی ہو اُن آپ سے | بولے یہ زین العبا جب سے مسیحا چھٹ گئے
کچھ علاج اپنا بجز صبر و رضا ممکن نہ تھا

مرتبے یہ سب جو دشتِ نینوا کو ہین حصول | سچ تو یہ ہی ہے یہ سب کچھ صدقہ آلِ رسول
رکھتے ہین مقبول میرے دعوی کو سب ذی عقول | ہوتے پیوند زمین اسمین نہ گر زہرا کے پھول
غیرتِ فردوس ہوتی کربلا ممکن نہ تھا

درپے ایذا رسی تھے یہ کوفی شدید | رحم کچھ دلمین نہ تھا یکسان تھے سب برنا و پیر
حیف ہے اِس ظلم کے قابل تھا بانو کا صغیر | حرملہ نے بے سبب مارا علی اصغر کو تیر
بوند بھر پانی پلا دیتا تو کیا ممکن نہ تھا

آہ وہ شہ کو ملا ہم شکل پیغمبر کا داغ | قابلِ مرہم نہ تھا جو بالیقین سرور کا داغ
صبر کہتے ہین اسے جسدم ملا دلبر کا داغ | شاہ کہتے تھے مری قسمت مین تھا اکبر کا داغ
کب یہ مٹ سکتا مقدر کا لکھا ممکن نہ تھا

پاسباں تجھے جنکے در کے روز و شب جن و ملک | فرقۂ اعدا کو بھی تھا رتبہ مین اُنکے نہ شک
اُن پہ یہ جور و ستم انصاف تو کر اے فلک | سر برہنہ لیگئے ملعون حرم کو شام تک
پاسِ احمد کرتی گر امت تو کیا ممکن نہ تھا

صابر و شاکر نہ ہوگا اور نہ سرور سا ہوا | کہتے تھے ایوب بھی ہر مرتبہ روحی فدا
جان شبیر ون کی فدا تھا شاہ کا یہ حوصلہ | شمر خنجر پھیرتا تھا شاہ دیتے تھے دعا
یہ تحمل مرسلون سے ایسی جا ممکن نہ تھا

(ن) کہون فلک

سر کٹا کر کوچ دنیا سے کیا جب شاہ نے ۱۱ آلِ پیغمبر کو بیدین قید کر کے لے چلے
شمر سے کہتی تھی بانو سینہ و سر پیٹ کے چاروں تو رونے دیتے باپ کے غم میں اسے
باندھنا پھر کیا سکینہ کا گلا ممکن نہ تھا

صبر کو شبیر نے بخشی ہے الحق زیب و زین ۱۲ واقعی ایوب سے افضل ہیں شاہ مشرقین
یک زبان کہنا ہے یہ خلق خدا پر فرض عین نوجوان بیٹے کا لاشہ دیکھکر مثل حسین
شکر کا سجدہ جو کرتا دوسرا ممکن نہ تھا

بولی زینب بنت زہرا ای عمر ہون کر ۱۳ ای ابن سعد ۱۲
سوچ لے جان و دلِ خیر البشر ہون کر صابرہ کی میں بھی تو لخت جگر ہون کر
شمر سے بولی سکینہ بے پدر ہون کر
شاہ کے آگے طمانچے مارنا ممکن نہ تھا

فاطمہ کے شیر نے دکھلائی کیا تاثیر صبر ۱۴ شکر تھا سو کھی زبان پہ شہ کے یا تقریر صبر
چاہتے تھے جسقدر تھی پیش حق توقیر صبر ہوتی قبضہ میں نہ صابر کے اگر شمشیر صبر
جز اجل پھر کچھ علاج اشقیا ممکن نہ تھا

غیر ممکن عاصیونکو قبر میں پاتا تھا چین ۱۵ نذر حق کرنے نہ گر شبیر اپنے نور عین
راست ہے مداح یہ کہنا برب قبلتین کرتہ سر لہوی خدا کی راہ میں دیتے حسین
بخشی جاتی امتِ خیر الوریٰ ممکن نہ تھا

مخمس بر سلام جناب سید ذاکر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

گو نہ تھی نقد عمل سے کچھ بضاعت ہاتھ میں ۱ ماتم شہ کو مگر تھی تاب و طاقت ہاتھ میں

آگئی اسوجہ سے شبیر کی نعمت ہاتھ مین ہی شفاعت کی سند بہرِ شفاعت ہاتھ مین
آگیا شبیر کا دامانِ دولت ہاتھ مین

۲ سوچکر انجام کو کیونکر نہ ہو ہمکو ہراس عاقبت ہو خیر سے کسوجہ سے ہو اُسکی آس
خوف کی رحمت کے سوا ہی ہر طرف سے دلکو یاس شرم و خجلت کے سوا کیا ہی نبی دستون کے پاس
خیر عصیان کچھ نہین نقدِ اطاعت ہاتھ مین

۳ جانشین مصطفے سے ہی جو اپنی لو لگی ہوگی مرقد مین اسی نورِ دلا سے روشنی
ہونگے دن محشر کے رہنے مونسون کے سب جلی ہوئیگا اُسدم سرورِ بادۂ حبِ علی
حشر مین جب جام کوثر دینگے حضرت ہاتھ مین

۴ زلفِ اکبر کو خطا ہی مین اگر سنبل کہون سامنے پیشانی کے ہی بدر ہر دم سرنگون
مین شبیہ مصطفے کیا اِس سے لکھون مین فزون سبزہ و رخسارِ اکبر کی مین کیا تشبیہ دون
خضر مین مصحف لیے بہرِ تلاوت ہاتھ مین

۵ کھائے جو آن جوین فاقون مین بھی ستدرق اُسکے اک نعرہ سے ہلجائین زمین کے سب طبق
شک نہین اسمین ذرا لاریب ہی یہ زورِ حق باب خیبر الٹے دو انگشت سے مثلِ ورق
جز علی بائی ہی کس نے ایسی طاقت ہاتھ مین

۶ حال پر میرے جو ہی لطفِ امامِ مشرقین ہی پئے تائید روحِ فاتحِ بدر و حنین
نظم کے صفحہ کو حاصل کیون نہو وہ زیب و زین لکھ رہا ہون یک قلم وصفِ علمدارِ حسین
آج انواجِ مضامین کا ہی رایت ہاتھ مین

مسئلہ روز ازل سے ہو چکا ہی صاف طے ۷ جاہ و حشمت سلسلے حب علی کے کیا ہی شے
ہیچ ہین سب میرے آگے ملکِ دارا تاج کی مال دنیا کی حقیقت کیا مرے آگے کہ ہی
گنج قارون زیر پا نقدِ قناعت ہاتھ مین

جانتے ہین فرض حبِ آلِ سلطانِ امم ۸ غم نہین گر مال دنیا کی ہو حالت بیش و کم
اک رہا بس امرِ عقبیٰ اُسکا ہو کیا ہمکو غم مانگ لینگے حشر مین حیدر سے جو چاہینگے ہم
ہی اُنھین کے کوثر و تسنیم و جنت ہاتھ مین

ہوتا ہی جسوقت ذکر سیدِ عالی ہمم ۹ مستعد رونیکے ہوتے ہین موالی سب بہم
حکم فرماتی ہین اُسدم فاطمہ با چشمِ نم تا بدامان مژہ آنکھون سے آئے اشک غم
شیشۂ فردوس لین حورانِ جنت ہاتھ مین

تیری نیرنگی ہی اے دورِ زمانہ یہ عجب ۱۰ ظالمون نے آلِ احمد کو ستایا بے سبب
پاس روحِ مصطفےٰ دلمین کیا نہ خوفِ رب اے فلک ہو قطع دستِ ظلم تیرا ہی غضب
ہتکڑی عابد نے پہنی ایک مدت ہاتھ مین

جانب کوفہ گئے جب سے امام رہنما ۱۱ چھوڑ دی تھی رنج مین صغرا نے سب آب و غذا
یان تلک پہونچا تھا کمزوری کا اُسکی مرتبہ شہ کو صغرا نے یہ اپنے ضعف کا مضمون لکھا
خط کا کاغذ اب مین لیتی ہون بدقت ہاتھ مین

بیکس و بے یار ہین میدانمین شاہِ مشرقین ۱۲ نرغۂ اعدا مین ہی تنہا نبی کا نورِ عین
غور کی جاہی مجو پیٹو سر باشور و شین لاش اکبر کس طرح خیمہ مین لیجائین حسین

اب نہ قوت ہی کمر مین اور نہ طاقت ہاتھ مین

حیف بعد از قتل نور العین ختم المرسلین ۱۳ باز آئے ظلم سے پھر بھی نہ کچھ اعدائے دین
اسطرح سے لکھتے ہین راوی باصدق و یقین کربلا سے شام کو جاتے ہین زین العابدین
ضعف سے پاتے ہین طاقت اور نہ قوت ہاتھ مین

تپ کی شدت سے تو کانٹا ہو رہا ہی جسم زار ۱۴ کھینچی پڑتی ہی اسپر شہ کو اونٹون کی قطار
کرتا ہی اسطرح سے طی راہ کو وہ نامدار طوق ہی گردن مین بھاری پاؤن مین کٹے ہین خار
ہی مہار ساربانی سے اذیت ہاتھ مین

ظلم یہ تیرا نیا ہی دیکھ چرخ بے مدار ۱۵ ہو پیادہ جان احمد گھوڑون پر اعدا سوار
اٹھ نہین سکتا ہی طوق آہنی کا ہائے بار ٹیک دیتے ہین جو ہاتھونکو زمین پر بار بار
چبھ رہے ہین خار ہائے دشت غربت ہاتھ مین

کربلا سے شام تک عابد پہ جو تھین آفتین ۱۶ ہو نہین سکتا شمار انکا اگر چاہین گنین
خوب ثابت ہو چکا ہی یہ روایت سے ہمین گرنے لگتے ہین جو چلتے چلتے راہ سخت مین
ہاتھ دیدیتے ہین تب شاہ ولایت ہاتھ مین

سنگ دل ہر اک شقی تھا فوج بد انجام مین ۱۷ ظلم کرنا تھا ثواب انکے خیال خام مین
دیتے تھے تکلیف وہ سجاد کو ہر گام مین کیا کہون کیا ظلم تھا عابد پہ راہ شام مین
تازیانے تھے لیے اہل شقاوت ہاتھ مین

حامی مداح ہین جب نائب خیر الانام ۱۸ کیا تردد ہی مخالف ہو اگر دنیا تمام

دامنِ آلِ عبا سے چاہیے بس اعتصام | کس لیے دست تاسف ملتے ہو ذاکر مدام
کیا لیے بیٹھے ہو کوئی داغ حسرت ہاتھ مین

مخمس بر سلام سید فضل رسول صاحب برادر زادۂ حضرت مداح

عروج جس نے کہ بخشا ہی عرش اعظم کو | ۱ | قرار خار پہ دیتا ہی جو کہ شبنم کو
قسم اُسی کی ہی ذاکر کی چشم پرنم کو | جو دیکھا غور سے ہم نے تمام عالم کو
نہ بھائی کوئی زمین مثل کربلا ہم کو

سنا کے روح روانِ رسول اکرم کو | ۲ | لعین زلزلہ مین لائے عرش اعظم کو
ثبوت اچھی طرح سے ہوا ہی یہ ہم کو | نہ دیکے پیاس مین پانی امام عالم کو
سیاہ شام نے بھڑکا دیا جہنم کو

سخی کے نام کا وہ ورد کیون نہین کرتے | ۳ | وصی کے نام کا وہ ورد کیون نہین کرتے
ولی کے نام کا وہ ورد کیون نہین کرتے | علی کے نام کا وہ ورد کیون نہین کرتے
جو لوگ ڈھونڈھتے پھرتے ہین اسم اعظم کو

ہر ایک مرتے ہی دلسے ہمین بھلائینگے | ۴ | چراغ قبر پہ احباب کیا جلائینگے
عمل جو اپنے ہین بس وہ ہی کام آئینگے | عزیز کیا وہ بھلا فاتحہ دلائینگے
جنھون نے قبر مین مٹی تلک نہ دی ہم کو

محب ہین جو غم آل عبا کرین اے چشم | ۵ | حقوق شاہ شہیدان ادا کرین اے چشم
سوائے اِسکے طلب تجھسے کیا کرین اے چشم | غم حسین مین آنسو بہا کرین اے چشم

ہمیشہ چاہیے روغن چراغ ماتم کو

شرف یہ بخشا ہی حق نے علی کی الفت مین ۶ شمار ہوتا ہی اِس فعل کا عبادت مین
بسا ہی روز ازل سے یہ اپنی طینت مین کبھی نہ جائین بلائے کوئی جو جنت مین

ملے لحد کی جگہ کربلا مین گر ہم کو

جو کوئی پوچھتا زندانین آکے عابد سے ۷ مزاج کیسا ہی یا ابن مصطفے کہیے
تو اُس سے یون بہ صدائے نحیف کہتے تھے مثال نقش قدم آہ اُٹھ نہین سکتے

ملا یا خاک مین گردون نے اِسطرح ہم کو

بلا کشان محبت کو مثل شیر و شکر ۸ پسند رنج و بلا ہی اُنھین زیادہ تر
کبھی وہ کرتے نہین یانکی راحتون پہ نظر مذاق ورد ہی جنکو وہ دل کے زخمون پر

بنجر نمک کے لگاتے نہین ہین مرہم کو

محبت شہ مظلوم قلب مین گر ہی ۹ نہ خوف نزع ہی ہرگز نہ خوف محشر ہی
عقیدہ رکھتے ہین واثق وثوق اِسپر ہی چراغ داغ غم شہ سے دل منور ہی

نہین ہی ظلمت مرقد کا خوف کچھ ہم کو

زمین کرب و بلا کا ہی اِسقدر رتبہ ۱۰ کہ ارض خانۂ حق کو بھی جسپہ ہی غبطہ
علوِ جاہ پہ شاہد ہی اُسکے یہ بخدا رواقِ شاہ شہیدان کی مین زمین ہوتا

یہی ازل سے تمنا ہی عرش اعظم کو

جب آئے چھٹ کے حرم گھر پہ قید اعدا سے ۱۱ ہر ایک پوچھتا تھا حال بنت زہرا سے

وہ رو رو کہتی تھی اسطرح ہر اعزا سے | جگر کے ٹکڑے ہوں نفرت ہو دار دنیا سے
کوئی سنے جو ہمارے فسانۂ غم کو

جہان پہ ذکر امامِ غریب ہوتا ہی | ۱۲ | کوئی تو روتا ہی اور جان کوئی کھوتا ہی
منہ اپنا اشکوں سے ابر مطیر دھوتا ہی | غم حسین میں ہر شب کو چرخ روتا ہی
بہا کے دیدۂ انجم سے اشک شبنم کو

عبث امام زمان کو ستاتے ہیں اعدا | ۱۳ | غضب ہی کعبۂ ایمان کو ڈھاتے ہیں اعدا
چراغ فہرِ نبی کو بجھاتے ہیں اعدا | سوار دوشِ نبی کو گراتے ہیں اعدا
زمین کی تہ کل تزلزل ہی عرش اعظم کو

پکاری خیمہ سے یوں زینب حزیں ای شمر | ۱۴ | تو جانتا ہی کہ ہی یہ امام دین ای شمر
تو اُسکو مار کے بنتا ہی کیوں امین ای شمر | کہا حسین نے زندوں میں نہیں ای شمر
تو ذبح کرتا ہی بیکار کشتۂ غم کو

گرا جو گھوڑے سے زمین پہ سرورِ عادل | ۱۵ | سوار سینۂ شبیر پر ہوا جاہل
شریر کرتا تھا جس وقت آپکو بسمل | نظر تھی شاہ کی یوں سوئے خنجر قاتل
کہ دیکھتا ہو کوئی جیسے اپنے ہمدم کو

شرف حضوری شہ میں ہیں سیکڑوں ای افضل | ۱۶ | ہو در روضۂ شاہِ زماں سے کیوں ای افضل
ہی آرزو دل مداح کی بھی یوں ای افضل | رواق شاہ شہیدان میں دفن ہوں ای افضل
خدا ہلاک نہ اس ہند میں کرے ہم کو

مخمس دیگر بر سلام سید فضل رسول صاحب بر اورزادہ حضرت مداح

نہین ہی کچھ ہوس ساغر و سبو باقی ۱ نہ شوق حشمت و نیلے زر و رو باقی
مرے عقیدے سے واقف ہی خوب تو باقی تلاش زر ہی نہ دولت کی جستجو باقی
ہی پر زیارت سرور کی آرزو باقی

ثبات روح ہی جبتک کہ ہی لہو باقی ۲ فضاے سبزہ ہی جبتک ہی آب جو باقی
زبان ہی کام کی جبتک ہی گفتگو باقی مزا ہی زیست کا جبتک ہی آبرو باقی
بہار گل کی ہی ہمراہ رنگ و بو باقی

عزا نے فیض یہ بخشا ہی چشم پرنم کو ۳ کہ دھویا دفتر اعمال سے ہر اک دم کو
خدا گواہ ہی پڑھ پڑھ کے اجر ماتم کو نہین ہی ظلمت مرقد کا خوف کچھ ہم کو
چراغ داغ غم شاہ گر ہی تو باقی

خدا نے رتبہ وہ بخشا ہی داغ ماتم کو ۴ کہ جسکے آگے خجالت ہی مہر عالم کو
یقینی دیکھ کے اس فیض شاہ اکرم کو نہین ہی ظلمت مرقد کا خوف کچھ ہم کو
چراغ داغ غم شاہ گر ہی تو باقی

ستایا کونین نے ایسا شاہ ذیشان کو ۵ دیا نہ پانی جوان کو نہ پیر و ناداں کو
دلا جو چاہتا ہی رحم و لطف یزدان کو غم حسین مین یون چاک کر گریبان کو
کہ جیب پھر نہ رہے قابل رفو باقی

یہ غم سے شاہ کے زار و نزار ہوای چشم ۶ کہ سوز قلب و جگر آشکار ہوای چشم

یہ جوشِ رقتِ لیل و نہار ہوا ہی چشم | غمِ حسین مین یون اشکبار ہوا ہی چشم
رہے نہ جامۂ عصیان کی شست و شو باقی

ہوئے جو بیکس و بے یار زمین شاہِ ہدا | ۸ | ہوے امام پہ سب ملکے حملہ ور اعدا
زمین ہلتی تھی دشتِ بلا کی واویلا | گرے حسین جو گھوڑے سے یہ عمر نے کہا
ای ابن سعد ۱۲
ہماری فتح مین اب کیا ہی گفتگو باقی

شہِ انام کے مرنے مین شک بھلا کیا ہی | ۹ | زبان بند ہی ڈھلکا حزین کا منکا ہی
بجاؤ فتح کے نقارے دیر کیا ہی | پکارا شمرِ جفاکار کیا یہ کہتا ہی
ابھی ہی مرحلۂ خنجر و گلو باقی

عجیب کام زمانہ مین کر گئے پیاسے | ۱۰ | فدا ہو شاہ پہ خلق کے گھر گئے پیاسے
فرات تجھ سے نہ کچھ بہرہ ور گئے پیاسے | ترے کنارے پہ عباس مر گئے پیاسے
رہی فرات نہ کچھ تیری آبرو باقی

رفیقِ شہ کے چپ و راس مر گئے پیاسے | ۱۱ | عزیز کشتۂ الماس مر گئے پیاسے
پسر حسین کے بے آس مر گئے پیاسے | ترے کنارے پہ عباس مر گئے پیاسے
رہی فرات نہ کچھ تیری آبرو باقی

حرم جو نکلے کھلے سر خیامِ اکرم سے | ۱۲ | لے آئے لاشون پہ جلاد حکمِ اظلم سے
بہن لپٹ گئی جسمِ امامِ عالم سے | سوال تھا یہ سکینہ کا لاشۂ عم سے
پلا دو مشک مین گر ہوے آب جو باقی

جو ظلم شہ پہ ہوے بالیقین ہین حد سے سوا ۱۲ خیام جلنا گلا کٹنا پیارون کا چھٹنا
یہ کیا مصیبتین کم تھین مگر ہی حیف کی جا مرے پہ قطع کیے دستِ شاہ واویلا
یہ کب کا کینہ تھا جلاد کینہ جو باقی

برون زحصر ہین گو معجزات شاہ زمان ۱۳ ہر ایک معجزہ ظاہر ہی اُن پہ مین قربان
تمام زایر شبیر کرتے ہین یہ بیان حسین سو بھوکے تھے پیاس مین جو تشنہ جنان
ضریح پاک مین اب تک ہی اُسکی بو باقی

گیا جو رن کو شہید رسول رب قدیر ۱۴ ہزارون سینۂ اقدس پہ کھاکے نیزہ و تیر
ہوا جو راہی جنت وہ شہ کا ماہ منیر جوان پسر کی جدائی مین کہتے تھے شبیر
فقط ہی اب مجھے مرنے کی آرزو باقی

حسد ہی بغض ہی دنیا کا کیش اور آئین ۱۵ نہ اُنس خویشون سے ہی اور نہ پاس ملت و دین
بجا ہی راست ہی کہتے ہین یہ جو اہل یقین نگاہ غور سے دیکھو تو اک حسین نہین
یزید سے ہین ہزارون سیاہ رو باقی

سمجھتے ہین اسے دنیا کے عاقل و زیرک ۱۶ یقینی امر ہی لاریب کچھ نہین ہی شک
ہی جتنی خلق خدا لے سما سے تا بہ سمک زمین و عرش و مہ و آفتاب و جن و ملک
یہ سب فنا ہین ہمیشہ رہیگا تو باقی

رقم جو کرتے ہین ذکر امام لیل و نہار ۱۷ رہیگا تذکرہ اُنکا بھی تا بروز شمار
ہی میرا قول بھی مداح یہ بصد تکرار نشان و نام کی ای فضل فکر ہی بیکار

کلام تیسرا رہیگا یہ کوبکو باقی

مخمس بر سلام چودھری سید شریف الحسن صاحب مہابنی برادرزادۂ حضرت مداح

۱
بیچین روح حضرت خیر النسا کی ہی — لرزان ضریح پاک شہ لافتا کی ہی
جنبش مین قبر بھی حسنؑ مجتبیٰ کی ہی — مجرائی کیا جفا فلک کج ادا کی ہی
بندی مین آل حضرت خیر الورا کی ہی

۲
ارمان تخت و تاج نہ حاجت لوا کی ہی — پرواہی گر تو لطف شہ ہل انی کی ہی
دولت نصیب الفت آل عبا کی ہی — خواہش نہ زر کی ہی نہ ہوس کیمیا کی ہی
ہی آرزو تو مجرئی خاکِ شفا کی ہی

۳
سر در پہ رونیوالے گناہون سے ہین بری — شاخ عمل ہی اُنکی ہمیشہ ہری بھری
دُرِّ عدن کو آنسو پہ کیونکر ہو برتری — خود ہوگا روز حشر خدا جنکا مشتری
یہ قدر اشک دیدۂ اہل عزا کی ہی

۴
باندھے کمر جو اکبر ہمت اساس ہین — بیٹے کے ساتھ ساتھ شہ حق شناس ہین
حسرت سے بہنین گھیرے ہوے آس پاس ہین — مادر کو اضطراب ہی پھپھیان اُداس ہین
رخصت حرم سے اکبر گلگون قبا کی ہی

۵
نشو و نما جو سایۂ مشکلکشا مین پائے — ورثہ مین جسکو چادر تطہیر ہاتھ آئے
جسکے ادب سے مہر فلک اپنا منہ چھپائے — تابوت جسکی ماں کا اُٹھے شب کو ہائے ہائے

وہ سر برہنہ بلوہ مین قدرت خدا کی ہی

بیٹے سے شاہ نے کہا دادی کے گھر چلو ۶ یہ کہکے رنمین لائے اُسے شاہ نیک خو
سوکھی زبان دکھا کے سپاہِ یزید کو شہ کہتے تھے کہ ظالمو اصغر کو پانی دو

ہونٹون پہ جان پیاس سے اِس بے لقا کی ہی

سجاد کہتے تھے شہ لولاک دیکھیے ۷ گھر فاطمہ کا جل کے ہوا خاک دیکھیے
کیا کیا ہمین ستاتے ہین سفاک دیکھیے کہتے تھے لوگ گردشِ افلاک دیکھیے

محتاج بنت شیر خدا اک روا کی ہی

تنہا ہوے حسینؑ یہ چارو طرف تھی دھوم ۸ زہرا کے آفتاب پہ اعدا کا تھا ہجوم
چوگرد تھی ہمارے سعادت کے فوج بوم فرماتے تھے یہ شاہ کہ اے ابن سعد شوم

مین آج ہون شہید یہ مرضی خدا کی ہی

پامال میری لاش کرین خیمہ کو جلائین ۹ کچھ غم نہین شہیدون کے لاشے کفن نہ پائین
جسدرجہ چاہین فاطمہ کو قبر مین رُلائین سجاد کو اسیر کرین بیڑیان پنھائین

مرضی اگر یہی سپہ اشقیا کی ہی

اہلِ حرم کے غم کی کوئی انتہا نہین ۱۰ بعد از مرے غریبون کا کچھ آسرا نہین
کچھ کہنا مجھکو تجھ سے بس اسکے سوا نہین بیبیون سے میرے بعد تعرض روا نہین

بیٹی ہی کوئی کوئی بہو فاطمہ کی ہی

چلنے لگے جو رن کو شہنشاہ بیوطن ۱۱ ق شبیر نے لباس کیا صورت کفن

رونے لگی جو زینب مغموم و خستہ تن — کہتے تھے شاہ شکر ہی لازم کہ اے بہن
دنیا جگہ مصائب و رنج و بلا کی ہی

۱۲ تم دیکھتی ہو کیسی بلا مین پھنسا ہوئین — غرہ کے دن سے مورد رنج و بلا ہوئین
شاکر ہون اور تابع حکم خدا ہوئین — تم دربدر پھرو کہ شہید جفا ہوئین
راضی رہو اُسی پہ جو مرضی خدا کی ہی

۱۳ پہونچا جو ماریہ مین شہنشاہ دوسرا — گھوڑا امام دین کا رُکا واہ مصیبتا
نام مقام پوچھا کہا سب نے کربلا — صدمہ سے روے بنت علیؑ زرد ہو گیا
جسوقت یہ سُنا یہ زمین کربلا کی ہی

۱۴ لوٹا حرم کو اہل شقاوت نے جسطرح — آسکتے ہین زبان پہ مصائب وہ کسطرح
تھے ظالمون کے ظلم ہی سے متعبس طرح — شمر لعین ہر اک کو بناتا تھا اِسطرح
بنت علی یہ ہی وہ بہو فاطمہ کی ہی

۱۵ بلوہ مین قید ہو کے جو اہل حرم گئے — مجمع تھا مرد و زن کا تماشے کے واسطے
لکھتا ہی راوی رو رو کے اور سر کو پیٹ کے — کوفہ مین پوچھتی تھی سکینہ ہر ایک سے
تم مین خبر کسی کو ہمارے چچا کی ہی

۱۶ مداح نام جسکا ہی فہرست مین لکھا — بیشک وہ ہو گا زایر سلطان کربلا
ہی انتظار حکم طلب صبح اور مسا — دیکھین شریف ہوتی ہی تقدیر کب رسا
مدت سے آرزو سفر کربلا کی ہی

مخمس دیگر بر سلام چودھری سید شریف الحسن صاحب مہابنی

برادر زادۂ حضرت مداح

علی اول علی افضل علی بہتر سے بہتر ہی ۱ علی جرار ہی خیبر کشا ہی اور حیدر ہی
علی حاکم علی والی علی مختار محشر ہی علی مولا علی ہادی علی ساقی کوثر ہی
امام خلق ہی مشکلکشا ہی شیر داور ہی

علی مثل نبی لاریب ہی مخمسہ بنی آدم ۲ برابر فاطمہ کے رتبوں کے ہرگز نہیں مریم
یہ کہنا وصف میں دونوں کے بیشک ہوگیا الزم بتول و مرتضی نام خدا ہین زبدۂ عالم
نہ حوا اُنسے افضل ہی نہ آدم اُنسے بہتر ہی

گرفتار رسن ہین خاصۂ قیوم بلوہ مین ۳ چھپائے بالونسے چہرونکو ہین مغموم بلوہ مین
مجھو کون ہین یہ تمکو ہی معلوم بلوہ مین کھلے سر ہین جناب زینب و کلثوم بلوہ مین
نہ ہودج ہی نہ محمل ہی نہ مقنع ہی نہ چادر ہی

اسے ذی رتبہ اسکو صاحب توقیر کہتے ہین ۴ کہ حُر کو اپنا محسن حضرت شبیر کہتے ہین
وہی ہوتا ہی قسمت مین جو تحریر کہتے ہین کہان تھا حر کہان پہونچا اسے تقدیر کہتے ہین
رسائی ہی یہ قسمت کی یہ خوبی مقدر ہی

ہوے مدفون لاشے جب شہ بیکس کے لشکر کے ۵ لپٹتے تھے تمام اہل حرم اک ایک مرقد سے
قیامت خیز تھے یہ زینب ناشاد کے نالے تعجب ہی کہ کل جو گلبدن پھولونمین بستے تھے
اُنھین لوگونکی تربت ہی فلک محتاج چادر ہی

روایت

روایت کرتے ہین وہ لوگ مقتل مین بستے تھے ۶ ہوے مدفون وہ لاشے جو مدفن کو ترستے تھے
حرم تھے نوحہ خواں اسطرح اور آنسو برستے تھے تعجب ہی کہ کل جو گلبدن پھولون مین بستے تھے
اُنھین لوگون کی تربت ہی فلک محتاج چادر ہی

علی کے در کا ذرہ طعنہ زن ہی مہر تابان پر ۷ یہان کی خاک کو بھی فخر ہی جنت کے بستان پر
یہ مجھ ناچیز کو ہی ناز لطفِ شاہ مردان پر نہین رکھتا قدم مین عار سے تختِ سلیمان پر
گدائے شاہ ہونمین کو چہ حیدر مین بستر ہی

خداوندا ہی مجھکو فوج عصیان اسطرح گھیرے ۸ نہین کوئی بجز تیرے کرم جو اسکا منھ پھیرے
جو میرا حال ہی روشن ہی بالکل سامنے تیرے اُٹھین راہ عدم مین کسطرح یارب قدم میرے
کہ وحشت ناک رستہ ہی گنہ کا بوجھ سر پر ہی

نہ حب جاہ مین اسطرح سے سرشار ہو جاؤ ۹ کہ فکر عاقبت سے غافل و بیکار ہو جاؤ
نہ سوؤ خواب غفلت مین ذرا بیدار ہو جاؤ صدا دیتی ہی تربت غافلو ہوشیار ہو جاؤ
مین جائے تار ہون جسمین نہ تکیہ ہی نہ بستر ہی

بپا ماتم ہی اک سو خیمہ مین قاسم کی رحلت کا ۱۰ الم تازہ ہی عباس دلاور کی شہادت کا
عقب ہی سامنا ہی شاہ کو پھر اک مصیبت کا تلاطم ہی حرم مین اکبر مہرو کی رخصت کا
اِدھر بہنین تڑپتی ہین اُدھر بیتاب مادر ہی

ستم کی ہی شہ دین پر فراوانی کئی دن سے ۱۱ گھرا نرغہ مین ہی احمد کا وہ جانی کئی دن سے
ہی بحر ظلم کی مولا پہ طغیانی کئی دن سے غضب ہی شاہ دین پر بند ہی پانی کئی دن سے

ہر اک معصوم کا فرط عطش سے حال ابتر ہی

۱۲ یہ حالت دیکھکر تشویش ہی سلطان صابر کو
ترددہی بہت سرور کے ہر اک یار و ناصر کو
یہ فرط تشنگی ہی فی الحقیقت آل طاہر کو
برابر پیاس کی شدت سے غش آنے ہین باقر کو

بلکتی ہی سکینہ جان بلب جھولے مین اصغر ہی

۱۳ علی و فاطمہ میدان مین منھ اشکون سے دھوتے ہین
رسول کبریا بالین پر سرور کے روتے ہین
عدوے دین جاز آل احمد کو ڈبوتے ہین
حسین ابن علی اسطرح زمین ذبح ہوتے ہین

دعاے امت جد لب پہ گردن زیر خنجر ہی

۱۴ حرم بھیجے گئے جب خانۂ تاریک و ویران مین
عجب تشویش تھی کل اہلبیت شاہ مردان مین
یقین تھا ہو جدائی ڈر سے بچونکے تن و جان مین
سکینہ کہتی تھی گھٹ گھٹ کے مرجاونگی زندان مین

پھوپھی اماں یہ گھر تو قبر سے بھی خوار و بدتر ہی

۱۵ کیا جب کربلا مین شہ پہ نرغہ فوج اعدا نے
پیا پے تب پیام بیعت حاکم لگے آنے
لڑائی ٹھہری جسدم کر دیا انکار مولا نے
شب عاشور حضرت سے یہ پوچھا بنت زہرا نے

کہو کچھ صلح پر آمادہ بھائی لشکر شہ ہی

۱۶ عبث دشمن ہماری جانکی ساری خدائی ہی
نہ جب جاہ ہی نہ آرزوے بادشائی ہی
نکلنے کی بھی صورت اس بلا سے کوئی بھائی ہی
کہا حضرت نے کل تا عصر سب گھر کی صفائی ہی

یہ حلق خشک ہی اور شمر ذوالجوشن کا خنجر ہی

۱۷ حرم کو اسطرح کوفہ مین لائے ظالم بدخو
نہ اک رومال تک تھا پاس انکے منھ چھپانیکو

سر بازار اُسدم عجز سے اور شرم سے رو رو | کہا زینب نے بازار و نمین کیون ہمکو پھرائے ہو
لعینو سر پہ ہم بیوون کے متفع ہی نہ چادر ہی

حرم کو لوٹ کر جسوقت فارغ ہو چکے ناری | ۱۸ | گئے دفنانے اپنے کشتونکو وہ ظلم کے بانی
یہ حالت دیکھکر سر پیٹ کے زینب یہ کہتی تھی | غضب ہی دفن لاشین ہو رہی ہین فوج اعدا کی
اگر بے گور رن مین لاشہ سبط پیمبر ہی

عدو تاراج خیمہ کر چکے سبط نبی کے جب | ۱۹ | سر آل عبا سے چادرین تک لیگئے وہ سب
نظر آئی جو اُسکو نرغہ مین اس حال سے زینب | کیا سجاد نے اِس ظلم کا شاہد ہی تو یارب
مری آنکھون کے آگے دختر زہرا کھلے سر ہی

نہین کام آئیگا ہرگز ذخیرہ دولت و زر کا | ۲۰ | ہی یکسان بعد مردن حال درویش و تونگر کا
پتہ ہی جام جم کا اور نہ اُسکے تاج و افسر کا | ذرا عبرت سے دیکھو حال شاہان فلک فر کا
یہ قبر قیصر و دارا ہی وہ گور سکندر ہی

لگی مداح کی لو ہی امام عصر غائب سے | ۲۱ | بچائیگی ہمین دنیا کی وہ ہر اک نوائب سے
مین بالکل متفق ذاکر کے ہون اِس قول صائب سے | بچاؤ بہر احمد اپنے خادم کو مصائب سے
شریف دل حزین یا مرتضیٰ مغموم و مضطر ہی

تخمس بر سلام چودھری سید نظیر الحسن صاحب مہانبی برادر زادۂ حضرت مداح

ہند مین کیون رہے جسدم یہ خیال آتے ہین | ۱ | کربلا کیون نہ گئے سوچ کے پچھتاتے ہین

شرفِ مدفنِ شبیر یہ تبلاتے ہین | مجرئی حائرِ شہ مین جو جگہ پاتے ہین
بند آنکھین کیے جنت کو چلے جاتے ہین

۲ تینعین میدان مین سفاک جو چمکاتے ہین | یاور شاہ زمن غیظ سے تھراتے ہین
حکم لڑنے کا شہ دین سے نہین پاتے ہین | فوج مین لشکرِ اعدا سے جو تیر آتے ہین
رفقا شاہ کا مُنھ دیکھ کے رہجاتے ہین

۳ گل کہان اور کہان رخسارۂ ہمشکلِ نبی | انتہا اُنکی لطافت ہی فقط دو دن کی
مین نہین جانتا کس نے زرہ بے ادبی | رنگ روے علی اکبر سے جو نسبت دی تھی
پھول بھی دیکھیے اب سر پہ چڑھے جاتے ہین

۴ رعشہ ہی خوف سے ہر اہلِ ستم کے تن مین | ڈر سے شیرون نے ہین مُنھ اپنے چھپائے بن مین
رعب کے مارے ہی سکتہ سا صفِ دشمن مین | غُل ہی شمشیرِ علی آج کھنچیگی رن مین
شور ہی فوجِ عدو مین کہ حسین آتے ہین

۵ کام جب آچکے شبیر کے خویش و یاور | تیر بیداد سے بیجان ہوے رن مین اصغر
آئے رخصت کے لیے خیمہ مین جسدم سرور | کہا سجاد نے جنت کو گیا سب لشکر
پیچھے ہم قافلہ والون سے رہے جاتے ہین

۶ حال پر اہلِ زمانہ کی ہی مجھکو حیرت | دولت و زر کے لیے کرتے ہین یہ کیون محنت
جبکہ ثابت یہ ہر اک فرد پہ ہی بے وقعت | کام آتی نہین کچھ اہلِ دول کے دولت
مال و دنیا سے یہ تھوڑا سا کفن پاتے ہین

جب بڑھی خیمۂ عترت کیطرف فوج حریف ۷ لیکے انصار بڑھے روکنے کو ابن عفیف
شاہ یون کرنے لگے دوست کی اپنے تعریف گو حبیب ابن مظاہر ہین بہت پیر ضعیف
پر جوانون سے کچھ آگے ہی بڑھے جاتے ہین

قبد کر لائے جو لشکر مین حرم کو بدخو ۸ کچھ نہ باقی تھا بچھاتے جو صف ماتم کو
فرقت اصغر بے شیر مین اُسدم رو رو بانو کہتی تھی کہ مقتل مین چلا جانے دو
بی بیو اصغر نادان مجھے یاد آتے ہین

بعد مرنیکے جو مطلوب ہو تم کو راحت ۹ چاہیے ماتم شبیر مین ہر دم رقت
عمل خیر مین لازم نہین ہرگز غفلت چھوڑ جاؤ گے یہین دولت وجاہ وحشمت
منعمو قبر مین اعمال ہی کام آتے ہین

طنطنے دہر مین جن شاہونکی تھے شوکت کے ۱۰ نہین ملتے ہین نشان آنکی کہن تربت کے
چشم عبرت سے تو نظارہ کرو قدرت کے کاسۂ سر مین یہ شاہان فلک رفعت کے
راہ رو آج جنھین پاؤن سے ٹھکراتے ہین

قتل جب ہو چکے انصارِ امام خوش خو ۱۱ کوئی باقی نہ تھا جو شہ پہ فدا جا کر ہو
نوحہ کرتے تھے حرم پیٹ کے سر کو رو رو جاتے ہین خیمہ سے شاہِ شہدا مرنے کو
اِسے دیتے ہین تسلّی اُسے سمجھاتے ہین

جب گرا گھوڑ سے سرور کا ہر اول مخدوم ۱۲ غش پہ غش آتے تھے اِسدرجہ بہا جسم سے خون
غش مین بھی ورد زبان اُسکے یہی تھا مغموم نزع مین نورِ الٰہی کی زیارت کرون

ابھی اے روح ٹھہر جا کہ امام آتے ہین

عید کے روز بھی عابد کو جو پایا مغموم
وجہ کیا غم کی ہے تب بولا وہ رو کر مظلوم
عرض کی ایک صحابی نے نہین یہ معلوم
دلمین رہتا ہے جو میرے غم و ماتم کا ہجوم

عیش و راحت نہین رہنے کی جگہ پاتے ہین

دودھ اور پانی نہ دو روز جو اصغر کو ملا
کہتا ہے راوی پُر غم کہ مین یہ دیکھتا تھا
ہونٹھ پپڑا گئے اور خشک ہوا تھا گلا
لاکے میدان مین معصوم کو حضرت نے کہا

زرد یہ پھول سے رخسار ہوے جاتے ہین

تھے سمجھدار وہ پانی نہ دیا تھا جنکو
ظالمو رحم کرو دیکھ کے اِنکے سن کو
کوئی اِس درجہ ستاتا ہے بھلا محسن کو
پیاس سے مرتے ہین پانی کی طلب ہے اِنکو

خشک لب اصغر نادان تمھین دکھلاتے ہین

غُل تھا یہ ارض و سما مین کہ مبارک اے حُر
ذکر یہ تھا ر فقا مین کہ مبارک اے حُر
شور تھا فوج خدا مین کہ مبارک اے حُر
کھولنے ہاتھ ترے عقدہ کشا آتے ہین

سچ ہے مداح تو انگر ہو کوئی یا کہ فقیر
اُنس احباب سے محدود ہے تا وقت اخیر
آب زر سے لکھون یہ مقطع بے مثل و نظیر
زندگی تک ہے غریبون کی محبت ہے نظیر

چھوڑ کر قبر مین احباب چلے جاتے ہین

مخمس دیگر بر سلام چودھری سید نظیر الحسن صاحب مہابنی برادر زادۂ حضرت مداح

آل پیغمبر سدا رنج و محن دیکھا کیے
ظلم جو آنپر ہوے وہ خستہ تن دیکھا کیے
سب ترے جور و جفا چرخ کہن دیکھا کیے
پیاس کے صدمے غریب و بیوطن دیکھا کیے
پیاس سے سوے فلک شاہ زمن دیکھا کیے

۱

ہند آنکھیں بھیں مگر سبز چمن دیکھا کیے
صبح تک باغ جنان کو من و عن دیکھا کیے
رنگ نسرین و بہار نسترن دیکھا کیے
شب کو یہ فضل خدائے ذوالمنن دیکھا کیے
خواب مین ہم روضۂ شاہ زمن دیکھا کیے

۲

ہوتا ہی ثابت یہی اکثر روایت سے مجھے
بازوے اہل حرم یون دست بدعت سے کسے
اہلبیت مصطفے چھوٹے جو قید ظلم سے
مدتون تک ہاتھ مین داغ رسن دیکھا کیے

۳

ہو چکے جسوقت پورے سب مراسم بعد عقد
خیمون مین اپنے گئے سب آل ہاشم بعد عقد
تھے مہیا حسرت و غم کے لوازم بعد عقد
آکے بیٹھے پاس کبرا کے جو قاسم بعد عقد
کس نگاہ یاس سے دولھا دلھن دیکھا کیے

۴

گرم میدان مین ہوئی جب آتش جنگ و جدال
پہونچی جب نوبت عزیزونکی بصد رنج و ملال
کام آئے یا دران بادشاہ خوش خصال
ہر پسر سے کہتی تھی زینب گئے مسلم کے لال
سوے باغ خلد تم ای جان من دیکھا کیے

۵

آب بن کملا گئے سب فاطمہ زہرا کے پھول ۶ سیر سے گلزار کی کیا خاک فرحت ہو حصول
حال دل اپنا ہے مثل عندلیب دل ملول مثل گل سینہ مین ہین داغ غم سبط رسول
جب ذرا گردن جھکی سیر چمن دیکھا کیے

جو غم آل نبی سے اِن جانین ہین ملول ۷ سیر ہے باغ جہان کی سامنے اُسکے فضول
اِسطرح ہے لطف گلزار جنان اُنکو حصول مثل گل سینونمین ہین داغ غم سبط رسول
جب ذرا گردن جھکی سیر چمن دیکھا کیے

(ان کربلے مین جو ولاے آل احمد کو ملا)

پیاس سے بیتاب جھولے مین ہوا جسدم صغیر ۸ لیکے اُسکو رن مین آئے سرور گردون سریر
کہتے ہین یون راوی پُر غم باسناد کثیر جب لگایا حرملہ نے گردن اصغر پہ تیر
دیر تک مولا سے ناوک فگن دیکھا کیے

صابر و زمین سب سے افضل ہین امام انس و جان ۹ خلق مین پیدا ہوا ثانی نہ جنکا بیگمان
کیون نہو ایوب سے افزود اُنکی غرو شان ضبط دیکھو سر نہ پیٹا اور نہ کی آہ و فغان
قتل اکبر ہو گئے شاہ زمن دیکھا کیے

مشک لیکر آیا جب جنگاہ مین ابن علی ۱۰ ہو کے یکجا شامیون نے راہ روکی نہر کی
ایک ہی حملہ مین دریا پر جو پہونچا وہ جری کہتے تھے عباس کیون دیکھی ہماری صفدری
نہر پر ہم آگئے سب تیغزن دیکھا کیے

بولے یون اہل وطن سب کچھ تمھین تھا عذر تھے ۱۱ لب ہلاتے ہی یہ سب رنج و محن کافور تھے
کیا سبب تمھارا قدمین جو اسقدر مجبور تھے کہتے تھے سجاد حکم شاہ سے معذور تھے

شام مین کنبہ کو پابند رسن دیکھا کیے

قید سے چھٹ کر جو آیا کربلا مین قافلا ۱۲ دیکھکر بے سایہ لاش شہ کو زینب نے کہا
بیچ کہو ابن علی فخر سلیمان کیا نہ تھا دشت مین افسوس ہی اہی طایران کربلا

دھوپ مین تم لاشۂ شاہ زمن دیکھا کیے

جاتے ہین ہر روز سوے کربلا جم غفیر ۱۳ کسقدر مداح ہین ہم تابع نفس شریر
حیف ہی ضایع کیا یان ہند مین وقت کثیر روضۂ شبیر پر احباب جا پہونچے نظیر

ایک ہم ہی ہند مین رنج و محن دیکھا کیے

مخمس بر سلام جناب ذاکر آل نبی سید عباس علی صاحب فردا آبادی

ازل کے دن کیا ہی عہد ہمنے اپنے داور سے ۱ جدا ہونگے نہ روز حشر تک دامان حیدر سے
نمیر اپنا ہی بیشک طینت آل پیمبر سے سلامی کو نہ کیونکر ہو تولا میر کوثر سے

کرینگے حشر مین سیراب وہ کوثر کے ساغر سے

علی کا زور ہی عالم مین ظاہر فتح خیبر سے ۲ سخاوت اور عدالت ہی عیان قرآن داور سے
صداقت امیر کے دعوی کی ہی ثابت قول اکثر سے علی اعلیٰ سے اعلیٰ ہین علی برتر ہین برتر سے

نہین بہتر سلامی کوئی داماد پیمبر سے

یہ دن وہ ہی جدا جسدن ہوے شبیر اکبر سے ۳ یہ دن وہ ہی چھٹی جب زینب بیکس برادر سے
یہ دن وہ ہی گلا جسدن کٹا سر کا خنجر سے سلامی روز عاشورا نہ کیون اشکون کا منجر سے

اسی خون سے سیاہی جہانمین چرخ اخضر سے

۴ اعزا ہو چکے سر و کے جسد م رن مین قربانی
رضا لیکر جو پہونچا زمین آخر شاہ کا جانی
ہوئی سبط نبی پر رنج و آفت کی فراوانی
بنا رن وادی ایمن کہ آئے احمد ثانی

بسا ہی دشت سارا بوے گیسوے معنبر سے

۵ کیا اللہ نے ایسا سخی فرزند حیدر کو
محبوب دیکھو تو اس انقلاب چرخ اخضر کو
لٹا دیتے تھے راہ حق مین سارا مال کوزر کو
کیا تھا پیاس مین سیراب جس نے حر کے لشکر کو

غضب ہے اسکے بچے بوند پانی کے لیے ترسے

۶ لٹایا واسطے امت کے شہ نے اپنا سارا گھر
وفا کیں آپ نے مخصر کی شرطین پوری گن گن کر
نہ ہون سو جان سے ہم کیونکر فدا اے سبط پیغمبر
لیا تھا بخشش امت کا شہ نے بار جو سر پر

کٹا کر سر رہ حق مین اتارا بوجھ وہ سر سے

۷ گرے گھوڑے سے جب اپنے علمدار شہ والا
شہ بیکس نے کی اک آہ جس سے عرش تھرایا
پے رخصت علی اکبر ہوے فی الفور آمادہ
شبیہ خاص احمد ہو نہ جاؤ مرنے کو بیٹا

کہا زینب نے رو رو کر یہ ہمشکل پیمبر سے

۸ اکیلے رہ گئے سید انہین جسدم سید خوشخو
نہ تھا باقی کوئی جو شاہ دین پر جاکے صدقے ہو
حرم سر پیٹتے تھے خیمہ کے دروازے پر رو رو
کہا قاسم کے چھوٹے بھائی نے ماں سے نہ تم رو کو

چچا پر ہونیکو قربان نہین کم سن مین اصغر سے

۹ کیا پاس پیمبر بھی نہ کچھ گمراہ اعدا نے
پے دنیاے فانی چھوڑی سیدھی راہ اعدا نے

یہانتک دشمنی کی شاہ سے بدخواہ اعدا نے
کیا زخمی حسین ابن علی کو آہ اعدا نے
تبر سے تیر سے تلوار سے نیزہ سے خنجر سے

۱۰ سحر قتل حسین ابن علی کی جب ہوئی پیدا
عبادت کو اُٹھے خالق کے سب شبیر کے شیدا
تہیہ مین تیم کے تھا لشکر شاہ بیکس کا
اذان یہ آخری صبح شہادت کی ہی دو بیٹا
امام دین نے فرمایا یہ ہمشکل پیمبر سے

۱۱ ہوئی جب پیاس سے جھولے مین حالت غیر اصغر کی
پئے اتمام حجت زین پہ آئے شہ عالی
ابھی تقریر سرور پوری ہونے بھی نہ پائی تھی
جو جوڑا حرملہ نے تیر چلّا کر کمان بولی
خطا ہی کیون شقاوت کرتا ہی معصوم اصغر سے

۱۲ غضب ہی ہوگئے اعدائے دین یہ در پئے ایذا
کیا ہفتم سے پانی بند شہ پر آہ و اویلا
مگر روز دہم ہی راوی پر غم نے یون لکھا
قلم ایسا کیا تھا باغبون نے باغ زہرا کا
رہا باقی نہ کوئی ایک بھی سرو دصنوبر سے

۱۳ ذبیح راہ حق جب ہو چکے ہمشکل پیغمبر
شہ مظلوم زین رہ گئے بے یار و بے یاور
چلے مرنے کو تو نزدیک تر فرزند کے آکر
نہین چلتے ہو بیٹا صدقے ہونے اُمت جد پر
کہا رو کر یہ شہ نے جھولے مین معصوم اصغر سے

۱۴ حرم کا قافلہ لوٹا ہوا کوفہ مین جب پہونچا
تماشا دیکھنے والون کا ہر کوچہ مین مجمع تھا
تعجب ہی قیامت ہوگئی اُسدم نہ کیون برپا
برہنہ سر حرم تھے اسطرح بلوہ مین واویلا
چھپائے تھی ہر اک شہزادی مُنہ بانو کی چادر سے

گرا گھوڑے سے جسدم خاک پر فرزند پیغمبر ۱۵ چڑھا سینہ پہ شہ کے گرتے ہی جلاد بد اختر
نہین معلوم دل سفاک کا آہن تھا یا پتھر علی و فاطمہ روتے رہے بالین سرور پر
گلا کاٹا کیا شمر لعین بے آب خنجر سے

رضا جب بھانجون نے رن کی پائی شاہ والا سے ۱۶ قدم کو چوم کر رخصت ہوئے وہ بہت زہرا سے
ہوے مصروف جنگ آتے ہی وہ دو روز کے پیاسے اُدھر عون و محمد لڑ رہے تھے فوج اعدا سے
اِدھر زینب بحسرت دیکھتی تھی خیمہ کے در سے

فدا جب ہو چکے زینب کے بیٹے سر کو کٹوا کر ۱۷ کمر کو باندھکر ماں پاس آیا دبیر شبّر
سمجھکر قصد کو فرزند کے گو دل ہوا مضطر کہا ماں نے مین راضی ہون سدھارو صدقے ہو شہ پر
ہوے رخصت طلب جب قاسم اپنی مادر سے

بوقت شام عاشورا جو آئی صحن مین صغرا ۱۸ اُسے کوٹھے پہ خونین تر کبوتر اک نظر آیا
بچشم غور اُسکو دیکھکر اُسوقت وا ویلا کہا صغرا نے ہائے بابا اِس سے ہی پیدا
ٹپکتا ہی جو تازہ خون یہ بال کبوتر سے

محرم مین ہو عشرت کس طرح سے مومنو سوچو ۱۹ گرفتار بلا تھا اندنون مین سید خوشخو
یہ ہی شرط محبت آل احمد سے جو رکھتے ہو محبو رو و پیٹو خاک اُڑاؤ کھولدو سر کو
یہ ہی عاشور کا دن جو نہین کم روز محشر سے

بنایا اہلبیت مصطفے کو آہ جب قیدی ۲۰ مہار ساربانی عابد بیمار کو سونپی
اُٹھانیکو قدم جلدی سے جب کی شمر نے سختی کہا عابد نے کیسے چل سکون مین ظالمو جلدی

مرے تلوے نیمن کانٹے ہر قدم چبھتے ہین نشتر سے

عطا حق نے کیے تھے شاہِ دین کو مرتبے ایسے ۲۱ کہ جنکا حصر ہو سکتا نہین جن و ملائک سے
نہ تھے محتاج تھے مختار جو وہ چاہتے کرتے بھلا تو لاکھ کیا تھے سر قلم ہوتے کروڑون کے

اگر معذور تھے حضرت فقط تحریر محضر سے

شمارِ حُر غازی تھا نہم تک فوج اکفر مین ۲۲ یقینی جانتے تھے سب اسے فوج ستمگر مین
لکھا لایا تھا جو باغ جنان اپنے مقدر مین یکایک ملگیا حُر جبکہ جاکر شہ کے لشکر مین

یزیدی رہ گئے سکتے مین سب حیران و شدر سے

جگر پکڑے کھڑے تھے شاہ خوش انجام خیمہ مین ۲۳ تڑپتی خاک پر تھی زینب ناکام خیمہ مین
یقینی حشر کا تھا اُس گھڑی ہنگام خیمہ مین چلے مرنیکو جب اکبر یہ تھا کہرام خیمہ مین

نکلتا ہے جنازہ نوجوان کا جسطرح گھر سے

رفیق و اقربا جب کٹ گئے شبیر کے سارے ۲۴ نہ بھائی نہ بھتیجا تھا نہ کوئی گود کے پالے
ہوئے خود سامنے آکر کھڑے جب فوج اعدا کے کماندارونکو چلاتا تھا ابن سعد گوشے سے

مشبک سینۂ سرور ہوئین تیرون کی بوچھر سے

فدا شہ پر ہوئے جب حضرت عباس دریادل ۲۵ فقط سرور تھے باقی گھر مین یا ہمشکل پیغمبر
بصد منت شہ مظلوم سے رن کی رضا لیکر سدھارے رن کو جب اکبر ہوئی بیچین یان مادر

لگی کہنے یہ رو رو کر بحسرت شہ کی خواہر سے

غضب کا وقت ہے مان بہنونکی اسوقت جانون پر ۲۶ اثر کرتی ہے چشم بد سدا ابرو کمانون پر

بین سنتی آتی ہون اکثر ہی یہ سب کی زبانون پر | برس تمھارا حوان ہوتا ہی تمھاری نوجوانون پر
بہن زینب مجھے ڈر ہی شبابِ حسن اکبر سے

خیال ماتم شہ رہتا ہی مداح جس سر مین | ۲۷ | بلاشک ہی شمار اُسکا عزاداران سرور مین
پسند آیا ہمین یہ اک مقولہ نعم کے دفتر مین | مدد سے خامس آل عبا کی فرد محشر مین
قلمزد ہونگے بد اعمال تیرے سارے دفتر سے

تضمین بر شعر جناب مرزا اسد اللہ خان غالب مرحوم دہلوی

اے والیان الفت اولادِ مصطفےٰ | ۱ | وے عاشقان لخت دل اشرف النسا
شاہ شہید خاصۂ حق فدیۂ خدا | مزد شفاعت و صلۂ صبر و خون بہا
ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن

پہونچا وطن مین اہل حرم کا جو قافلہ | ۲ | زینب نے رو کے اہل وطن سے یہی کہا
ابن علی غریب و حزین کشتۂ جفا | مزد شفاعت و صلۂ صبر و خون بہا
ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن

یان تک تھے محو بخشش امت شہ ہدا | ۳ | خنجر کے نیچے ہر گھڑی امت کی تھی دعا
اِس پر بھی کیا غیور تھے شہ رو خا فدا | مزد شفاعت و صلۂ صبر و خون بہا
ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن

قربان جود و بخشش سلطان کربلا | ۴ | ہم عاصیون کے واسطے سب گھر لٹا دیا
اِس بخشش و عطا پہ یہ تھا شہ کا حوصلا | فرد شفاعت و صلۂ صبر و خون بہا

ہیچ از کسی نخواستہ الا گریستن

سو چو نوای مجبو ہی سر پیٹنے کی جا ۵ ماتم ہین اُسکے ہم نہ کرین نالہ و بکا
سر دیکے جس نے نذر بدرگاہ کبریا فرد شفاعت وصلۂ صبر و خون بہا

ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن

ثابت ہی یہ کہ اشک عزاے شہ ہدا ۶ مرہم ہی زخمہاے حسین غریب کا
اِسواسطے امام دو عالم نے بر بلا فرد شفاعت وصلۂ صبر و خون بہا

ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن

اچھا ہوا جو آنکھون سے خون جگر بہا ۷ مداح حق شاہ شہیدان کیا ادا
کس واسطے کہ سید بیکس نے مطلقا فرد شفاعت وصلۂ صبر و خون بہا

ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن

تضمین بر رباعی جناب خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ

رونق دہ مہر و نجم و ماہ است حسین ۱ در پیش خدا صاحب جاہ است حسین
ہادی زمان و قبلہ گاہ است حسین شاہ است حسین و بادشاہ است حسین

دین ست حسین و دین پناہ است حسین

چون حاکم شام گشت منحوس و پلید ۲ بیعت ز امام ہر دو عالم طلبید
شہ دید ازین بدین حق نقص شدید سر داد و نداد دست در دست یزید

با سر کہ بناے لا الٰہ است حسین

کہا شہ نے اسی فرقہ اشقیا ۲ مین ہون کون سمجھو تو مجکو ذرا
مراجد ہی بیشک حبیب خدا اک ادنی سی جس شہ کی ہی یہ ثنا

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

قطعات تاریخ از مصنف

یہ اک حقیر ترین بندون مین جو ہی مداح ازل کے دن سے وہ ہی عاشق شہ کونین
سلام خمسونمین اُسنے برائے کسب ثواب مصیبت شہ بیکس لکھی بہ شیون وشین
تھی فکر سال کی اُسکو کہا یہ ہاتف نے صحیح سال ہی۔ ہدیہ برائے نذر حسین ۱۳۱۵

ایضاً

نظم کردم چون بامید نجات آخرت از کتب ہای صحیحہ کربلا را واقعات
گفت ہاتف سال اتمامش زمن بیرو بخت ماند از مداح نیکو باقیات الصالحات ۱۳۱۰

ایضاً

جو ای مداح مدح شاہ عالیجاہ کہتے ہین اُنھین تحسین بیشک سب گداو شاہ کہتے ہین
لکھی تونے بھی ہی جو نظم ذکر سبط احمد مین علی تو صاد کرتے ہین پیمبر واہ کہتے ہین
لکھون تاریخ مین اتمام کے اِس نظم پر غم پر اعزا سب مصر ہین سب ترقی خواہ کہتے ہین
تقاضہ سُنکے سب کا عرض کی مین نے یہ ہاتف سے مجھے اس امر مین کیا آپ حق آگاہ کہتے ہین

زروے وجد مجھ سے ہاتف غیبی نے فرمایا	رہی تاریخ - خود آقا جزاک اللہ کہتے ہین
	۱۳۰۹ = ۶ + ۱۳۰۳
ایضاً	
مداح نوشتم چو سلام و خمسہ	در ذکر مصائب امام الثقلین
از روے قبول گفت سالش ہاتف	کاین مذکر حسین ست زاولاد حسین
	۱۸۹۷ء = ۱۷۹۷ء + ۱۰۰
ایضاً	
مداح خوش نوشتہ کتابے بزیب و زین	در ذکر سروری کہ بود مالک نجات
و اللہ از طفیل شہنشاہ کربلا	نامش بہ ہر ماند زاو بعد از ممات
جستم چو سال ختم بمن گفت ہاتفے	بے روے وہم سال بگو شربت حیات
	۱۳۰۶

تقریظ و تاریخ چکیدۂ قلم اعجاز رقم قدوۃ الفصحاء و زبدۃ البلغاء فضیلت و کمالات دستگاہ جناب مولوی سید ضامن علی صاحب رضوی المشہدی الپہرسری مدرس عربی و فارسی مہاراجہ اسکول ریاست بھرت پور

تعالی اللہ جل شانہ کہ نشان مقام علو شان کلام را بالاتر از علیا رمار اعلے برافراشتہ - و سمو مکان آن عالیشان را اعلی تر از عالم بالا گماشتہ - لامکان ادنی پایۂ کرسی رفعتش - و عرش اعظم کمترین زیر اندازِ عظمتش غرض از تجلی طور کہ در ازل تار و پود تافتۂ ظہور ہست و بود از ہمان نور بود جلوہ افروزی شاہد زیباے کلام ملک علام و تجمل حسناء گفت و شنود

رب ارنی دود بود۔ که در جلیه تجلی و حله نور رخ نمود نه رویت و رائت بصر مصرحه
استند عامد نظر که شهادت جواب لن ترانی بسوال رب ارنی شاهد عادل
وگواه صادق این مدعاست ابیات

خواست موسی به سوال ارنی کلمنی	لن ترانی بجواب ارنی دید و شنید
ارنی گفت باصرار جماهیر امم	صاعقه دید و بیفتاد و ز سر هوش پرید
خر موسی صعقاً هوش ربائے خرد ست	که چرا خواست روا و نتوانستش دید
فلهذا غرض محض کلام حق بود	که همان گوهر دُر در صدف گوش رسید

فرض عصمت پیمبران ست که طلب محال و انچه سزاوار جلالت شان ذوالجلال نباشد سوال ننمایند۔ و بپاے خود در مقام خجلت نپایند۔ سنجعل ضمیر خورشید نظیر دانایان حقیقت تخمیر تصویر پذیر این معنی خواهد بود که مقصود اصلی و تمناے دلی نبی معصوم مکالمت ربانی و استماع کلام ربانی بود۔ چنانکه در جواب ماهذا بشوق تمام بس طول کلام فرمود۔ کلام از صفات نبوتیه حق تعالی ست و به نتیجه صفات نه عین ذات از همگین مجردات افضل و اعلی ابیات

غیبت ذات حق تعالے	از جمله شانهاست بالا
جائیست که جاے دم زدن نیست	راهے که ره قدم زدن نیست
آن جا نه رسائی رسائی	نے جوهر عقل را روائی
این طور ورائے طور عقل ست	افزون ز حساب عقل و نقل ست

دلکترین مشک افشانی این ریحان جنان که قیلاً سلاماً سلاماً شگفته ترین
انوارش و اعبق ترین ازهارست قول اسلامیان ست بس روح پرور
و دل آرا اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَةً وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا ابیات
تحقیق شعر بعض حکمت ہے اور بیان بعض جادو ہے۔

صبحی پی تصدیق چنین دعوی صادق — بگشود ز ابواب سموات سرادق
صبحی که ز رشکش دل خورشید برآتش — بردست سوال ید بیضا ز برآتش
از روشنیش روی جهان جلوه گه طور — بر شاهق طورست ازان نور علی نور
زان لیلی شب هشت به پیرایه شب آسا — سُبْحَانَ قَدِیْرٍ جَعَلَ اللَّیْلَ لِبَاسًا
پاک ست ذی مقدورے که کرد شب را پوشش
از لمعه او روز کواکب شب تیره — از شعشعه او دیده انجم همه خیره
آن نور که هر صبح همی جست و نمی دید — در گردش خود شعله جوالهٔ خورشید
تا بانی تاب دل دل سوختگان کرد — زاب حسدش آتش آتشکده ها سرد
تا بید یکایک بدلم نور تباشیر — فرمود به بیماری دل کار طباشیر

سبحان الله زهی صباح عالم آرا که بنجوائے وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ سوگند
قسم صبح ہر گاہ کہ دم زند
نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ را مقسم به - و به تباشیر انوارش بر زبان
خدا تعالی کہ نور آسمان و زمین ست
سحر خیزان اطیار و صبح نفسان ذوی اذکار شور زهازه ابیات

علی الصباح که چشم خورا شک انجم ریخت — سیاه زنگ بخوف قشون روم گریخت
صباح نور که خورسوخت زاتش رشکش — غریق لجه شرم ست چشمش از اشکش
دل ست جلوه گه طور از تباشیرش — شفاء سوزش و سودائے قلب تاثیرش

خجل ز تاب رخش تاب آفتاب کند — صفاش آبروے آب آب کند

تنفسش ببرد آب و تاب آئنہ را — فروغ خیرہ کنہ دیدۂ معائنہ را

درین صباح سروشی بگوش ہوشم گفت — عجب لآلی متلالی نصیحت سفت

کہ غفلت از چو تو بیدار مغز و اعجباہ — ز ہوشیار چنین بیہوشی معاذ اللہ

بوجد آمدۂ ناز خویش بینی — بخواب رفتۂ خیز از تیقظ سحری

چرا ز معجزۂ بینی نباری یاد — کہ عقل کل پئی تصدیق آن گواہی داد

جناب خان بہادر مشیر قیصر ہند — کلید قفل در بند و بست کشور ہند

نوشت مرثیہاے حسین از غم و درد — کباب کرد جگرہا بہ آتش دم سرد

چنین کلام کہ آتش زند بقلب و جگر — فتد کلیم ز ہش زین کلام برق اثر

بہ قصہ باے غم اندوز و غصۂ خونریز — بنظم صبر گداز و کلام درد انگیز

جگر شگافت بالماس ریزہ ہاے بیان — کہ از غم حسن انداخت لخت لخت بر آن

رَثَی الْحُسَیْنَ وَقَتْلَ الطُّفُوْفَ مُکْتَئِبًا — وَدَمْعُ عَیْنِہٖ لَایَرْقَانُ مُنْسَکِبًا

وہ رویا امام حسین شہید کربلا کو بادل درد مند و اندوہگین — درحالیکہ اسکی آنکھ کے آنسو نہیں تھمتے تھے اور ریزاں تھے

رَثَی الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَرْثِیَۃً — اِذَا اَنْذَکَرَ عَزَّی الرَّسُوْلَ تَعْزِیَۃً

وہ رویا امام حسین علیہ السلام پر زار زار — جب کہ یاد کرتا تھا تعزیہ کرتا تھا رسول کی بہت بہت

ھُوَ الْحُسَیْنُ وَثَابِتٌ عَلِیٌّ لَہٗ اَصْلٌ — اِلَی الْاِمَامِ حُسَیْنِ الشَّھِیْدِ مُتَّصِلُ

اُنکا نام حسین ابن ثابت علی ہے — اُنکی نسل کا سلسلہ حضرت امام حسین شہید تک ملتا ہے

ھُوَ الْوَلِیْدُ لِثَابِتٍ عَلِیٍّ قَتِیْلُ الْحَیْفِ — ھُوَ السَّلِیْلُ لِسِبْطِ النَّبِیِّ ذَبِیْحِ السَّیْفِ

وہ بیٹے ہیں ثابت علی مظلوم رحم کے جو ظلم یا غیان سے شہید ہوے — وہ پوتے ہیں اُس نواسہ رسول کے جو تلوار سے شہید ہوے ہیں

اِذَا بَکَیْتُ عَلٰی سِبْطِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ — یَسْتَحْیِیْ عَیْبُ الْبَحْرِ مِنْ دُمُوْعِ الْعَیْنِ

جب میں روتا ہوں سبط دارد و جہان کے نواسہ پر — تو شرمندہ ہو جاتے ہیں جو شہاے دریا آنکھ کے اشکوں سے

اَسِیْ مَصَائِبَ قَتْلَی الطُّفُوْفِ تَکْمُدُنِیْ — رَثَیْتُھُمْ وَیُنَاحُ الطَّیْرُ تُسْعِدُنِیْ

تشنہ کربلا کی مصیبتوں کا غم میرا دل دکھاتے دیتا ہے — میں انکو روتا ہوں اور پرندوں کی نوحے میری اعانت کرتے ہیں

نثرت من صدف العین لولوءً رطبا
من نے صدف چشم سے گوہر آبدار بکھیرے

قطعت وجهی من ظلم دهرفا قطعا
اور زمانہ کے ظلم سے میں نے اپنا منہ چین برجبین کر لیا

هربت نحو فلاة توحشا یوما
میں کسی روز اس وحشت سے جنگل کو بھاگ گیا تھا

الی الحدیقة یوما و رمنه دوما
اور کسی روز باغ کا قصد کرتا تھا

اذا سمعت حماما یرنم الاشعار
وہاں جا کر سنا میں نے ایک کبوتر کو کہ شعار درد ناک گا رہا تھا

فکان من نغمات یسکن الانهار
اور اپنے نغموں کی تاثیر سے آب جاری کو راکد کر رہا تھا

شدی لمرائی غما ینوح بالانشاد
اور مرثیہ پڑھ رہا تھا الوحوں کے ساتھ اور اشعار گا رہا تھا

غناؤه بنیاح یشقق الاکباد
اُسکے راگ رنگ نوحے جگر کے ٹکڑے کر رہے تھے

واذ سمعت ببلبال یلیل عرد
ناگاہ سنا میں نے ایک نوحہ گر بلبل کے درد ناک نالوں کو

اجبته و تلظی بناره کبدی
تب میں نے اُسکو جواب دیا درحالیکہ اسکی سوزش ہلاکت سے میرا جگر کباب ہوتا تھا

بیان بلبل اگر با منت سر یاری ست
کہ تا دو زار و نزاریم دکر ما زاری ست

بود کہ نالہ دل شکل بستہ برخیزد
کہ ہم نعال تو گردیدہ اشک خون ریزد

یکون ثالثنا عمنا و مولانا
ابو الفضائل فاق الانام ایمانا
اے بلبل تیرے اور میرے ہمارے چچا جان اور آقا ہونگے
جو ابو الفضائل ہیں اور دین و ایمان میں تمام مخلوقات پر فائق ہیں

زابر قطرہ بدریا دُر خوش آب شود
کہ تا بصبح بنا گوشش آفتاب شود

برنگ لعل دل کان شود بامیدے
کہ تا شود بکف اور سیدہ خورشیدے

کنیز دولت و اقبال نام نیک غلام
بنحد تمش شرف اندوز بار یاب سلام

معجز بیانے کہ تحدی کلام جان بخشش اناجیل انفاس عیسیٰ منسوخ و منکران اعجاز بیانش بہ بے بہرگی از عقل ہیولانی و انسانی معدود در زمرۂ مسوخ۔ مسیحائے کہ کلامش آیتے از آیات الٰہی۔ و اوصاف رفعت مقامش بزبان عرشیان کماہی۔ حلاوت بیان عذوبت البیانیش لبہائے مدحت سرایان از غایت عذوبت پیوستہ لبستہ۔ دریاجین مضامین رنگینش در دست تفرجیان طبع بہارنیش دستہ دستہ۔ عالی دماغیکہ اگر سامری جزو مشتے

از خاک زیر سم سمند فلک تا زخیالش بدہن گوسالہ صور خیالیہ مضامین عالیہ اندازد
بہ آہنگ ثنایش صد ساز آواز عجلاً جسداً لہ خوار نہ نواز د۔ بیت

ملائک را بہ تحسین کلامش بزبان دہ دہ	رسند افلاکیان بربام قصر مغنیش گہ گہ

بارنگینی تقریر صبغۃ اللہ تفسیرش آل لالہ را داغ بر جگر۔ و با بیاض بین السطور
تحریرش زہرۂ یاسمین عین سفیدی در بصر۔ بزم مشاعرہ اش را از ہفت
لاے چشم اولی الابصار زرابی منبوشہ۔ و بہ شوق سماع پاکیزہ کلامش
ارواح طیبۂ پاکان از بستر تحت الارض عدم مبعوثہ۔ عندلیب مریر قلمش
باطوطی سدرہ نشین ہمصفیر۔ و تحریر دلپذیرش با وحی جبرئیل امین ہم تقریر۔
سواد مدادش سرمۂ چشم حور العین۔ و مداد سوادش (سیاہی ۱۲) کحل الجواہر دیدۂ خوبان
(مسودہ ۱۲) ہیہات ہیہات ذرہ خاکسار متلاشی تاب و توانی از کجا آرد کہ خود را در زمرۂ
وصافان آفتاب عالم تاب شمارد۔ الحق زمین را بعرش برین چہ مناسبت
و کہین را با مہین چہ مساہمت مثنوی

کلامم سر چو بر قرطاس دادہ	قلم انگشت بر حرفم نہادہ
کہ ای بیتاب این تاب از کجایت	صفاتش برتر ست از فہم و رایت
برائے روشنش خورشید نامے	گریزان ست از نزدش غلامی
تو خاکی اوست از پاکان افلاک	چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہ ذرہ آفتابے کی نماید	وجودے را عدم لاشے نماید

به بتیابی زدم قط بر زبانش | زدم مهر خموشی بر دهانش
که اے نی اے تهی مغز و سیه روز | بر و از رشتهٔ ریشه دهن دوز
نه بینی ذره هم از جام خورشید | مئی نوشیده تا بید و در خشید
از آن می مست و مدهوش اوفتاده | لب از سرّ انا الشمس او کشاده

هر چند اظهار کمالات ذات آن مجمع الصفات از مقولهٔ مشکلات بل محالات است لیکن چنان که هوس زالی گمنام بشر ار یوسف علیه السلام مستبعد نیست مقصر از حصول سعادت تحریر تقریظ مغفور مستبعد نیست رباعی

احصاے فضائلش به تقریظ کتاب | بیرون ز کتابت ست و افزون ز حساب
از طاقت امکان بیقین ممکن نیست | گنجاندن دریا به تنک ظرف جباب

مجموعهٔ مرثیه اش شور ماتم در عالم بالا انداخته و منظومه مبکیه اش اعلام آه و الم تا مجمع معلاے ملا اعلی افراخته غلغله در صوامع ملکوت و زلزله در ارض ناسوت افگند و نخل اصطبار زمینیان و افلاکیان از بن برکند بنا نمونهٔ شور محشر و غوغاء قیامت اثر از نیاحش متصور مثنوی

همین کتاب همین و قبالهٔ جنت | بکف گرفته به جنت روند بے منت
که رهنماے بهشت و دلیل آخرت ست | چه خوب نام که زاد سبیل آخرت ست
بنام دیگر تاریخیش چو فال زده | نوشت خامهٔ ضامن علی فروغکده

۱۳۱۵

تقریظ نتیجهٔ افکار و ابکار جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول جناب

مستطاب مولانا مولوی سید اولاد حسن صاحب تقوی امروہوی المتخلص بہ سلیم مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ خالق الارض والسمار والصلوۃ علے رسولہ محمد وآلہ النجبار الاتقیار

اما بعد میگوید احقر الزمن السید اولاد حسن بن المولوی السید محمد حسن

الامروہوی صانہما اللہ القوی عن شر کل غبی وغوی کہ درین اوان سعادت

اقتران برکت توامان مجموعۂ سلام در باعیات ومخمسات کہ اتصاف

او بخزینۂ مثوبات وگنجینۂ حسنات بر بالاے او خلعتی ست زیبا وتسمیہ اش

بقبالۂ جنۃ النعیم ودستاویز خوشنودی خداوند کریم برقامت با استقامت

او زیورے ست الیق واحری چکیدۂ خامۂ عنبر شمامۂ ینبوع الفضل والافضال

سحاب الخشمۃ والاجلال البحر الزاخر الغیث الماطر شیعۃ آل العبار محب الائمۃ

النجبار موالی الاوصیار الامناء اولہ علی حضرۃ سید الشہداء سلالۃ السادۃ

العظام نقاوۃ المومنین الکرام ذو الفکر النقاد والذہن الوقاد اوحد الکونین

السید اولاد حسین خان بہادر لازال ظلال جلالہم در افتہم علی رؤس المومنین

بالنبی وآلہ الغر المیامین بنظر احقر در رسید حقیقت کہ در رعایت فصاحت وبلاغت

کارے کردہ اند کہ اگر حسان درین زمان زندہ می بود بر حسن اسالیب خوبی

بندش وتراکیب زبان تحسین وآفرین میکشاد واگر سحبان درین اوان

بسحائب حیات فائزمی بود بر بطافت سخن وطراوت بیان وآراستگی نظام
وشستگی کلام داو مدح وثنا میداد چه عمل برضوابط فن معانی وبیان در هر
زبان بهر زمان که باشد تفاوتے ندارد ونفاذ اصول وقواعد عروض و
اجراے احکام شعروشاعری در هر لهجه از هر لهجۂ که ظاهر شود امتیازی نیارد
وفی الاصول المنفرزة والالسنة المتفاوتة فرق اظهر لایحتاج الی الفکر والنظر
وبعضے از اشعار آبدار که در سلامهاے آن بزرگوار ست درین محل بطور
مشتی نمونه از خروار وقطرۂ از دریاے زخار براے منصفان باخبر وقدرشناسان
هنر داهل هنر دامی نمایم وآن این ست ؎

طالب رخصت ہوے اکبر تو بولی رو کے ماں	تمکو کیا معلوم ہی ارمان جو میرے دل مین ہی
ماریہ مین رک گیا گھوڑا تو یون شہ نے کہا	تا قیامت اب مقام اپنا اسی منزل مین ہی
ویا اک قطرہ پانی کا نہ افسوس	دکھائی بیزبان نے گو زبان تک
کیا سلامی افضل واعلی ہی شان بوتراب	حامل وحی خدا ہی پاسبان بوتراب
سایۂ نور خدا ہی ذات ختم المرسلین	شبیہ ذات مصطفے ہی جسم وجان بوتراب

وماورا ے این اشعار نیز هر چه از سلام وخمسه ورباعی وغیره بر زبان قلم صدق رقم
جاری فرموده اگر متتبع بصیر ومنصف خبیر به چشم بصیرت به بیند انشاء الله همه مجموعه
را از جواهر زواهر خلوص نیت وحسن فصاحت مرصع ومزین واز فرائد فوائد صفاے
طویت ولطف صباحت مربوط ومحسن خواهد یافت واز انجا که مقبول انطباع

بودن کلام خالی از طوق بشر بلکه در احاطهٔ قدرت قضا و قدر ست کما قال بعض الاعیان من مهرة فن المعانی والبیان چه عجب که این کلام بلاغت نظام که قربة الی الله تعالے برائے بکا و ابکا در عزاے جناب مظلوم کربلا روحی لہ الفدا از فکر جناب مصنف دام اقبالہ و اجلالہ ظهور کرده بالطاف احدے وعنایات سرمدی مقبول طبائع خاص و عام گردد اللهم اجزه عن مساعیه الجمیلة و افکاره الرشیقة النبیلة خیر الجزاء بحرمة اشرف الانبیاء و اوصیائه خیر الاوصیاء وقلت فی تاریخه

جناب میر اولاد حسین آن اوحد العالم — که اقبال و حشم باشد برایش چاکر ادنی

رباعی و سلام و خمسه از طبع رسا گفته — که هست او عاشق سبط پیمبر شیعهٔ مولا

تعالی الله عجب نظمی که از نور مضامینش — درخشد صفحه چون رخسار حور جنت الماوی

اگر گوهر شناس فکر از عین الیقین بیند — برآید حرف حرفش در صفا چون لولوے لالا

دل مومن اگر با چشم ایمان بنگرد سویش — بیابد موج طوفان بکا و قلزم ابکا

چرا مداح را باشد نه فخر همچو مداحے — که در جنت بهر بیتے دهد بیتے خدا اورا

چنین عالی مضامین از کجا گل کرد حیرانم — قلم دارد مگر از سدره یا از شجرهٔ طوبی

ازان قوت که از استاد جبریل امین یابد — روا باشد که گر الهام خوانم نظم پاکش را

سلیم از بهر سال جمع این تصنیف شد مصرع — رباعی هم سلام و خمسه از مداح دین زیبا

۱۳۱۵

تقریظ نتیجهٔ طبع جناب حکیم الحکما ارسطو زمان بقراط دوران جناب

ابو محمد میر آل رضا المدعو بالسید محمد اسمعیل صاحب تخلص به سالک
اثنا عشری طبیب علویخانی ابن الطبب العلامه سید محمد جعفر حسین
صاحب کاشف شیرازی نسلاً لکھنوی مولداً بانس بریلی مسکناً
که از هر فقره اش سال تصنیف پیداست
تعریف از کیه مصنف حدید و مصنف جدید ۱۳۱۵ سنه هجری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ التَّوَّابِ الْحَمِيْدِ ۱۳۱۵ سنه هجری
شروع میکنم بنام یزدیکه رحمان رحیم و بسیار توبه قبول کننده و بزرگ ست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْعَزِيْزِ اللَّطِيْفِ الْجَمِيْلِ الْحَلِيْمِ ۱۳۱۵ سنه هجری
حمد بیقیاس و بیحد سپاس مر آنرا سزد که راکه رحمان و رحیم و عزیز و لطیف و جمیل و حلیم ست

وَهُوَ الْخَالِقُ وَالْمُحْسِنُ الْمُعْطِيُ الْعَلِيْمُ ۱۳۱۵ سنه هجری
او پیدا کننده و احسان کننده و عطا کننده و عالم ست

نِظَامُهُ بِلَآلِي الْاَعْيَانِ جَمِيْلٌ ۱۳۱۵ سنه هجری
نظام او بالای اعیان که تمام موجودات ست صاحب جمال

وَنَثْرُهُ بِجَوَاهِرِ الْمَعْقُوْلِ وَجِيْهٌ جَلِيْلٌ ۱۳۱۵ سنه هجری
و نثر او بجواهر معقول استوار و صاحب جلال

يَا بَارِئُ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۱۳۱۵ سنه هجری
ای پیدا کننده عالم دنیا از خاک صاحب بزرگی و اکرام

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُحْسِنِ وَاٰلِهِ الْفَخَامِ ۱۳۱۵ سنه هجری
رحمت کامله نازل کن بر محمد که احسان کننده آل او که عظیم المقام اند

وَاَسْبَاطِهِمُ الَّذِيْنَ وُجُوْهُ بَيَانِهِمْ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ عَلِيٍّ ۱۳۱۵ سنه هجری
و اسباط آنانکه علل ظهور آنها در دنیا بآل محمد و آل علی ست

وَاَحْفَادِهِمُ الْمُقْتَنِيْنَ بِاٰلِ حَسَنٍ وَاٰلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ۱۳۱۵ سنه هجری
و احفاد آنانکه سرمایه کرده شده انبوه در دنیا آل حسن و آل حسین ابن علی

وَعَلَى الْمَنْسُوْبِيْنَ هُمُ الْمُمَدِّدِيْنَ بِاٰلِ جَعْفَرٍ وَاٰلِ مُوْسٰى ۱۳۱۵ سنه هجری
و بر آنانکه بهمان منسوب اند نسبت درخشنده و تابنده بآل جعفر و آل موسی

وَعَلَى الْمُجَلِّيْنَ بِاٰلِ رِضَا ۱۳۱۵ سنه هجری
و بر آنان که زندگانی یافته اند بجهت بودن آنها آل رضا

وَالْمُجَلِّيْنَ الْمُسَعَّدِيْنَ مِنْهُمْ بِاٰلِ تَقِيٍّ وَاٰلِ نَقِيٍّ ۱۳۱۵ سنه هجری
و بر آنانکه آراسته شده اند باخلاق حسنه و سعادت یاب اند بآل تقی و آل نقی

وَالْمُتَوَسِّلِیْنَ الْمُوَالِحِیْنَ بِاٰلِ حَسَنٍ عَسْکَرِیٍّ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و بر آنہائکہ توسل جویند و در آمدہ آنہا در بودن آنہا آل حسن عسکری

هٰؤُلَاءِ الْهُدَاةِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَوْلَادُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
این ہمہ راہنمایان راہ خدا رحمت خدا و بر آنہا اولاد حسین علیہ السلام اند

وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهِمُ النُّجَبِ الْاَتْقِيَاءِ الْكِرَامِ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و سلامتی نازل کند سلامتی کامل بر اصحاب آنہا کہ نجیب و متقی و صاحب اکرام اند

پس از طے مراحل اطیب تحمید و تمجید - و قطع منازل طریقہ اکمل توصیف ۱۳۱۵ھ
و نصب دلایل وصیلہ احب تعریف ثنیف - نوید قاصد راہ مستقیم ۱۳۱۵ھ
قصد منازل قصیدہ مدحت آل نبی بلیغ تویم - و مژدہ ترقی نصب مدارج پایہ سنیہ ۱۳۱۵ھ
عروج معارج حمد و ثنائے آل طیب و پاکیزہ - و خوش آہنگ عندلیب چمن نیاز ۱۳۱۵ھ
ز مزمہ پردازی مدحت رسول ایزد آگاہ عالم نواز - سرود دلرباطوطی سدرۂ منتہی ۱۳۱۵ھ
آوازہ زاکیہ مدح و ثناہائے حبیب خدا - فطوبے مداحین عترت ہادیہ ۱۳۱۵ھ
و زنغمی بموالفین ذریعہ بیعہ طیبہ - و از ایشان ست درین آوان مطیہ امان ۱۳۱۵ھ
مداحی خلیفۃ الاہ برحق امام زمان - بلبل صد آہنگ ایہم نواز بوستان مدحت ۱۳۱۵ھ
طوطی سحر بیان دیادگار اہل چمن فصاحت - قمری صاو سرو آزاد چمن نکتہ دانی ۱۳۱۵ھ
کبک نازک خرام صحن و ہاج حسن بیانی - سیاح عجایب مطوی امواج بحر محیط سخندانی ۱۳۱۵ھ
سیاح جید سیر عوالم منصوصات زباندانی - شاعر زکی و شیرین مقال ۱۳۱۵ھ
ناظم و ہاج لآلی کلام آسودہ مآل - شرف آوازہ مداحان ہوالف روزگار ۱۳۱۵ھ
ہمچو طبیب مداح فرزدق تمیمی نامدار - و مدیح سامی و ماہر مقبل والاتبار ۱۳۱۵ھ
و مہد رستودہ مآل اسماعیل حمیری یادگار - و چون دعبل خزاعی عالی مقدار ۱۳۱۵ھ

وحسان ابن ثابت اجود کار - سرو گرد اند آرام گاه بآنها کردگار - چه جاکه اینها بهداحان ائمه
نام شاعر مداح ائمه انام ۱۲ ۱۳۱۵ ۱۳۱۵ چه جاکه عجب ۱۲ ۱۳۱۵
شائقین مخصوص - وجاکے عجب کراوح مقاصد مداحی موصوف بمداحی چہاردہ معصومین منصوص
۱۳۱۵

بشنو از من کیست آن نازکرم — معدن احسان و زیرک محتشم
۱۳۱۵ ای نازدکرم ۱۲ ۱۳۱۵

عالی عالی نسب افضل حسب — سید والا شهیر محترم
۱۳۱۵ ۱۳۱۵

ان همه خیر اولاد حسین — خان بهادر راهبن عالی همم
۱۳۱۵ درخشندہ ۱۲ ۱۳۱۵ یعنی ۱۲ ابن ۱۲ دنیا پرست

آن مشیر قبصر هندی مراد — نامور دانشور رهبر هم
۱۳۱۵ خطاب نانی ۱۲ ۱۳۱۵ رشن ۱۲ عقل ۱۲

عدل گستر عادی جور و نفاق — طرحدارے شاه کشور اکرکرم
۱۳۱۵ ۱۳۱۵

فخر عالم حاکم عاقل وجیه — خیر سازے صاحب سیف وقلم
۱۳۱۵ صاحب جاه ۱۲ ۱۳۱۵ این لازمه عقل ۱۲ این از لوازم حکومت ۱۲

آن چنان از حذف منعم سود مند — فیض او جاری به لحنی همچو یم
۱۳۱۵ ۱۳۱۵ منعم ۱۲ انچه از منعم باکسے ابالفتح رسد ۱۲ ۱۳۱۵ از لحنی یعنی

باسد نریب عجائب زینتها آراسته — وبصد زیبائش باحله محاسن پیراسته
۱۳۱۵ ۱۳۱۵

عمر عزیزش صرف مدح گوئی ائمه زمن — ونقد جانش بکاوش نیل اجل منصب مداحی یمن
۱۳۱۵ ۱۳۱۵ مقبول نزدیک ۱۲ دانستہ ودیدن ۱۲

آرام گاهش بیت مقدس سلام - وسیر گاهش چمن معانی قصاید ائمه ابد مقام
۱۳۱۵

ان من البیان لسحرا وان من الشعر لحکمه باو بطرز موافق
۱۳۱۵

از تصانیف قدیم او مسمی باسم مبارک منظوم مبارک - از طبع زاد
۱۲۹۹

بدیعش باهل معرفت - زاد سبیل آخرت - بیدان بعبارت چو مجموعه قصائد
۱۳۱۵ ۱۳۱۵

وسلام - ولی بنقد بصیرت گلزار وادی السلام - صفحات اوراق وے
۱۳۱۵

سطوح روائح جنان - وسطور آن از لمعات محاسن حوران -
۱۳۱۵

دو دو ابر بہیہ حروفش زلفہاے حور العین - نقاط بنقوطش از سویداے قلوب
۱۳۱۵ھ
عارفین - حروفش از باب سادگیہا شموس افلاک مدائح - بالغاظ پابندی
۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ
بمواہب بیانی لائح - شاہدان معانی چہا بحجرہاے ابیات سلام - چون حور العین
۱۳۱۵ھ
از پردہاے خیام - از جملہ مجاحشہ عیوب شاعرے مبرا - چون خدشہ اقوا الکفا
۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ
سناد ایطا - چہا زیب مجموعہ کہ مقبول جملہ اہل ذوق - وچہا باجمال کہ نثار
۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ
اوویدہاے شوق - شایقین را بچنین حسن محفلہا کمال مژدہ میدہم - وبہر دعا
۱۳۱۵ھ
کلام عزیز را تمام میکنم - ایا الٰہی مداح سلامت باکرامت بباد - وجواہر سخن
۱۳۱۵ھ
او مقبول اولاد طہ ویسین باد - بحق آلہ المطلق والرسول الفائق وآلہ المعد
۱۳۱۵ھ
الموافق - واینک تسطیر سائف نیاز کیش - ای برگ سبز تحفہ درویش
۱۳۱۵ھ

مبانی اوصاف جہد مداح خوش بیان

۱۳۱۵ھ جہد بمعنی کوشش

سلام اللہ بر مداح باد ا	کہ شغل اوست مدح آل احمد
کلامش جز ثناے مصطفے نیست	کلیم طور مدحت شد باین کد
مرتب کرد اول نظم لائق	کہ منظوم مبارک نام دارد
ز فکر اوست حالا نظم ثانی	بخوبی ہمچو شاہد دل رباید
چو شد آراستہ بازیور چاپ	دلم تاریخ طبعش بر زبان زد
چو مقبول دو عالم شد اویش	بگو سائف - زہی مرغوب آمد
	۱۳۱۵ھ

وسیلہ فوز نیک مداح فخر زمان
۱۳۱۵ھ

۱ فوت خطا ۱۲ سہو
۲ بخشش ۱۲
۳ سہو جلد بالغم
۴ آنکہ از بر کل خوا ساند دور
خواہ کند دیر
۵ از دور بجاد اخطا
۶ کہ اشتباہ بہ اصل
۷ طرف دیر ظروف
۸ سنتے شیوہ نافہم
۹ خارشہ از فوت
۱۰

چہ خوش نجت مداح در دین و دنیا | مبارک عروجش بہ نیروے مقصد
مہیا نمودہ عجب تحفۂ را | کزو گشتہ مسرور آل محمد
ز نظمیکہ در ہاے مدح و ثنا سفت | اگر قیمتش خلد باشد بیاید
پئے سال تاریخ طبعش چو گویم | سزد گفتنش - وجہ مرغوب احمد
۱۳۱۵ھ

تقریظ و قطعات از رشحات قلم الغیث الماطر والبحر الزاخر جناب مولوی مرزا قطب الدین صاحب المتخلص بہ عشقی رئیس ضلع مراد آباد حال سب رجسٹرار تحصیل تلہر ضلع شاہ جہان پور

حمدیکہ شایان بارگاہ کبریائی باشد کرا یارا کہ بجا آرد - و نعتیکہ لائق شان جناب خیر الانام و آلہ الکرام تواند شد چگونہ کسے ہدیہ گذارد - پس بر کلمۂ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ الطیبین الطاہرین اکتفا می نمایم - و سوے مطلب کہ علت غائی تحریر و تسطیر این سطور ست میگرایم - بر ہمگنان ظاہر ست کہ شرف حضرت انسان بر اصناف کائنات جہان از حصول علم و کمال ست - و انسان بے کمال چون پیکر بیجان سراپا اختلال و در معرض زوال - و حسن کمال انسانی را کلاش شاہد عادل ست نہ کہ رعنائی صورت کہ برنگ گل باعث عشق عنادل - زیرا کہ مابہ الامتیاز انسان از دیگر انواع حیوان نطق را قرار دادہ اند - و منطقیان شیرین کلام بنا کار بر این سخن نہادہ - پس کسانیکہ خوش بیان اند - اشرف بنی نوع

انسان اند - وکسانیکه ازین صفت مهجور اند - از زمرهٔ آدمیت دور - به نطق آدمی
بهتر ست از دواب + دواب از تو به گر نگوئی صواب " وظاهر ست
که احسن واعلی کلامی خواهد بود که سامعهٔ سامعان از آن حظ وافر یابد و
متکلم وسامعان را در دار آخرت بکار آید - واین چنین کلام نیز مشتمل بر انواع
واقسام ست لیکن بهترین همه اقسام نظم مصائب سید الشهدا علیه السلام ست
واز انجاکه امور مذکوره از مسلمات اهل عقل وایمان ست پس خوشا حال
سالکان این راه سعادت اقتران که در دنیا بوجه سخنوری مشهور خاص وعام اند
ودر عقبی مخمور بزمرهٔ مداحان اهلبیت علیهم السلام خصوصاً حضرت مداح
بیمثال - دلدادهٔ عشق محمد وآل - مقبول کونین سید اولاد حسین دام اقباله
که درین میدان گوے سبقت از همگنان ربوده وباب جنت بزور بازوے
سخنوری کشوده - مصائب جناب سید الشهدا علیه التحیة والثنا بطرزے
در سلک نظم کشیده است که مورد تحسین وآفرین جهان گردیده - هر سلامش را
از آیهٔ کریمه سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ خلعتی بر دوش - وهر کلامش
برائے کلیم طبعان عارج معارج طور فکر بلند وفهم مستقیم باعث رقص هوش مثنوی

زهی نظم مداح عالیجناب	درخشان وتابان تر از آفتاب
ز هر شعرش از بس فصاحت عیان	بهر بیت سدره بلاغت نهان
فصاحت عیان آنچنان از کلام	که غلمان بگلزار دار السلام

بلاغت زہر بیت ساز و ظہور	کہ کوئی بہر قصر خلد ست حور
بمدح و ثنایش چہ سازم رقم	کہ مداح آل ست و از آل ہم

من بے بضاعت قلیل الاستطاعت کج مج زبان شوریدہ بیان را چہ یارا کہ بمدح کلام چنین مداحے پردازم و از عہدۂ مدحش برآمدہ خود را در زمرۂ اہل سخن شمار سازم۔ پس بہتر کہ توسن خامہ را ازین راہ عطف عنان نمایم۔ ولب بدعا پیش خالق ارض و سما بکشایم ؎

خدایا تا فلک دوار باشد	زمین تا مسکن جاندار باشد
بود تا مہر تابان عالم افروز	بگیتی تا بود دور شب و روز
فلک را تا بود زینت ز انجم	زمین تا رو نقے دارد ز مردم
قمر تا نور می پاشد بہ عالم	کواکب تا زنند از روشنی دم
بعالم تا بکاؤ شور و شین ست	بہر لب نالہ از یاد حسین ست
بود مداح با اولاد و احفاد	بگیتی با مراد و شاد و آباد
بعقبیٰ منزلش باغ جنان باد	غرض در ہر دو گیتی کامران باد

اگرچہ من بے بضاعت بہ سبب قلت استعداد قدم در سلک تاریخ گوئی نمی گذارم۔ اما بہ سبب اخلاص کہ در خدمت مداح و بارگاہ ممدوحش دارم قطعۂ تاریخ نظمش می نگارم

قطعات

پئے سکندر اگر نذر آئنہ زیبد	برائے جم نشان ست جام تحفۂ خاص

بهر بارگاه امامان و انبیاء و رسل
تحیت ست و درود و سلام تحفهٔ خاص

سلامها چو رقم کرد حضرت مداح
برای نذر شهه تشنه کام تحفهٔ خاص

سخور یکه کلامش شنید گفت بوجد
که این کلام بود لا کلام تحفهٔ خاص

بلند هست و بسا دلپسند هر شعرش
بخوبی ست پئے خاص و عام تحفهٔ خاص

ز خاص و عام چه رانی سخن که لاریب ست
برائے نذر امام انام تحفهٔ خاص

غریق بحر تفکر بدم پئے تاریخ
دلم بگفت که برخوان سلام تحفهٔ خاص

۱۳۱۵

دیگر

ناظم بے مثل مداح امام
چون رقم زد مدح شاه مشرقین

هم مصائب هم شهادت درج کرد
تا کند خلقی بکاؤ شور و شین

زانکه با تحقیق باشد جذبتے
باکی و مبکی بر احوال حسین

الغرض مجموعهٔ پاک از سلام
شد مرتب با هزاران زیب و زین

هر که نظم او شنید و دید گفت
می فزاید روح و نور عین

فکر تاریخش نمود عشقی که هست
برادلی الابصار انیم فرض عین

نظم او پیر خرد دید و بگفت
نیک ناظم سید اولاد حسین

۱۳۱۵

دیگر

سلامها چو رقم کرد حضرت مداح
ز نازها بسر لوح پا نهاد قلم

خوشا کلام و خوشا بندش و خوشا مضمون
که روح تازه کند اجسها بر بخشد هم

کلام اوست زآب زلال کوثر جام	که جان اہل سخن زان خنک شود دردم
مراچہ تاب کہ مدح کلام او گویم	کہ اوست مہر و بہ پیشش ہنم ز ذرہ کم
کلام او کہ برد ہوش از کلیم اللہ	سخن بوصف و ثنایش چسان کنم ابکم
خوش آنکہ فکر نمایم بسال تاریخش	کہ بہترست ہمین یادگار در عالم
چو فکر ساختم عشقی ہمن دل من گفت	کلید باغ ارم باد زود ساز رقم

تقریظ و قطعات نتیجہ طبع بحر زخار معانی و قلزم مواج نکتہ دانی جناب سید ناظم حسین صاحب ناظم نقوی امروہوی ابن سید سردار علی صاحب مرحوم حال محافظ دفتر بندوبست ضلع سیونی چھپرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر چند بفحوائے کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ الخ ضروری ہو کہ ہر صحیفہ کا عنوان نام پاک جناب باری اور حمد خدائے بزرگ و برتر ہو۔ لیکن دشواری یہ ہو کہ اسکا سرانجام کس صورت سے ہو اور کیونکر ہو۔ جب وہ عارف خدا رسیدہ جو مرتبہ لَا یَعْرِفُ اللّٰہَ اِلَّا اَنَا وَ عَلِیٌّ پر فائز ہو مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ فرمائے تو کسکی تاب ہو کہ دعوی خداشناسی زبان پر لائے۔ جب وہ نبی برگزیدہ جسکے دمی کی صرف ایک ضرب کی ثنا اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ ہو مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ کہے تو کسکی تاب ہو کہ مرحلہ مرد آزمائے خدا پرستی مین ثابت قدم رہے واقعی وہ خدا جسکی شان۔ کُلَّ یَوْمٍ ہُوَ فِیْ شَانٍ ہو۔ اسکی عظمت و شان

انسان بے نام ونشان سے کیا بیان ہو۔ تعالیٰ شانہٗ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ
حقیقت مین وہ واجب الوجود جسکا شبہ ومثال عالم وہم وخیال مین بھی
ممتنع وناممکن ہو۔ اُسکی ثنا وصفت ممکن بے حقیقت سے کیا ممکن ہو۔ سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ پس بہترین پیش کش جو ہم پیشگاہ
صمدیت مین پیش کر سکتے ہین اظہار عجز واقرار عبودیت ہو سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا
اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اور عمدہ ترین ہدیہ جو ہم بارگاہ احدیت مین نذر لا سکتے ہین
عذر تقصیر وشکر نعمت ہو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا لِنِعَمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ ہر چند اس راہ مین بھی بے انتہا سختیان
اور بیشمار دشواریان ہین خصوصاً مرحلہ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا
کہ پہلی ہی منزل مین پڑتا ہو لیکن صلائے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ
کا دلکش ترانہ سنکر رہا نہین جاتا بے اختیار قدم آگے بڑھتا ہو۔ با این ہمہ اس
خود رفتگی نے ہمکو ایسا خود فراموش نہین کر دیا کہ حد ادب سے آگے قدم
بڑھائین۔ اور ذوق وشوق تعمیل فرمان وَاشْكُرُوْا لِيْ مین اتباہ
قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ کو بھول جائین۔ اسلیے محض امتثالاً لامر واجب
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ منجملہ بے حصر وبیشمار نعمات خداوندی کے جسکا
ذکر وشکر ہم سے کسی طرح ممکن نہین ہم صرف دو نعمتون کا ذکر کرتے ہین جو
افضل واکمل نعماء الٰہی ہین ۵

شکر کردن کے توانم در خورِ نعماے تو	شکر نعمتہاے تو چند انکہ نعمتہاے تو

اِن دونون نعمتون مین مقدم وہ نعمت ہی جس سے ذات بابرکات حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہی۔ یہ وہ مقرب بارگاہ الٰہی ہی کہ مقام قرب قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى سے تشریف شریف بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا پاکر اِس شوکت وشان سے ہدایت خلق کے لیے بھیجا گیا ہی کہ تو سن چالاک اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ زیر ران۔ تاج وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ بالاے سر درخشان۔ تیغ بران اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالسَّيْفِ گلے مین حمائل۔ سپر حفظ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ زیب پشت۔ تیر و کمان نون والقلم دست حق پرست مین۔ نیزہ خطی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا گوش فرس پر دھرا ہوا جبرئیل امین گوشہ زین تھامے ہوے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ کی صدائین دیتے ہوے غاشیہ برداری مین ہین میکائیل لواے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا لیے ہوے جبیمن لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا پھریرا لہرا رہا ہی آگے گے روان ہین۔ سرافیل وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نعرے بلند کرتے ہوے پیشاپیش دوان ہین۔ اِس شوکت وعظمت کو حظہ فرمائیے۔ اِس منصب جلیل ہدایت وشفاعت کو دیکھیے۔ اِسکے بعد رسالت پر غور کیجیے۔ اِس فخر آدم وبنی آدم کے توقیع رسالت پر جہان

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کی مُہر ثبت ہی اُسی کے قریب طغرائے
قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی بھی مرتسم ہی
اسرار کیا شان بے نیازی و رحیمی ہی۔ سبحان اللہ کیا بندہ نوازی و کریمی ہی
خداوندا ایسے کار بزرگ و مہم سترگ کا اجر اتنا سہل و قلیل قرار دینا تجھی سے
ہو سکتا ہی کہ تو ارحم الراحمین ہی۔ اور ایسی خدمت سخت کے معاوضہ مین ایسے
صلہ کا برضا و خوشی قبول فرمانا ایسے نبی سے ممکن ہی جو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ہو

یارب تو کریمی و رسول تو کریم	صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بعد اِسکے دوسری نعمت جو بہترین نعماے منعم حقیقی ہی وہ نعمت ہی جسکی تبلیغ
کے باب مین تنزیل فوری التعمیل یَآ اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ بمزید تاکید
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتِہٖ نازل ہوئی۔ یہ وہ نعمت ہی جسکی بدولت اہل ایمان کو
فضیلت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ حاصل ہوئی۔ یہ وہ نعمت ہی جسکی تبلیغ
تبلیغ کل رسالت کے برابر ہی۔ یہ وہ نعمت خاص خداوندی ہی جسکا کمال شرف
اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ سے مثل ماہ تمام روشن و اظہر ہی۔ یہ وہ نعمت ہی جسکی
صلاے حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کے جواب مین شجر و حجر بحر و بر زمین و آسمان۔
انس و جان نے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ کی ندائین بلند کین۔ یہ وہ نعمت ہی
جسکے غلغلہ تہنیت بَخٍ بَخٍ لَکَ اور شور بہار کباد اَصْبَحْتَ وَلِیَّ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ

کی صدائین آجتک سکان ملأ اعلی کے کانون مین گونج رہی ہین۔ یہی نعمت
صِرَاطَ الَّذِينَ اَنعَمتَ عَلَيهِم کی تعبیر ہی۔ یہی نعمت يُتِمُّ نِعمَتَهُ عَلَيكَ کی تعبیر ہی
یہی نعمت ہی کہ وَلْيُبَلِّغْ عَنكُمُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ جسکا اعلان ہی یہی
نعمت ہی جسکا آیۂ ہدایت سرمایہ لِكُلِّ قَومٍ هَادٍ مین بیان ہی۔ یہی نعمت ہی
جسکے کفران کی سزا عتاب پر خطاب۔ اِصلَوهَا اليَومَ بِمَا كُنتُم تَكفُرُونَ
سے ظاہر ہی۔ یہی نعمت ہی جسکی ناسپاسی کی جزا وعید پر تہدید اِنَّ مِنَ الْمُجرِمِينَ
مُنتَقِمُونَ مین مضمر ہی۔ یہ نعمت ہی نعمت ولایت بسم اللہ صحیفۂ امامت۔ فاتحہ
کتاب خلافت۔ قرہ باصرہ وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى نفس ناطقہ وَمَا يَنطِقُ
عَنِ الْهَوَى اِلَّا وَحيٌ يُوحَى باب مدینہ علم فَعُلِمتُ عُلُومَ الْاَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ مخزن اسرار كُلَّ شَيءٍ اَحصَينَاهُ فِي اِمَامٍ مُّبِينٍ مسند الیہ خبر
يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيمِ مرجع ضمیر اِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَاِبرَاهِيمَ
سرخیل بشارت یافتگان يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مقدمۃ الجیش نازیان معرکہ
فَانتَقَمنَا مِنَ الَّذِينَ اَجرَمُوا محرم اسرار حرم يَا اَيُّهَا لِلَّذِينَ اِذَا نَاجَيتُمُ
مقصد و مراد تنزیل وَاُولُوا الْاَمرِ مِنكُم یوسف بازار وَمَن
يَشرِي نَفسَهُ ابتِغَاءَ لِمَرضَاتِ اللّٰهِ عزیز مصر مَن كُنتُ مَولَاهُ فَهٰذَا مَولَاهُ اثر قبول دعا
رَبِّ اشرَح لِي صَدرِي نوید حصول مراد وَاجعَل لِّي وَزِيرًا مِّن اَهلِي
شرح صحیح اَلَم نَشرَح لَكَ صَدرَكَ وجہ وجیہ وَوَضَعنَا عَنكَ وِزرَكَ

مہبط انوار وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی منظر انظار لَوْ کُشِفَ الغِطَاءُ فارس یکتاز
مضمار وَالعَادِیَاتِ مفہوم ارشاد ہدایت بنیاد۔ اِیْتُوْنِیْ بِقِدْطَاسٍ
وَدَوَاتٍ صدر نشین وسادہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی
نوح سفینہ سراپا سکینہ مَنْ رَکِبَهَا فَنَجٰی راس وریئس اُولُوا النُّهٰی زیب ورنگ
قُلْ کَفٰی بادشاہ اِنَّمَا تاجدار هَلْ اَتٰی المخاطب بہ خطاب اَنْفُسُنَا
ثانی اثنین وَاَنَا مِنْکُمَا سابق الاسلام وامام محترم۔ فارق حق وباطل
وفاروق اعظم۔ صدیق اکبر وزبان مخبر صادق۔ جامع القرآن وجان مصحف
ناطق۔ مصدر الغرائب مظہر العجائب۔ غالب کل غالب۔ امیر المومنین
علی ابن ابیطالب علیہ السلام ؎

نفس نبی خدای نصیری امام خلق	آن منبع عظیم کہ حق بر جہان نہاد

اسی منزلت ووقار اسی شوکت واقتدار اسی رفعت وجلالت اسی جبروت
عظمت کے گیارہ اور بزرگوار ہین۔ یہ کل معصوم حسب ضابطہ محکم سُنَّةَ اللّٰهِ
الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا یکی بعد دیگرے مثل
نقباء بنی اسرائیل خلیفہ پروردگار وجانشین احمد مختار ہین۔ یہی بارہ عظیم ہین
جنکی بشارت کا صحف انبیاء سلف مین اظہار ہی۔ یہی بارہ شہزادے ہین جنکی
کنیزی بانوان عالم کا افتخار ہی جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
انکا منشور خلافت ہی۔ اَلْاَئِمَّةُ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَتِیْ مِنْ بَعْدِیْ کُلُّهُمْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ

اِنکا طغرائے امامت ہی۔ ان سب مین آخر یعنے ثانی عشر ائمہ اثنا عشر فیض خاتم
خلافت گہر معدن ولایت۔ فرازندۂ رایت مرتضوی۔ طرازندۂ مسند مصطفوی
وارث ذوالفقار حیدر کرار۔ حافظ مصحف پروردگار۔ ورمکنون خزینۂ راز
اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ شمع فانوس۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ
وانش آموز درسگاہِ عَلَّمْنَاہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ماہ کامل سپہر اِنَّمَا نَحْنُ
کَنُجُوْمِ السَّمَآءِ گل ہمیشہ بہار گلبن اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً آفتاب
نصف النہار فلک لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ عَزِیْزًا خضر گم گشتگان بیدائے
سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ المبشر بہ یُوَاطِیْ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ۔ حضرت صاحب الزمان خلیفہ
الرحمان ابو القاسم محمد مہدی یَجَلَّلَ اللّٰہُ ظُھُوْرَہٗ وَسَھَّلَ مَخْرَجَہٗ ہین
ہی حجت قائم باعث قیام آسمان وزمین ہی۔ اِسی فخر نوح کا قدم لنگر سفینۂ دین
ہی۔ یہی وجود موعود وعدۂ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ وارادۂ نُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ
کا پورا کرنے والا ہی۔ اِسی رشک مسیح وخضر کے دم قدم نے مومنین کو آفت
ضلالت وبلائے فَقَدْ مَاتَ مَوْتَۃً الْجَاھِلِیَّۃِ سے بچا رکھا ہی صحت
لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ آپ ہی کی معرفت پر منحصر ہی یُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَیْبِ مین حضرت ہی کی غیبت کی خبر ہی۔ بَقِیَّۃُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ مین
جناب ہی کا مذکور ہی۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ حضور ہی کی شان
ظہور ہی۔ اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ آپ ہی کے کوس سلطانی کی

صدا ہی۔ سحاب رحمت الٰہی آپ کا چتر شاہی ہی۔ هٰذَا الْمَهْدِیُّ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ
فَاتَّبِعُوْهُ آپ کے چاؤش سواری کی ندا ہی ؎

برون آے ای گوہر معرفت	برون آے ای اختر معدلت
برون آے ای کوکب برج دین	ز ظلمت بہ پردازروے زمین
ز جولانگہ غیب بیرون خرام	برون آر تیغ علی از نیام
ز عالم بر انداز رسم ستم	نظر کن سوے دوستان از کرم
ستادہ بہ سرور رہ انتظار	گرفتہ بکف جان برائے نثار
یکی ہم ازان جان نثاران منم	کہ پیوستہ فال ظہورت زنم

ہماری کیا تاب وطاقت کہ مناقب اہل بیت رسالت رقم کرین۔ ملائکہ مقربین اِنکے شمار محامد سے عاری ہین۔ یہ ایسے بلند پایہ بزرگوار ہین کہ ممدوح جناب باری ہین۔ کلام الٰہی مین ایک جگہ نہین جا بجا اِنکے فضائل کا بیان ہی۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ سے اِنکی عصمت وفضیلت عیان ہی۔ اِنکی شان ارفع واعلیٰ ہماری ثناو منقبت سے بے نیاز ہی۔ کیونکہ اِنکا ثناخوان رسول۔ اِنکا مداح خداوند کارساز ہی۔ لیکن اِنکی مدح ہمارے لیے وسیلۂ نجات وسرمایۂ ناز ہی۔ خوشا نصیب اُسکے جو زمرۂ مداحان آل رسول مین داخل ہی۔ زہے طالع اُسکے جسکو اِس ذریعہ سے شرف ہمزبانی خدا حاصل ہی۔ اکثر توفیق یافتگان

ازلی نے اَلدُّنیا مَزرَعَۃُ الآخِرَۃِ اپنا دستور العمل بنایا ہی۔ اور
اِس سعادت سرمدی سے بہرہ وافی پایا ہی۔ اکثر شعراء مومنین نے مَنْ
یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَۃِ پر عمل فرمایا ہی اور آپ کو مدارج رفیعہ
اِنَّ مَلَکًا یُلْقِی الشِّعْرَ عَلَیْکَ تک پہونچایا ہی۔ اِنکے کلام کے مقبول
ہونے مین کیا کلام ہی۔ مَنْ قَالَ فِیْنَا بَیْتًا قول امام ہی۔ اگرچہ ہر ایک
اِنمین سے پایہ لَاَزِلْتَ مُؤَیَّدًا بروح القدس پر سرفراز ہی۔ لیکن
اِن صاحبون کے کلام مین بھی بفحوائے فَضَّلْنَا بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ
باخود ہا امتیاز ہی۔ چنانچہ یہ مجموعہ زاد سبیل آخرت شاہد حال ہی سبحان اللہ
کیا دلکش بیان کتنی پاکیزہ بول چال ہی حسن عقیدت وخلوص ارادت
اِسکا ذاتی جوہر ہی۔ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْھَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا اِلَّا قِیْلًا سَلَامًا سَلَامًا
اِسکا زیور ہی لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا عَیْنٌ رَاَتْ اِسکی بلا مبالغہ توصیف ہی
لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُھَا فِی الْبِلَادِ اِسکی سچی مدح اور واقعی تعریف ہی۔ ہر بیت مضامین
روشن سے صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِیْرَ یعنی رنگین شاہدان
فِیْھِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ سے زیادہ دلربا و دلپذیر۔ سطرون مین سبزہ زار
اَنْبَتَہُ اللّٰہُ نَبَاتًا حَسَنًا کی بہار۔ بین السطور اَنْھَارٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا
الْاَنْھَارُ سواد سطور و بیاض بین السطور باہم بغلگیر ہین۔ یا اور پر تلے
واللیل والضحیٰ کی آیتین تحریر ہین۔ ہر مصرعہ بلند انگشت شہادت اٹھائے ہوئے

وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ گویان۔ ہر ورد کو سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا نوک زبان
ہر مخمس و لاخمسہ نجباسے سرشار۔ ہر بند مین زبان حال سے لِیْ خَمْسَۃٌ
کی بار بار تکرار۔ رنگ کلام مین صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ صِبْغَۃً کی جھلک
کلہاے مضامین مین شمیم رَوْحٌ وَرَیْحَانٌ وَجَنَّۃُ نَعِیْمٍ کی مہک۔ بات بات
مین قند ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ گھلا ہوا۔ اور لفظ لفظ میزان عدل وَزِنُوْا
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ مین تلا ہوا۔ فصاحت زبان کی سادگی و متانت پر جان
دیے ہوے۔ بلاغت سلاست کے ساتھ کَلِّمِ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ
کے پہلو لیے ہوے۔ ملاحت نکات نازل منزلہ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی
حلاوت کلمات جاری مجراے اَنْھَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّا قطعہ بند اشعار
سراپا مرصع۔ حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ کامرقع۔ ابکار افکار دوشیزگان
لَمْ یَطْمِثْھُنَّ اِنْسٌ قَبْلَھُمْ وَلَا جَانٌّ حسینان معانی روکش نازنینان
خَیْرَاتٌ وَحِسَانٌ حروف کَاَنَّھُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ لفظون مین
وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی کی شان۔ زمین شعر نمونہ وَالْاَرْضَ وَضَعَھَا لِلْاَنَامِ
مطالب دلنشین الفاظ دلپسند فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ
بیاض نور سپیدۂ صبح ظہور صاحب الزمان۔ سواد سے معنی یُخْرِجُھُمْ
مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ عیان جہان عربی اشعار کو زبان اُردو مین تضمین
کیا ہی۔ فِیْھَا عَیْنَانِ تَجْرِیَانِ کا نقشہ کھینچدیا ہی۔ تضمین اور اُستاد کے

شعر سے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ کا لطف آرہا ہی۔ گرہ کا مصرع
بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ کا سماں دکھا رہا ہی۔ مدح آل نے شاہد سخن
کو اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ کا خلعت پہنا دیا ہی۔ رفعت
خیال نے زمین شعر کو عرش الکمال بنا دیا ہی۔ بیان روایات صحیحہ و حکایات
واقعیہ مین مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَّى عَمَلَهُ پر پورا پورا عمل ہی۔ اور
اِس حسن و خوبی کے ساتھ کہ معلوم ہوتا ہی کہ قضیۂ مشہورہ اَحْسَنُ الشِّعْرِ اَكْذَبُهُ
بالکل غلط و مہمل ہی۔ یہ وہ کلام ہی جسکا صلہ مژدہ اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ
عِلِّيِّيْنَ ہی۔ یہ وہ سلام ہین جس کا جواب فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ
اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ ہی۔ کیونکر وہ مجموعہ مطبوع طبائع خاص و عام نہو۔ اور کیونکر
وہ ہدیہ مقبول بارگاہ رسول انام و اہل بیت کرام نہ ہو۔ جو نتیجۂ طبع وقاد
و ذہن نقاد۔ نیر خشان آسمان لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ۔ شمع تابان دودمان
اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔ نقش دلپذیر از رنگ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ
صُوَرَكُمْ گل خندان بہارستان ضِحْكُ الْمُؤْمِنِ تَبَسُّمٌ وَوَجْهُهُ رَوْضَةٌ
بہیہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثمرۂ شجرۂ طیبہ اِنَّكَ لَعَلٰى
خُلُقٍ عَظِيْمٍ قاصد مقاصد۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ صاعد مصاعد التَّوَاضُعُ
لَا يَزِيْدُ عَبْدًا اِلَّا رِفْعَةً عارف معارف مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ
فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ واقف مواقف مَنْ كَانَ لِلّٰهِ فَكَانَ اللّٰهُ لَهُ

حاج معارج الصلوٰۃ معراج المؤمنین ناہج مناہج اتقوا اللہ کونوا
مع الصادقین نخلبند بستان سرائے لکم اجر عظیم گلچین گلستان
فبشرہ بمغفرۃ واجر کریم بلبل چمنستان علمہ البیان طوطی شکرستان
الشعراء تلامیذ الرحمان ہزار دستان سرائے گلزار فاطمہ زہرا
عندلیب جادو بیان حدیقہ ان من البیان لسحرا رئیس رکین ولایت
عجینوا بنورہ ولایتنا جلیس مجلس کان معنا فی درجاتنا نوحہ خوان
محفل من بکی او تباکی روضہ خوان ممبر من تذکر بمصابنا المتمسک
بالثقلین جناب مستطاب سیدنا و مولانا سید اولاد حسین صاحب صانہ اللہ
عن کل الشین والبین سبحان اللہ کیا نام نامی اور کیا اسم گرامی ہی کہ حدیث
نبوی مین۔ اکرموا اولادی اس نام کی طرف کنایہ افضل من التوضیح
ہی اور کلام امام مین السلام علی الحسین وعلی اولاد الحسین اس اشارہ
کی تصریح صریح ہی۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

این سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
ہزار آفرین بر من و دین من	کہ منعم پرستی ست آئین من
زہی سید خان بہادر خطاب	مشیر شہنشاہ والاجناب
ز روے حسب مہتر مہتران	ز سوے نسب بہتر بہتران
بہین یادگار شہ قلعہ گیر	امیرے ز نسل جناب امیر

فرشتہ نہاد و پیمبر نژاد — پدر بر پدر سید پاک زاد

ز صدق و صفا قلب پیراستہ — قد از راستی سرو آراستہ

جوادے چو او کس بعالم ندید — کہ جود از وجودش بیامد پدید

چو دیدہ کہ اولاد پاک رسول — ز دنیاے فانی برفتہ ملول

تاسّی آل نبی ساختہ — بتاج و نگین خود نہ پرداختہ

وگرنہ کہ جز او بہ شاہی سزاست — کہ اولاد سلطان موسیٰ رضاست

بسر بر نہد چون کلاہ مہی — ز حسرت خورد رشک تاج شہی

کند تاج کیخسروی کے قبول — کہ عمامہ دارد بفرق از رسول

ز تاج ار شکوہ جہاندار ہست — فضیلت بعالم ز دستار ہست

بدست آمدہ رتبہ افسرش — چو دستار گردید گرد سرش

کند اطلس نہ فلک کوتہی — چو شملہ بمقدار علمش کنی

بروزش بود جا بکرسی ناز — بہ شب بر زمینش جبین نیاز

بروزش بعدل و بداد است کار — بہ شب کار او شکر پروردگار

بلے او ز دنیا نصیبے برد — کہ شبہا بدینسان بروز آورد

رسانا دحقش باوج کمال — ز دین و ز عمر و ز جاہ و ز آل

بدہر از کسے بیم و باکش مباد — غمی جز غم آل پاکش مباد

بود تا بہ دنیا نکو نام باد — بعقبیٰ فرو ہیدہ فرجام باد

تقریظ منظوم ناظم

اے خوشا چشمی کہ در دنیا ردون — در غم آل نبی گریان بود
روز محشر چون بگرید ہر کسے — صاحب آن چشم تر خندان بود
روی غم ہرگز نبیند آن دلی — کز غم سبط نبی نالان بود
راکب دوش رسول ابن بتول — آنکہ جان شاہ انس و جان بود
آن حبیب خاص محبوب خدا — آنکہ مہرش واجب از قرآن بود
آن گل و ریحان باغ مصطفے — آنکہ بویش عطر مغز جان بود
حیف از جور و جفاے چرخ دون — بعد احمد او بدین سامان بود
جسم او مانند جسم خار پشت — از دو فور ناوک و پیکان بود
آن گلوکان بوسہ گاہ احمدی ست — بوسہ گاہ خنجر بران بود
سینۂ کان مخزن سر خدا ست — زیر پاے شمر بے ایمان بود
آنکہ آید میوہ ہایش از جنان — حیف او محتاج آب و نان بود
آنکہ آید حلہ ہایش از خدا — بر تف گرمی تنش عریان بود
آنکہ باشد مہد جنبانش ملک — بر زمین در خاک و خون غلطان بود
این چنین ظلمی نگردد ہیچ نگشت — چرخ تا بود ست و تا گردان بود
گر نہ خندی تا ابد زیبا نبود — گر بنالی تا ابد شایان بود
ور ترا دشوار باشد آنقدر — این قدر کردن خودت آسان بود

لز زیبا ست این

زار نالی بشنوی چون حال او — تر زر اشکت جیب دهم دامان بود
خون بگریی چون بهبینی آن کتاب — کان ز مداح شه ذیشان بود
آنکه نامش هست اولاد حسین — آنکه از اعیان هندستان بود
آنکه شخص مردمی را چون دل است — آنکه عین لطف را انسان بود
آنکه مداح نبی و آل اوست — آنکه رشک دعبل و حسان بود
جعفری در دین و رضوی در نسب — در حسب حمنا ز اقران بود
بهر تحصیل ثواب آخرت — اینکه نصب العین هر انسان بود
موجزی بنوشت در حال حسین — سعی او مشکور جاویدان بود
منتی بنهاد بر هر مومنی — خانهٔ احسانش آبادان بود
ما فرستیم از دعاها بیش صله — تا جزا احسان را احسان بود
نور ایمان چون فزاید آن بیاض — شادمان چون دل ز سیر آن بود
سال تصنیف از دعا پیدا کنم — تا به حسب خواهش یاران بود
از سیر اخلاص کن ناظم دعا — چشم روشن باد و دل شادان بود

۱۳۱۵ = ۱ + ۱۳۱۴

قطعات تاریخ سید ناظم حسین صاحب ناظم ابن سید سردار علی صاحب مرحوم

بنوشت چو مداح بصد زینت و زین — مجموعه در رثاء شاه کونین
شد بے سر ابهام رقم تاریخش — نذر مدح باد مقبول حسین

۱۳۱۵ = ۱۳۱۶

ایضاً

کرد مداح رقم چون ناظمم | نظم پاکیزہ بذکر حسنین
ہاتفے گفت پئے تاریخش | نذر مقبول جناب سبطین
۱۳۱۵ھ

ایضاً

نسخۂ تازہ چو کردم رقم | سید پاک امیر باتو قیم
سال تاریخ ناظمم از منقوط | گفت - مجموعۂ غم شبیر
۱۳۱۵ھ

ایضاً

حضرت مداح کہ اورا ابباد | ہیچ غمی جز غم ابن علی
آنکہ بود صاحب علم و عمل | آنکہ بود جان تن آگہی
کرد رقم طرفہ کتاب عزا | از پئے کسب شرف اخروی
فکر چو کردم پئے تاریخ آن | خواستہ دل سال بطرز نوی
ہدیہ برم تا بہ سوے آنجناب | تا بکند مدح مرا آن زکی
ہاتفی ناگاہ بمن بانگ زد | گفت کہ ای سادہ زدانش تہی
باش ازین ہرزہ خیالی چہ سود | ہدیہ چہ موری بہ سلیمان بری
سرمہ صفاہان نبرد عاقلی | دیدہ ور زیرہ بکرمان نبرد جز غبی
گل بہ گلستان نہ برد ہوشیار | زر بسوے کان مبر ار بخردی
از سر باطل گذر و بر نگار | تذکرۂ ما نم آل نبی
۱۸۹۷ = ۲-۱۰۹۹ع

ایضاً

ایضاً

حضرت مداح چو فرمود نظم
نسخه در واقعهٔ اهلبیت

گفت سروشی پی تاریخ آن
تذکرهٔ سانحهٔ اهلبیت
۱۸۹۷ء

ایضاً

به خود گفتم این نسخه چون شد تمام
مرا فکر تاریخ این لازم ست

که آمد ندا سال تصنیف و طبع
خوشا نظم هست و خوشا ناظم ست
۱۸۹۷ء ۱۸۹۸ء

ایضاً

مداح که از فضل خداوند دو عالم
ممدوح جهان باشد و مداح امام ست

فرمود رقم از پی تحصیل سعادت
این نظم که در حال شه عرش مقام ست

ما فکر نمودیم چو ناظم پی تاریخ
لیکن شیوه پسندیده و مقبول انام ست

هاتف بدل جزم بمن گفت که تاریخ
مجموعهٔ تضمین و رباعی و سلام ست
۱۸۹۷ء = ۷ + ۱۸۹۰ء

مطبوع

ایضاً

چو مداح شپیر نیکو نهاد
که یارب حصولش شود هر مراد

پی نذر مهدی هادی نوشت
کتابیکه مطبوع عالم فتاد

پی سال آن هاتف غیب گفت
امام زمان نذر مقبول باد
۱۳۱۵ھ

ایضاً

چو مداح ذی رتبت و ذو المفاخر
جلیل المناصب جمیل المناقب

پئی نذر ہادی مہدی نوشتہ | زروے نیاز این کتاب مصائب
سروشے دعائیہ از غیب گفتا | پئی سال آن - باد منظوم صاحب
۱۳۰۴ ف

ایضاً

جناب خان بہادر مشیر قیصر ہند | کہ میر محترم و محتشم ہی مقبل ہی
عطا مین معن سخا مین ہی حاتم طائی | جو عدل دیکھو تو نوشیروان عادل ہی
ہی اپنے وقت کا حسان کہ ابن ثابت ہی | ہی اپنے عہد کا دعبل کہ فن مین کامل ہی
زبسکہ آل محمد پہ جی سے شیدا ہی | زبس کہ مدح ائمہ پہ دل سے مائل ہی
لکھی ہی ذکر مصائب مین یہ بیاض اُسنے | مین کیا ثنا کروں بس دیکھنے کے قابل ہی
ہی بیعدیل مصنف کتاب لاثانی | نہ اسکا مثل نہ اُسکا کوئی مماثل ہی
جو بہر سال مدد مین نے غیب سے چاہی | کہ لوگ کہتے تھے ناظم یہ کام مشکل ہی
سروش غیب نے خود لکھدیا برائے بیاض | کلام محتشم عصر و رشک مقبل ہی
۱۹۰۲ + ۲ = ۱۹۰۴

تقاریظ و قطعات ریختۂ خامہ عنبر شمامہ سلالۂ خاندان مصطفوی و خلاصۂ دودمان مرتضوی جناب چودھری سید شریف الحسن صاحب رضوی مشہدی رئیس مہابن ضلع متھرا ابن جناب چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم و برادر زادۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

سبحان اللہ شاہد سخن نے بھی کیا حسن دل فروز پایا ہی کہ تمام عالم اسکا دیوانہ ہی جو ہی اس پھول کا بلبل ہی جو ہی اس شمع کا پروانہ ہی کہین معجزہ ہی

توکہین سحر حلال ہی۔ اِسکی ثنا وصفت مین زبان ناطقہ لال ہی۔ اِسکی شان مستغنی عن البیان ہی۔ یہی سخن فہمون اور سخن سنجون کی جان ہی۔ اِسی جنس بے بہا کے ذریعہ سے اظہار احکام الٰہی ہوا۔ اور یہی ہدایت صحف آسمانی سے باعث آگاہی ہوا۔ اِسی نے ہم کو جاہل سے عالم اور حیوان سے انسان بنایا۔ اِسی نے گم گشتگان وادی ضلالت کو ہدایت کا رستہ دکھایا۔ اِسی کے سبب انسان ضعیف البنیان بے زبانون سے ممتاز ہی۔ اِسی کے باعث آدمِ خاکی خطاب اشرف المخلوقات سے سرافراز ہی۔ اِسی کے ایک جلوہ نے مشرق سے مغرب تک تہذیب اسلام پھیلا دی۔ اِسی کے ایک کرشمہ نے صفحۂ عالم سے رسم جہالت یک قلم اُٹھا دی۔ اِسی کی شوخی قابل داد ہی اِسکی سادگی بھی لایق صاد ہی۔ فصاحت اِسکی غلام ہی بلاغت اِسکی خانہ زاد ہی۔ اِس سب کو جانے دیجیے جبکہ انا افصح العرب والعجم قول رسول انام ہی۔ تو پھر اُسکی مقبولیت مین کب جاے کلام ہی۔ اِسی کے بھروسہ پر ذہن رسا کی رسائی ہی۔ اِسی کی توجہ سے عالم خیال نے یہ وسعت پائی ہی۔ بغیر اِسکے سلسلۂ انتظام درہم برہم تھا۔ بلکہ سچ تو یون ہی کہ نظام عالم مین ہو کا عالم تھا غنیمت ہی کہ یہ پری پیکر اپنے خریدارون کی آنکھ سے نہان ہی۔ جس طرف دیکھیے جلوہ ہی جلوہ ہی نہین معلوم کیا ہی اور کہان ہی۔ اگر ایک نظر اِس شاہد رعنا کی صورت زیبا دکھائی دیجاتی بیخود ان

محبت کیا کچھ نہ کر گذرتے - ہزارون دیوانہ ہو جاتے - صدہا برق نگاہ سے
جل جاتے لاکھون اِسمین کٹ مرتے مختصر یہ کہ یہ پری جمال جمال و کمال
مین بے مثال ہی - نہ اِسکے کمال کو کبھی نقصان نہ اِسکے جمال کو کبھی
زوال ہی - جو اذنات و تغیرات کے باعث ہمیشہ دفترِ عالم درہم و برہم رہا -
مگر اِسکی شان دلربائی کا وہی عالم رہا - کیون نہو کیا حسن عروسِ سخن
حُسن یوسف ہی جو پائدار نہو - کیا عشق آشفتگان سخن عشق زلیخا ہی جسکو
قرار نہو - یہ مانا کہ یہ عروس دلفریبی اور دلربائی مین رشک یوسف کنعانی
ہی - اور اپنے رنگ ڈھنگ مین ہر طرح لاثانی ہی لیکن شان عروسی کے لیے
زیور درکار ہی - سادگی ہر موقع پر اچھی ہو اِس جگہ ناسزاوار ہی - زیور نہین تو
بیوہ اور عروس مین فرق ہی کیا ہی - اور زیور عروس سخن مدح آل عبا ہی - جو
باعث خوشنودی رب ہی - اور ہماری نجات کا سبب ہی - اُنکے ہوتے
ہوے کسی اور کی مداحی کرنا عروس سخن کی آبرو گھٹانا ہی - جو ایسا کرے
بے عقل کیا دیوانہ ہی - اپنے ہمجنسون کی ثنا گستری صرف دنیوی مفاد کی
امید پر خلاف عقل سلیم ہی - اُنکی مداحی کیون نہ کرے جبکا مداح خداوند کریم
ہی - دین کو چھوڑ کر دنیا حاصل کرنا اِس نادانی کا کچھ ٹھکانا ہی - سوائے اِسکے
کیا کہا جاے کہ آج کل کا زمانہ بھی عجب ناعاقبت اندیش زمانہ ہی - تعجب تو
یہ ہی کہ جو زیادہ تر لائق شمار کیے جاتے ہین وہی سب سے زیادہ اِس بلا مین

گرفتار نظر آتے ہین - اسپر دعوے یہ ہین کہ ملک سخن کے ختمی مآب ہین مگر
حقیقت مین دیکھا جائے تو مسیلمۂ کذاب ہین - اکثر کی تو رفتہ رفتہ یہ نوبت
ہوگئی ہے کہ دروغ گوئی عادت کیا طبیعت ہوگئی ہے - عالیشان ممدوح نہ پائے
تو خیالی معشوق ہی ممدوح بنائے - جوشِ جنون کو یہانتک بڑھالیا کہ آسمان
سر پر اُٹھالیا - دن کی مقدار مقدارِ ساعت سے گھٹا دی - رات کی
طوالت طوالت قیامت بڑھادی پیر مغان سے بیعت کرلی - واعظون سے
خصومت کرلی - ناصحون کے دشمن جانی ہوگئے - دیوانگی مین مجنون ثانی
ہوگئے - ایسے عقل سے گذر گئے کہ دن بھر مین سو بار جیے تو سو بار مرگئے
رونے پر طبیعت آئی تو چشم زدن مین طوفانِ اشک کے دریا بہادیے
ناتوانی کا زور بڑھا تو دو قدم اُٹھانے دشوار ہوگئے - دشت پیمائی کا
ولولہ اُٹھا تو محیط عالم کے پرکار ہوگئے - خلافِ عقل باتین کرنے پر ہمیشہ
افتخار کیا - جیتے جی نہ کمر کے قائل ہوے نہ دہن کا اقرار کیا بیمار ہوکر
مرنے کو جی نہ چاہا تو برسون ملک الموت کو ہوا بتائین - دستِ وحشت
یہانتک بڑھا کہ دامان محشر کی دھجیان اُڑائین - دیکھا جائے تو نفسِ
خیال ہی خیال ہے - اور خیال بھی سراپا اختلال ہے - البتہ جہانتک دیوانگی
اور وارفتگی کا اقرار ہے - اُسکی سچائی بیشک قابلِ اعتبار ہے - مگر دنیا عالم
رنگ ہے - اِسکا جوڑ دھنگ ہے سب سے نرالا ڈھنگ ہے - ایک دوسرے سے

مشابہت کلّی محال ہی۔ انسان کی طبیعت کا بھی یہی حال ہی۔ اِسمین ہوا پرست بے انتہا ہین تو خدا پرست بھی صدہا ہین۔ اور اِن بندگان مقبولِ بارگاہ ایزدی سے ایک ہمارے قبلہ و کعبہ عالی جناب فریدون فرکیوان افسر عالم باعمل فاضل اجل شیرین سخن شیرین بیان ثانیِ حسان وہمسر سحبان

حاکم عالی منش عالی جناب	خیر خواہِ قیصر و صاحب خطاب
بندۂ مقبولِ درگاہِ خدا	عاشقِ نام جناب مصطفےٰ
ذی کمال وذی وقار وذی شرف	شیعۂ پاک شہنشاہِ نجف
جان نثارِ عترتِ خیر الانام	تعزیہ دارِ حسین تشنہ کام
آسمان حشمت وجاہ وجلال	ذاکر و مداح و ماتم دارِ آل

محتشم احتشام۔ مقبل مقام۔ ثنا خوانِ آلِ رسول الثقلین خان بہادر سید اولاد حسین سی آئی ای زاد اللہ حشمتہ واجلالہ وعمرہ واقبالہ ہین۔ الحق کہ یہ برگزیدۂ خدا وحید عالم ہے۔ تمام عمر مدح کیجائے تو بھی کم ہی۔ ہر صفت مین بے نظیر ہی ہر بات مین انتخاب ہی۔ کیون نہو کہ مداح آلِ رسالت مآب ہی۔ جسپر روح القدس کو ناز ہی یہ وہ پایۂ اعلیٰ ہی۔ ہمارا ممدوح بہمہ صفت موصوف ہی۔ مگر یہ صفت ہر صفت سے دوبالا ہی۔ جسکی ممدوح عترت خیر الانام ہو۔ اُسکا کلام کیون نہ خیر الکلام ہو۔ سبحان اللہ حال مین جو مجموعہ لکھا ہی اُسکا کیا کہنا ہی۔ شاہد کلام کا زیور ہی عروس سخن کا گہنا ہی۔ سرتاپا مستحسن

سلام ہی یا مجرا ہی یا سلام ہی۔ رسول کا یا آل پاک رسول کا ذکر ہی معاذ اللہ مبالغہ
و لغویات کا کیا ذکر ہی۔ خود ستائی اور طبع آزمائی کی ہی بلا وجہ طول نہین ہی
کوہ کندن و کاہ برآوردن بیان کا اصول نہین ہی نہ آورد کی بھرتی ہی نہ بناوٹ
کا کام ہی۔ فقط تائید ایزدی ہی یا الہام ہی معجزہ ہی یا کرامات ہی۔ سچ تو یہ ہی
خداداد بات ہی۔ اُمرا و رؤسا سے التجا نہین ہی۔ صلۂ دنیوی کی تمنا نہین ہی۔
التجا ہی تو شافع محشر سے تمنا ہی تو ساقی کوثر سے۔ استمداد ہی تو خداوند ذوالجلال
سے۔ یا خدا کے حبیب سے یا اُسکے حبیب کے آل سے۔ ایسی تصنیف پر اسمائے
جادۂ ثواب کیون نہ ہو۔ لاکھون مین بمثل ہزارون مین انتخاب کیون نہ ہو
جیسا پر نور بیان ہی ایسی ہی پر نور تحریر ہی۔ فصاحت مین لاثانی بلاغت مین
بینظیر ہی۔ سب سے بڑی یہ بات ہی۔ کہ ذاکرون اور عزاداروں کے لیے ذریعہ
نجات ہی۔ اسی مین تو جناب محتشم الیہ نے دریا دلی کو کام فرمایا اور اس گوہر
گرانمایہ کو وقف عام فرمایا۔ شیعیان علی ابن ابیطالب کی نجات کا سامان
کیا ہی۔ سچ پوچھیے تو ہم گنہگارون پر بہت بڑا احسان کیا ہی۔ اب کیا ہی
دامن امید گوہر مراد سے مالا مال ہی تمام عمر حق شکر سے عہدہ برائی محال ہی
بس شریف ژولیدہ بیان تیرا خیال کہان ہی۔ نہ وصف ممدوح کی انتہا ہی
نہ حسن تصنیف کا پایان ہی۔ بہتر ہی کہ اختتام کلام کیا جائے اور دعا پر
اختتام کیا جائے۔ دعا بھی وہ ہو کہ جسمین خلوص کے ساتھ خطاب ہو نہ بہت

طویل ہو نہ خلافت آداب ہو

الٰہی در جہان باشی باقبال	جوان بخت و جوان دولت جوان سال
بہ محشر حامیت خیر الورا باد	بہ کوثر ساقیت مشکلکشا باد

دیگر منظوم چودھری سید شریف الحسن صاحب

عروسِ سخن کی بھی کیا شان ہی	کہ جان جہان جسپہ قربان ہی
کبھی خوش خیالون کے ہمراز ہی	کبھی خوش بیانون کی دمساز ہی
کہین ہمدم بزم اخلاص ہی	کہین محرم خلوت خاص ہی
وطن اسکا ہی قلب ذکی ہوش مین	محل اسکا ہی دامن گوش مین
کبھی نالۂ قلب غمگین مین ہی	کبھی خندۂ لعل نوشین مین ہی
کبھی ہم صدا ابر بطاوزی کے ساتھ	کبھی ہم نوا شور ہی ہی کے ساتھ
کرشمہ نہین اسکے کس رنگ مین	غرض دلربا ہی ہر اک ڈھنگ مین
یہ ہی کاشفِ سوز و ساز بشر	اسی سے ہوا امتیاز بشر
زبان کا شرف نطق کی جان ہی	اسی سے ہر انسان انسان ہی
اسی سے ہر اک شی کی ہی ہست و بود	اسی نے مٹایا عدم کا وجود
اسی سے جدا ہوتی ہی فکر طبع	اسی سے سرافراز ہی بکر طبع
اسی سے ہی خامہ جواہر نگار	اسی سے ہی بلبل پہ عالم نثار
اسی سے ہلالی نے پایا کمال	اسی سے ہوا بدر چاچی نہال

اِسی کی بدولت بصد عزوشان — خدائے سخن ہوگیا مرزبان
اِسی سے سرافراز حافظ ہوا — کہ طوطی شیراز حافظ ہوا
اِسی سے ہی سعدی نے پائی نمود — کہ گوئے بلاغت زیاران ربود
مگر وہ سخن جو ہی سرتاج فکر — مگر وہ سخن جو ہی معراج فکر
جو ہی باعثِ افتخار بشر — جو ہی مایۂ اقتدارِ بشر
جو ہی چارۂ درد و رنج و تعب — مصنف کی بخشش کا جو ہی سبب
وہ ہی مدحتِ آل خیر الانام — علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام
خوشا بخت اُس مرد دیندار کا — کہ مداح ہو آل اطہار کا
طبیعت ہو جس سمت مائل کبھی — مصائب لکھے یا فضائل کبھی
اگرچہ ہمیشہ سے اہل کمال — غلامانِ آل و مجبانِ آل
بجان حزین و بہ قلب ملول — رہے ذاکرِ آل پاک رسول
مگر قبلہ و کعبہ عالی نہاد — محب علی سید پاک زاد
خداوند اقلیم عزوشرف — سزاوار دیہیم عزوشرف
بہ تدبیر پیرو بہ ہمت جوان — مشیر جہاندار ہندوستان
رفیق غریبان بے خانمان — شفیق فقیران بے آب و نان
فلک پائگاہ و حق آگاہ نے — عزادار شبیر ذیجاہ نے
مصائب میں لکھی ہی تازہ کتاب — جو ہی بے بدل بے بہا لاجواب

زبان بھی نفیس اور بیان بھی نفیس — متین و بلیغ و فصیح و سلیس
ہر اک بیت مین بیت جنت کا نور — ہر اک شعر پر ہی فدا زلف حور
قیامت کا تحریر مین جوش ہی — فصاحت بلاغت سے ہمدوش ہی
زبان مستند روزمرہ درست — مضامین بھی پاکیزہ بندش بھی چست
شگفتہ اور اُسپر غزا بار نظم — مزار شہیدان کا ہی ہار نظم
فصیحون کا بازاریان سر دہی — لطافت مین جو فرد ہی فرد ہی
یہ تصنیف ہی یا کرامات ہی — اثر سے بھری اسکی ہر بات ہی
وسیلہ شفاعت کا نایاب ہی — کہ باب نجات اسکا ہر باب ہی
خداوند دین پروردگار — اگر دے مجھے طول عمر خضر
لکھون مدح مداح فرخ خصال — شب و روز صبح و مسا ماہ و سال
گذر جاے عمر اور نہو یہ تمام — دعا پر مناسب ہی ختم کلام
الٰہی بہ حق نبی کریم — قسیم جسیم نسیم وسیم
الٰہی بہ حق شہ نامدار — علی ولی شاہ دلدل سوار
بحق بتول و بحق حسن — بحق حسین غریب الوطن
کہ مداح ذیجاہ و والاتبار — رہے خرم و شاد لیل و نہار
گرفتار آفات عالم نہ ہو — سوائے غم آل کچھ غم نہ ہو

قطعات تاریخ چودھری سید شریف الحسن صاحب

مداح نے لکھی ہی مصائب مین کیا کتاب — رکھتا ہی کس غضب کا اثر جو مقام ہی
شرح وفا شعاری انصار شاہ ہی — ذکر غم حسین علیہ السلام ہی
تھی فکر سال ختم کہ آئی ندائے غیب — یہ نظم یہ زبان قبول امام ہی
۱۳۱۵ھ

دیگر

صد شکر کہ انتظار بیحد کے بعد — چھپنے کو ہی اندنون بیاض مداح
تاریخ کی فکر تھی کہ ہاتف نے کہا — مقبول خدا گل ریاض مداح
۱۸۹۷ء

دیگر

کیا جناب حضرت مداح نے — نسخۂ ماتم لکھا ہی بے مثال
مصرع تاریخ لکھدو ای شریف — ہدیۂ مداح ہو منظور آل
۱۳۱۵ھ

دیگر

خوشا ذکر مقبول آل پیمبر — کہ بر ذاکر او در خلد وا شد
خوشا شان ماتم نشینان سرور — کہ شامل بایشان رسول خدا شد
خوشا بخت مداح عالی وقارے — کہ مداح اولاد خیر الورا شد
خوشا آن کتاب مبارک کہ در وے — رقم حال پاک شہ کربلا شد
خوشا سال نظمش خوشا فکر احقر — کہ تاریخ تاریخ آلِ عبا شد
۱۳۱۵ھ

دیگر

قبلہ و کعبہ نے تائید خدائے پاک سے — کیا کتاب بینظیر و بے بہا ہی یہ لکھی
سوچتا تھا رات دن دل مین لکھون تاریخ کیا — ناگہان آواز یہ آئی سروش غیب کی
واہ وا کیا مادے اچھے ہین جو چاہو کہو — تحفہ اخبار یا تاریخ اولاد نبی
۱۳۰۵ ف ۱۳۱۵ ھ

دیگر

قبلہ و کعبۂ من عالی جاہ — بفصاحت بہ بلاغت بمثل
چون رقم دفتر ماتم فرمود — بہ سلاست بہ متانت بمثل
فکر کردم کہ بگویم تاریخ — بہ نفاست بہ لطافت بمثل
خواستم من زخداوند جلیل — سال تصنیف بغایت بمثل
دل خوش فکر دہنیم ناگاہ — بہ محبت بہ عنایت بمثل
سال تصنیف بناز از من گفت — چمنستان شہادت بمثل
۱۳۱۴ ھ

دیگر

قبلہ ام خان بہادر ذیجود — آنکہ در خلق حسن بمثل ست
چون رقم کرد کتابے کہ دراو — حال سلطان زمن بمثل ست
ہاتف غیب بناز از ما گفت — چمنستان سخن بمثل ست
۱۳۱۴ ھ

دیگر

بناب قبلہ و کعبہ لے جب یہ دفتر غم — لکھا بدیدۂ خونبار اور بچشم پرنم

حسین بن محمد بن امین بن محمد بن عابدین بلخی بخاری
چمنستان شہادت ۱۳۱۴ھ
چمنستان شہادت بمثل ۱۳۱۴ھ
چمنستان شہادت بمثل ۱۳۱۴ھ
چمنستان سخن بمثل ۱۳۱۴ھ
چمنستان سخن بمثل ۱۳۱۴ھ

شریف بے سر و سامان نے سال نظم لکھا | بحق حرمت سبط رسول ہو مقبول
۱۳۱۴ھ

دیگر

چون قبلہ و کعبہ آنکہ از روز الست | شیدا و محب سرور لولاک ست
فرمود رقم کتاب در ذکر حسینؑ | کز خواندن او زمانہ سینہ چاک ست
تاریخ لطیف او بہ سال فصلی | افسانہ انتخاب آل پاک ست
۱۳۰۵ھ

دیگر

قبلہ و کعبہ حضرت مداح | عالم و واقف فروع و اصول
چون رقم کرد این کتاب جلیل | باحادیث مستند مشمول
سال ہندی نظم او گفتم | دفتر ذکر آل پاک رسول
۱۹۵۴ بکرماجیت

دیگر

قبلہ امم جملہ جہان بندۂ احسان تو باد | کز بہر اہل عزا نظم کتابے کردی
تردہ طبع شنیدیم و دعا میگوئیم | بارک اللہ کہ زہی کار ثوابے کردی
۱۳۰۵ھ

دیگر

اک روز سب مجھے ہوں قیامت سے جو گھیرا | دن بھر میں رہا مضطر و افسردہ و دلگیر
بستر پہ بھی لیٹا تو تڑپتا ہوا اٹھا | ممکن ہی نہ تھی چین کی صورت کسی تدبیر
کیونکر کہوں اس روز کو کس کرب سے کاٹا | رات آئی تو کچھ اور بھی حالت ہوئی تغیر
طاقت یہ ہوئی سلب کہ آنے لگے چکر | آنکھوں کے تلے پھرنے لگی موت کی تصویر

دم چڑھ گیا دو چار دم سرد جو کھینچے — غش آگیا جس وقت کیا نالہ شبگیر
غافل تھا مبارک تھی ولیکن مری غفلت — بیہوش تھا پر جاگ رہی تھی تقدیر
کچھ دیر نہ گذری تھی کہ مین دیکھتا کیا ہون — آیا مرے بالین پہ عصا ٹیکتا اک پیر
بولا کہ ہی کیون کثرت عصیان سے ہراسان — بخشش کا وسیلہ ہی غم شیر و شبیر
رو اور نہ لا پڑھکے کتب ہاے مصائب — تا تجھکو ملے گلشن فردوس کی جاگیر
غافل تو کچھ ایسا ہی کہ ابتک نہین معلوم — نسخہ ہی ترے درد کا مداح کی تحریر
جم رتبہ فریدون حشم وخان بہادر — ممتاز جہان فخر زمان صاحب توقیر
اُس باغ کا بلبل ہی یہ ہم رتبہ حسان — جس گلشن بیخار کے قدسی ہین عصافیر
سرمست مے حب علی خاصۂ داور — شیدا اے نبی شیفتۂ شبیر و شبیر
جسکے سخن پاک کا عالم ہی مسخر — جسکے رقم پاک کا شہرہ ہی جہانگیر
اُس سید ذیجاہ نے لکھا ہی وہ نسخہ — ہی جسکا صلہ گلشن فردوس کی جاگیر
وہ حسن بیان اور وہ مضامین کی نزاکت — ہی شور کہ دیکھی نہین اِس طور کی تحریر
دیکھی ہو کبھی اہل جہان نے تو دکھا دین — اِسطرح بلاغت سے فصاحت شکر و شیر
یا دو ہین یہ پربان کہ جو باہم ہین ہم آغوش — یا گلشن فردوس مین حورین ہین نعلگیر
کیونکر نہ دل و جان سے خریدار ہون اسکا — یہ حسن کا سورہ ہی مرے خواب کی تعبیر
ذکر غم شہ سُنکے تڑپ جاتی ہی محفل — ہی درد کے فقرون مین عجب طرح کی تاثیر
دل کا یہ تقاضہ ہی کہ حامی جو خدا ہو — مداح کی خدمت مین پہونچکر کسی تدبیر

(۱) مصائب کی کتابین

(۲) حامی

کر عرض پس از حمد ادب مصرعۂ تاریخ — مقبول خداوند مقدس ہی یہ تحریر
۱۸۹۵-۲ع

دیگر

واہ کیا تصنیف ہی تاریخ جس تصنیف کی — با اصول و بیمثال و بے بہا تاریخ ہی
۱۹۵۴ سنہ

چونکہ ذکر کشتگان نینوا ہی واقعہ — چونکہ منظم حال پاک کربلا تاریخ ہی
۱۳۰۵ھ

سال تاریخی رقم کرتا ہوں بے فرق جمل — واہ کیا تاریخ ہی واللہ کیا تاریخ ہی
۳-۱۲۶۹ پیر زادی ۳-۱۳۲۹ محمدی

دیگر

چون رقم کرد این کتاب جلیل — سید پاک دین خجستہ اساس
خواستم سال او بطرز لطیف — لیک نامد مرا بہ فہم و قیاس
متعدد بدم کہ ہاتف گفت — سال تاریخ نظم بے وسواس
از زبان حق و کلام اللہ — ہست ہذا بصایر للناس
۱۲۷۰+۲۸+۱۲۷ = ۱۱۸۰ = ۱۳۱۵ھ

دیگر

بہ مداح و حسان ندانیم فرقے — ہم او ابن ثابت ہم این جان ثابت
بمداحی احمد و آل احمد — از و فخر ثابت ازین شان ثابت
درین راہ ہر دو تگاپو نمودند — باخلاص کامل بایمان ثابت
چو خواہی ز تاریخ تصنیف مداح — بپائے دعوی نبسدہ برہان ثابت
بجز فرق آل و نبی نیست فرقی — بہ مداح ثابت و حسان ثابت
۱۹۸۴-۳۰ = ۱۹۵۴ عیسوی

دیگر

۳۲ — ۶۲ — ۳۲ — ۳۰

ملہ جناب سید اولاد حسین خان بہادر رئیس محمود آباد المتخلص بہ صباح مظفر ابن جناب سید ثابت علی صاحب مرحوم و مغفور

چو این دفتر مدح شاه شهیدان | ز مداح ذی فهم و عاقل بیاید
ز سبحان ثانی و حسان ثانی | مرا فکر تاریخ در دل بیاید
به میزان عقلم چو سنجیدم اورا | بخاطر پس از غور کامل بیاید
ز سبحان خوش فهم و حسان کامل | بعقد ار مداح فاضل بیاید

۱۳۶۸-۵۳=۱۳۱۵ھ

۵۳

دیگر

چون قبلهٔ ذیجا هم مداح شه والا | کو هست شهنشاه اقلیم سخندانی
وقتیکه رقم فرمود این نظم گهر آمود | در فکرت تاریخش بودم به پریشانی
هاتف بمن این گفته کای مضطر و آشفته | نیسان خجل از کلکت هنگام درافشانی
از دفتر تسخیر و از دفتر نخشالش | سن سمت و انگریزی و ریاب آسانی

۱۹۵۴ سمت ۱۸۹۷ع

هم از سر حق سالش هم فصلی و هم هجری | هم نسخهٔ بیمثل و هم نسخهٔ لاثانی

۸ ۱۳۹۷ ف ۸+ ۱۳۰۷ھ

دیگر

قبله و کعبه کتابے از برائے فیض عام | چون رقم فرمود و من واقف شدم از حال او
فکر چون کردم پئے سالش ز من هاتف بگفت | سال او از من شنو خواهی چو استحصال او
عیسوی و سمت و فصلی بدان بے تعمیه | تعمیه هجری مگر خواهد پئے اکمال او

۱۳۰۵ ف ۱۸۹۷ع

گفتمش چون ست فرموده بعون کردگار | (نخبهٔ اخیار) لاثانی بیاید سال او

۵۷۱ ۱۹۵۴ سمت

دیگر

نبوشت دفتر غم چون قبلهٔ معظم | ممدوح اهل عالم مداح آل طاها

۵۷۱ نخبهٔ اخیار ۱۳۰۵ف
۵۳ از اعداد نقطه
نانی منکر ۱۳۱۵ھ
اورما بغی بن
اعداد ابجد الفاظ
عون کردگار
۵۷۱ نخبهٔ اخیار
حاصل ہو گا ۱۳۰۵ف

تاریخ نظم روشن گفتم بوجہ احسن	بدر منیر ایمان والشمس والضحہا
تاریخ نظم روشن بیرے نجت گفتم	بدر منیر ایقان والشمس والضحہا

تقریظ و قطعات چکیدۂ قلم معجز رقم جناب منشی سید اعجاز حسین صاحب نقوی واسطی امروہوی سرشتہ دار محکمۂ بندوبست ضلع سیونی چھپارہ خلف جناب سید سردار علی صاحب مرحوم نقوی امروہوی

گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہی	بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہی
ہر رنگ مین جلوہ ہی تری قدرت کا	جس پھول کو سونگھتا ہون بو تیری ہی

اِسکے سب قائل ہین کہ عالم اسباب مین خداوند عالم نے ہر شی کو ایک تاثیر عطا فرمائی ہی۔ تاثیرات کواکب۔ تاثیرات آب وہوا۔ کشش مقناطیس کشش کہربا۔ جذبۂ الفت۔ جذبۂ دل۔ دلربائی نظر۔ دلبری حسن۔ دلفریبی تقریر۔ دل آویزی تحریر۔ ایسی چیزین نہین جنسے کسی کو مجال انکار ہو۔ خاصکر حسن وکلام۔ یہ دو چیزین تو ایسی ہین کہ اِنکی تاثیر سے ہر متنفس واقف ہی۔ کچھ نہ کچھ ہر فرد بشر کا دل اِنسے متاثر ہوتا ہی۔ جسکے افسانے ہر روز سننے مین آتے ہین۔ اِسکے قصے رات دن کہے جاتے ہین حسن کی معراج کمال جمال انسانی ہی۔ اِس پردہ مین حسن نے عجب عجب شعبدے دکھلا ہین۔ آدمی تو بشر ہی فرشتون کو کوئین جھکائے ہین۔ جہان زور تاثیر

حسن خداداد دکھایا ہی انسانون نے پریزاد دن کو دیوانہ بنایا ہی - جہان
تسخیر حسن عالم فریب دکھانے پر آئے ہین - آدم زاد پرستان سے پریونکو
زمین پر کھینچ لائے ہین - لیلی مجنون - شیرین فرہاد - وامق وعذرا - یوسف و
زلیخا کا نام کون نہین جانتا - انکی سرگذشتین کسکو یاد نہین - انکی حالت
نے کس دل پر اثر نہین کیا - سچ پوچھیے تو گو اسمین شک نہین کہ قیس و فرہاد
وامق کو فضل تقدم ہی مگر کوئی زمانہ ایسے لوگون سے خالی نہین رہا نہ کوئی
زمانہ اِنسے خالی رہیگا جہان حسن ہی عشق ساتھ ساتھ ہی - شمع کے ساتھ پروانہ
پریزاد کے ساتھ دیوانہ - گل کے ساتھ بلبل ناشاد - شیرین کے ساتھ فرہاد
کہان نہین - لیلی کے لیے مجنون کا ہونا لازمی ہی - یوسف کے لیے زلیخا کا
وجود ضروریات سے ہی - عالم و تغیر کی جدائی ممکن تغیر و حدوث کا افتراق
آسان - ناممکن ہی تو حسن و عشق کی جدائی - محال ہی تو حسن و عشق کا افتراق
حسن کی سب تاثیرین مسلم - لیکن کلام سے حسن کو کچھ بھی تو مناسبت نہین -
تاثیر کیا ہر حیثیت مین کلام حسن سے بدرجہا بڑھا ہوا ہی - اسکو حسن پر جو
فضیلت ہی گو بادی النظر مین نہ معلوم ہو - لیکن ذرا بھی غور کیا جاوے تو
مثل آفتاب صاف روشن ہوجاے - حُسن کا اثر ایک زمانہ خاص تک
محدود ہی - قطع نظر تغیر و زوال حسن کے اسکی اُسی تاثیر کے لیے اُسے صاحب
حسن کا وجود ضروری ہی - صاحب حسن کے بعد اُسکے حسن کے یادگار صرف

افسانے اور کہانیان رہجاتی ہین - اور اگر چند روز کسی حسین کی تصویر رہی بھی
تو اُسمین وہ بات کہان - وہ رنگ و روغن وہ شوخی وہ شان - وہ آن جو
حسن کی جان ہین کہان سے لائے - تصویر سے وہی جوش الفت پیدا ہونا
محال - تصویر سے وہی ولولۂ عشق و محبت پیدا کرنے کی امید رکھنا وہم و
خیال - بخلاف کلام کے کہ اُسکو خداوند عالم نے یہ شرف عطا فرمایا ہی کہ
سیکڑون برس کیا ہزارون سال تک اِسکا وہی جمال وہی کمال رہتا ہی
صاحب کمال کا جو حال ہو - اِسکے کمال کا ایک حال رہتا ہی بلکہ تا قیام قیامت
وہی حال رہیگا - آب حیوان کا تو نام ہی نام ہی حقیقت مین زندگی جاوید
بخشنا اِسی کا کام ہی - نظر انصاف سے دیکھیے تو حسینون کا نام بھی اِسی سے
زندہ ہی - حسن بھی اِسکا زیر بار احسان ہی - علاوہ ازین حسن کے شیدائیون
مین نام برآوردہ لوگون کو دیکھا جائے تو اُنمین مشاہیر یہ ہی قیس - فرہاد
وامق - یا دو چار ایسے ہی اور - مگر پھر بھی معدودے چند نظر آئینگے اور
اِنکی وقعت جیسی کچھ ہی سب پر ظاہر ہی - لیکن اگر رتبہ شناسان کلام کی فہرست
لکھیے تو اول فہرست کا تمام ہی ہونا محال ہو جاے - اور پھر وہ لوگ ہونگے
کس اقتدار کے - ادیب شاعر علما - فضلا - حکما کا کیا شمار ہی - انبیاء مرسل
ائمہ اطہار اِس فہرست مین حضرت موسی کے نام پر پہلے نظر پڑیگی حضرت
تو کلام کے ایسے دلدادہ ہوے کہ اِسکے شوق مین کوہ طور کو گھر آنگن کر ڈالا

اور عشق کلام نے آخر انکو کلیم بنا کر چھوڑا - حضرت ہارون کی سعی سفارش
اِسی کلام نے کی - اِنکو خلافت[1] کلیم اللہ کلام ہی کی بدولت ملی - حسن نے پہلا
یہ درجہ یہ رتبہ کہان پایا - اِسکو شہادت شرافت کے لیے لوح و قلم سے دو گواہ
معتبر کہان میسر - اِسکو اثبات فضیلت کے لیے لب عیسی سے دو شاہد
عادل کہان نصیب - اِسکو سرکار رسول مختار سے انا افصح العرب والعجم
سے باوقعت سند کب ملی ہی - شب معراج خلوت حبیب و محبوب مین سوائے
کلام کے کسی اور کا گذر ہوا ہو تو کوئی کہدے رسول مقبول نے وقت رحلت
سوائے آل اور کلام کے اور کسی سے تمسک کے لیے وصیت کی ہو تو کوئی
ثابت کردے شعر

خالی ہوا زمانہ جو خیر الانام سے	یا آل سے رہی برکت یا کلام سے

اِس سے زیادہ کلام کی فضیلت کیا ہو سکتی ہی کہ اِسکا اور آل رسول کا ساتھ
ہی ساتھ بھی چند روزہ نہین قیامت تک کا ساتھ ہی - حوض کوثر پر پہونچنے تک
آل عبا کا دامن ہی اور اِسکا ہاتھ ہی - اِس ساتھ کو جیسا اپنے کلام مین جناب
مستطاب معلی القاب محتشم حشمت - فرزدق فصاحت - حسان بلاغت مقبل
اقبال - کمیت کمال - حمیری ہمال - ارشد تلامذۂ رحمن - ثابت قدم معرکۂ
امتحان - مقبول بارگاہ ایزد - ممدوح انام و مداح آل محمد - مطاع خلایق و
مطیع نیجتن - منبع مکارم و مجمع اخلاق حسن - مخدوم جہانیان و خادم عترت

[1] یہ کلام اور دعاے ہارون ہوا فصح منی لسانا فارسلہ معی ردءا ۱۲

نبی - محبوب عالمیان و محب آل علی - شہید اے آل رسول الثقلین -
جان نثار جناب حسنین - منتظر ظہور امام منتظر - ظہیر و معین پیروان مذہب جعفر
موسی طور مودت و ولا سیج بادیہ تسلیم و رضا - بشیر قیصر - خان بہادر سید
اولاد حسین صانہ اللہ عن کل شین ابن المرحوم السید ثابت علی رضوی حشرہما
اللہ مع النبی و آلہ التقی النقی الزکی نے بنا ہی کم لوگون نے بنا ہی - آپ نے
جو کچھ فرمایا ہی آل رسول ہی کی شان مین فرمایا ہی - کوئی بیت نہین جو ذکر
اہلبیت سے خالی ہو - کوئی شعر نہین جسمین مضمون خیالی ہو - پھر اُسکے ساتھ کلام
کی ساری خوبیان موجود - زبان شیرین بیان رنگین - بندشین چست ترکیبین
نفیس - الفاظ سلیس - مضامین بلیغ - ردیفین نایاب - قوافی سیراب -
محاورے مستند تشبیہین دل پسند تلمیحین نادر - غرض جو بات ہی انتخاب ہی -
جو شعر ہی فرد ہی - جو مصرعہ ہی لاجواب ہی - اِس حسن کا کلام کسی نے آجتک
دیکھا ہو تو دکھادے - یا بتادے - سنا ہو تو سنادے - یا پتادے - یون تو
دعوائے بے دلیل قبول خرد نہین - چونکہ جناب محتشم الیہ کی طبع عالی کا
رجحان ہمیشہ سے نفع عام کی طرف رہا ہی - فی الحال بنظر خیر خواہی برادران
ایمانی توجہ طبع ادھر ہوئی کہ یہ کلام مطبوع - طبع ہو کر شائع ہو - تاکہ عامۂ مومنین
و ذاکرین کو نافع ہو - چنانچہ خداوند کریم کی عنایت سے تھوڑے ہی زمانہ
مین مجموعۂ کلام فصاحت انتظام بنوش اسلوبی تمام مرتب و مکمل ہو گیا -

لکھنؤ خانہ امام حسن عسکری علیہ السلام ۱۲۹۲ھ

سبحان اللہ کیا کتاب لاجواب اور کیا نسخہ سراپا مطلوب بلکہ سرمایۂ ثواب ہی۔ کہ مصنف کے لیے زادسبیل آخرت اور ناظرین وسامعین کے لیے خضرراہ ہدایت ہی۔ ہرچند سلامون کے بہت سے مجموعے طبع ہوکر شایع ہوے لیکن اِس ترتیب اور تہذیب کا کوئی مجموعہ ہماری نظر سے نہین گذرا۔ اِس امر خاص مین یہ مجموعہ آپ ہی اپنی مثال ہی اور دوسرون کے واسطے آیندہ کے لیے نظیر بے مثال۔ تصنیف کی تعریف کی جاے۔ یا صاحب تصنیف کی توصیف۔ وہان دم مارنے کی جگہ نہین۔ یہان زبان ہلانے کا یارا نہین ہمارا قصد تھا کہ جملہ کلام السید سید الکلام مین جو جامع وصف تصنیف و مصنف ہی مصرعہ۔ خاموشی از ثناے تو حد ثناے تست۔ کا مستزاد لگاکر تقریظ کو یہین تمام کردین۔ مگر شاید بعض نکتہ بین احباب عذر اطناب کو نامقبول فرمائین۔ بلکہ عجب نہین کہ قصور طبع پر محمول فرمائین۔ اِس خیال سے چند فقرے حسب طریقہ مرضیۂ سلف صالح اور اضافہ کرتے ہین۔ تاکہ کسی کے دل مین یہ خیال بھی نہ آنے پاوے اور اِسکے ساتھ ہی سنت قدما بھی ادا ہوجاے۔ اللہ اللہ کیا ماتم شاہ شہیدان کا جوش ہی کہ کتاب کی ہر ایک سرخی بھی کثرت غم سے سیاہ پوش ہی۔ مجموعہ ہی یا مرقع غم۔ مصرع ہین یا نخل ماتم۔ ہر شعر بیت الحزن ہی۔ ہر ورق سرتاپا کاغذی پیرہن ہی بحرین ہین یا بحر المصائب جوش زن ہی۔ زمین شعر ہی یا گرد ملال خاطر

ناشاد کا مخزن - ہر حرف کے جسم مین سوگ کی سیاہ پوشاک ہی - ہر نقطہ سرشک دیدۂ نمناک ہی - ہر لفظ لخت دل دردناک - ہر کلمہ پارۂ جگر چاک چاک - فقرے نگاہ یاس بسمل سے زیادہ دردانگیز جملے نظر حسرت دم واپسین سے زیادہ رقت خیز - خمسون کی رسم کتابت سے صاحب عزا کی بدحواسی ہویدا ہی - پانچوان مصرعہ ہی کہ سراسیمگی مین شال عزا کا پلہ شانہ سے ڈھلکر زمین پر لٹک رہا ہی - مضمون نازکی مین دل دردرسیدہ یتیم سے بڑھا ہوا - خیال عرش پروازی مین آہ جگرخراش مظلوم سے چڑھا ہوا - سطرین ہین یا برابر ماتمی صفین بچھی ہوئی ہین - بیتین ہین یا سینۂ قرطاس پر کثرت ماتم سے بدحواسان پڑی ہوئی ہین - بین السطور چاک گریبان سوگواران - سلسلۂ کلام تار اشکہاے مسلسل عزاداران - بیاض صفحۂ سپیدی چشم پیرکنعان سواد خط روکش سیاہی شام غریبان - مگر یہ وہ سواد ہی جسکی سیاہی مین چشمۂ حیوان پنہان ہی - یہ وہ سواد ہی جسکی سیاہی سرمہ دیدہ اہل ایمان ہی - یہ وہ سواد ہی جسکے پردہ مین روشن سوادی مستور ہی - یہ وہ سواد ہی جس سے مردم چشم اہل یقین مین نور ہی - بس اعجاز خیال ایجاز چاہیے - اگر خودنمائی منظور نہین - خامہ فرسائی ضرور نہین - تقریظ کو طول ہوگیا ہی دعا ممدوح پر ختم کلام مناسب ہی - بار الٰہا بتصدق رسول وآل رسول اس ہدیۂ مداح کو مقبول کر - اور اسکے صلہ مین مصنف کو دنیا مین دولت زیارات عتبات

عالیات - هنگام ظهور - شرف مصاحبت صاحب الزمانؑ اور عقبیٰ مین جوار
ائمۂ اطہار عطا فرما - این دعا ہا از من و از مومنین آمین باد

قطعات تاریخ

در غم سبط مصطفےٰ مداح — دُر ناسفته را چه خوش سفته
هر کسے دید گفت در مدحش — ای خوشا نظم شسته در رفته
سالش اعجاز از دل مخزون — حال مظلوم کربلا گفته
۱۳۰۸ھ

دیگر

لوحش الله نسخۂ مداح — که بحال شهدا گفته
هر که نگریست زار زار گریست — بسکه حال الم فزا گفته
وانکه آنرا بخواند یا بشنید — آفرین کرد و مرحبا گفته
سالش اعجاز با دل مخزون — حال مظلوم کربلا گفته
۱۳۰۸ھ

رو جند انظر بزعم ورقت * انکر مداح بے بکا گفته

دیگر

شنیدم سالها بسیار اعجاز — بذکر شاه رنج آمیز نظمی
نیامد تا کنون گاهی بگوشم — چنین پر جوش و دل آویز نظمی
شنیدم دی به بزم شه ز مداح — عجب پر درد و رقت خیز نظمی
ندا فرمود ہاتف از سر حزن — سن فصلی ست درد انگیز نظمی
۱۲۹۶ف

دیگر

الہام

حال پر درد سید الشہدا — کلک مداح او عجیب نوشت
یا بگوے پئے علاج گنہ — نسخہ خوب چون طبیب نوشت
سال تاریخ از سر اعجاز — دل من دفتر غریب نوشت
۱۳۱۵ھ

دیگر

مرتب چو شد این کتاب غریب — پسندید ہر کس ز اجاب و غیر
در و ہست ذکر مصائب رقم — ز شاہ امم خسرو وحش و طیر
بود سال اعجاز از معجمہ — کہ مداح کردہ عجب ذکر خیر
۱۳۱۵ھ

دیگر

زہے گلشن نظم مداح جس مین — نہ مضمون کہنہ نہ مضمون غیر
کہان ہین سخن فہم جدت پسند — کرین اِس گلستان تازہ کی سیر
پئے سال تاریخ اعجاز مین نے — لکھا معجمہ مین عجب ذکر خیر
۱۳۱۵ھ

دیگر

چو ن زمداح در غم شبیر — بے بہا نظم در رقم آمد
ہر کہ بشنید و دید ای اعجاز — فرق عریان و چشم نم آمد
سال اتمام را بہ ہندی سال — فکر تحریر در دلم آمد
فال دیدم چو در صحیفۂ دل — بے سر و ہم ذکر غم آمد
۱۹۶۰ - ۶ - ۲۶

لوحِ خوش کتابے کہ در نظر آمد

ذکر جناب شاہ شہیدان مین اے دلا — مداح نے لکھی جو کتاب پر از بکا
پوچھا جو مین نے ہاتف غیبی سے اسکا سال — بیت جنان صلہ ہی ہر اک بیت کا کہا
۱۳۱۵ھ

دیگر

عجب پر نور ہی یہ نظم مداح — کہ جسمین حال شاہ انس و جان ہی
بہت اعجاز کو تھی فکر تاریخ — کہا ہاتف نے تو پھر تا کہان ہی
زروے کعبہ و احرام کندے — صلہ ہر بیت کا بیت جنان ہی
۱۲۹۴+۲۱=۱۳۱۵ھ

تقریظ و قطعات تاریخ چکیدہ کلک گہر سلک شاعر رطب اللسان سحر بیان جناب منشی گردھاری لال صاحب اسد متوطن قصبہ ہڑہا ضلع اونا و ملک اودہ حال وارد غہ جنگی ضلع سیونی چھپارہ کہ سلسلۂ تلمذہ بانا طق مکرانی مرحوم دارند

ثنا ہا خالق ارض و سمارا — کہ در دل نور ایمان داد مارا
فرستاد از رہ لطف و عنایت — رسول پاک را بہر ہدایت
شفیع مذنبین و حامی دین — ثنایش بس بود طاہا و یاسین
پس از حمد حق و نعت پیمبر — بود واجب ثنائے آل اطہر
کہ ہر یک محو تسلیم و رضاشد — شہید تیغ و زہر جانگزا شد
سپس توصیف آن عالیجناب ست — کہ خاک راہ آل بوتراب ست
ملایک حشمت و دالا خطا بی — سپہر سروری را آفتا بے

گرامی سید والانژادے — کریمے باذلے عالی نہادے
شرافت را بذات او نشانے — نجابت را بود زو عز و شانے
وحید الدہر در خلق و مروت — فرید العصر در حلم و فتوت
نکو نام و نکو خواہ و نکو فال — بکار خیر مال در ہمہ حال
بعز و قدر صدر آرائے اقبال — یکی از خادمانش جاہ و جلال
بنام او بود خان و بہادر — خدایش کردہ ذیشان و بہادر
کرامتہا بہ نحوے صرف کردند — کہ در نامش بہم نُہ حرف کردند
چہ نام ست این کہ باشد مایۂ ناز — بہر حرفی بود اعجاز و مساز
الف در اول نامش ہویدا — بود ایما کہ در ایمان ست یکتا
و لا از داد چندان رنما شد — کہ مقبول وصی مصطفا شد
مبرا لام از آلام باشد — کہ جایش در دل اسلام باشد
چو با آل علی دارد ارادت — الف شد راست در راہ افادت
باسم ذات او را اسم در راہ است — چو حق پرسی گواہ او الٰہ است
ز روے اعتدال این دال باشد — دلیل دولت و دین دال باشد
بنام حق چو خا گردید واصل — وراشد حشمت کونین حاصل
سعادت یافتہ از سر ور دین — ہنر تحسین فراوان از پئی سین
بگویم آشکارا با تو یارا — کہ یا را از ید اللہ است یارا

انجابت حاصل نون ست اکنون | که با نام نبی گردید مقرون
معلی شد چو او از فضل مولا | ازین نامش زاول گشت اولا
ز شکل لام الف شد لا هویدا | چو بینی نیک هم الاست پیدا
ولا از لا چو گشت این مرحله طی | برد مر لافتی بردم از و پی
ز اولاد حسین این عقده بکشاد | که از لطف حسین او راست اولاد
بود آل محمد نور اکبر | بصد فر و حشم ڈپٹی کمشنر
دگر فرزند او آل حسن شد | بعلم و حلم یکتاے زمن شد
سوم لخت دلش آل علی هست | که او صافش بهر یک منجلی هست
بود پور چهارم آل حسنین | که باشد مردمی را قرة العین
بود فرزند پنجم آل جعفر | که صادق آمده ورد انش وفر
ششم فرزند او شد آل موسی | که می تابد ز روے او تجلی
رضا جوے پدر فرزند هفتم | بود آل رضا چون مه بانجم
بود فرزند هشتم نیک فرجام | که شد آل محمد باتقی نام
نهم آل نقی فرزند باشد | سعید و نیک و دانشمند باشد
دهم آل حسن با عسکری شد | که ماه برج جاه و برتری شد
غرض هر یک بود فخر زمانه | بجاه و دولت و دانش یگانه
کلامم را بود زین وجه صد زین | که ممدوحم بود مداح حسنین

فدائے آل و اخفاد حسین ست — از نیش نام اولاد حسین ست

کلام او سخن را زیور آمد — ز شعری شعر او بالاتر آمد

فصاحت چاشنی گیر بیانش — نام ستارہ بلگرام ۱۲ ملاحت از نمک پروردگانش

چو در ذکر شہ گلگون قبائے — قتیل خنجر جور و جفائے

سلام و خمسہ ہائے دلکشا گفت — فلک بر گفتنش صد مرحبا گفت

رقم چون کرد با رنگین بیانی — بہار آمد بہ گلزار معانی

مرتب شد چو این رنگین رسالہ — بدست آمد پئے جنت قبالہ

بنام ایزد چہ تصنیف نیقی — پسند ہر وضیع و ہر شریفی

کتاب طرفہ و نادر بیانے — پئے دیندار باشد حرز جانے

کتاب نی کہ دریائے شگرف ست — در معنی نہان در حرف حرف ست

بہ رنگینے بود رشک گلستان — بخوبی روکش گلزار رضوان

بیاض صفحہ اش خجلت دہ بدر — سوادش رونمائے لیلۃ القدر

مسلسل مصرعہ ہایش چشم بد دور — چو زلف عنبرین بر عارض حور

بود ہر نقط خال روی زیبا — حروفش خوشنما چون نقش دیبا

جد اول مثل نہر سلسبیل ست — برائے حق پرستان این سبیل ست

بگویم ہر چہ وصف او بود کم — پئے ایمان ست دست آویز محکم

کتاب مخزن فیض عمیم ست — براہ دین سراط مستقیم ست

اسد طول سخن را مختصر کن | دعاے حضرت ممدوح سر کن
خدایا حاصلش ہر آرزو باد | علی مرتضیٰ حامی او باد
معطر از گلشن اقبال بادا | چو سبزہ دشمنش پامال بادا
مسیحی سال منجم شد مناسب | چو تقریظ است عمدہ صاف و راجب
۱۸۹۸ع

قطعات

جناب مداح نیک نیت عمیم خلق و بلند ہمت | کہ ہست و ہم بصدق دل و جان بران پاک سوگند شد
نوشت چندین سلام تازہ چو با مضامین صاف و طرفہ | بگفت سالش بلفظ ہیجا اسد چو صفرش نماند برجا
۱۳۱۵ھ

دیگر

مجموعۂ سلام چو مداح زد رقم | بندش نفیس صاف مضامین بیان پاک
ہر کس کہ دید از تہ دل آفرین بگفت | سالش رقم نمود اسد ارمغان پاک
۱۳۱۵ھ

دیگر

شد زر مجموعۂ سلام بلند | شور تحسین اسد ز ہر گوشہ
ہاتفی گفت سال تاریخش | کز پے عاقبت بود توشہ
۱۳۱۵ھ

دیگر

مجموعہ سلام جو مداح نے لکھا | جسنے سنا کہا کہ ہی خوشتر بیان عجیب
ہی معجہ حروف مین تاریخ اسی اسد | مجموعہ سلام لکھا دلکش و غریب
۱۳۱۵ھ

دیگر

مجموعہ کیا ہی خان بہادر نے یہ لکھا | آل رسول کی ہی عقیدت پہ جو گواہ
مطلوب ہی اسد جو تجھے سال عیسوی | لکھدے کلام نادر و خوشتر ہی واہ واہ
۱۹۰۷ء

دیگر

کرد تحریر حضرت مداح | ای اسد رو کش ثریا نظم
سال تاریخ فصلیش ناگاہ | ہاتفی گفت طرفہ زیبا نظم
۱۳۰۴ھ

دیگر

طرفہ نظمیست کہ مداح نوشت | دلکش راست پسندان بادا
اسد از بہر سن سمت گفت | اعتقادات دوچندان بادا
۲+۹۶۷=۱۹۸۴ سمت

دیگر

ای اسد کلک حضرت مداح | چون رقم زد نفیس چند سلام
سال تاریخ از سر آغاز | گو مکرر کہ روح را آرام
۲+۱۳۱۴=۱۳۱۶ ہجری

دیگر

صاحب جاہ جناب مداح | نور چشم سید اولاد حسین
کردہ تحریر کتاب منظوم | چون در اذکار امام الثقلین
فکر تاریخ بدل کرد اسد | ملہمی داد ندا با صد زین
چاک کن قلب عدو و بنویس | نذر مداح قبول حسنین
۱۳۱۹-۴

قطعۂ تاریخ سبحانِ زمان مقبل دوران جناب شیخ صادق حسین خان صاحب نائب بریلوی شاگرد رشید جناب علی اوسط صاحب رشک مرحوم

بے ریا خانِ بہادر نے جو چھپوایا ہی — مومنو کیون نہ ہو مقبول کلام مداح
کہی نائب نے یہ تاریخ باعداد علی — شہ دین کرتے ہین تسلیم سلام مداح

۱۱۱۰ + ۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ شاعر نازک خیال و شیرین مقال جناب سید ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی

جناب سید ذیجاہ کرد فکر بلیغ — بمدح و منقبتِ آل احمد ذیشان
نمود فکر چو بہرِ سنین ترتیبش — بگفت یاس ثناگر بہار باغ جنان

۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ فصیح البیان شیرین زبان جناب سید فضل حسین صاحب فضل رضوی مشہدی رئیس متھرا و برادر حضرت مداح مدظلہ

خمسہ سلام لکھے ہین مداح نے عجیب — ہی مدح اُنکی حیطۂ تحریر سے سوا
مقبول سب کلام ہی اے فضل لاکلام — منظور حق ہو مادہ تاریخ کا لکھا

۱۳۱۵ھ

دیگر

مداح نوشتہ چو سلام و خمسہ — در ذکر شہادت جناب سبطین
لاریب کہ لاجواب مجموعہ نوشت — با فضل حسین سید اولاد حسین
تو باسرِ لطف مصرعۂ رابعہ گیر — تاریخ برآید بطفیل سبطین

۱۳۰ + ۱۳۸۵

دیگر

چون سلام و خمسها مداح گفت | در بیان خامس آل عبا
سال از روی بشارت گفت فضل | جد اصد مرحبا و مرحبا
۱۳۱۳-۲ ه

دیگر در صنعت توشیح

زهے نظم شایسته دل پذیر | که کردش رقم سید نیک خو
به فیضے که از چشم مومن روان | شود اشک در خواندنش مثل جو
شنیدم چو فرمایش سال آن | خیالم روان شد پیش سو بسو
فرو شد بجیب تفکر سرم | شد بهره در خامه آرزو
برآمد سن هندوی زین دعا | بماند بر او فضل خلاق او
۱۳۱۵ ه ۱۹۰۲ ع
سن هجری ای فضل خواهی اگر | جز این شعر از بدو هر مصرعه جو

دیگر

حاکم بند دبست ذی وقعت | سید پاک دل نکو کردار
گفت مجموعه بذکر حسین | که دهد خواندنش خلاص ز نار
هاتف غیب گفت فضل بمن | نام او مطهر الخلوص بدار
۱۳۱۹ ه

قطعات تاریخ ناظم بمثال ادیب نازک خیال جناب سید تفضل حسین صاحب جودت برادر سید فضل حسین صاحب متهر دی

در صنعت واسع الشفقتین

گوهر کانِ شرف ذیقدر اولاد حسین
شائق ذکر حسین و عاشقِ شاهِ نجف

کرد چون آراسته گلدسته ذکر حسین
شهره شیرین بیانی در جهان شد هر طرف

گر کسش خواند شود از آتشِ دوزخ نجات
کز فیوض گریه گردد دفتر عصیان تلف

کلک او گوهر فشان تحریر او گنج گهر
لولوے رخشان سخن فکر رسای او صدف

نیز چون گلدسته او تاریخها نغز گفت
کز خجالت نغز گویان تیر حسرت را هدف

هر که گوید شعر و اندر سختیِ تاریخ را
دل خراشیها کند اندیشه یک یک حرف

آفرین صد آفرین کز تیزی ذهن رسا
از قیاس افزون تواریخش نوشت آن دُرّ شرف

لولوے یکتاست هر تاریخ آن والا گهر
نزد آن تاریخ دیگر نزد گوهر چون خزف

از تواریخش دلِ حیران زگویائی گریخت
چون کسی کاندر وغا گردد گریزنده ز صف

لیکن از راه نواز شها و لطف از بیحدی
گفتنِ تاریخ را چون شد اشارت این طرف

وه چه کلک نادرش گوهر فشانده گفته شد
کرده شد حاصل ازین تاریخ اعزاز و شرف

۱۳۱۵ھ

دیگر

سید با فیض اولاد حسین
عاقل و دانا و ذی فهم و ذهین

گفت یک مجموعه از راه خرد
بینظیر و دلپذیر و دلنشین

هست آن مجموعهٔ ذکر حسین
تحفهٔ نادر برائے مومنین

از پئے تاریخ او جودت نوشت
بر خرد در آفرین با آفرین

۱۳۱۷ھ

دیگر

بہر تاریخ نظم ای جودت — سیونی سے جو آئی فرمایش
فکر تاریخ کی ہوئی مجھکو — کر دیا ترک عیش و آسایش
دیکھکر فکر سال دل نے کہا — کہیے اسکو سبیل بخشایش
۱۳۱۵ھ

دیگر

زہی مجموعہ در ذکر شہیدان از رہِ خوبی — نوشتہ میر اولاد حسین ذاکر و شیدا
چو کردم فکرِ تاریخش دلم گفتہ بگو جودت — شود مقبول درگاہِ خدا این تحفہ زیبا
۱۸۹۷ء

دیگر

سید اولاد حسین افسر والا درجت — عاشقِ حیدر و مداحِ شہ کرب و بلا
شائقِ نظم ہین لکھتے ہین ولیکن وہ نظم — جسمین ہو تذکرہ و مدحتِ خاصان خدا
وصفِ خال و خطِ خوبان کا نہین شوق اُنکو — دائما پنجتنِ پاک کی لکھتے ہین ثنا
ذکرِ زلف و رخ و صہبا نہین آتا لب پر — مدح ابرار کی عادی ہی زبانِ گویا
اسکی عادت ہو نہ کیون اُس سے نہ کیون نفرت ہو — اسکا اچھا ہی ثمر اُسکا نتیجہ ہی بُرا
دشتِ پر خار ہی وہ گلشن امید ہی یہ — یہ بہار اور وہ خزان ہی وہ سموم اور یہ صبا
وہ خزف پارہ ہی یہ لعل بدخشانی ہی — ریزۂ سنگ ہی وہ اور یہ دُرِ یکتا
وہ ہی سامانِ عذاب اور یہ اسباب نجات — وہ فقط توشۂ دُنیا ہی یہ زادِ عقبیٰ
خوبیان سید موصوف کی کیا کیا ہون بیان — عابد و مولوی و ذاکرِ شاہِ شہدا

ذکر حسنین مین وہ نظم حسن کی ہی رقم | جسمین ہین خمسہ و تضمین و سلام و مجرا
اُسکی تاریخ کے لکھنے کا ہوا ہی ایسا | لالۂ باغ مُراد اِسلیے نام اُسکا رکھا
۱۳۱۴ھ

قطعۂ تاریخ سخن فہم و سخن رس جناب منشی سید احمد حسین صاحب احمد رئیس قصبۂ اول ضلع متھرا و برادر حضرت مداح مدظلہ

عجب مداح نے لکھی ہی یہ نظم | کہ جسمین ذکر شاہ انس و جان ہی
ہی شہرہ غرب سے تا شرق اِسکا | ہر اک تعریف مین رطب اللسان ہی
لکھون تاریخ مین اِسکی جو احمد | بھلا یہ حوصلہ میرا کہان ہی
مگر پیر خرد کہتا ہی مجھ سے | نہ چھوڑ اِسکو ثواب جاودان ہی
مسیحی سال لکھدے بے سر بحث | یہ نذر ہادی آخر زمان ہی
۱۸۹۹-۲ء

قطعات تاریخ چکیدۂ قلم اعجاز رقم جناب سید ممتاز حسین صاحب ممتاز پسر عم سید فضل حسین صاحب متھروی

نظم یہ ایسی ہی مداح کی ذکر شبہ مین | حق مین کہتا ہون کہ ممدوح بہر عنوان ہی
کیون نہ مقبول خلائق ہو یہ نظم پر نور | جبکہ منظور نبی خسرو انس و جان ہی
ذاکرون کی یہ بضاعت ہی پے کسب ثواب | مومنون کے لیے ہر حال مین حرز جان ہی
فکر تاریخ ہوئی مجھکو جو اُسکی ممتاز | بولا یہ پیر خرد مجھ سے عبث حیران ہی
سال بے تعمیہ و تخرجہ لینے کے لیے | صاف مین کہتا ہون تعویذ پے ایمان ہی
۱۳۱۵ھ

دیگر

زہی نظم مداح معجز بیانے
نہ اغراق باشد اگر گویم اعجاز
دعائیہ ممتاز سالش نوشتم
سخنہاے مداح ما باد ممتاز
۱۳۱۵ھ

دیگر

آن رئیس کہ ذات ہمتایش
رشک تابندہ اختری باشد
سال تصنیف نظم او ممتاز
نظم ممتاز سروری باشد
۱۹۵۴ سمت

دیگر

اولاد حسین آن کہ یارب
گم باد ز دہر بد سگالش
مجموعۂ تازہ نظم فرمود
در ذکر رسول پاک و آلش
ممتاز چو کرد فکر تاریخ
سلک دُر نظم یافت سالش
۱۳۰۴ھ

دیگر

عالی جناب خان بہادر چو کرد نظم
حال جناب بادشہِ کربلا حسین
بودم بہ فکر سال کہ آمد ندائے غیب
باشد ترا بروز جزا حشر با حسین
بے ردے بحث مصرعۂ تاریخ آن بگو
نذر جلیل خامس آل عبا حسین
۱۹۵۶-۲ سمت

دیگر

سید ذی حشم و نیک نہاد
عالم با عمل و با تو قیر
چون رقم کرد کتاب پر نور
بفیاض بصفا مہر منیر
فکر کردم پئے سال نظمش
من بیچارہ و بیکس دلگیر

گفت ہاتف کہ بگو اے ممتاز — دفترِ ذکرِ جنابِ شبیر
۱۳۰۴ھ

دیگر

لکھا جو حضرتِ مداح نے یہ نسخۂ عنبر — اور اختتام ہوئی اُس غیور کی تصنیف
سُنا ہر ایک نے جب یہ کلام سب نے کہا — حضور کو ہو مبارک یہ نور کی تصنیف
دعائیں دیکے یہ ممتاز نے لکھی تاریخ — پسند اہلِ زبان ہو حضور کی تصنیف
۱۸۹۷ء

دیگر

جنابِ حضرتِ مداح کی مدح و ثنا کیا ہو — عجب ذہن رسا پایا ہے کیا عالی طبیعت ہے
لکھا ہے دفترِ حال شہیدانِ کربِ قیامت کا — کہ جسکے ذکر سے ہر بزم میں برپا قیامت ہے
سراپا حسن ہے تصنیف کس کس کی صفت کیجے — فصاحت ہے بلاغت ہے نفاست ہے سلاست ہے
خیال آیا مجھے بھی قطعۂ تاریخ لکھنے کا — کہ مجھپر خاص اُس ممدوحِ عالم کی عنایت ہے
ہوئی حد سے سوا جب فکر ہاتف نے کہا مجھ سے — ترا کیا رنگ ہے ممتاز یہ کیا تیری حالت ہے
جو ہے تاریخ کا جویا سرِ انصاف سے کہدے — کہ یہ وہ ذکر ہے جسکا صلہ گلزارِ جنت ہے
۱۸۹۹+۱ء

قطعۂ تاریخ اعجاز بیان رطب اللسان جناب سید اعجاز حسین صاحب اعجاز رئیس متھرا

مداح سلام و خمسہ ہائے بیمثل — فرمود چہ دُر بسلکِ نظم خود سفت
اعجاز چو کرد فکرِ سالِ تاریخ — مرغوبِ جہان باسرق ہاتف گفت
۱۳۰۷+۸ھ

قطعاتِ تاریخ طبعِ گہربارِ شاعرِ عالی وقار جناب سید اسناد علی صاحب شورِ ایڈیٹر مذاقِ سخن صنلع متھرا

آج آرائشین ہین طبع کو منظور نظر
شاہدِ نظم کو پہناؤن جڑاؤ زیور

گہرِ صبح بنا گوش سے حیرانی ہو
صورتِ آئینہ ہو دیدۂ انجم ششدر

پتہ پتہ سے ہو برگ شجر طور خجل
کہکشان مانگ بنے عقد ثریا جھومر

چاند گہنا کے بنے داغ تمنا ہمہ تن
رنگ رخسار اُڑے شرم سے جگنو بنکر

طوقِ گردن اُسے ہالہ نظر آئے اپنا
بالیان نور کی دیکھے جو کبھی چشم قمر

چہرۂ صاف پہ گلگونہ والشمس ملون
آنکھ مین سرمۂ واللیل لگاؤن یکسر

جامہ زیبی پہ فدا پیرہن گل ہو جائے
قامتِ ناز پہ شبنم کی اُڑھاؤن چادر

تاب نظارۂ رخسار نہ انجم لائین
شرم سے سر بہ گریبان ہو رخ شمس و قمر

جلوۂ حسن سے ہو برق تجلی بیتاب
ہوش اُڑ جائین چکا چوند مین آجائے نظر

نرگسی آنکھ سے ہو محوِ تحیر نرگس
سنبل زلف سے سنبل ہو پریشان یکسر

اوس پر جائے حسینون پہ دمِ جلوہ گری
ہون جوانانِ چمن جامۂ تن سے باہر

پانی پانی ہو جو آبِ در دندان دیکھے
آبرو خاک مین ملجائے تری سلک گہر

کوئی معشوق نہ اِس نوک پلک کا نکلے
نگہ ناز کرے سینہ پہ کارِ نشتر

پرتو این عشوہ و انداز و ادا و شوخی
عکسِ شبیر کا چہرہ سے نمایان ہو اثر

ایک تصویر کی دو آئین نظر تصویرین
ہمہ تن حسن ادا ہو ہمہ تن سوز جگر

جسکے نظارہ سے دشمن کا کلیجہ بھر آئے
جسکی گفتار سے اِک چوٹ لگے سینے پر

کہہ گیا بیخودی شوق مین اے شور یہ کیا
اب تو آہوش مین اے مست ولائے حیدر

کیا سنی خوبی تصنیف جناب مداح
کہ گیا ولولۂ شوق مین تو خود سے گذر

اب کوئی مطلع برجستہ سنادے ایسا
مست ہو مرتبۂ مطلع خورشید سحر

مطلع

حاکمِ محکمۂ مال خجستہ پیکر
ایسے مداح کو ممدوح نہ کہیے کیونکر

عاشقِ آل نبی ذاکرِ اولادِ حسین
سالکِ راہِ خدا شیفتۂ پیغمبر

مجمع خوبی ولطف وکرم ومہر وعطا
عدل گستر ہمہ دان سید عالی گوہر

پھول جھڑتے ہین جو ہر بار دہن سے دم نطق
مدحتِ پنجتن پاک کا گویا ہی ثمر

واہ کیا بات ہی ہر بات مین وہ ہر اہی مزا
کہ بلاغت سے فصاحت ہی بہم شیر وشکر

کی ہی تصنیف عجب آپنے منظوم کتاب
دیکھکر جسکو ہی روح متنبی ششدر

جسکے ہر نقطہ مین پوشیدہ ہین سو سو معنی
ہر ورق جسکا ہی مجموعۂ غم کا دفتر

جسکی ہر سطر ہی گیسوے حسینان بہشت
جسکا ہر مصرع تر موجۂ آب کوثر

جسکی ہر بیت سیہ خانۂ غم کا نقشہ
جسکا ہر نقطہ دُرِ اشک یتیم مضطر

غم شبیر مین ہی برگ خزان دیدہ ورق
گل مضمون ہی بہار چمن داغ جگر

یہ وثیقہ سندِ مغفرتِ عصیان ہی
یہ صحیفہ ہی کتابِ الم وسوزِ جگر

یک قلم آئنۂ طبع کو حیرانی ہو
کس لطافت سے لکھا وصفِ جمال اکبر

مدرکہ پہونچے نہ اِس راز کی باریکی کو
غیر ممکن ہی کھلے عقدۂ مضمون کمر

زلف

زلف شبیر کا مضمون یہ کہے دیتا ہی
محمل فکر سے لیلی نکل آئی باہر

شاہد نظم عجب شان سے ہی جلوہ فروز
سر پہ ہی تاج تو ہی حلۂ زرین در بر

اب دعا ہی یہ خدا سے مری با عجز و نیاز
مرتبہ ہو مرے ممدوح کا سب سے برتر

سر ممدوح پہ ہو بال ہما کا سایہ
شامل حال رہے لطف جناب داور

ذکر شبیر انیس شب تنہائی ہو
مونس جان ہو غم باد شہ جن و بشر

شور یہ صنعت منقوط میں لکھدے تاریخ
الم آل نبی راحت جان مضطر
۱۳۱۵ھ

دیگر

دریاے خوش کلامی مداح خوش بیان ہی
اسرری فصاحت جسکا نہین ہی پایان

معجز بیان خوش گو جو کچھ کہون بجا ہی
سب آپ کو ہی زیبا سب آپکو ہی شایان

تحریر کی صفت ہو تقریر کی ثنا ہو
ہرگز نہین یہ ممکن ہرگز نہین یہ امکان

یہ رنگ ہی نہین ہی یہ بات ہی نہین ہی
کہنے کو اور بھی ہین یون سیکڑون سخندان

نسخہ عجیب لکھا نادر کتاب لکھی
آئینے کی طرح ہی فکر نفیس حیران

مجموعۂ فصاحت سب دفتر بلاغت
دیباچۂ محبت دیوان سوز ہجران

تعریف کیا کرونمین توصیف کیا لکھونمین
بیمثل ہی یہ نسخہ بیمثل ہی یہ دیوان

اعجاز جاندہی ہی ہر شعر تر سے پیدا
بین السطور گویا ہی موج آب حیوان

نور رخ معانی حسن نگار مضمون
خورشید سے درخشان مہتاب سے دو چندان

اسرری فصاحت اسرری بلاغت
بیساختہ پکارے دیکھے جو روح سبحان

ہر شعر فرد اسکا ہر بیت اسکی یکتا — ایسی نہ مثنوی ہی ایسا نہ کوئی دیوان
در نجف ہین نقطے انجم خجل ہین جس سے — ہر سطر کہکشان ہی ہر نقطہ ہی درخشان
دیکھی ہی جامہ زیبی کیا شاہد سخن کی — گل کا کسی جگہہ سے نکلا ہوا ہی دامان
وصف جمال اکبر تحریر جس جگہ ہی — نقطون مین کھنچ رہی ہی تصویر ماہ کنعان
پاے نظر کو سطرین زنجیر بنگئی ہین — دیکھا رقم جہان پر حال غم اسیران
ہر بیت رنج و غم سے بیت الحزن بنی ہی — لکھا ہی جس محل پر حال غم شہیدان
سینہ شگاف غم سے ہوتا نہ کیون قلم کا — دربار اور زینب سجاد اور زندان
حیران ہون شعور اسکی تاریخ کیا لکھون مین — تقویم نظم قرآن یا بدر نظم حسان
۱۳۱۵ھ ۱۸۹۷ء

قطعۂ تاریخ چکیدۂ کلک گوہر سلک شاعر بے ہمتا و ناظم یکتا جناب ڈاکٹر ضامن علی صاحب متخلص بہ لہوی الہ آبادی

بحال شاہ انچہ گفت مداح — بفکرش لہو یا صد مرحبا کن
بگو تاریخ این مجموعۂ غم — نگہ بر کاشن طاعت فزا کن
۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع وقّاد و ذہن نقاد جناب سید ذاکر علی صاحب ذاکر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملک متوسط

زاد سبیل آخرت کیا خوب ہی مداح کی — فردوس قیمت اسکی ہی اور اسکا مشتری
لے تو بھی ذاکر نذر اک مصرعۂ تاریخ و مدح — صد مرحبا و آفرین اے تاجدار شاعری
۱۸۹۷ء

قطعات تاریخ طبعزاد سید خوش خصال شیفتۂ آل جناب سید زین العابدین صاحب زین رئیس برگاؤن صوبہ بہار

مرتب کرد چون مداح بازین ۔۔۔ کتابی خوش کہ باشد زاد عقبا
بحال سید مظلوم و بیکس ۔۔۔ شہ تشنہ دہن بے یار و تنہا
چو کردم فکر تاریخش ملک گفت ۔۔۔ بجو تاریخ آن زین طرز زیبا
زروے آفرین وکلمۃ الخیر ۔۔۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا
۱ ۲۰ ۱۲۹۴+۲۰+۱ ھ

دیگر

مدح نبی و آل نبی بر زبان ماست ۔۔۔ گویا زبان برای ہمین در دہان ماست
مداح خوش نوشت کتابی بذکر شاہ ۔۔۔ قاصر ز وصف حسن کلامش بیان ماست
تاریخ زین خواست سروش بگفت سال ۔۔۔ نذر جناب مہدی صاحب زبان ماست
۱۳۰۵ ھ

قطعات ریختہ خامۂ عنبر شمامہ ذاکر آل نبی جناب سید محمد تقی صاحب تقی ساکن بھونکرمن مضافات دہلی تحصیلدار سیونی چھپرہ

لکھ چکے مداح آل مصطفے جب یہ کتاب ۔۔۔ درج حسین ذکر ابن حیدر کرار ہی
جسنے دیکھا اور سنا اُسنے کہا صد مرحبا ۔۔۔ کیا ہی عالی فکر ہی کیا نظم گوہر بار ہی
سب اعزا اور احبا نے لکھے قطعات سال ۔۔۔ جنمین ہر اک سال اور تاریخ کا اظہار ہی
قصد میرا بھی ہوا تاریخ لکھنے کے لیے ۔۔۔ گو سمجھتا تھا تقی مین یہ بہت دشوار ہی
ہاتف غیبی سنے ناگہ یہ کہا از روے جد ۔۔۔ خامۂ مداح ہی یا سیف جوہر دار ہی
۱۳۰۹ ھ

دیگر

رقم نمود چو مداح شاہ دین این نظم — پئے حصول ثواب از خلوص بیشک و ریب
دعا یہ پئے تاریخ این بیاض تقی — کلید باغ ارم باد گفت ہاتف غیب
۱۲۱۵ھ

دیگر

مداح نے لکھا ہی جو یہ نسخۂ لطیف — عصیان کے عارضے کو نہایت مفید ہی
ہر ایک شعر بیتِ جنان کا قبالہ ہی — مصرعہ ہر ایک باب جنان کی کلید ہی
پوچھا تقی نے سال تو ہاتف نے دی ندا — طومارِ واردات حسین شہید ہی
۱۳۱۵ھ

دیگر

اِس بیاضِ سخن کا کیا کہنا — شاہد مہ جبین نظم ہی یہ
ہر سخن فہم اِسکا شیدا ہی — دلربا نازنین نظم ہی یہ
ہمنے لکھی ہی اِسکی یہ تاریخ — گنج دُرِ ثمین نظم ہی یہ
۱۲۹۰ھ

دیگر

بیا نظم مداح شیریں بنگر — بہ دیوان شعر و غزل کن نظر
چہ نظم ایست مرغوب صاف و مصفا — چہ نظم ایست از نقص پاک و مبرا
چو زلف عروسان سراپا مطرز — چو روے حسینان سراسر مطرا
ز نور مضامین روشن مجلی — چو رخسارِ خوبان از خط معرا
ثناخوان زبانہاش سرّاً و جہراً — بسیرش ز دل محو سر او فرا

برین حسن ترکیب و ترتیب عمده
هزاران درود آمد از روح فرا

ندیدیم تا حال خوشتر ازین
بیاضی پئ روضه خوانان قرا

سروش از سر آفرین سال نظمش
بگفته سخنهاے زیبا و غرا

۱۹۵۳ء

قطعات تاریخ نتیجهٔ فکر سلیم جناب چودھری سید عبدالحسن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل حجی آگرہ ابن چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم رئیس مہابن ضلع متھرا برادر زادهٔ حضرت مداح مدظلہ

مداح حسین و نیز اولادِ حسین
نبوشت کتاب خوب با زینت و زین

در ذکر شہادتِ شہ کرب و بلا
مذبوح قفا سبط رسول الثقلین

نمود بسے فکر ز بہرِ تاریخ
این عبد حسن بدل غلام حسنین

بے روے الم نوشت ہاتف سالش
با رشحہ ریاض مداح حسین

۱۸۹۰ء

دیگر

مداح ذبیح راہ یزدان
یعنے کہ حسین امام ذیشان

تصنیف سلام و خمسہا کرد
در ذکر امام پر غم و درد

الحق کہ چنین بیاض پر نور
کے دید بخواب چشم جمہور

عبدالحسنِ حقیر و کمتر
برخواند چو آن کتاب انور

پس در پئے سال پی بہ بردم
ہجری سالش بدل شمردم

نبوشتہ قلم زروے دعوت	لاریب بود براے جنت
۱۳۱۱ + ۴	

دیگر

نازم برین کہ قبلہ وکعبہ فلک وقار	وقتیکہ کرد فکر سخن مدح آل گفت
نازم برین کہ کلک جواہر نگار من	تاریخ او زہی سخن بیمثال گفت
	۱۳۱۵ھ

دیگر

عالی جناب قبلۂ من مدظلہ	روشن شود ز فضل خداوند ہر بلا
نبوشت چون کتاب مصائب سرش نگفت	تاریخ نظم مرثیۂ شاہ کربلا
	۱۳۱۴ھ

قطعات تاریخ شاعر عذب البیان وناظم نکتہ دان جناب
چودھری مولوی سید نظیر الحسن صاحب نظیر ابن چودھری سید
سردار علی صاحب مرحوم رئیس مہابن وبرادرزادہ حضرت مداح مدظلہ

سید رضوی نسبا مشہور اولاد حسین	مشہدی وجعفری مداح ابن بوتراب
نظم کردہ خوش سلام وخمسہا بازیب وزین	در بیان ماتم سبط نبی عالی جناب
ہست تعریف کلامش ورد روز وشب صبح ومسا	بر زبان ہر کہ وہ ورد ہر یک شیخ وشاب
بہر سال عیسوی فکر نمودم ای نظیر	تا نویسم یادگار خود براین اقدس کتاب
پیر عقلم از سر حسن بیان فرمودہ سال	بنظیر وبیمثال وبے بہا دباصواب
	۱۸۸۹ + ۸

دیگر

مداح نے لکھا ہی عجب دفتر الم	شہرہ ہی جسکا روم سے تاشام آجکل

تھا غرق بحرِ فکر کہ تاریخ اک لکھوں — تا بخششِ گناہ کا باعث ہو یہ عمل
آئی ندائے غیب کہ لکھ دیجیے نظیر — تنظیم بے نظیر مخایسِ بے بدل
۱۳۰۱ + ۱۱۱۱ + ۱۱۲۰ = ۱۳۱۵ ھ — ۲۳۰ + ۱۰۷۵

دیگر

چون رستم فرمود نظمم پر الم — قبلہ ام مداح با علم و عمل
با تنفی فرمود گر خواہی نظیرہ — سال نظمش پاک از نقص و خلل
گو تنفی مین و تخایس و سلام — بے نظیرے لاجواب بے بدل
۱۳۰۱ — ۱۱۱۱ — ۱۳۱ — ۱۱۲۰ — ۲۲ — ۳۶

دیگر

میر اولاد حسین ذی شرف — آنکہ مثلش در جہان باشد عدیم
قبلہ ما قدوہ ارباب فضل — ذی وجاہت صاحب قدر فخیم
مَا رَاَینَا مِثلَہٗ فِی عَصرِہٖ — فِی العُلیٰ وَالفَضلِ وَالخُلقِ العَمِیمِ
لَو ذَکِیٌّ قَد سَمَا فِی فَضلِہٖ — اَلمَعِیُّ جَلَّ قَد رَاٰہُ فِی الاَنِیمِ
قَد عَلَت اَوصَافُہٗ مِثلُ الصَّفَا — عَمَّ کُلَّ الخَلقِ بِالخُلقِ العَظِیمِ
شَاعَ فِی الدُّنیَا جَمِیلُ ذِکرِہٖ — مُشرِقَ الاَنوَارِ فِی اللَّیلِ البَہِیمِ
نَیِّرُ الفَضلِ سَمَاءٌ لِلعُلٰے — صَاحِبِ الطَّبعِ المَتِینِ المُستَقِیمِ
حَیِّنَ عَن کُلِّ الرَّزَایَا فِی الوَرٰے — بِہِ حَقٌّ صَاحِبِ شَرعٍ قَوِیمِ
دَامَ فِی حِفظِ الاِلٰہِ نَفسُہٗ — یَحمِیہَا لُطفُ خَلَّاقٍ عَلِیمِ
اَبقِہٖ یَا رَبِّ فِی عَیشٍ رَغِیدٍ — یَرتَمِیہِ کُلُّ ذِی وُدٍّ حَمِیمِ

۱ حضرت میر محمد حسین صاحب
۲ اور مخایس ان کے عہدہ کا خطاب ہے
۳ جامع کمالات صوری و معنوی
۴ حاصل ان کا یہ ہوا کہ
۵ تفاعیل مخایس سے بولو
۶ سلام ان کے نام کا ترجمہ ہے
۷ جملہ اہل محلہ کے
۸ گھر کا نام ہے
۹ مطبع مجتبائی
۱۰ ذرا رفت آنما را
۱۱ دعا ہے
۱۲ اخفا کا اشارہ ہے

مدح سبط سید لولاک گفت | از پئے تحصیل جنات النعیم
گر کلام او سخن در بشنود | گه نیارد یاد از شعر کلیم
حَارَتِ الْاَوْهَامُ فِی اَشْعَارِہٖ | ای خوشا این فکر و این طبع سلیم
نَظْمُہٗ اَصْفٰی مِنَ الْمَاءِ الزُّلَالِ | شِعْرُہٗ اَبْھٰی مِنَ الدُّرِّ الْیَتِیْمِ
جند انظم و کلام بے نظیر | قَدْ حَکٰی فِیْ حُسْنِہِ الْوَجْہَ الْوَسِیْمِ
غَالِیًا یَزْرِیْ عَلَی الْعَقْدِ الثَّمِیْنِ | نَافِحًا یَزْرِیْ عَلٰی طِیْبِ النَّسِیْمِ
سطرہایش روکش سلک گہر | نکتہ ہا ہم رتبہ دُرِّ یتیم
مجلسے را شعر او بنجو دفگند | خر موسی ہست گر شان کلیم
از کلامش میرسد در ہر مشام | نکہت گلہاے جنات النعیم
چون کلام حضرت مداح ہست | باعث خوشنودی رب کریم
سال تصنیفش عجب نبود اگر | آمد از قرآن لکم اجر عظیم
۱۳۱۴

لہ حکی فلان کذا بوزن کذا

دیگر

حضرت مداح عالی مرتبت عالی وقار | ذی شرف نیکو سیر والا ہمم عرش احتشام
شاعر شیرین کلامی ذاکر آل رسول | آسمان مکرمت کان کرم کہف کرام
ذکر جود و فیض و احسانش نیاید در بیان | شرح علم و فضل و اوصافش نگنجد در کلام
در سخن فخر فصیحان در نسب فخر جہان | در سخا فخر سخیان در کرم فخر کرام
ذات پاکش صانہ اللہ اعتضاد ہر بشر | قدر و جاہش زادہ اللہ افتخار خاص و عام

نامرش باد احمد او حامی اش لطف رسول — جاہ و اقبالش مطیع و بخت فیروزش غلام
گفت مدح سید ابرار شاہ انس و جان — ابن زہرا نورِ چشم حضرتِ خیر الانام
ہر دو این ممدوح و مداح اند لاثانی عصر — آن امام خلق و این ملکِ معانی را امام
ای زہی فکر بلندش ای خوشا نظم رفیع — جذاشانِ بیانش مرحبا حسن کلام
بیتہای روشنش چون بیت کعبہ پُر ز نور — شعرہای عالیش چون سلک گوہر با نظام
آبروے نظم او از آبِ زمزم بیشتر — بیتہایش واجب التعظیم چون بیت الحرام
آفرین بر فکر معنی خیز این نازک خیال — مرحبا بر طبع گوہر سنج این شیرین کلام
سال تصنیفش چو پرسیدم ز ہاتف آنظیر — گفت نظمِ پاک مداح امام ابن الامام ۱۳۱۴

دیگر

ای ساقیٔ شوخ ماہ سیما — مشتاق ہون ایک جام مے کا
وہ مے دے کہ جس سے ہوش آئے — پژمردہ دلون مین جوش آئے
وہ مے دے کہ جب نشہ مین آؤن — بلبل کی طرح سے چہچہاؤن
لیکن نہ وہ مے سرور جسکا — ہو دشمنِ دین فرنگ دنیا
ہرگز نہین دخت رز کا جویا — خواہان ہون فقط مے سخن کا
لکھنی ہی ثنا کچھ اُس سخن کی — جس مین کہ ثنا ہی پنجتن کی
چھپنے کو ہی وہ کلام زیبا — مشتاق تھا جس کا اک زمانا
اُسکا یہ کلام دلربا ہی — جو منبع و معدن وفا ہی

ممدوح جہان و حید عالم — مداح حسین کشتۂ غم
عالی ہمم و فرشتہ خصلت — قدسی نفس و ملک طبیعت
یکتاے جہان و حید عالم — ذی رفعت و اکرم و مکرم
ذی شان ذی افتخار و اکمل — ذی شوکت و افضل و مفضل
ممدوح جو فخرِ دو جہان ہی — مداح بھی رشکِ شاعران ہی
شاعر ایسا فصیح و نامی — سحبان جسکی کرے غلامی
اسرر کھے اُسے سلامت — ٹرھتا رہے جاہ تا قیامت
لکھی ہی ثنا شاہ ذیشان — ہی ذکر مصائب شہیدان
یہ مدحتِ شاہ دوسرا ہی — احوال شہید کربلا ہی
مجموعۂ لاجواب ہی یہ — بیمثل ہی انتخاب ہی یہ
نادر اشعار دلربا نظم — اک شعر ہی معجزہ ہی یا نظم
دلچسپ سخن کلامِ رنگین — ہی قابل صد ہزار تحسین
کیسا زیبا کلام ہی یہ — کیسا پیارا کلام ہی یہ
گلدستۂ گلشنِ فصاحت — شیرازۂ نسخۂ بلاغت
آفت کا بیان غضب کی تحریر — مجموعۂ حال پاک شبیر
جو شعر ہی مخزن نکا ہی — لفظون مین اثر بھرا ہوا ہی
فقرون سے عیان ہی جوشش غم — بیتین ہین ہر ایک بیت ماتم

لفظون

لفظون کی نشست سے ہی اظہار — بیٹھے ہین سکوت مین عزادار
جس وقت سنا کہ طبع ہوگا — یہ دفتر بے مثال و زیبا
تاریخ کی تھی تلاش مجھکو — ہاتف نے کہا کہ اے سخنگو
بے روے الم ہی سال اُسکا — مقبول حسین نظم زیبا
۱۳۱۲ھ

دیگر

مداح ذی شرف کا کلام لطیف و پاک — بے شبہہ علم و فضل پہ اُنکے گواہ ہی
مداح کیونکہ خسروِ ملک سخن نہو — ممدوح بھی تو خسروِ عالم پناہ ہی
تحفہ ہی بس کہ آل پیمبر کے واسطے — تاریخ نذر آل رسول الٰہ ہی
۱۳۱۴ھ

دیگر

مداح ابن شیر خدا سبط مصطفے — تو ذاکرانِ ہند کا راس رئیس ہی
لکھی ہی کیا مصائب شبیر مین کتاب — بیمثل و بے بہا و فصیح و سلیس ہی
از بس پُر از لطافت و خوبی ہی یہ کلام — تاریخ بھی ذخیرۂ عقبی نفیس ہی
۱۳۱۰ھ

دیگر

گفتم از ہاتف کہ مداح حسین — کرد مدح آل در طرز نکو
رفت ذکر نظم پاکش ہر طرف — شہرۂ اشعار او شد چار سو
از پے تاریخ آن نظم لطیف — گفت ہاتف آفرین بر ذہن او
۱۳۰۵ھ

دیگر

چو مداح نبوشت مدح حسین
کہ باشد سبب از پئے مغفرت
پئے سال سمت نوشتم نظیر
زہے بے بہا توشۂ آخرت
۱۹۵۴ سمت

دیگر

تصنیف پاک حضرت مداح ذی وقار
ہر کس شنید از دل و جان مرحبا بگفت
طبع نظیر زار پئے سال نظم او
ذکر جناب آل رسول ہدا بگفت
۱۳۱۴ھ

دیگر

ہی بے نظیر حضرت مداح کا سخن
واللہ کیا زبان فصیح و بلیغ ہی
گر ای نظیر ہی سنہ تصنیف کی تلاش
لکھدیجیے بیان بلیغ و فصیح ہی
۱۳۱۴ھ

دیگر

نظم مداح ابن شیر خدا
آنکہ مثلش بود بہ خلق محال
فکر کردم چو بہر تاریخش
گفت دل بے بہا چراغ کمال
۱۳۱۵ھ

دیگر

ای زہی تصنیف مداح حسین ابن علی
آنکہ نبوشت از برائے نذر شاہ دوسرا
بہر سال نظم او طبع نظیر از روے جد
گفت زیبا ارمغان یا ارمغان بے بہا
۱۳۱۲ + ۳ ۱۳۱۲ + ۳

دیگر

مرحبا حضرت مداح کہ تصنیف وے ست
قمر چرخ فصاحت کہ در معدن فیض
گفتم از ہاتف غیبی پئے سال نظمش
گفت از روے جوابم کہ زہی گلشن فیض
۱۳۱۲ + ۳

گفتم الحال سن عیسوی مطلوب ست | گفت زیبا و قریب گهر مخزن تنسیق
۱۸۹۷ء

دیگر

مرحبا دفتر مداح حسین ابن علی | آنکه بے شبهه بود روح سخن جان کلام
گفتم از هاتف غیبی چو پئے تاریخش | گفت از روے ادب شمع شبستان کلام
۱۳۱۴ + ۱
گفتم الحال بگوئی سن ست۔ گفته | صاف پر نور و ضیای مه تابان کلام
۱۹۵۴ عیسوی

دیگر

مداح نے لکھا ہی عجب ذکر شاہ دین | کیا فکر کیا طبیعت موزون ہی مرحبا
جسدم سنا نظیر کہ چھپنے کو ہی یہ نظم | مجھکو خیال قطعۂ تاریخ کا ہوا
ہاتف نے مجھکو با دل محزون صدا یہ دی | لکھدیجے حال کشتۂ صحراے کربلا
۱۳۰۸ + ۷
سال محمدی کی جو تم کو تلاش ہی | لکھدو کہ حال کشتۂ صحراے کربلا
۱۳۲۶

دیگر

عجب میرے قبلہ کی طبع رسا ہی | کہ دھوم اُنکی تصنیف کی جا بجا ہی
غضب کی فصاحت ہی شعر و سخن میں اُنکے | عجب وضع تحریر و طرزِ ادا ہی
کہیں حال ضربِ شجاعان رستم ہی | کہیں ذکر مقتول تیغ جفا ہی
مجھے فکر تھی اِسکی تاریخ لکھوں | کہ یہ باعثِ اجر و زادِ جزا ہی
کہی با سر جد یہ ہاتف نے تاریخ | یہ حالِ غم کشتۂ نینوا ہی
۱۹۵۱ + ۳ عیسوی

دیگر

حضرت مداح چون این دفتر بتمثیل گفت
بہرِ تحصیلِ ثوابات و ثوابِ اُخروی

خواستم از ہاتفی سالِ دسنِ تصنیفِ او
گفت ہاتف سالِ شان گویم بطرزِ بس نوی

بے نظیر و بے عدیلی سالِ نظمش ہجریست
سالِ فصلی ۔ بے نظیر و بی عدیل ایست ازی

۱۳۱۴ھ ۱۳۰۴ف

باز بے مثل ست و نادر سالِ نظمِ پاک او
بے نظیری بے عدیل و بیمثال ست عیسوی

۱۳۰۴ف ۱۸۹۷ع

دیگر

غزادار شیر مداح ذیجاہ
فلک بارگاہی امیری کبیری

عزیز جہان افتخار عزیزان
خداوند ہندوستان را شیری

انوشیروان عدل جم اقتدارے
سکندر وقاری فریدون سریرے

غریبان محتاج را چارہ سازی
ضعیفان مجبور را دستگیرے

دعا گویش از دل چہ شیخ و چہ شابی
ہوا خواہش از جان چہ برنا چہ پیرے

کتابے عجب پُر ضیاے رقم کرد
کہ چرخ سخن راست مہری منیرے

دم فکر تاریخ ہاتف بہ من گفت
نظیرے بگو نسخۂ بے نظیرے

۱۸۹۷ع

دیگر

خان بہادر کہ وقت فکر سخن
مدح سبط رسول داور گفت

ہر چہ گفتا بعون رب مجید
بے بہا بے نظیر بہتر گفت

چون کتاب مصائب شبیر
از پئے ذاکران سرور گفت

سال تاریخ او نظیر حقیر
بے بدل بے مثال دفتر گفت

۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ نتیجۂ طبع سلیم و ذہن مستقیم جناب سید محمد ابراہیم صاحب رضوی غوثنوی ہمشیر زادۂ جناب چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم و حضرت مداح مدظلہ

لکھی ہمارے قبلہ و کعبہ نے کیا کتاب — جو چشم دل کے واسطے نسخہ ہی نور کا
یا بے عدیل ہی یہ وسیلہ پئے نجات — یا بے بدل علاج ہی عفوِ قصور کا
جو شعر ہی لطیف ہی جو لفظ انتخاب — کیونکر نہ اسپہ صاد ہو ہر ذی شعور کا
مضمون پر ضیا کی صفائی کو دیکھکر — جلوہ مری نگاہ مین ہی شمع طور کا
ہاتف ستارہا ہی نوید از سرِ طرب — مقبول آل پاک ہی ہدیہ حضور کا

۹ + ۱۳۰۶ھ

دیگر

سلام و خمسہ بذکر امام تشنہ دہن — پئے ثواب چو مداح خوش نمود رقم
برائے سال تمامش بدل چو ابراہیم — نمود غور و تامل و فکرہائے اتم
بگفت ہاتف غیبی زمن بہ نوک زبان — کہ ہست سال زہجری کلید باغ ارم

۹ + ۱۳۰۸ھ

دیگر

واہ وا کیا جناب قبلہ نے — نسخۂ غم لکھا ہی قابل داد
اس سے بہتر زمین کو کی تاریخ — سخن منتخب پہ لکھدو صیاد

۹۵ ۱۸۰۲ + ۹۵

قطعات تاریخ نتیجۂ ذہن رسا و طبع گوہر زا جناب سید محمد امیر صاحب

رضوی خلف رشید جناب سید فضل حسین صاحب متحروی

مداحِ حسین ابن حیدر — نبوشت کتابِ پاک و اطہر
در ذکرِ شہید راہ باری — مقتول ز جورِ قومِ ناری
ہر کس کہ لطیف نظمِ آن دید — از جان و دلش بسی پسندید
میداشت امیرِ پیچ و تابے — بہرِ تاریخِ این کتابے
فکرِ سنِ ہندوی چو نبود — ناگاہ بیافت دُرِّ مقصود
ہاتف ز سرِّش بگفت معقول — از فضلِ حسین گشتہ مقبول
۱۳۱۵ + ۱۹۴۹ = ۵ سمت

دیگر

مداح چو ذکرِ آل فرمود — در نظمم کہ پایہ اش بلند ست
فرمود سروش سالِ نظمش — منظومِ لطیف دل پسند ست
۱۳۱۵ ف

دیگر

فرمود بہ من چو قبلۂ من — کین گوہرِ مدحِ آلِ سفتم
بیساختہ بہرِ سالِ نظمش — سہ بار صد آفرین بگفتم
۴۳۵ + ۳ ف

دیگر

صاحبِ جاہ حضرتِ مداح — کر چکے ختم جب بیاضِ سلام
اور مد نظر ہوا کہ چھپے — تاکہ ہون فیضیاب خاص و عام
سالِ تصنیف امیر نے لکھا — انتخابِ لطیف ہی یہ کلام
۱۳۰۴ ف

تعلیقات

قطعات تاریخ غذب البیان شیرین زبان جناب محمد عبدالرحمان خان صاحب المتخلص بہ نیر والمخاطب بہ خانصاحب وکیل عدالت رہلی ضلع ساگر شاگرد حضرت یاس

قبلہ و کعبہ نے جو کی محنت — حق تعالیٰ اُسے کرے مقبول
اپنے اجداد کی ثنا خوانی — آپ نے کی ہی واہ کیا معقول
خُلق سے تو مطیع تھی دُنیا — کیا عقبیٰ کو اِس طرح سے حصول
فکر تاریخ جب ہوئی نیر — ہوئی امداد غیب آکے شمول
سُنکے اُسکو عدو ہوا بیدل — وصفِ آلِ رسول نعت رسول

۱۳۱۹ — ۴

دیگر

نبی کی آل کی حضرت نے کی ثنا نیر — خدا سے پائینگے ثمرہ یہ اِس ریاضت کا
بیان کی ہی جہان آل پاک کی جرأت — ملائکہ کو کیا ہی مقر شجاعت کا
نظر سے گر گئی سب کے سخاوت حاتم — بیان کیا ہی جو شمہ کہین سخاوت کا
نکالے ڈھونڈھکے کیا کیا جواہر مضمون — ہر ایک شعر کو دریا کیا فصاحت کا
یہ وہ کلام ہی مشکل ہی جسکا مثل و نظیر — کہ جسنے دیکھا وہ قائل ہوا ذکاوت کا
سخنوروں کے کلامون مین ہی شریف کلام — کہ ذات آپ کی مجموعہ ہی شرافت کا
ملا ہی تمغہ ہندوستان سے وہ درجہ — کہ ڈنکا بجتا ہی شہرونمین اِنکی عزت کا
کلکٹری کے بین عہدے پہ آپکے فرزند — صلہ ملا ہی یہ سلطان سے حسن خدمت کا

ہوا یہ شوق مجھے بھی کہ لکھون مین تاریخ — لکھا جواب نے گلدستہ وصف عترت کا
سنائی ہاتف غیبی نے عیسوی تاریخ — قبالہ نادر ہی واہ باغ جنت کا
۱۸۹۷ء

دیگر

سید اولاد حسین نیکذات — جو کہ ہین عالی نسب والا حسب
خوش رکھے اُنکو خداوند کریم — کوئی دنیا کا نہ ہو رنج و تعب
منکسر ایسے کہ سب سے جھکتے ہین — ہی یہی اُنکی ترقی کا سبب
کچھ سلام و منقبت فرمائے ہین — مدح کا ہی شوق اُنکو روز و شب
ایک گلدستہ مرتب کردیا — نظم ہین عالی مضامین جسمین سب
لکھدے تیرسال ترتیب اسطرح — مدح لکھی پاک عترت کی عجب
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ سخن فہم و سخن سنج جناب منشی محمد عبد الحق صاحب اسسٹنٹ سٹلمینٹ افیسر ضلع سیونی چھپارہ ملک متوسط

ذی ہمم خان بہادر ڈپٹی اولاد حسین — نیک نیت جامع اخلاق والا دستگاہ
اختر برج نجابت گوہر درج شرف — معدن علم و فراست صاحب تمکین و جاہ
حق پسند و حق رس و ہم کار و ان و کار کن — کون ہی اُنکے سوا سرکار کا یون خیر خواہ
اُنکی ماتحتی مین بارہ سال سے ہی یہ حقیر — وہ سدا لطف و کرم کی مجھپہ رکھتے ہین نگاہ
فیض ہی ذرہ کو حاصل جسطرح خورشید سے — مجھکو وہ نسبت ہی اُنکی ذات سے بے اشتباہ
کیا لکھون اُنکی ثنا عاجز ہی اسمین میری عقل — وہ ہمیشہ خوش رہین ہی یہ دعا شام و پگاہ

لکھا مجموعہ اُنھوں نے یہ سلاموں کا عجیب — آخرت کے ہی سفر کو جو بلاشک زادِ راہ
کیا کلام شستہ و پاکیزہ و بمثل ہی — ہی خلوص الفتِ آلِ نبی پر جو گواہ
عیسوی سن لکھا عبدالحق نے از روئے ادب — یہ ذخیرہ واسطے عقبیٰ کے کیا اچھا ہی واہ
۱۸۹۶ + ۱

قطعات تاریخ از صاحبِ ذہن وذکا و طبع رسا جناب بہن جی مینجرجی صاحب اسسٹنٹ سٹلمنٹ آفیسر ضلع سیونی ملک متوسط

زور رقم مداح چون اکثر سلام و خمسہا — باکمالِ حسن و خوبی نیز باطرزِ عجیب
جملہ احباب و اغراقطعۂ تاریخ سال — اندر بنمودند و آوردند پیش ان لبیب
با مصنف چون تعلق دارم اندر بند و بست — اینکہ ما باشیم نائب او بود جائے نیب
یافتم ازبس چو خود را مورد الطاف او — آرزویم بُد گذارم ہدیہ پیش آن حبیب
زین سبب بہمن یزدان خواست سال زرد جرد — تا مثالِ دیگران او را بود شرف نصیب
تا گہان ارشاد شد از درگہہ ہر مزمرا — از سرِ حیرت بگو تاریخ احوال غریب
۱۳۵۸ + ۸ یزدجردی

دیگر

صاحب جاہ حضرتِ مداح — آسمان بارگاہ عرش مقام
کر چکے جب رقم بفضل الٰہ — حال سبط رسولِ تشنہ کام
مین نے اُسدم کہا بصد منت — ہاتفِ غیب سے یہ بعد سلام
تو تو واقف ہی میرے محسن ہین — سید نیک نام نیک انجام
اُنکی تصنیف پاک کی تاریخ — سب کہین اور مین رہون ناکام

ہاتفِ غیب نے کہا ہان ہان — نہ خفا ہو زبان کو اپنی تھام
مجھ سے ناحق تجھے گلہ کیون ہی — مجھکو کرتا ہی کیون عبث بدنام
کی کبھی تو نے خواہش تائید — قطعہ کوئی کبھی کیا ارقام
مین تو خود خیر خواہ اُسکا ہون — جو ہی مداح سبط خیر انام
خان بہادر مشیر قیصر ہند — منصف و خوش بیان و خوش فرجام
لے بتاتا ہون مصرعۂ تاریخ — جس سے محظوظ ہون خواص و عوام
انتخابِ زمانہ ہی مداح — انتخابِ کلام ہی یہ کلام

قطعات تاریخ متبجہ طبع المعی بوذعی شیفتۂ آل نبی جناب سید باسط علی صاحب باسط مترجم محکمۂ بند و بست ضلع سیونی چھپارہ ملک متوسط خلف الصدق جناب سید فضل حسین صاحب متحروی

اُنچہ مداح با حوال شہ ذیشان گفت — حق ہمین ست چہ خوش گفت چہ خوش عنوان گفت
بہر تاریخ چو من فکر نمودم باسط — سن ہجریش دل من گہر غلطان گفت

۱۳۱۵ھ

دیگر

مرتب شد چو این مجموعہ الحق — کزو بہتر ندیدم در زمانے
ز مداح نبی و آل پاکش — بذکر سید تشنہ دہانے
نمودہ فکر باسط بہر سالش — فلک گفتہ بگو پر غم بیانے

۱۳۱۵ھ

دیگر

سید عالی نسب کو ہست مداح حسین
عاشق آلِ عبا شیدائے نام پنجتن

کرد چون تصنیف تضمین و سلام پر بکا
در عزائے سبط احمد سید گلگون کفن

فکر تاریخش چو شد بشنید باسط این ندا
بے سر اندیشہ گو ذکر شہید بیوطن

۱۳۱۶-۱ھ

دیگر

باسط علی ز فضل حسین ست سرفراز
او غور و فکر کرد درین باب صبح و شام

تا گہ فتاد در کفِ او گوہر مراد
او بے بہا ز عقد ثریا ست لا کلام

پیشم گذاشت مادہ بہر کتاب من
مطبوع طبع خاص و پسندیدۂ انام

ہاتف ز روے زائچہ فرمود اینچنین
تاریخ وسال ست خوشا سال اختتام

۱۳۰۸ھ

دیگر

چو مداح ذبیح راہ خالق
نوشتہ نظم خوش بہتر ز بہتر

بذکرِ ماتمِ شاہ شہیدان
حسین ابن علی سبطِ پیمبر

پئے تاریخ فصلی اش بصد عجز
دعا باسط نمود از رب اکبر

چنین القابہ شد از روے الہام
پناہِ آفتاب روز محشر

۱۳۱۶ھ

دیگر

بیا ساقیا ہان بیا ہان بیا
بیا با مئے پر تگال سخن

بیا و بیار و بجامم بریز
ازان می کہ باشد زلال سخن

کہ تا در نشاطش فرامش کنم
ملالِ جہان و خیال سخن

از تصنیف نواب سید مظفر حسین صاحب مرحوم والد ماجد سید غلام حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

که تا در نشاطش سرائیم مدح — ازان خسرو بے همال سخن
که مداح پیغمبر و آل اوست — که از و یست جاه و جلال سخن
چو او شهسوارے نیامد پدید — بدوران ما در مجال سخن
زهے یوسف مصر معنی که شد — ز لطفش جوان پیر زال سخن
زهے آفتابی که از مهر آن — شده بدر کامل هلال سخن
زهے کاشف مشکلات فنون — که ممکن شد از وی مجال سخن
چو از غایت لطف و فضل و کرم — توجه نموده بحال سخن
باندک زمانے مرتب نمود — چنین نسخهٔ بے مثال سخن
تو گوئی بیارا سته حجله — سپئے نو عروس جمال سخن
شده بے سر جهد تاریخ آن — زهے آفتاب کمال سخن
۱۳۰۷ + ۳
شده بے سر جهد تاریخ آن — خهے آفتاب کمال سخن
۱۹۰۰ + ۳
بگفته سروش بجان سال آن — خهے آفتاب کمال سخن
۱۹۰۰ + ۵۴ سمت
دلم سال فرمود از روے حق — زهے آفتاب کمال سخن
۱۳۰۷ + ۸

دیگر

زهے مجموعهٔ رنگین بیانے — که زیبد گفتنش بستان مداح
معطر شد دماغ اهل عالم — ز خوشبوے گل ریحان مداح
سن هندی سروشی با تبسم گفت — بجو از نظم عطر افشان مداح
۱۲۰۰ + ۵۴ سمت ۱۲۰۰

دیگر

جنابِ خان بہادر رئیس والا شان — کہ فضلِ حق سے جو رتبے مین ہین مفخر ہند
خلیق و باذل و فیاض و قدر دان ہنر — ہی بیمثال جہان مین یہ فیض گستر ہند
اُنھون نے کیا ہی یہ مجموعۂ سلام لکھا — زہے کلام سخندانِ نکتہ پرور ہند
کلام خان بہادر مشیر قیصر سے — مسیحی سال بلا جد ہی اہی سخنور ہند
یہ سال بکرمی باسط ہی بے سر طاہات — کلام خان بہادر مشیر قیصر ہند
۱۹۰۴ء — ۹ — ۱۹۶۳ ستمبر

دیگر

چو مداح سرکارِ سبطِ رسول — امامِ امم سید نامدار
مرتب نمودہ کتابے عجیب — بذکرِ غمِ سرورِ بیدیار
پئے سال ترتیب باسط علی — خیالی بدل داشت لیل و نہار
باد ہاتفی گفت از روے حق — بگو نظم سرکار عالی وقار
۱۸۸۹-۸-۸ء

قطعات تاریخ شاعر شیرین سخن ذاکر جناب پنجتن جناب سید عباس علی صاحب جعفری المتخلص بہ فرد آلہ آبادی

فرد ہ باد از من زار بہ والا گہران — گوہرِ پاک برون آمدہ از کانِ سخن
ہان نہ بینند بہ دُرِ عدن و لعل یمن — ہان بہ بینند باین لعل بدخشان سخن
ہان زجانش عوض آرند کہ من می آرم — یوسفی بر سر بازار ز کنعانِ سخن
ہان مرتب شدہ مجموعۂ مداح امام — آنکہ از نسبتش افزود چنین شانِ سخن

تا ن بہ بینند و بہ سنجند و بگویند کہ بود
پیش ازین ہم بجہان این سر و سامان سخن

سال آن فرد بسمت پئے نذر سرکار
گفت دل روح سخن مصحف ایمان سخن
۱۹۵۴ سمت

دیگر

دیکھا ہنے جو یہ نیا گلشن
یعنے مداح کا ریاض سخن

گلِ مضمون سے تختۂ قرطاس
باغ فردوس پر ہی چشمک زن

فکر تاریخ کی ہوئی جو زیاد
ہو گئی فرد طبع کو اُلجھن

کہ سرِ آسمان سے آئی ندا
مہر و مہ کی طرح رہے روشن
۱۳۱۴ + ۱ ھ

دیگر

چو مداح سرور نوشت این کتاب
بذکرِ حسین علیہ السلام

پئے سال طبعش رقم کرد فرد
بیاضِ پئے ذاکرین امام
۱۹۹۸ ع

قطعات تاریخ نتیجۂ فکر ذاکرِ جناب سید الشہداء وزائر خامس آل عبا جناب شیخ رضا حسین صاحب سونی پتی ضلع دہلی

عجب مداح نظم جان فزا گفت
بذکر بادشاہِ انس و ہم جان

زروے بسملہ سال تمامش
رضا گفتہ بہار باغ ایمان
۱۳۱۳ + ۲ ھ

دیگر

سیدِ پاک ذات و نیک نہاد
یعنی مداح بادشاہ انام

کرد تحریر در غمِ شبیر
خمسہ ہائے غریب و نیز سلام

ہر کہ بشنید گفت در وصفش | ہست لاریب پاک صاف کلام
از رضا سال ہاتف غیبی | گفت - افسانۂ غم و آلام
۱۳۱۵ھ

دیگر

اولاد حسین رفیع ہم کہ عدیلش نیست بخلق دگر | خوش گفت وسلام خمسہ بسی در وصف امام جن و بشر
حقا کہ کتابی خوب بود مقبول دلِ ہر اہل بصر | تاریخ بگفت سرخوش چنین رضا نذر حسین گہر
۱۳۱۵ھ

دیگر

حضرت مداح نے جسدم رقم کی یہ کتاب | مندرج ہی جسمین حالِ خسرو دنیا و دین
دیکھکر اُسکو رضا مین نے کہی تاریخ یہ | ہدیۂ مداح زیبا ہی یہ بہر ذاکرین
۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ چکیدۂ قلم اعجاز رقم سید ظہور حسین صاحب تقوی واسطی امر وہوی خلف الصدق جناب سید سردار علی صاحب مرحوم واہلکار کمشنری جبل پور

خوشا نظم مداح رطب اللسانی | کہ لبہا بہم بستہ عذب مقالش
چو شد فکر تاریخ فرمود ہاتف | بحار غم آل پاک ست سالش
۱۳۱۵ھ

دیگر

جناب خان بہادر فرید عصر و وحید | کہ حل نمودہ بطبعش ہمہ مقاصد نظم
بذکر آل محمد چو این کتاب نوشت | ز فخر روح امین شد باو مساعد نظم
محال ہست کہ در معرض بیان آید | ز من محامد مداح یا محامد نظم

ظہورِ فکر نمودم چو بہرِ تاریخش | برائے سالِ بگفتہ دلم ہی شاید نظم
۱۳۱۱ھ

دیگر

نظمِ مقبول چو مداح نوشت | عاشقِ ابنِ علی آلِ نبی
ہاتفی با دلِ شاداں تاریخ | گفت منظورِ جنابِ مہدی
۱۳۱۱ھ + ۴

قطعاتِ تاریخ طبعزاد صاحبِ ذہن و قاد جناب سید اصغر حسین صاحب نقوی واسطی امروہوی خلف الصدق جناب سید سردار علی صاحب مرحوم و اہلکار بندوبست

لکھا ہی جو مجموعہ مداح نے | سلام و مخمس کا با صد صفا
لطافت پہ مضمون کے گر ہو نظر | تر و تازگی ہین ہی جنت فضا
بہ تفصیل و تصریح تحریر ہی | جو دشتِ بلا کا تھا سب ماجرا
روایت صحیحہ ہی اسمین رقم | مطابق حدیثون کے سب ہی لکھا
رقم ہی وہ احوالِ آلِ نبی | رقم ہی وہ حالِ شہیدِ جفا
کہ سنکر جسے پارہ پارہ ہو دل | نکل آئے منہ سے جگر بر بلا
گنہ کے مرض کو یہ اکسیر ہی | عوارض کو عصیان کے ہی کیمیا
ہوئی فکرِ تاریخ کی جو مجھے | تو ہاتف کی آئی فلک سے ندا
کہ اصغر زروے بشارت کہو | یہ نسخہ گنہ کے مرض کا لکھا
۱۹۵۲+۲ سمت

دیگر

چو شد منظوم از مداح حال شاہ تشنہ لب
کہ باشد از غمش بر قلبہاے مومنین داغی

پے سال مسیحی فکر چون کردم بدل اصغر
زمن فرمود ہاتف سال ہا شد با فضا باغی

۱۸۹۷ء

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع سلیم و فکر مستقیم جناب سید سیادت حسین صاحب نقوی امروہوی

سُنا نظم مداح کی کیا لکھون
کلام ایسا دیکھا نہ اب تک سُنا

کہین ہمسال اِسکو تو ہی درست
کہین لاجواب اِسکو تو ہی بجا

یہ کہتے ہین وہ بھی ہی سحر حلال
ادب سے جو کہئے نہین معجزا

یہ بس مختصر اُسکی تعریف ہی
نہ ہی اور نہ ہو گا نہ ایسا سُنا

خدا کی عنایت سے حسب مراد
مرتب یہ مجموعہ جب ہو چکا

کہین اِسکی تاریخ احباب نے
کہ ہی شاعرون کا یہ ہی قاعدا

مجھے بھی ہوس اِسکی پیدا ہوئی
کہ ملجاے اچھا کوئی مادا

سُنا تھا جو ہمت کوئی گر کرے
مدد آپ کرتا ہی اُسکی خدا

بھروسا اِسی بات کا کر کے بس
نہ تھا مادہ پر ارادہ کیا

یہی فکر طائر تھی بس رات دن
اِسی دھن مین رہتا تھا صبح و مسا

مثل ہی کہ جوینده یابنده ہست
غرض ایک دن ذہن جو لڑ گیا

نہ ہاتف کی بھی ایک پھر تو سُنی
خدا جانے کیا کیا وہ کہتا رہا

سر جامِ کم شام کر کے قلم
لکھا مین نے ذکر شہید جفا

۱۳۲۳ھ

قطعات تاریخ از نتائج طبع فضیلت و کمالات دستگاہ جناب مولوی سید الطاف حسین صاحب پروفیسر عربی مہاراجہ کالج جے پور

فکر جناب خان بہادر سے اندنون
مجموعۂ سلام و مخمس ہوا نیا
تاریخ نظم کے لیے دل نے یہ رائے دی
دار السلام اسکا خوض ہو کردگار ما
۱۳۱۵ھ

دیگر

نسخۂ نو بشد بہ طبع ایدر
فکر مادح بلی چہ بہتر شد
۱۳۱۵ھ
بود در ذکر خمسۂ نجبا
لائق و اہل من تذکر شد
۱۸۹۷ء ۱۸۹۷ء

قطعہ تاریخ حکمت و خدافت مآب جناب ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب حبیب ڈاکٹر سونی چھپارہ متوطن اکبر آباد

این کتابی نوشت چون مداح
آرزوے دلش حصول آمد
زانکہ از بارگاہ ممدوحش
حکم نذرت بشد قبول آمد
سال آن ای حبیب از سر ہوش
ذکر جان و دل رسول آمد
۱۳۱۰ + ۵

قطعہ تاریخ من تصنیف جناب سید حجستہ شعار ذاکر و زائر جناب سید ابرار المعروف بہ محب حسین ساکن ضلع بجنور

غلام شبیر و شبیر ہم محب حسین
خطاب یافتہ مداح کور روز است
سلام و خمسہ چو تصنیف کرد بہر ثواب
ہمین حق ست خوشا زاد آخرت برست

۱۴ من تذکر یعقوبن حضرت یوسف صاحب اکبر آباد
۱۵ برادر حضرت یوسف صاحب
۱۶ من تذکر مصاحبان ایشان
۱۷ ایضاً
۱۸ جناب باریک اور
۱۹ بیرسٹر ایٹ لا
۲۰ بیرسٹر ہائی کورٹ
۲۱ فیاضت ہمارے
۲۲ صاحب بن ہوگا

چو فکرِ سالِ تمامش نمودم از دلِ خود
گذشت شب همه ما را باین کشاد و بست

بگوشِ من سرِ خویش گفت هاتفِ غیب
بیان فدیهٔ ذبحِ عظیم تاریخ ست

۱۸۹۲ء

قطعات تاریخ از نتائج طبع شاعرِ بے بدل و ناظمِ عدیم المثل جناب منشی محمد عیسی صاحب اہلکار محکمۂ جنگل ضلع سیونی متوطن ضلع بجنور

کتابے چون رقم فرمود مداح
بہ ذکرِ سرورِ گردون مکانے

عیان شد سالِ نظمش ای مسیحا
ز نظمِ شاعرِ طب اللسانے

۱۹۰۴ء

دیگر

ای تو مداحِ حسین و اے تو ممدوحِ همه
ایکه باشد مدحِ تو در روز بان تسبیح و ثنا

نظمِ فرمودی بذکرِ شاه زیبا نسخه
از پئی نذرِ امام و از پئی کسب ثواب

چون پئے تاریخ تصنیف جناب آمد خیال
یافتم تاریخ از تاریخ تصنیفِ جناب

۱۸۹۷ء

دیگر

چو این نسخه تشریف اتمام یافت
سیحا مرا فکرِ تاریخ بُد

بگفتا دلم بے سرِ احتمال
پئے سالِ ترتیب ترتیب شد

۱۳۱۶-۱ھ

دیگر

مداح کے کلام کی کیسا مدح ہو بھلا
یہ نظم ہے وہ نظم جو ہے افتخارِ نظم

تاریخ کی جو فکر ہوئی مجھکو اے مسیح
رضوان پکارا لکھدے گل نوبہارِ نظم

۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع روشن جناب سید خورشید علی صاحب امین

ضلع سیونی چھپارہ ملک متوسط متوطن الہ آباد

مداح نے جو مقتل شہ مین لکھی کتاب — مقبول بادشاہ دو عالم یہ نظم ہی
روتے ہین سُنکے حور و ملک انس و جن — واللہ نوحہ خیز ہی پُر غم یہ نظم ہی
بے روے جد سال یہ خورشید نے لکھا — عطرِ گلِ حدیقۂ ماتم یہ نظم ہی

۳ - ۱۹۵۷ سمت

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع گہربار سید نجستہ اطوار جناب سید محمد علی صاحب خلف الصدق سید امداد علی صاحب نمبردار رئیس قصبۂ اول ضلع متھرا و برادر حضرت مداح مدظلہ

مطبوع چو گشت این بیاض پرنور — از صدقۂ سلطان زمن با تزئین
بے روے جد ہاتف غیبی از من — سال طبعش بگفت نذر شہ دین

۳ - ۱۳۱۹ ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع فصاحت شعار بلاغت آثار اوحد الزمن سید محمد حسن ابن المرحوم ڈپٹی سید احمد حسین صاحب و برادر حضرت مداح مدظلہ رئیس قصبۂ اول ضلع متھرا

چون مرتب گشت این نادر کتاب — بہر تحصیل ثواب سرمدی
ای حسن سال تمامش ہاتفی — گفت - منظور جناب احمدی

۱۳۱۵ ھ

قطعہ تاریخ بدیع نتیجۂ افکار رفیع جناب مولوی محمد مرتضیٰ خانصاحب رئیس ضلع سیونی چھپارہ

چو مداح نبی و آل پاکش این کتابی را — پئی کسب ثواب و ہم برائے یادنامش گفت

سروش غیب بے روے جرح از مرتضی الحق | شہادت نائبہ شبیر۔ سال اختتامش گفت
۲-۱۳۱۹ھ

قطعہ تاریخ من جانب زائر جناب سید الشہدا و تعزیہ دار جناب آل عبا سید فرخ حسین صاحب المعروف بہ داروغہ جی ابن سید مردان علی صاحب مرحوم جعفری الپھرسری

کتاب باصفا بنوشت چون مداح در ماتم | پئے اظہار حال سید غمناک تاریخ ست
زردی بارک اللہ گفت فرخ سال اتمامش | کلام پر ضیا و باصفا و پاک۔ تاریخ ست
۲+۱۳۱۳ھ

قطعہ تاریخ از جناب مستطاب مستغنی عن الخطاب جناب سید تراب علی صاحب رضوی ڈپٹی کلکٹر پنشنر اخی المعظم جناب حضرت مداح مدظلہ

چونکہ غزیر من بہ نظم بہر ثواب آخرت | حال مصائب حسین سید تشنہ کام گفت
فکر چو کردم ای تراب از پئے سال آن خرد | بے سر بحث سال او۔ ذکر شہ انام گفت
۲-۱۳۱۷ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ صاحب ذہن و ذکا اوحد الکونین جناب میر سید حسین صاحب رضوی پھرسری ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی و شمالی برادر زادۂ حضرت مدظلہ

چو عم من زردے پاک اخلاص | نمودہ نظم حال شاہ ذیجاہ
پئے تاریخ اتمامش بہ ہجری | بکردم در دل خود فکر ہر گاہ
زردی وجد سید ہاتف غیب | بہ من گفتہ۔ حدیث ماتم شاہ
۲+۱۳۰۹=۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ چکیدۂ خامہ عنبر شمامہ سمی امامین سید جعفر حسین صاحب رضوی پھر سری سب جج ممالک مغربی و شمالی برادر زادۂ حضرت مداح مدظلہ

غم من چون نوشت ای جعفر	خوش کتابی بہ حال خسرو دین
قلزم مغفرت۔ بود سالش	از سنین مسیح با تمکین

۱۸۹۷ء

قطعات تاریخ طبعزاد عرفی دوران و خاقان زمان سید مرتضی حسین صاحب جعفری پھر سری وکیل عدالت مہابن ضلع متھرا

سید ذی وقار نے جب یہ لکھی کتاب غم	صاف و سلیس و بیدل خوشتر و خوب دلربا
دفتر ماتم حسین باعث آہ و شور و شین	زینت مجلس عزا ذکر شہید کربلا
تھا مین غریق بحر فکر بہر تلاش سال نظم	توشۂ عاقبت یہ ہی ہاتف غیب نے کہا

۱۳۱۴ھ

دیگر

وہ کلام لطیف نظم ہوا	جس کا شہرہ جہان مین پیہم ہی
جس کا ہر ایک مصرعہ موزون	مجلس غم کا نخل ماتم ہی
جسکی ہر بیت کے صلہ مین اگر	قصر خلد برین ملے کم ہی
جس کا ہر اک سلام با تسلیم	زینت مجلس محرم ہی
فکر تاریخ کی جو مجھکو ہوئی	کہا ہاتف نے نیر غم ہی

۱۳۱۵ھ

دیگر

واہ کیا خوب لکھی مدح ریاض زہرا | نظم گلریز مین لو گلشن جنت پھولا
فکر تاریخ ہوئی مجھکو تو بولا رضوان | کیون نہین کہتا گلستان شہادت پھولا
۱۳۱۵

دیگر

جناب سید اولاد حسین ذاکر و مداح | وحید عصر و یکتاے زمان و خاصۂ یزدان
براے اکتساب اجر این کار نکو کردہ | رقم زد نظم نادر در غراے سرور ذیشان
بفکر مدحت مداح ممدوح جہان بودم | دلم در سال نظمش گفت یکتاے سخن سنجان
۱۳۱۵

قطعات تاریخ از تصنیفات شاعر ذکی و ماہر فن شاعری جناب سید ذاکر حسین صاحب جعفری پسر سری برادر حضرت مداح مدظلہ

قبلۂ من سید اولاد حسین | خان ذیشان قدوۂ ارباب دین
نخل بستان شہنشاہ نجف | سرو گلزار امام ہشتمین
عالم و فاضل فقیہ و متقی | مقتدای اتقیای اہل دین
از سخایش اہل دنیا مستفیض | وز کلامش مستفید ارباب دین
جمع فرمودہ کلام نظم خویش | بہر نفع ذاکرین و مومنین
اقتباسش جملہ زایات و حدیث | وز کلام سالکان راہ دین
جذاب نظم و لطیف و معجزش | لفظ لفظش سبحۂ دُرِ ثمین
بہر سالش ذاکر از رے داد ب | گفت مدح آل خیر المرسلین
۱۳۱۴

دیگر

خان بہادر قبلہ و کعبہ — غربا پرور خیر مجتبم
سرورِ ریاضِ شاہِ ولایت — نورِ نگاہ سید عالم
عالم و فاضل فخر اماثل — سید باذل غیرتِ حاتم
راکع و ساجد فخر اماجد — عابد و زاہد قایم و صایم
جملہ کلامِ نظمِ معجز — گفتہ خود فرمودہ فراہم
نعت پیمبر خاصہ داور — صلی اللہ علیہ وسلم
مدحتِ حیدر ساقی کوثر — خواجہ قنبر افسرِ عالم
ذکر مصائب حسال نوائب — سید شہدا شاہِ دو عالم
ذاکر از پے سال ختمش — گفت - جدید بیاض ماتم
۱۳۱۵ھ

دیگر

جناب قبلہ ام خانِ بہادر — معینش باد ہر دم فضل یزدان
ز اولاد حسین اولاد حسین ست — گلِ باغِ جناب شاہ مردان
محب احمد و زہرا و حیدر — فدائے نام حسنین از دل و جان
فصیحی منشیِ جادو نگارے — بلیغی نکتہ پردازی سخندان
خہی گلہائے نظمِ روح پرور — فدائے حرف حرفش صد گلستان
ز نظمِ شان فحمل نظمِ نظامی — ز نشرش نثر شرمندہ گشت بیجان
کنون از گفتہ خود جمع فرمود — کلام ذکر سلطان شہیدان

بگو ذاکر به یک مصرعه دو تاریخ | خوشا نظم عقاید خان و یشان ۱۸۹۷ء

دیگر

قبله و کعبه سید ذیجاه | تا مرش باد خالق عالم
جمع نمود چون کلام خود | مدحت آل سید اکرم
ذاکر از بهر سال تاریخش | شرح حال بشتیبان گفتم ۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ نتیجۂ طبع سلیم و ذہن مستقیم جناب سید آل محمد صاحب جعفری پیرسری سب رجسٹرار ملک متوسط تحصیل مونگیلی ضلع بلاس پور

مداح پاک آلِ محمد چو از خلوص | تیار کرد زاد سبیل رہِ مآل
یعنی نمود نظم مصائب بجد و کد | طوریکہ نیست در صفتش جائے قیل و قال
این بندۂ حقیر کہ آل محمد ست | در دل نمود فکر پئے سال این مقال
الحق شنیدم از سرِ الہام این ندا | نورِ بیاض مہر بگو از برای سال ۱۳۱۴ + ۱ ھ

دیگر

اسدری نظم حضرت مداح خوش بیان | روشن ہے جس سے بدر کی صورت کمال نظم
سب کی نظر سے گر گیا نور و فروغ مہر | دیکھا ہے جبسے جلوۂ حسن و جمال نظم
ہاتف نے دی صدا یہ وہیں بے سرِ الم | لکھ دفتر فصاحت مداح سال نظم ۱۳۱۶ - ۱ ھ

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر ذاکر سلطانِ زمن جناب سید صدیق الحسن صاحب

بودن کلام خالی از طوق بشر بلکه در احاطهٔ قدرت قضا و قدر ست کما قال بعض الاعیان من مهرة فن المعانی والبیان چه عجب که این کلام بلاغت نظام که قربة الی الله تعالے برائے بکاء و ابکاء در عزائے جناب مظلوم کربلا روحی له الفدا از فکر جناب مصنف دام اقباله و اجلاله ظهور کرده بالطاف احدے و عنایات سرمدی مقبول طبائع خاص و عام گردد اللهم اجزه عن مساعیه الجمیلة و افکاره الرشیقة النبیلة خیر الجزاء بحرمة اشرف الانبیآء و اوصیآئه خیر الاوصیآء و قلت فی تاریخه

جناب میر اولاد حسین آن اوحد العالم — که اقبال و حشم باشد برایش چاکر اوفی

رباعی و سلام و خمسه از طبع رسا گفته — که هست او عاشق سبط پیمبر شیعهٔ مولا

تعالی الله عجب نظمی که از نور مضامینش — درخشد صفحه چون رخسار حور جنت المأوی

اگر گوهر شناس فکر از عین الیقین بیند — برآید حرف حرفش در صفا چون لولوی لالا

دل مومن اگر با چشم ایمان بنگرد سویش — بیابد موج طوفان بکا و تلزم ابکا

چرا مداح را باشد نه فخر همچو مداحے — که در جنت بهر بیتے دهد بیتے خدا اورا

چنین عالی مضامین از کجا گل کرد حیرانم — قلم دارد مگر از سدره یا از شجرهٔ طوبی

ازان قوت که از استاد جبریل امین یابد — روا باشد که گر الهام خوانم نظم پاکش را

سلیم از بهر سال جمع این تصنیف شد مصرع — رباعی هم سلام و خمسه از مداح دین زیبا

۱۳۱۵

تقریظ نتیجهٔ طبع جناب حکیم الحکما ارسطو زمان بقراط دوران جناب

ابو محمد میر آل رضا المدعو بالسید محمد اسمعیل صاحب تخلص بہ سالک اثنا عشری طبیب علویخانی ابن المطبب العلامہ سید محمد جعفر حسین صاحب کاشف شیرازی نسلاً لکھنوی مولداً بانس بریلی مسکناً کہ از ہر فقرہ اش سال تصنیف پیدا است

تعریف رکیہ مصنف حدید و مصنف جدید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ التَّوَّابِ الْمُجِیْدِ شروع میکنم بنام ایزدیکہ رحمان رحیم و بسیار توبہ قبول کنندہ و بزرگ ست	۱۳۱۵ سنہ ہجری
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْعَزِیْزِ اللَّطِیْفِ الْجَمِیْلِ الْحَلِیْمِ حمد بیقیاس و بیحد سپاس مر ایزدیرا کہ رحمان و رحیم و عزیز و لطیف و جمیل و حلیم ست	۱۳۱۵ سنہ ہجری
وَھُوَ الْخَالِقُ وَالْمُحْسِنُ الْمُعْطِیُ الْعَلِیْمُ و او پیدا کنندہ و احسان کنندہ و عطا کنندہ و علیم ست	۱۳۱۵ سنہ ہجری
نَظَّامُہٗ بِلَالِیْ الْاَعْیَانِ جَمِیْلٌ نظم او بالالی اعیان کہ تمام موجودات ست صاحب جمال	۱۳۱۵ سنہ ہجری
وَنَثْرُہٗ بِجَوَاھِرِ الْعُقُوْلِ وَجِیْہٌ جَلِیْلٌ و نثر او بجواہر عقول استوار و صاحب جلال	۱۳۱۵ سنہ ہجری
یَا بَارِیُٔ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ای پیدا کنندہ عوالم دنیا از خاک صاحب بزرگی و اکرام	۱۳۱۵ سنہ ہجری
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُحْسِنِ وَاٰلِہِ الْفَخَامِ رحمت کاملہ نازل کن بر محمد کہ احسان کنندہ ہ آل او کہ عظیم المقام اند	۱۳۱۵ سنہ ہجری
وَاَسْبَاطِھِمُ الَّذِیْنَ وُجُوْہُ بَیَانِھِمْ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ عَلِیٍّ و بر اسباط آنانکہ علل ظہور آنہا در دنیا بآل محمد و آل علی ست	۱۳۱۵ سنہ ہجری
وَاَحْفَادِھِمُ الْمُقْتَنِیْنَ بِاٰلِ حَسَنٍ وَاٰلِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ و بر احفاد آنانکہ سرمایہ کردہ شدہ انہمو در دنیا بآل حسن و بآل حسین ابن علی	۱۳۱۵ سنہ ہجری
وَعَلَی الْمَنْسُوْبِیْنَ ھُمُ الْمُمَرَّدِیْنَ بِاٰلِ جَعْفَرٍ وَاٰلِ مُوْسٰی و بر آنانکہ ہمان منسوب اند نسبت درخشندہ و تابندہ بآل جعفر و آل موسی	۱۳۱۵ سنہ ہجری
وَعَلَی الْمَاجِلِیْنَ بِاٰلِ رِضَا و بر کسانیکہ زندگانی یافتہ اند بجہت بودن آنہا آل رضا	۱۳۱۵ سنہ ہجری
وَالْمَجْلِیْنَ الْمُسْعَدِیْنَ مِنْھُمْ بِاٰلِ تَقِیٍّ وَاٰلِ نَقِیٍّ و بر آنانکہ آراستہ شدہ اند باخلاق حسنہ و سعادت یاب اند بآل تقی و آل نقی	۱۳۱۵ سنہ ہجری

وَالْمُتَوَسِّلِیْنَ الْمُوَالِحِیْنَ بِآلِ حَسَنِ عَسْکَرِیِّ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و ہمہ آنانکہ توسل جویند و در آمدہ آنہا در بودن آنہا آل حسن عسکری

هٰؤُلَاءِ الْهُدَاةُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَوْلَادُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
ابن ہمہ ہادیان راہ خدا رحمت خدا بر آنہا اولاد حسین علیہ السلام اند

وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهِمُ النُّجَبِ الْاَتْقِيَاءِ الْكِرَامِ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و سلامتی نازل کن سلامتی کامل بر اصحاب آنہا کہ نجیب و متقی و صاحب اکرام اند

پس از طے مراحل اطیب تحمید و تمجید - و قطع منازل طریقہ اکمل توصیف ۱۳۱۵ھ
و نصب دلایل وصیلہ احب تعریف نیف - نوید قاصد راہ مستقیم ۱۳۱۵ھ
قصد منازل تصید مدحت آل نبی ملیح قویم - و مژدہ ترقی نصب مدارج پایہ سنیہ ۱۳۱۵ھ
عروج معارج حمد و ثناے آل طیب و پاکیزہ - و خوش آہنگ عندلیب چمن نیاز ۱۳۱۵ھ
ز مزمہ پرداز مدحت رسول ایزد آگاہ عالم نواز - سرود دلرباطوطی سدرۂ منتہی ۱۳۱۵ھ
آوازہ زاکیہ مدح ثناہاے حبیب خدا - فطوبے مداحین عترت ہادیہ ۱۳۱۵ھ
و زنفی بموالفین ذریۂ بیہ طیبہ - و از ایشان ست درین آوان مطیہ امان ۱۳۱۵ھ
مداحی خلیفۃ الاہ برحق امام زمان - بلبل صد آہنگ ایم نواز بوستان مدحت ۱۳۱۵ھ
طوطی سحر بیان دیادگار اہل چمن فصاحت - قمری صاو سرو آزاد چمن نکتہ دانی ۱۳۱۵ھ
کبک نازک خرام صحن و ہاج حسن بیانی - سیاح عجایب مطوی امواج بحر محیط سخندانی ۱۳۱۵ھ
سیاح جید سیر عوالم منصوصات زباندانی - شاعر زکی و شیرین مقال ۱۳۱۵ھ
ناظم و ہاج لآلی کلام آسودہ مآل - شرف آوازہ مداحان سوالف روزگار ۱۳۱۵ھ
ہمچو طیب مداح فرزدق تمیمی نامدار - و مدیح سامی و ماہر مقبل والاتبار ۱۳۱۵ھ
و مبدر ستودہ مآل اسماعیل حمیری یادگار - و چون دعبل خزاعی عالی مقدار ۱۳۱۵ھ

وحسان ابن ثابت اجود کار - سرو گرد اند آرام گاه با نها کردگار - چه جاکه اینها بهد احسان ائمه
نام شاعر مدائح ائمه انام ۱۲ ۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ چه جاکه عجب ۱۲ ۱۳۱۵ھ
شائقین مخصوص - وجائے عجب کہ اوج مقاصد مداحی موصوف بمداحی چہاردہ معصومین منصوص
۱۳۱۵ھ

بشنو از من کیست آن نازکرم — معدن احسان وزیرک محتشم
۱۳۱۵ھ ای نازکرم کیست ۱۲ ۱۳۱۵ھ

عالی عالی نسب افضل حسب — سید والا شهیر محترم
۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ

ان ممر وخیر اولاد حسین — خان بهادر راهبن عالی همم
در خجسته ۱۲ ۱۳۱۵ھ نجی ۱۲ نام وی ۱۲ ۱۳۱۵ھ

آن مشیر قیصر هندی مراد — نامور دانشور رهبر هرم
خطاب نائی ۱۲ ۱۳۱۵ھ روشن ۱۲ عقل ۱۲

عدل گستر عادی جور ونفاق — طرحدارے شاه کسرا کز کرم
۱۳۱۵ھ

فخر عالم حاکم عاقل وجیه — خبر سازے صاحب سیف وقلم
۱۳۱۵ھ صاحب جاه ۱۲ ۱۳۱۵ھ این لازمه عقل ۱۲ این از لوازم حکومت ۱۲

آن چنان از خدف منعم سود مند — فیض او جاری به لحنی همچو یم
۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ منعم انچه از منعم بالکسر بالفتح رسد

باسر نریب عجائب زینها راسته — وبصد زیبائش باحله محاسن پیراسته
۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ

عمر عزیزش صرف مدح گوئی ائمه زمن — ونقد جانش بکاوش نیل اجل منصب داحی یمن
۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ معمول نزدیک ۱۲ از اصطلاح دین ۱۲

آرام گاهش بیت مقدس سلام - وسیر گاهش چمن معانی قصاید ائمه ابد مقام
۱۳۱۵ھ

ان من البیان لسحرا وان من الشعر لحکمه - باوبطرز موافق
۱۳۱۵ھ

از تصانیف قدیم او مسمی باسم مبارک منظوم مبارک - از طبع زاد
۱۲۹۹ھ

بدیعش باهل معرفت - زاد سبیل آخرت - بیدان بصارت چو مجموعه قصائد
۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ

وسلام - ولی بنقد بصیرت گلزار وادی السلام - صفحات اوراق وے
۱۳۱۵ھ

سطوح ردائح جنان - وسطور آن از لمعات محاسن حوران -
۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ

دو دلبر بہیہ حروفش زلفہائے حور العین - نقاط منقوطش از سویدائے قلوب ۱۳۱۵ھ
عارفین - حروفش از باب سادگیہا شموس افلاک مدائح - بالفاظ پابندی ۱۳۱۵ھ
بمواہب بیانی لائح - شاہدان معانی چہا بحجرہائے ابیات سلام - چون حور العین ۱۳۱۵ھ
از پردہائے خیام - از جملہ مجاحشہ عیوب شاعرے مبرا - چون خدشہ اقوا الکفا ۱۳۱۵ھ
سناد ایطا - چہا زیب مجموعہ کہ مقبول جملہ اہل ذوق - وچہا باجمال کہ نثار ۱۳۱۵ھ
اودیدہائے شوق - شایقین را بچنین حسن محفلہا کمال مژدہ میدہم - وبہر دعا ۱۳۱۵ھ
کلام عزیز را تمام میکنم - ایا الٰہی مداح سلامت باکرامت بباد - وجواہر سخن ۱۳۱۵ھ
او مقبول اولادطہ ویسین باد - بحق آلہ المطلق والرسول الفائق وآلہ العدّ ۱۳۱۵ھ
الموافق - واینک تسطیر سائف نیاز کیش - ای برگ سبز تحفہ درویش ۱۳۱۵ھ

مبانی اوصاف جہد مداح خوش بیان ۱۳۱۵ھ

جہد بمعنی کوشش

سلام اللہ بر مداح بادا	کہ شغل اوست مدح آل احمد
کلامش جز ثنائے مصطفےٰ نیست	کلیم طور مدحت شد باین کد
مرتب کرد اول نظم لائق	کہ منظوم مبارک نام دارد
ز فکر اوست حالا نظم ثانی	بخوبی ہمچو شاہد دل رباید
چو شد آراستہ بازیور چاپ	دلم تاریخ طبعش بر زبان زد
چو مقبول دو عالم شد اولیش	بگو سائف - زہی مرغوب آمد ۱۳۱۵ھ

وسیلہ فوز نیک مداح مخمر زمان ۱۳۱۵ھ

ف خط ۱۲ سطر
بخشش ۱۲
سطر جلد بافتہ
آنکہ از برگ
خرما سازند دیدہ
خاکستر دہند
از دور بجامہ اخلاق
کہ از نشاط بوصال
طرف دفتر
نسخ بخشود فاضلہ
سطر مجاحشہ از خدشہ
خار خشک از خدشہ
۱۲

چه خوش نخبت مداح در دین و دنیا | مبارک عروجش به نیروے مقصد
مهیا نموده عجب تحفه را | کزو گشته مسرور آل محمد
ز نظمیکه در هاے مدح و ثنا سفت | اگر قیمتش خلد باشد بباید
پے سال تاریخ طبعش چو گویم | سزد گفتنش - وجه مرغوب احمد
۱۳۱۵

تقریظ و قطعات از رشحات قلم الغیث الماطر والبحر الزاخر جناب مولوی مرزا قطب الدین صاحب المتخلص به عشقی رئیس ضلع مراد آباد حال سب رجسٹرار تحصیل تلهر ضلع شاه جهان پور

حمدیکه شایان بارگاه کبریائی باشد کرا یارا که بجا آرد - ونعتیکه لائق شان جناب خیر الانام وآله الکرام تواند شد چگونه کسے هدیه گذارد - پس بر کلمهٔ الحمد لله رب العلمین والصلوٰة علیٰ خیر خلقه محمد وآله الطیبین الطاهرین اکتفا می نمایم - وسوے مطلب که علت غائی تحریر وتسطیر این سطور ست میگرایم - بر همگنان ظاهر ست که شرف حضرت انسان بر اصناف کائنات جهان از حصول علم وکمال ست - وانسان بے کمال چون پیکر بیجان سراپا اختلال ودر معرض زوال - وحسن کمال انسانی را کلامش شاهد عادل ست نه که رعنائی صورت که برنگ گل باعث عشق عنادل - زیرا که مابه الامتیاز انسان از دیگر انواع حیوان نطق را قرار داده اند - ومنطقیان شیرین کلام بنا کار بر این سخن نهاده - پس کسانیکه خوش بیان اند - اشرف بنی نوع

انسان اند - وکسانیکه ازین صفت مهجور اند - از زمرهٔ آدمیت دور - به نطق آدمی
بهتر ست از دواب * دواب از تو به گر نگوئی صواب * وظاهر ست
که احسن واعلی کلامی خواهد بود که سامعهٔ سامعان از آن حظ وافر یابد و
متکلم وسامعان را در دار آخرت بکار آید - واین چنین کلام نیز مشتمل بر انواع
واقسام ست لیکن بهترین همه اقسام نظم مصائب سید الشهدا علیه السلام ست
واز انجاکه امور مذکوره از مسلمات اهل عقل وایمان ست پس خوشا حال
سالکان این راه سعادت اقتران که در دنیا بوجه سخنوری مشهور خاص وعام اند
ودر عقبی مخصوص بزمرهٔ مداحان اهلبیت علیهم السلام خصوصاً حضرت مداح
بیمثال - دلدادهٔ عشق محمد وآل - مقبول کونین سید اولاد حسین دام اقباله
که درین میدان گوے سبقت از همگنان ربوده وباب جنت بزور بازوے
سخنوری کشوده - مصائب جناب سید الشهدا علیه التحیة والثنا بطرزے
در سلک نظم کشیده است که مورد تحسین وآفرین جهان گردیده - هر سلامش
از آیهٔ کریمه سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ خلعتی بر دوش - وهر کلامش
برائے کلیم طبعان عارج معارج طور فکر بلند وفهم مستقیم باعث رقص هوش مثنوی

زهی نظم مداح عالیجناب	درخشان وتابان تر از آفتاب
ز هر شعرش از بس فصاحت عیان	بهر بیت سدره بلاغت نهان
فصاحت عیان آنچنان از کلام	که غلمان بگلزار دار السلام

بلاغت زہر بیت ساز و ظہور — کہ کوئی بہر قصر خلد ست حور
بمدح و ثنایش چہ سازم رقم — کہ مداح آل ست و از آل ہم

من بے بضاعت قلیل الاستطاعت کج مج زبان شوریدہ بیان راچہ یارا کہ بمدح کلام چنین مداحے پردازم و از عہدۂ مدحش برآمدہ خود را در زمرۂ اہل سخن شمار سازم۔ پس بہتر کہ توسن خامہ را ازین راہ عطف عنان نمایم۔ ولب بدعا پیش خالق ارض و سما بکشایم ؎

خدایا تا فلک دوار باشد — زمین تا مسکن جاندار باشد
بود تا مہر تابان عالم افروز — بگیتی تا بود دور شب و روز
فلک را تا بود زینت ز انجم — زمین تا رونقے دارد ز مردم
قمر تا نور می پاشد بہ عالم — کواکب تا زنند از روشنی دم
بعالم تا بکاؤ شور و شین ست — بہر لب نالہ از یاد حسین ست
بود مداح با اولاد و احفاد — بگیتی با مراد و شاد و آباد
بعقبیٰ منزلش باغ جنان باد — غرض در ہر دو گیتی کامران باد

اگرچہ من بے بیچ بہ سبب قلت استعداد قدم در مسلک تاریخگوئی نمی گذارم۔ اما بہ سبب اخلاص کہ در خدمت مداح و بارگاہ ممدوحش دارم قطعۂ تاریخ نظمش می نگارم

قطعات

پئے سکندر اگر نذر آئنہ زیبد — برائے جم نشان ہست جام تحفۂ خاص

به بارگاه امامان و انبیاء و رسل — تحیت ست و درود و سلام تحفهٔ خاص
سلامها چو رقم کرد حضرت مداح — برای نذر شه تشنه کام تحفهٔ خاص
سخور یکه کلامش شنید گفت بوجد — که این کلام بود لا کلام تحفهٔ خاص
بلند هست و بسا دلپسند هر شعرش — بخوبی ست پئے خاص و عام تحفهٔ خاص
ز خاص و عام چه رانی سخن که لاریب ست — برائے نذر امام انام تحفهٔ خاص
غریق بحر تفکر بدم پئے تاریخ — دلم بگفت که برخوان سلام تحفهٔ خاص

۱۳۱۵ھ

دیگر

ناظم بے مثل مداح امام — چون رقم زد مدح شاه مشرقین
هم مصائب هم شهادت درج کرد — تا کند خلقی بکاؤ شور و شین
زانکه با تحقیق باشد جلتے — باکی و مبکی بر احوال حسین
الغرض مجموعهٔ پاک از سلام — شد مرتب با هزاران زیب و زین
هر که نظم او شنید و دید گفت — می فزاید روح و نور عین
فکر تاریخش نمود عشقی که هست — برادلی الابصار انهم فرض عین
نظم او پیر خرد دید و بگفت — نیک ناظم سید اولاد حسین

۱۳۱۵ھ

دیگر

سلامها چو رقم کرد حضرت مداح — ز نازها بسر لوح پا نهاد قلم
خوشا کلام و خوشا بندش و خوشا مضمون — که روح تازه کند اجسها به بخشد هم

کلام اوست زآب زلال کوثر جام | که جان اہل سخن زان خنک شود دردم
مراچہ تاب کہ مدح کلام او گویم | کہ اوست مہر و بہ پیشش منم ز ذرہ کم
کلام او کہ برد ہوش از کلیم اللہ | سخن بوصف و ثنایش چسان کنم ابکم
خوش آنکہ فکر نمایم بسال تاریخش | کہ بہترست ہمین یادگار در عالم
چو فکر ساختم عشقی بمن دل من گفت | کلید باغ ارم باد زود ساز رقم

تقریظ و قطعات نتیجہ طبع بحر خار معانی و قلزم مواج نکتہ دانی جناب سید ناظم حسین صاحب ناظم نقوی امروہوی ابن سید سردار علی صاحب مرحوم حال محافظ دفتر بندوبست ضلع سیونی چھپارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر چند بفحوائے کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ الخ ضروری ہو کہ ہر صحیفہ کا عنوان نام پاک جناب باری اور حمد خدائے بزرگ و برتر ہو۔ لیکن دشواری یہ ہو کہ اسکا سرانجام کس صورت سے ہو اور کیونکر ہو۔ جب وہ عارف خدا رسیدہ جو مرتبہ لَا یَعْرِفُ اللّٰہَ اِلَّا اَنَا وَ عَلِیٌّ پر فائز ہو مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ فرمائے تو کسکی تاب ہو کہ دعوی خدا شناسی زبان پر لائے۔ جب وہ نبی برگزیدہ جسکے وصی کی صرف ایک ضرب کی ثنا اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ ہو مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ کہے تو کسکی تاب ہو کہ مرحلہ مرد آزمائے خدا پرستی میں ثابت قدم رہے واقعی وہ خدا جسکی شان کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَانٍ ہو۔ اُسکی عظمت و شان

انسان بے نام ونشان سے کیا بیان ہو۔ تعالیٰ شانہٗ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ
حقیقت مین وہ واجب الوجود جسکا شبہ ومثال عالم وہم وخیال مین بھی
متمنع وناممکن ہو۔ اُسکی ثنا وصفت ممکن بے حقیقت سے کیا ممکن ہو۔ سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ پس بہترین پیش کش جو ہم پیشگاہ
صمدیت مین پیش کر سکتے ہین اظہار عجز واقرار عبودیت ہو سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا
اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اور عمدہ ترین ہدیہ جو ہم بارگاہ احدیت مین نذر لا سکتے ہین
عذر تقصیر وشکر نعمت ہو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا لِنِعَمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ ہر چند اِس راہ مین بھی بے انتہا سختیان
اور بیشمار دشواریان ہین خصوصاً مرحلہ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا
کہ پہلی ہی منزل مین پڑتا ہو لیکن صلائے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ
کا دلکش ترانہ سنکر رہا نہین جاتا بے اختیار قدم آگے بڑھتا ہو۔ با این ہمہ اِس
خود رفتگی نے ہمکو ایسا خود فراموش نہین کر دیا کہ حد ادب سے آگے قدم
بڑھائین۔ اور ذوق وشوق تعمیل فرمان وَاشْكُرُوْا لِيْ مین اشتباہ
قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ کو بھول جائین۔ اسلیے محض امتثالاً لامر واجب
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ منجملہ بے حصر وبیشمار نعمات خداوندی کے جسکا
ذکر وشکر ہم سے کسی طرح ممکن نہین ہم صرف دو نعمتون کا ذکر کرتے ہین جو
افضل واکمل نعماء الٰہی ہین ؎

شکر کردن کے توانم در خورِ نعماے تو	شکر نعمتہاے تو چند انکہ نعمتہاے تو

اِن دونون نعمتون مین مقدم وہ نعمت ہی جس سے ذات بابرکات حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہی۔ یہ وہ مقرب بارگاہ الٰہی ہی کہ مقام قرب قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰے سے تشریف شریف بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا پاکر اِس شوکت وشان سے ہدایت خلق کے لیے بھیجا گیا ہی کہ توسن چالاک اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ زیر ران۔ تاج وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ بالاے سر درخشان۔ تیغ بران اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالسَّيْفِ گلے مین حمائل۔ سپر حفظ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ زیب پشت۔ تیر و کمان نون والقلم دست حق پرست مین۔ نیزہ خطی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا گوش فرس پر دھرا ہوا جبرئیل امین گوشہ زین تھامے ہوے وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ کی صدائین دیتے ہوے عاشیہ برداری مین ہین میکائیل لواے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا بپے ہوے جبیمن لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا پھریرا لہرا رہا ہی آگے آگے روان ہین۔ سرافیل وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ کے نعرے بلند کرتے ہوے پیشا پیش دوان ہین۔ اِس شوکت وعظمت کو ملاحظہ فرمائیے۔ اِس منصب جلیل ہدایت وشفاعت کو دیکھیے۔ اِسکے بعد اجر رسالت پر غور کیجیے۔ اِس فخر آدم وبنی آدم کے توقیع رسالت پر جہان

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کی مُہر ثبت ہی اُسی کے قریب طغرائے
قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی بھی مرتسم ہی
اللہ اللہ کیا شان بے نیازی و رحیمی ہی۔ سبحان اللہ کیا بندہ نوازی و کریمی ہی
خداوندا ایسے کارِ بزرگ و مہم سترگ کا اجر اتنا سہل و قلیل قرار دینا تجھی سے
ہو سکتا ہی کہ تو ارحم الراحمین ہی۔ اور ایسی خدمت سخت کے معاوضہ مین ایسے
صلہ کا برضا و خوشی قبول فرمانا ایسے نبی سے ممکن ہی جو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ہو

یارب تو کریمی و رسول تو کریم	صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بعد اِسکے دوسری نعمت جو بہترین نعماے منعم حقیقی ہی وہ نعمت ہی جسکی تبلیغ
کے باب مین تنزیل فوری التعمیل یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ بمزید تاکید
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ نازل ہوئی۔ یہ وہ نعمت ہی جسکی بدولت اہل ایمان کو
فضیلت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ حاصل ہوئی۔ یہ وہ نعمت ہی جسکی تبلیغ
تبلیغ کل رسالت کے برابر ہی۔ یہ وہ نعمت خاص خداوندی ہی جسکا کمال شرف
اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ سے مثل ماہ تمام روشن و اظہر ہی۔ یہ وہ نعمت ہی جسکی
صلاے حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کے جواب مین شجر و حجر بحر و بر زمین و آسمان۔
انس و جان نے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ کی ندائین بلند کین۔ یہ وہ نعمت ہی
جسکے غلغلۂ تہنیت بَخٍ بَخٍ لَکَ اور شور مبارکباد اَصْبَحْتَ وَلِیَّ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ

کی صدائین آجتک سکان ملأ اعلی کے کانون مین گونج رہی ہین۔ یہی نعمت
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ کی تعبیر ہی۔ یہی نعمت یُتِمُّ عَلَیْكَ نِعْمَتَهٗ کی تعبیر ہی
یہی نعمت ہی کہ وَلْیُبَلِّغْ عَنْكُمُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ جسکا اعلان ہی یہی
نعمت ہی جسکا آیۂ ہدایت سرمایہ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ مین بیان ہی۔ یہی نعمت ہی
جسکے کفران کی سزا عتاب پر خطاب۔ اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ
سے ظاہر ہی۔ یہی نعمت ہی جسکی ناسپاسی کی جزا وعید پر تہدید اِنَّ مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ
مُنْتَقِمُوْنَ مین مضمر ہی۔ یہ نعمت ہی نعمت ولایت بسم اللہ صحیفۂ امامت۔ فاتحہ
کتاب خلافت۔ قرہ باصرہ وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی نفس ناطقہ وَمَا یَنْطِقُ
عَنِ الْهَوٰی اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی باب مدینہ علم فَعُلِمْتُ عُلُوْمَ الْاَوَّلِیْنَ
وَالْاٰخِرِیْنَ مخزن اسرار کُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ مسند الیہ خبر
یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ مرجع ضمیر اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ
رجل بشارت یا فتکان یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مقدمۃ الجیش نازیان معرکہ
فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا مجرم اسرار حرم یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اِذَا نَاجَیْتُمُ
مقصد و مراد تنزیل وَاُولُوا الْاَمْرِ مِنْكُمْ یوسف بازار وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ عزیز مصر مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا مَوْلَاهُ اثر قبول عا
رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ نوید حصول مراد وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ
شرح صحیح اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وجہ وجیہ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ

مہبط انوار وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی منظر انظار لَوْ کُشِفَ الغِطَاءُ فارس یکہ تاز
مضمار وَالْعَادِیَاتِ مفہوم ارشاد ہدایت بنیاد۔ اِیْتُوْنِیْ بِقِنْطَارٍ
وَدَوَاتٍ صدر نشین وسادہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی
نوح سفینہ سراپا سکینہ مَنْ رَکِبَهَا فَنَجٰی راس ورئیس اُولُوا النُّهٰی زیب ورنگ
قُلْ کَفٰی بادشاہ اِنَّمَا تاجدار هَلْ اَتٰی المخاطب بہ خطاب اَنْفُسَنَا
ثانی اثنین وَاَنَا مِنْکُمَا سابق الاسلام وامام محترم۔ فارق حق وباطل
وفاروق اعظم۔ صدیق اکبر وزبان مخبر صادق۔ جامع القرآن وجان مصحف
ناطق۔ مصدر الغرائب مظہر العجائب۔ غالب کل غالب۔ امیر المومنین
علی ابن ابیطالب علیہ السلام ؎

نقش نبی خدای نصیری امام خلق	آن منبع عظیم کہ حق بر جہان نہاد

اسی منزلت ووقار اسی شوکت واقتدار اسی رفعت وجلالت اسی جبروت
عظمت کے گیارہ اور بزرگوار ہین۔ یہ کل معصوم حسب ضابطہ محکم سُنَّةَ اللّٰهِ
الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا یکی بعد دیگرے مثل
انبیاء بنی اسرائیل خلیفۂ پروردگار وجانشین احمد مختار ہین۔ یہی بارہ عظیم ہین
جنکی بشارت کا صحف انبیاء سلف مین اظہار ہی۔ یہی بارہ شہزادے ہین جنکی
کنیزی بانوان عالم کا افتخار ہی جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
اِنکا منشور خلافت ہی۔ اَلْاَئِمَّةُ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَتِیْ مِنْ بَعْدِیْ کُلُّهُمْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ

اِنکا طغرائے امامت ہی۔ ان سب مین آخر یعنے ثانی عشر ائمہ اثنا عشر فیض خاتم
خلافت گہر معدن ولایت۔ فرازندۂ رایت مرتضوی۔ طرازندۂ مسند مصطفوی
وارث ذوالفقار حیدر کرار۔ حافظ مصحف پروردگار۔ درمکنون خزینۂ راز
اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ شمع فانوس۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ
دانش آموز درسگاہ عَلَّمْنَاہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ماہ کامل سپہر اِنَّمَا نَحْنُ
کَنُجُوْمِ السَّمَآءِ گل ہمیشہ بہار گلبن اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً آفتاب
نصف النہار فلک لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ عَزِیْزًا خضر گم گشتگان بیدا ے
سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ المبشر بہ یُوَاطِیْ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ۔ حضرت صاحب الزمان خلیفہ
الرحمان ابو القاسم محمد مہدی یَعَجَّلَ اللّٰہُ ظُھُوْرَہٗ وَسَھَّلَ مَخْرَجَہٗ ہین
ہی حجت قائم باعث قیام آسمان وزمین ہی۔ اِسی فخر نوح کا قدم لنگر سفینۂ دین
ہی۔ یہی وجود موعود وعدۂ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ وارادۂ نُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ
کا پورا کرنے والا ہی۔ اِسی رشک مسیح وخضر کے دم قدم نے مومنین کو آفت
ضلالت وبلاے فَقَدْ مَاتَ مَوْتَ الْجَاھِلِیَّۃِ سے بچا رکھا ہی صحت
لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ آپ ہی کی معرفت پر منحصر ہی یُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَیْبِ مین حضرت ہی کی غیبت کی خبر ہی۔ بَقِیَّۃُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ مین
جناب ہی کا مذکور ہی۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ حضور ہی کی شان
ظہور ہی۔ اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ آپ ہی کے کوس سلطانی کی

صدا ہی۔ سحاب رحمت الٰہی آپ کا چتر شاہی ہی۔ هٰذَا الْمَهْدِیُّ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ
فَاتَّبِعُوْهُ آپ کے چاؤش سواری کی ندا ہی ؎

برون آے ای گوہر معرفت	برون آے ای اختر معدلت
برون آے ای کوکب برج دین	زظلمت بہ پردازروے زمین
زجولانگہ غیب بیرون خرام	برون آر تیغ علی از نیام
زعالم بر انداز رسم ستم	نظر کن سوے دوستان از کرم
ستادہ بہ سرورہ انتظار	گرفتہ بکف جان برائے نثار
یکی ہم ازان جان نثاران منم	کہ پیوستہ فال ظہورت زنم

ہماری کیا تاب وطاقت کہ مناقب اہل بیت رسالت رقم کرین۔ ملائکہ مقربین اِنکے شمار محامد سے عاری ہین۔ یہ ایسے بلند پایہ بزرگوار ہین کہ ممدوح جناب باری ہین۔ کلام الٰہی مین ایک جگہ نہین جا بجا اِنکے فضائل کا بیان ہی۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ سے اِنکی عصمت وفضیلت عیان ہی۔ اِنکی شان ارفع واعلیٰ ہماری ثناو منقبت سے بے نیاز ہی۔ کیونکہ اِنکا ثناخوان رسول۔ اِنکا مداح خداوند کارساز ہی۔ لیکن اِنکی مدح ہمارے لیے وسیلۂ نجات وسرمایۂ ناز ہی۔ خوشا نصیب اُسکے جو زمرۂ مداحان آل رسول مین داخل ہی۔ زہے طالع اُسکے جسکو اِس ذریعہ سے شرف ہمزبانی خدا حاصل ہی۔ اکثر توفیق یافتگان

ازلی نے اَلدُّنیا مَزرَعَۃُ الآخِرَۃِ اپنا دستور العمل بنایا ہی۔ اور
اِس سعادت سرمدی سے بہرہ وافی پایا ہی۔ اکثر شعراء مومنین نے مَنْ
یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَۃِ پر عمل فرمایا ہی اور آپ کو مدارج رفیعہ
اِنَّ مَلَکًا یُلْقِی الشِّعْرَ عَلَیْکَ تک پہونچایا ہی۔ اِنکے کلام کے مقبول
ہونے مین کیا کلام ہی۔ مَنْ قَالَ فِیْنَا بَیْتًا قول امام ہی۔ اگرچہ ہر ایک
اِنمین سے پایہ لَاَزِلْتَ مُؤَیَّدًا بروح القدس پر سرفراز ہی۔ لیکن
اِن صاحبون کے کلام مین بھی بفحوائے فَضَّلْنَا بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ
باخود ہا امتیاز ہی۔ چنانچہ یہ مجموعہ زادِ سبیلِ آخرت شاہد حال ہی سبحان اللہ
کیا دلکش بیان کتنی پاکیزہ بول چال ہی۔ حسن عقیدت وخلوص ارادت
اِسکا ذاتی جوہر ہی۔ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا اِلَّا قِیْلًا سَلَامًا سَلَامًا
اِسکا زیور ہی لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا عَیْنٌ رَاَتْ اِسکی بلا مبالغہ توصیف ہی
لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ اِسکی سچی مدح اور واقعی تعریف ہی۔ ہر بیت مضامین
روشن سے صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِیْرَ یعنی رنگین شاہدان
فِیْهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ سے زیادہ دلربا و دلپذیر۔ سطرون مین سبزہ زار
اَنْبَتَهُ اللّٰهُ نَبَاتًا حَسَنًا کی بہار۔ بین السطور اَنْهَارٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهَارُ سواد سطور و بیاض بین السطور باہم بغلگیر ہین۔ یا اوپر تلے
واللیل والضحیٰ کی آیتین تحریر ہین۔ ہر مصرعہ بلند انگشت شہادت اٹھائے ہوئے

وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ گویان۔ ہر فرد کو سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا نوک زبان
ہر مخمس و لاخمسہ نجباسے سرشار۔ ہر بند مین زبان حال سے لِیْ خَمْسَةٌ
کی بار بار تکرار۔ رنگ کلام مین صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ صِبْغَةً کی جھلک
گلہاے مضامین مین شمیم رَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِیْمٍ کی مہک۔ بات بات
مین فَهٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ گھلا ہوا۔ اور لفظ لفظ میزان عدل وَزِنُوْا
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ مین تلا ہوا۔ فصاحت زبان کی سادگی و متانت پر جان
دیے ہوے۔ بلاغت سلاست کے ساتھ کَلِّمِ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ
کے پہلو لیے ہوے۔ ملاحت نکات نازل منزلہ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی
حلاوت کلمات جاری مجراے اَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّا قطعہ بند اشعار
سراپا مرصع۔ حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ کا مرقع۔ ابکار افکار دوشیزگان
لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ حسینان معانی روکش نازنینان
خَیْرَاتٌ وَحِسَانٌ حروف کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ لفظون مین
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی کی شان۔ زمین شعر نمونہ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ
مطالب دلنشین الفاظ دلپسند فِیْهَا فَاکِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ
بیاض نور سپیدۂ صبح ظہور صاحب الزمان۔ سواد سے معنی یُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ عیان جہان عربی اشعار کو زبان اُردو مین تضمین
کیا ہی۔ فِیْهَا عَیْنَانِ تَجْرِیَانِ کا نقشہ کھینچدیا ہی۔ تضمین اور اُستاد کے

شعر سے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ کا لطف آرہا ہی۔ گرہ کا مصرع
بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ کا سماں دکھا رہا ہی۔ مدح آل نے شاہد سخن
کو اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ کا خلعت پہنا دیا ہی۔ رفعت
خیال نے زمین شعر کو عرش الکمال بنا دیا ہی۔ بیان روایات صحیحہ و حکایات
واقعیہ مین مَنْ صَدَقَ لِسَانُهٗ زَكٰى عَمَلَهٗ پر پورا پورا عمل ہی۔ اور
اِس حسن و خوبی کے ساتھ کہ معلوم ہوتا ہی کہ قضیۂ مشہورہ اَحْسَنُ الشِّعْرِ اَكْذَبُهٗ
بالکل غلط و مہمل ہی۔ یہ وہ کلام ہی جسکا صلہ مژدہ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ
عِلِّيِّيْنَ ہی۔ یہ وہ سلام ہین جس کا جواب فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ
اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ہی۔ کیونکر وہ مجموعہ مطبوع طبائع خاص و عام نہو۔ اور کیونکر
وہ ہدیہ مقبول بارگاہ رسول انام و اہل بیت کرام نہ ہو۔ جو نتیجۂ طبع وقاد
و ذہن نقاد۔ نیر رخشان آسمان لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ۔ شمع تابان دودمان
اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔ نقش دلپذیر از رنگ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ
صُوَرَكُمْ گل خندان بہارستان ضِحْكُ الْمُؤْمِنِ تَبَسُّمٌ و وحہ روضہ
بہیہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ شجرہ طیبہ اِنَّكَ لَعَلٰى
خُلُقٍ عَظِيْمٍ قاصد مقاصد۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ صاعد مصاعد التَّوَاضُعُ
لَا يَزِيْدُ عَبْدًا اِلَّا رِفْعَةً عارف معارف مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ
فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ واقف مواقف مَنْ كَانَ لِلّٰهِ فَكَانَ اللّٰهُ لَهٗ

حاجِ معارجِ الصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ناجِ مناہجِ اِتَّقُوا اللّٰہَ کُوْنُوْا
مَعَ الصّٰدِقِیْنَ نخلبندستان سرائے لَکُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ گلچین گلستان
فَبَشِّرْہُ بِمَغْفِرَۃٍ وَّاَجْرٍ کَرِیْمٍ بلبل چمستان عَلَّمَہُ الْبَیَانَ طوطی شکرستان
اَلشُّعَرَاءُ تَلَامِذُ الرَّحْمٰنِ ہزاردستان سرائے گلزار فاطمہ زہرا
عندلیب جادو بیان حدیقہ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا رئیس رکین ولایت
عَجِیْبُوْا بِنُوْرِ وَلَایَتِنَا جلیس مجلس کَانَ مَعَنَا فِیْ دَرَجَتِنَا نوحہ خوان
محفل مَنْ بَکٰی اَوْ اَبْکٰی روضہ خوان ممبر مَنْ تَذَکَّرَ بِمُصَابِنَا التمسک
بالثقلین جناب مستطاب سیدنا ومولانا سید اولاد حسین صاحب صانہ اللہ
عن کل الشین والبین سبحان اللہ کیا نام نامی اور کیا اسم گرامی ہے کہ حدیث
نبوی ہین۔ اَکْرِمُوْا اَوْلَادِیْ اِس نام کی طرف کنایہ افضل من التوضیح
ہے اور کلام امام ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ وَعَلٰی اَوْلَادِ الْحُسَیْنِ اِس اشارہ
کی تصریح صریح ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

این سعادت بزور بازو نیست	تانہ بخشد خدائے بخشندہ
ہزار آفرین برمن ودین من	کہ منعم پرستی ست آئین من
زہی سید خان بہادر خطاب	مشیر شہنشاہ والاجناب
زروے حسب مہتر مہتران	زسوے نسب بہتر بہتران
ببین یادگار شہ قلعہ گیر	امیرے زنسلِ جناب امیر

فرشته نهاد و پیمبر نژاد — پدر بر پدر رسید پاک زاد
ز صدق و صفا قلب پیراسته — قد از راستی سرو آراسته
جوادی چو او کس بعالم ندید — که جود از وجودش بیامد پدید
چو دیده که اولاد پاک رسول — ز دنیاء فانی بر نتافته ملول
تاسی آل نبی ساخته — بتاج و نگین خود نه پرداخته
وگرنه که جز او به شاهی سزاست — که اولاد سلطان موسی رضاست
بسر بر نهد چون کلاه مهی — ز حسرت خورد رشک تاج شهی
کند تاج کیخسروی کے قبول — که عمامه دارد بفرق از رسول
ز تاج ار شکوه جهاندار هست — فضیلت بعالم ز دستار هست
بدست آمده رتبهٔ افسرش — چو دستار گردید گرد سرش
کند اطلس نه فلک کوتهی — چو شمله بمقدار علمش کنی
بروزش بود جا بکرسی ناز — به شب بر زمینش جبین نیاز
بروزش بعدل و بداد است کار — به شب کار او شکر پروردگار
بلے او ز دنیا نصیبے برد — که شبها بدینسان بروز آورد
رسانا دحقش باوج کمال — ز دین و ز عمر و ز جاه و ز آل
بدهر از کسے بیم و باکش مباد — غمی جز غم آل پاکش مباد
بود تا به دنیا نکو نام باد — بعقبیٰ فرو هیده فرجام باد

تقریظ منظوم ناظم

اے خوشا چشمی کہ در دنیا بود ۔۔۔ در غم آل نبی گریان بود

روز محشر چون بگرید ہر کسے ۔۔۔ صاحب آن چشم تر خندان بود

روی غم ہرگز نبیند آن دلی ۔۔۔ کز غم سبط نبی نالان بود

راکب دوش رسول ابن بتول ۔۔۔ آنکہ جان شاہ انس و جان بود

آن حبیب خاص محبوب خدا ۔۔۔ آنکہ مہرش واجب از قرآن بود

آن گل و ریحان باغ مصطفے ۔۔۔ آنکہ بویش عطر مغز جان بود

حیف از جور و جفاے چرخ دون ۔۔۔ بعد احمد او بدین سامان بود

جسم او مانند جسم خار پشت ۔۔۔ از دو نر ناوک و پیکان بود

آن گلوکان بوسہ گاہ احمدی ست ۔۔۔ بوسہ گاہ خنجر بران بود

سینۂ کان مخزن سر خدا ست ۔۔۔ زیر پاے شمر بے ایمان بود

آنکہ آید میو ہایش از جنان ۔۔۔ حیف او محتاج آب و نان بود

آنکہ آید حلہ ہایش از خدا ۔۔۔ بر تف گرمی تنش عریان بود

آنکہ باشد مہد جنبانش ملک ۔۔۔ بر زمین در خاک و خون غلطان بود

این چنین ظلمی نگردد ہم نگشت ۔۔۔ چرخ تا بود ست و تا گردان بود

گر نہ خندی تا ابد زیبا بود ۔۔۔ گر بنالی تا ابد شایان بود

ور ترا دشوار باشد آنقدر ۔۔۔ این قدر کردن خودت آسان بود

لو زیبا ست این

زار نالی بشنوی چون حال او — تر زر اشکت جیب دهم دامان بود
چون بگریی چون ببینی آن کتاب — کان ز مداح شه ذیشان بود
آنکه نامش هست اولاد حسین — آنکه از اعیان هندستان بود
آنکه شخص مردمی را چون دل است — آنکه عین لطف را انسان بود
آنکه مداح نبی و آل اوست — آنکه رشک دعبل و حسان بود
جعفری در دین و رضوی در نسب — در حسب ممتاز از اقران بود
بهر تحصیل ثواب آخرت — اینکه نصب العین هر انسان بود
موجزی بنوشت در حال حسین — سعی او مشکور جاویدان بود
منتی بنهاد بر هر مومنی — خانهٔ احسانش آبادان بود
ما فرستیم از دعاها بیش حصه — تا جزا احسان را احسان بود
نور ایمان چون فزاید آن بیاض — شادمان چون دل ز سیر آن بود
سال تصنیف از دعا پیدا کنم — تا به حسب خواهش یاران بود
از پی اخلاص کن ناظم دعا — چشم روشن باد و دل شادان بود

۱۳۱۵ = ۱ + ۱۳۱۴

قطعات تاریخ سید ناظم حسین صاحب ناظم ابن سید سردار علی صاحب مرحوم

نوشت چو مداح بصد زینت و زین — مجموعهٔ در ثنا شاه کونین
شد بی سر ابهام رقم تاریخش — نذر مداح باد مقبول حسین

۱۳۱۵ = ۱ + ۱۳۱۶

ایضاً

کرد مداح رقم چون ناظم — نظم پاکیزہ بذکر حسنین
ہاتفے گفت پئے تاریخش — نذر مقبول جناب سبطین
۱۳۱۵ھ

ایضاً

نسخۂ تازہ چو کرد رقم — سید پاک امیر باتو قیم
سال تاریخ ناظم از منقوط — گفت۔ مجموعۂ غم شبیر
۱۳۱۵ھ

ایضاً

حضرت مداح کہ او را ابداد — ہیچ غمی جز غم ابن علی
آنکہ بود صاحب علم و عمل — آنکہ بود جان تن آگہی
کرد رقم طرفہ کتاب عزا — از پئے کسب شرف اخروی
فکر چو کردم پئے تاریخ آن — خواستہ دل سال بطرز نوی
ہدیہ برم تا بہ سوے آنجناب — تا بکند مدح مرا آن زکی
ہاتفی ناگاہ بمن بانگ زد — گفت کہ ای سادہ زدانش تہی
باش ازین ہرزہ خیالی چہ سود — ہدیہ چہ موری بہ سلیمان بری
سرمہ صفاہان نبرد عاقلی — زیرہ بکرمان نبرد جز غبی
گل بہ گلستان نہ برد ہوشیار — زر بسوے کان مبر ار بخردی
از سر باطل گذر و بر نگار — تذکرۂ ما نم آل نبی
۱۸۹۷ء = ۲-۱۰۹۹ء

ایضاً

ایضاً

حضرت مداح چو فرمود نظم
نسخه در واقعهٔ اهلبیت

گفت سروشی پی تاریخ آن
تذکرهٔ سانحهٔ اهلبیت
۱۸۹۷ع

ایضاً

به خود گفتم این نسخه چون شد تمام
مرا فکر تاریخ این لازم ست

که آمد ندا سال تصنیف و طبع
خوشا نظم هست و خوشا ناظم ست
۱۸۹۷ع ۱۸۹۸ع

ایضاً

مداح که از فضل خداوند دو عالم
ممدوح جهان باشد و مداح امام ست

فرمود رقم از پی تحصیل سعادت
این نظم که در حال شه عرش مقام ست

ما فکر نمودیم چو ناظم پی تاریخ
لیکن شیوه پسندیده و مقبول انام ست

هاتف بدل جزم بمن گفت که تاریخ
مجموعهٔ تضمین و رباعی و سلام ست
۱۸۹۷ع = ۷ + ۱۸۹۰ع

مطبوع

ایضاً

چو مداح شه پیر نیکو نهاد
که یارب حصولش شود هر مراد

پی نذر مهدی هادی نوشت
کتابیکه مطبوع عالم فتاد

پی سال آن هاتف غیب گفت
امام زمان نذر مقبول باد
۱۳۱۵ھ

ایضاً

چو مداح ذی رتبت و ذو المفاخر
جلیل المناصب جمیل المناقب

پئی نذر ہادی مہدی نوشتہ	زروے نیاز این کتاب مصائب
سروشے دعائیہ از غیب گفتا	پئی سال آن - باد منظور صاحب ۱۳۰۴ ف

ایضاً

جناب خان بہادر مشیر قیصر ہند	کہ میر محترم و محتشم ہی متبسل ہی
عطا مین معن سخا مین ہی حاتم طائی	جو عدل دیکھو تو نوشیروان عادل ہی
ہی اپنے وقت کا حسان کہ ابن ثابت ہی	ہی اپنے عہد کا وعبل کہ فن مین کامل ہی
زبسکہ آل محمد پہ جی سے شیدا ہی	زبس کہ مدح ائمہ پہ دل سے مائل ہی
لکھی ہی ذکر مصائب مین یہ بیاض اُسنے	مین کیا ثنا کرون بس دیکھنے کے قابل ہی
ہی بعدیل مصنف کتاب لاثانی	نہ اسکا مثل نہ اُسکا کوئی مماثل ہی
جو بہر سال مدد مین نے غیب سے چاہی	کہ لوگ کہتے تھے ناظم یہ کام مشکل ہی
سروش غیب نے خود لکھدیا برائے بیاض	کلام محتشم عصر و رشک متبسل ہی ۱۹۵۲+۲=۱۹۵۴

تقاریظ و قطعات ریختہ خامہ عنبر شمامہ سلالۂ خاندان مصطفوی و خلاصۂ دودمان مرتضوی جناب چودھری سید شریف الحسن صاحب رضوی مشہدی رئیس مہابن ضلع متھرا ابن جناب چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم و برادر زادۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

سبحان اللہ شاہد سخن نے بھی کیا حسن دل فروز پایا ہی کہ تمام عالم اسکا دیوانہ ہی جو ہی اس پھول کا بلبل ہی جو ہی اس شمع کا پروانہ ہی کہین معجزہ ہی

توکیمین سحر حلال ہی- اِسکی ثنا و صفت مین زبان ناطقہ لال ہی- اِسکی شان مستغنی عن البیان ہی- یہی سخن فہمون اور سخن سنجون کی جان ہی- اِسی جنس بے بہا کے ذریعہ سے اظہار احکام الٰہی ہوا- اور یہی ہدایت صحف آسمانی سے باعث آگاہی ہوا- اِسی نے ہم کو جاہل سے عالم اور حیوان سے انسان بنایا- اِسی نے گم گشتگان وادی ضلالت کو ہدایت کا رستہ دکھایا- اِسی کے سبب انسان ضعیف البنیان بے زبانون سے ممتاز ہی- اِسی کے باعث آدمِ خاکی خطاب اشرف المخلوقات سے سرافراز ہی- اِسی کے ایک جلوہ نے مشرق سے مغرب تک تہذیب اسلام پھیلا دی- اِسی کے ایک کرشمہ نے صفحۂ عالم سے رسم جہالت یک قلم اُٹھا دی- اِسی کی شوخی قابل داد ہی اِسکی سادگی بھی لایق صاد ہی- فصاحت اِسکی غلام ہی بلاغت اِسکی خانہ زاد ہی- اِس سب کو جانے دیجیے جبکہ انا افصح العرب والعجم قول رسول انام ہی- تو پھر اُسکی مقبولیت مین کب جاے کلام ہی- اِسی کے بھروسہ پر ذہن رسا کی رسائی ہی- اِسی کی توجہ سے عالم خیال نے یہ وسعت پائی ہی- بغیر اِسکے سلسلۂ انتظام درہم برہم تھا- بلکہ سچ تو یون ہی کہ نظام عالم مین ہوکا عالم تھا غنیمت ہی کہ یہ پری پیکر اپنے خریدارون کی آنکھ سے نہان ہی- جس طرف دیکھیے جلوہ ہی جلوہ ہی نہین معلوم کیا ہی اور کہان ہی- اگر ایک نظر اِس شاہد رعنا کی صورت زیبا دکھائی دیجاتی بخود ان

محبت کیا کچھ نہ کر گذرتے - ہزارون دیوانہ ہوجاتے - صدہا برق نگاہ سے
جل جاتے لاکھون اِسمین کٹ مرتے مختصر یہ کہ یہ پری جمال جمال وکمال
مین بے مثال ہی - نہ اِسکے کمال کو کبھی نقصان نہ اِسکے جمال کو کبھی
زوال ہی - حوادثات وتغیرات کے باعث ہمیشہ دفترِ عالم درہم وبرہم رہا -
مگر اِسکی شان دلربائی کا وہی عالم رہا - کیون نہو کیا حسن عروسِ سخن
حُسن یوسف ہی جو پائدار نہو - کیا عشق آشفتگان سخن عشق زلیخا ہی جسکو
قرار نہو - یہ مانا کہ یہ عروس دلفریبی اور دلربائی مین رشک یوسف کنعانی
ہی - اور اپنے رنگ ڈھنگ مین ہر طرح لاثانی ہی لیکن شان عروسی کے لیے
زیور درکار ہی - سادگی ہر موقع پر اچھی ہو اِس جگہ ناسزاوار ہی - زیور نہین تو
بیوہ اور عروس مین فرق ہی کیا ہی - اور زیور عروس سخن مدح آل عبا ہی - جو
باعث خوشنودی رب ہی - اور ہماری نجات کا سبب ہی - اُنکے ہوتے
ہوے کسی اور کی مداحی کرنا عروس سخن کی آبرو گھٹانا ہی - جو ایسا کرے
بے عقل کیا دیوانہ ہی - اپنے ہمجنسون کی ثنا گستری صرف دنیوی مفاد کی
امید پر خلاف عقل سلیم ہی - اُنکی مداحی کیون نہ کرے جبکا مداح خداوند کریم
ہی - دین کو چھوڑ کر دنیا حاصل کرنا اِس نادانی کا کچھ ٹھکانا ہی سوائے اِسکے
کیا کہا جاے کہ آج کل کا زمانہ بھی عجب ناعاقبت اندیش زمانہ ہی - تعجب تو
یہ ہی کہ جو زیادہ تر لائق شمار کیے جاتے ہین وہی سب سے زیادہ اِس بلا مین

گرفتار نظر آتے ہین - اسپر دعوے یہ ہین کہ ملک سخن کے ختمی مآب ہین مگر
حقیقت مین دیکھا جائے تو مسیلمۂ کذاب ہین - اکثر کی تو رفتہ رفتہ یہ نوبت
ہوگئی ہے کہ دروغ گوئی عادت کیا طبیعت ہوگئی ہے - عالیشان ممدوح نہ پائے
تو خیالی معشوق ہی ممدوح بنائے - جوشِ جنون کو یہانتک بڑھایا کہ آسمان
سر پر اُٹھالیا - دن کی مقدار مقدارِ ساعت سے گھٹا دی - رات کی
طوالت طوالت قیامت بڑھادی پیر مغان سے بیعت کرلی - واعظون سے
خصومت کرلی - ناصحون کے دشمن جانی ہوگئے - دیوانگی مین مجنون ثانی
ہوگئے - ایسے عقل سے گذر گئے کہ دن بھر مین سو بار جیے تو سو بار مر گئے
رونے پر طبیعت آئی تو چشم زدن مین طوفانِ اشک کے دریا بہا دیے
ناتوانی کا زور بڑھا تو دو قدم اُٹھانے دشوار ہوگئے - دشت پیمائی کا
ولولہ اُٹھا تو محیط عالم کے پرکار ہوگئے - خلافِ عقل باتین کرنے پر ہمیشہ
افتخار کیا - جیتے جی نہ کمر کے قائل ہوے نہ دہن کا اقرار کیا بیمار ہوکر
مرنے کو جی نہ چاہا تو برسون ملک الموت کو ہوا بتائین - دستِ وحشت
یہانتک بڑھا کہ دامان محشر کی دھجیان اُڑائین - دیکھا جاے تو نفسِ
خیال ہی خیال ہے - اور خیال بھی سراپا اختلال ہے - البتہ جہانتک دیوانگی
اور وارفتگی کا اقرار ہے - اُسکی سچائی بیشک قابلِ اعتبار ہے - مگر دنیا عالم
نیرنگ ہے - اِسکا جوڑ دھنگ ہے سب سے نرالا ڈھنگ ہے - ایک دوسرے سے

مشابہت کلی محال ہی - انسان کی طبیعت کا بھی یہی حال ہی - اسمین ہوا پرست بے انتہا ہین تو خدا پرست بھی صدہا ہین - اور ان بندگان مقبول بارگاہ ایزدی سے ایک ہمارے قبلہ و کعبہ عالی جناب فریدون فر کیوان افسر عالم باعمل فاضل اجل شیرین سخن شیرین بیان ثانی حسان و ہمسر سحبان

حاکم عالی منش عالی جناب	خیر خواہ قیصر و صاحب خطاب
بندۂ مقبول درگاہ خدا	عاشق نام جناب مصطفے
ذی کمال و ذی وقار و ذی شرف	شیعۂ پاک شہنشاہ نجف
جان نثار عترت خیر الانام	تعزیہ دار حسین تشنہ کام
آسمان حشمت و جاہ و جلال	ذاکر و مداح و ماتم دار آل

محتشم احتشام مقبل مقام ثنا خوان آل رسول الثقلین خان بہادر سید اولاد حسین سی آئی ای زاد اللہ حشمتہ و اجلالہ و عمرہ و اقبالہ ہین - الحق کہ یہ برگزیدۂ خدا وحید عالم ہے - تمام عمر مدح کیجائے تو بھی کم ہی - ہر صفت مین بے نظیر ہی ہر بات مین انتخاب ہی - کیون نہو کہ مداح آل رسالت مآب ہی - جسپر روح القدس کو ناز ہی یہ وہ پایۂ اعلی ہی - ہمارا ممدوح بہمہ صفت موصوف ہی - مگر یہ صفت ہر صفت سے دوبالا ہی - جسکی ممدوح عترت خیر الانام ہو - اُسکا کلام کیون نہ خیر الکلام ہو - سبحان اللہ حال مین جو مجموعہ لکھا ہی اُسکا کیا کہنا ہی - شاہد کلام کا زیور ہی عروس سخن کا گہنا ہی - سرتاپا مستحسن

سلام ہی یا مجرا ہی یا سلام ہی۔ رسول کا یا آل پاک رسول کا ذکر ہی معاذ اللہ مبالغہ
و لغویات کا کیا ذکر ہی۔ خود ستائی اور طبع آزمائی کی ہی بلا وجہ طول نہین ہی
کوہ کندن و کاہ برآوردن بیان کا اصول نہین ہی نہ آورد کی بھرتی ہی نہ بناوٹ
کا کام ہی۔ فقط تائید ایزدی ہی یا الہام ہی معجزہ ہی یا کرامات ہی۔ سچ تو یہ ہی
خداداد بات ہی۔ اُمرا و رؤسا سے التجا نہین ہی۔ صلۂ دنیوی کی تمنا نہین ہی۔
التجا ہی تو شافع محشر سے تمنا ہی تو ساقی کوثر سے۔ استمداد ہی تو خداوند ذوالجلال
سے۔ یا خدا کے حبیب سے یا اُسکے حبیب کے آل سے۔ ایسی تصنیف پر اے ہمارے
جادۂ ثواب کیون نہ ہو۔ لاکھون مین بمثیل ہزارون مین انتخاب کیون نہ ہو
جیسا پر نور بیان ہی ایسی ہی پر نور تحریر ہی۔ فصاحت مین لاثانی بلاغت مین
بینظیر ہی۔ سب سے بڑی یہ بات ہی۔ کہ ذاکرون اور عزاداروں کے لیے ذریعہ
نجات ہی۔ اسی مین تو جناب محتشم الیہ نے دریا دلی کو کام فرمایا اور اس گوہر
گرانمایہ کو وقف عام فرمایا۔ شیعیان علی ابن ابیطالب کی نجات کا سامان
کیا ہی۔ سچ پوچھیے تو ہم گنہگارون پر بہت بڑا احسان کیا ہی۔ اب کیا ہی
دامن امید گوہر مراد سے مالا مال ہی تمام عمر حق شکر سے عہدہ برائی محال ہی
بس شریف ژولیدہ بیان تیرا خیال کہان ہی۔ نہ وصف ممدوح کی انتہا ہی
نہ حسن تصنیف کا پایان ہی۔ بہتر ہی کہ اختتام کلام کیا جائے اور دعا پر
اختتام کیا جائے۔ دعا بھی وہ ہو کہ جسمین خلوص کے ساتھ خطاب ہو نہ بہت

طویل ہو نہ خلاف آداب ہو

الٰہی در جہان باشی باقبال	جوان بخت و جوان دولت جوان سال
بہ محشر حامیت خیر الورا باد	بہ کوثر ساقیت مشکلکشا باد

دیگر منظوم چودھری سید شریف الحسن صاحب

عروس سخن کی بھی کیا شان ہی	کہ جان جہان جسپہ قربان ہی
کبھی خوش خیالون کے ہمراہ ہی	کبھی خوش بیانون کی دمساز ہی
کہین ہمدم بزم اخلاص ہی	کہین محرم خلوت خاص ہی
وطن اسکا ہی قلب ذکی ہوش مین	محل اسکا ہی دامن گوش مین
کبھی نالۂ قلب غمگین مین ہی	کبھی خندۂ لعل نوشین مین ہی
کبھی ہم صدا ابر بطوفی کے ساتھ	کبھی ہم نوا شور ہی ہی کے ساتھ
کرشمہ نہین اسکے کس رنگ مین	غرض دلربا ہی ہر اک ڈھنگ مین
یہ ہی کاشف سوز و ساز بشر	اسی سے ہوا امتیاز بشر
زبان کا شرف نطق کی جان ہی	اسی سے ہر انسان انسان ہی
اسی سے ہر اک شی کی ہی ہست و بود	اسی نے مٹایا عدم کا وجود
اسی سے جدا ہوتی ہی فکر طبع	اسی سے سرافراز ہی بکر طبع
اسی سے ہی خامہ جواہر نگار	اسی سے ہی بلبل پہ عالم نثار
اسی سے ہلالی نے پایا کمال	اسی سے ہوا بدر چاچی نہال

اِسی کی بدولت بصد عزوشان — خدائے سخن ہوگیا مرزبان
اِسی سے سرافراز حافظ ہوا — کہ طوطی شیراز حافظ ہوا
اِسی سے ہی سعدی نے پائی نمود — کہ گوئے بلاغت زیاران ربود
مگر وہ سخن جو ہی سرتاج فکر — مگر وہ سخن جو ہی معراج فکر
جو ہی باعثِ افتخار بشر — جو ہی مایۂ اقتدارِ بشر
جو ہی چارۂ درد و رنج و تعب — مصنف کی بخشش کا جو ہی سبب
وہ ہی مدحتِ آلِ خیر الانام — علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام
خوشا بخت اُس مرد دیندار کا — کہ مداح ہو آلِ اطہار کا
طبیعت ہو جس سمت مائل کبھی — مصائب لکھے یا فضائل کبھی
اگرچہ ہمیشہ سے اہل کمال — غلامانِ آل و مجبانِ آل
بجان حزین و بہ قلب ملول — رہے ذاکرِ آلِ پاک رسول
مگر قبلہ و کعبہ عالی نہاد — محب علی سید پاک زاد
خداوند اقلیم عزوشرف — سزاوار دیہیم عزوشرف
بہ تدبیر پیرو بہ ہمت جوان — مشیر جہاندار ہندوستان
رفیق غریبان بے خانمان — شفیق فقیران بے آب و نان
فلک پائگاہ و حق آگاہ نے — عزادار شبیر ذیجاہ نے
مصائب میں لکھی ہی تازہ کتاب — جو ہی بے بدل بے بہا لاجواب

زبان بھی نفیس اور بیان بھی نفیس — متین و بلیغ و فصیح و سلیس
ہر اک بیت مین بیت خبت کا نور — ہر اک شعر پر ہی فدا زلف حور
قیامت کا تحریر مین جوش ہی — فصاحت بلاغت سے ہمدوش ہی
زبان مستند روزمرہ درست — مضامین بھی پاکیزہ بندش بھی چست
شگفتہ اور اُسپر غزا بار نظم — مزار شہیدان کا ہی ہار نظم
فصیحون کا بازار یان سرد ہی — لطافت مین جو فرد ہی فرد ہی
یہ تصنیف ہی یا کرامات ہی — اثر سے بھری اسکی ہر بات ہی
وسیلہ شفاعت کا نایاب ہی — کہ باب نجات اسکا ہر باب ہی
خداوند دین پروردگار — اگر دے مجھے طول عمر خضر
لکھون مدح مداح فرخ خصال — شب و روز صبح و مسا ماہ و سال
گذر جاے عمر اور نہو یہ تمام — دعا پر مناسب ہی ختم کلام
الٰہی بہ حق نبی کریم — قسیم جسیم نسیم وسیم
الٰہی بہ حق شہ نامدار — علی ولی شاہ دلدل سوار
بحق بتول و بحق حسن — بحق حسین غریب الوطن
کہ مداح ذیجاہ و والاتبار — رہے خرم و شاد لیل و نہار
گرفتار آفات عالم نہ ہو — سوائے غم آل کچھ غم نہ ہو

قطعات تاریخ چودھری سید شریف الحسن صاحب

مداح نے لکھی ہی مصائب مین کیا کتاب — رکھتا ہی کس غضب کا اثر جو مقام ہی
شرح وفا شعاری انصار شاہ ہی — ذکر غم حسین علیہ السلام ہی
تھی فکر سال ختم کہ آئی ندائے غیب — یہ نظم یہ زبان قبول امام ہی
۱۳۱۵ھ

دیگر

صد شکر کہ انتظار بیحد کے بعد — چھپنے کو ہی اندنون بیاض مداح
تاریخ کی فکر تھی کہ ہاتف نے کہا — مقبول خدا گل ریاض مداح
۱۸۹۷ء

دیگر

کیا جناب حضرت مداح نے — نسخۂ ماتم لکھا ہی بے مثال
مصرع تاریخ لکھدو ای شریف — ہدیۂ مداح ہو منظور آل
۱۳۱۵ھ

دیگر

خوشا ذکر مقبول آل پیمبر — کہ بر ذاکر او در خلد وا شد
خوشا شان ماتم نشینان سرور — کہ شامل بایشان رسول خدا شد
خوشا بخت مداح عالی وقارے — کہ مداح اولاد خیر الورا شد
خوشا آن کتاب مبارک کہ در وے — رقم حال پاک شہ کربلا شد
خوشا سال نظمش خوشا فکر احقر — کہ تاریخ تاریخ آل عبا شد
۱۳۱۵ھ

دیگر

قبلہ و کعبہ نے تائید خدائے پاک سے
کیا کتاب بینظیر و بے بہا ہی یہ لکھی

سوچتا تھا رات دن دلمین لکھون تاریخ کیا
ناگہان آواز یہ آئی سروش غیب کی

واہ وا کیا مادے اچھے ہین جو چاہو کہو
تحفہ اخبار یا تاریخ اولاد نبی
۱۳۱۵ھ ۱۳۰۵ف

دیگر

قبلہ و کعبۂ من عالی جاہ
بفصاحت بہ بلاغت بمثل

چون رقم زد دست خامہ زمرد
بہ سلاست بہ متانت بمثل

فکر کردم کہ بگویم تاریخ
بہ نفاست بہ لطافت بمثل

خواستم من زخداوند جلیل
سال تصنیف بغایت بمثل

دل خوش فکر ذہینم ناگاہ
بہ محبت بہ عنایت بمثل

سال تصنیف بناز از من گفت
چمنستان شہادت بمثل
۱۳۱۴ھ

دیگر

قبلہ ام خان بہادر ذیجود
آنکہ در خلق حسن بمثل ست

چون رقم کرد کتابے کہ دراو
حال سلطان زمن بمثل ست

ہاتف غیب بناز از ما گفت
چمنستان سخن بمثل ست
۱۳۱۴ھ

دیگر

بناب قبلہ و کعبہ لے جب یہ دفتر غم
لکھا بدیدۂ خونبار اور بچشم پرنم

شریف بے سر و سامان نے سال نظم لکھا | بحق حرمت سبط رسول ہو مقبول
۱۳۱۴ھ

دیگر

چون قبلہ و کعبہ آنکہ از روز الست | شیدا و محب سرور لولاک ست
فرمود رقم کتاب در ذکر حسینؑ | کز خواندن او زمانہ سینہ چاک ست
تاریخ لطیف او بہ سال فصلی | افسانۂ انتخاب آل پاک ست
۱۳۰۵ فصلی

دیگر

قبلہ و کعبہ حضرت مداح | عالم و واقف فروع و اصول
چون رقم کرد این کتاب جلیل | باحادیث مستند مشمول
سال ہندی نظم او گفتم | دفتر ذکر آل پاک رسول
۱۹۵۴ سمت

دیگر

قبلہ امم جملہ جہان بندۂ احسان تو باد | کز بہر اہل عزا نظم کتابے کردی
تر دہ طبع شنیدیم و دعا میگوئیم | بارک اللہ کہ زہی کار ثوابے کردی
۱۳۰۵ف

دیگر

اک روز سب نے مجھے ہول قیامت سے جو گھیرا | دن بھر میں رہا مضطر و افسردہ و دلگیر
بستر پہ بھی لیٹا تو تڑپتا ہوا اٹھا | ممکن ہی نہ تھی چین کی صورت کسی تدبیر
کیونکر کہوں اس روز کو کس کرب سے کاٹا | رات آئی تو کچھ اور بھی حالت ہوئی تغیر
طاقت یہ ہوئی سلب کہ آنے لگے چکر | آنکھوں کے تلے پھرنے لگی موت کی تصویر

دم چڑھ گیا دو چار دم سر دو جو کھینچے — غش آگیا جس وقت کیا نالہ شبگیر
غافل تھا مبارک تھی ولیکن مری غفلت — بیہوش تھا پر جاگ رہی تھی تقدیر
کچھ دیر نہ گذری تھی کہ مین دیکھتا کیا ہون — آیا مرے بالین پہ عصا ٹیکتا اک پیر
بولا کہ ہی کیون کثرت عصیان سے ہراسان — بخشش کا وسیلہ ہی غم شیر و شبیر
رو اور رُلا پڑھکے کتب ہاے مصائب — تا تجھکو ملے گلشن فردوس کی جاگیر
غافل تو کچھ ایسا ہی کہ ابتک نہین معلوم — نسخہ ہی ترے درد کا مداح کی تحریر
جم رتبہ فریدون حشم دخان بہادر — ممتاز جہان فخر زمان صاحب توقیر
اُس باغ کا بلبل ہی یہ ہم رتبہ حسان — جس گلشن بیخار کے قدسی ہین عصافیر
سرمست محب علی خاصہ داور — شیدا اے نبی شیفتہ شیر و شبیر
جسکے سخن پاک کا عالم ہی مسخہ — جسکے رقم پاک کا شہرہ ہی جہانگیر
اُس سید ذیجاہ نے لکھا ہی وہ نسخہ — ہی جسکا صلہ گلشن فردوس کی جاگیر
وہ حسن بیان اور وہ مضامین کی نزاکت — ہی شور کہ دیکھی نہین اِس طور کی تحریر
دیکھی ہو کبھی اہل جہان نے تو دکھا دین — اِسطرح بلاغت سے فصاحت شکر و شیر
یاد رہین یہ پربان کہ جو باہم ہین ہم آغوش — یا گلشن فردوس مین حورین ہین نعلگیر
کیونکر نہ دل و جان سے خریدار ہون اسکا — یہ حسن کا سورہ ہی مرے خواب کی تعبیر
ذکر غم شہ سُنکے تڑپ جاتی ہی محفل — ہی درد کے نقرون مین عجب طرح کی تاثیر
دل کا یہ تقاضہ ہی کہ حامی جو خدا ہو — مداح کی خدمت مین پہونچکر کسی تدبیر

در مصائب کربلا مین

مان

کرعرض پس از حمد ادب مصرعۂ تاریخ — مقبول خداوند مقدس ہی یہ تحریر
۱۸۹۵-۲ع

دیگر

واہ کیا تصنیف ہی تاریخ جس تصنیف کی — با اصول و بیمثال و بے بہا تاریخ ہی
۱۹۵۴ سنہ

چونکہ ذکر کشتگان نینوا ہی واقعہ — چونکہ منظم حال پاک کربلا تاریخ ہی
۱۳۰۵ ف

سال تاریخی رقم کرتا ہوں بے فرق جمل — واہ کیا تاریخ ہی واللہ کیا تاریخ ہی
۳-۱۲۶۹ پیر رجردی ۳-۱۳۲۹ محمدی

دیگر

چون رقم کرد این کتاب جلیل — سید پاک دین خجستہ اساس
خواستم سال او بطرز لطیف — لیک نامد مرا بہ فہم و قیاس
مستہ و دیدم کہ ہاتف گفت — سال تاریخ نظم بے وسواس
از زبان حق و کلام اللہ — ہست ہذا بصایر للناس
۱۲۷+۸+۱۱۸۰=۱۳۱۵ ھ

دیگر

بہ مداح و حسان ندانیم فرقے — ہم او ابن ثابت ہم این جان ثابت
بمداحی احمد و آل احمد — از و فخر ثابت ازین شان ثابت
درین راہ ہر دو تگاپو نمودند — باخلاص کامل بایمان ثابت
چو خواہی ز تاریخ تصنیف مداح — پئے دعوی بندہ برہان ثابت
بجز فرق الآل و بنی نیست فرقے — بہ مداح ثابت و حسان ثابت
۶۲ ۳۲ — ۶۲-۳۲=۳۰ — ۱۹۸۴-۳۰=۱۹۵۴ عیسوی

دیگر

ملاحظہ ہو جناب سید اولاد حسین خان بہادر رئیس قصبہ مراد آباد المتخلص بہ سراج منظور ابن جناب سید ثابت علی صاحب مرحوم و مغفور

چو این دفتر مدح شاه شهیدان | ز مداح ذی فهم و عاقل بیاید
ز سحبان ثانی و حسان ثانی | مرا فکر تاریخ در دل بیاید
به میزان عقلم چو سنجیدم اورا | بخاطر پس از غور کامل بیاید
ز سحبان خوش فهم و حسان کامل | بمقدار مداح فاضل بیاید

۱۳۶۸-۵۳=۱۳۱۵ ه

۵۳

دیگر

چون قبلهٔ دیجا هم مداح شه والا | کو هست شهنشاه اقلیم سخندانی
وقتیکه رقم فرمود این نظم گهر آمود | در فکرت تاریخش بودم به پریشانی
هاتف بمن این گفته کای مضطر و آشفته | نیسان خجل از کلکت هنگام درافشانی
از دفتر تسخیر و از دفتر بخشالش | سن سمت و انگریزی دریاب بآسانی

۱۹۵۴ سمت

۱۸۹۷ ع

هم از سر حق سالش هم فصلی و هم هجری | هم نسخهٔ بیمثل و هم نسخهٔ لاثانی

۸

۸+۱۲۹۷ ف

۸+۱۳۰۷ ه

دیگر

قبله و کعبه کتابے از برائے فیض عام | چون رقم فرمود و من واقف شدم از حال او
فکر چون کردم پئے سالش ز من هاتف بگفت | سال او از من شنو خواهی چو استحصال او
عیسوی و سمت و فصلی بدان بے تعمیه | تعمیه هجری مگر خواهد پئے اکمال او

۱۸۹۷ ع

۱۳۰۵ ف

گفتمش چون ست فرموده بعون کردگار | [تحفهٔ اخیار لاثانی] بیاید سال او

۵۷۱

۱۹۵۴ سمت

دیگر

نبوشت دفتر غم چون قبلهٔ معظم | ممدوح اهل عالم مداح آل طاها

۵

تحفهٔ اخیار ۱۳۰۵

سے اعداد لفظ

نثاری بنا کردن ابوه

اورا بنی بن

اعداد الفاظ

عون کردگار

اضافه کردن بهجری

حاصل ہوگا ۱۳۰۵ ه

تاریخ نظم روشن گفتم بوجہ احسن	بدر منیر ایمان والشمس والضحٰہا
تاریخ نظم روشن بیروے نجت گفتم	بدر منیر ایقان والشمس والضحٰہا

تقریظ و قطعات چکیدۂ قلم معجز رقم جناب منشی سید اعجاز حسین صاحب نقوی واسطی امروہوی سرشتہ دار محکمہ بندوبست ضلع سیونی چھپارہ خلف جناب سید سردار علی صاحب مرحوم نقوی امروہوی

گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہی	بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہی
ہر رنگ مین جلوہ ہی تری قدرت کا	جس پھول کو سونگھتا ہون بو تیری ہی

اِسکے سب قائل ہین کہ عالم اسباب مین خداوند عالم نے ہر شی کو ایک تاثیر عطا فرمائی ہی۔ تاثیرات کواکب۔ تاثیرات آب وہوا۔ کشش مقناطیس کشش کہربا۔ جذبۂ الفت۔ جذبۂ دل۔ دلربائی نظر۔ دلبری حسن۔ دلفریبی تقریر۔ دل آویزی تحریر۔ ایسی چیزین نہین جنسے کسی کو مجال انکار ہو۔ خاصکر حسن و کلام۔ یہ دو چیزین تو ایسی ہین کہ اِنکی تاثیر سے ہر متنفس واقف ہی۔ کچھ نہ کچھ ہر فرد بشر کا دل اِنسے متاثر ہوتا ہی۔ جسکے افسانے ہر روز سننے مین آتے ہین۔ اِسکے قصے رات دن کہے جاتے ہین حسن کی معراج کمال جمال انسانی ہی۔ اِس پردہ مین حسن نے عجب عجب شعبدے دکھائے ہین۔ آدمی تو بشر ہی فرشتون کو کوئین جھکائے ہین۔ جہان زور تاثیر

حسن خداداد دکھایا ہی انسانون نے پریزادون کو دیوانہ بنایا ہی - جہان
تسخیر حسن عالم فریب دکھانے پر آئے ہین - آدم زاد پرستان سے پریونکو
زمین پر کھینچ لائے ہین - لیلی مجنون - شیرین فرہاد - وامق وعذرا - یوسف و
زلیخا کا نام کون نہین جانتا - انکی سرگذشتین کسکو یاد نہین - انکی حالت
نے کس دل پر اثر نہین کیا سچ پوچھیے تو گو اسمین شک نہین کہ قیس و فرہاد
وامق کو فضل تقدم ہی مگر کوئی زمانہ ایسے لوگون سے خالی نہین رہا نہ کوئی
زمانہ اِنسے خالی رہیگا جہان حسن ہی عشق ساتھ ساتھ ہی - شمع کے ساتھ پروانہ
پریزاد کے ساتھ دیوانہ - گل کے ساتھ بلبل ناشاد - شیرین کے ساتھ فرہاد
کہان نہین - لیلی کے لیے مجنون کا ہونا لازمی ہی - یوسف کے لیے زلیخا کا
وجود ضروریات سے ہی - عالم و تغیر کی جدائی ممکن تغیر و حدوث کا افتراق
آسان - ناممکن ہی تو حسن و عشق کی جدائی - محال ہی تو حسن و عشق کا افتراق
حسن کی سب تاثیرین مسلم - لیکن کلام سے حسن کو کچھ بھی تو مناسبت نہین -
تاثیر کیا ہر حیثیت مین کلام حسن سے بدرجہا بڑھا ہوا ہی - اسکو حسن پر جو
فضیلت ہی گو بادی النظر مین نہ معلوم ہو - لیکن ذرا بھی غور کیا جاوے تو
مثل آفتاب صاف روشن ہوجاے - حُسن کا اثر ایک زمانہ خاص تک
محدود ہی - قطع نظر تغیر و زوال حسن کے اسکی اُسی تاثیر کے لیے اُسے صاحب
حسن کا وجود ضروری ہی - صاحب حسن کے بعد اُسکے حسن کے یادگار صرف

افسانے اور کہانیان رہجاتی ہین - اور اگر چند روز کسی حسین کی تصویر رہی بھی
تو اُسمین وہ بات کہان - وہ رنگ وروغن وہ شوخی وہ شان - وہ آن جو
حسن کی جان ہین کہان سے لائے - تصویر سے وہی جوش الفت پیدا ہونا
محال - تصویر سے وہی ولولۂ عشق ومحبت پیدا کرنے کی امید رکھنا وہم و
خیال - بخلاف کلام کے کہ اُسکو خداوند عالم نے یہ شرف عطا فرمایا ہی کہ
سیکڑون برس کیا ہزارون سال تک اِسکا وہی جمال وہی کمال رہتا ہی
صاحب کمال کا جو حال ہو - اِسکے کمال کا ایک حال رہتا ہی بلکہ تا قیام قیامت
وہی حال رہیگا - آب حیوان کا تو نام ہی نام ہی - حقیقت مین زندگی جاوید
بخشنا اِسی کا کام ہی - نظر انصاف سے دیکھیے تو حسینون کا نام بھی اِسی سے
زندہ ہی - حسن بھی اِسکا زیر بار احسان ہی - علاوہ ازین حسن کے شیدائیون
مین نام برآوردہ لوگون کو دیکھا جائے تو اُنمین مشاہیر یہ ہی قیس - فرہاد
وامق - یا دو چار ایسے ہی اور - مگر پھر بھی معدودے چند نظر آئینگے اور
اِنکی وقعت جیسی کچھ ہی سب پر ظاہر ہی - لیکن اگر رتبہ شناسان کلام کی فہرست
لکھیے تو اول فہرست کا تمام ہی ہونا محال ہو جاے - اور پھر وہ لوگ ہونگے
کس اقتدار کے - ادیب - شاعر - علما - فضلا - حکما کا کیا شمار ہی - انبیاء مرسل
ائمہ اطہار اِس فہرست مین حضرت موسی کے نام پر پہلے نظر پڑیگی - حضرت
کو کلام کے ایسے دلدادہ ہوے کہ اِسکے شوق مین کوہ طور کو گھر آنگن کر ڈالا

اور عشق کلام نے آخر انکو کلیم بنا کر چھوڑا - حضرت ہارون کی سعی سفارش
اسی کلام نے کی - انکو خلافت[1] کلیم اللہ کلام ہی کی بدولت ملی - حسن نے پہلا
یہ درجہ یہ رتبہ کہان پایا - اسکو شہادت شرافت کے لیے لوح و قلم سے دو گواہ
معتبر کہان میسر - اسکو اثبات فضیلت کے لیے لب عیسی سے دو شاہد
عادل کہان نصیب - اسکو سرکار رسول مختار سے انا افصح العرب والعجم
سے باوقعت سند کب ملی ہی - شب معراج خلوت حبیب و محبوب مین سوائے
کلام کے کسی اور کا گذر ہوا ہو تو کوئی کہدے رسول مقبول نے وقت رحلت
سوائے آل اور کلام کے اور کسی سے تمسک کے لیے وصیت کی ہو تو کوئی

ثابت کردے شعر

خالی ہو از زمانہ جو خیر الانام سے	یا آل سے رہی برکت یا کلام سے

اس سے زیادہ کلام کی فضیلت کیا ہو سکتی ہی کہ اسکا اور آل رسول کا ساتھ
ہی ساتھ بھی چند روزہ نہین قیامت تک کا ساتھ ہی - حوض کوثر پر پہونچنے تک
آل عبا کا دامن ہی اور اسکا ہاتھ ہی - اس ساتھ کو جیسا اپنے کلام مین جناب
مستطاب معلی القاب متشیم حشمت - فرزدق فصاحت - حسان بلاغت مقبل
اقبال - کمیت کمال - حمیری ہمال - ارشد تلامذۂ رحمن - ثابت قدم معرکۂ
امتحان - مقبول بارگاہ ایزد - ممدوح انام و مداح آل محمد - مطاع خلایق و
مطیع نیجتن - منبع مکارم و مجمع اخلاق حسن - مخدوم جہانیان و خادم عترت

[1] یہ کلام اصروا فی ہارون ہو افصح منی لسانا فارسلہ معی ردءا یصدقنی ۱۲

نبی - محبوب عالمیان و محب آل علی - شیدائے آل رسول الثقلین -
جان نثار جناب حسنین - منتظر ظہور امام منتظر - ظہیر و معین پیروان مذہب جعفر
موسی طورِ مودت و ولا سیج بادیۂ تسلیم و رضا - شبر قیصر - خان بہادر سید
اولاد حسین صانہ اللہ عن کل شین ابن المرحوم السید ثابت علی رضوی حشرہما
اللہ مع النبی و آلہ التقی النقی الزکی نے بنا ہی کم لوگون نے بنا ہی - آپ نے
جو کچھ فرمایا ہی آل رسول ہی کی شان مین فرمایا ہی - کوئی بیت نہین جو ذکر
اہلبیت سے خالی ہو - کوئی شعر نہین جسمین مضمون خیالی ہو - پھر اُسکے ساتھ کلام
کی ساری خوبیان موجود - زبان شیرین بیان رنگین - بندشین چست ترکیبین
نفیس - الفاظ سلیس - مضامین بلیغ - رویفین نایاب - قوافی سیراب -
محاورے مستند تشبیہین دل پسند - تلمیحین نادر - غرض جو بات ہی انتخاب ہی -
جو شعر ہی فرد ہی - جو مصرعہ ہی لاجواب ہی - اِس حسن کا کلام کسی نے آجتک
دیکھا ہو تو دکھادے - یا بتادے - سنا ہو تو سنادے - یا پتادے - یون تو
دعوائے بے دلیل قبول خرد نہین - چونکہ جناب محتشم الیہ کی طبع عالی کا
رجحان ہمیشہ سے نفع عام کی طرف رہا ہی - فی الحال بنظر خیر خواہی برادران
ایمانی توجہ طبع ادھر ہوئی کہ یہ کلام مطبوع - طبع ہو کر شائع ہو - تاکہ عامۂ مومنین
و ذاکرین کو نافع ہو - چنانچہ خداوند کریم کی عنایت سے تھوڑے ہی زمانہ
مین مجموعۂ کلام فصاحت انضمام بخوش اسلوبی تمام مرتب و مکمل ہوگیا -

ولادت جناب امام حسن عسکری علیہ السلام ۲۶ ربیع

سبحان اللہ کیا کتاب لاجواب اور کیا نسخہ سراپا صواب بلکہ سرمایۂ ثواب ہی۔ کہ مصنف کے لیے زادِ سبیلِ آخرت اور ناظرین و سامعین کے لیے خضرِ راہِ ہدایت ہی۔ ہرچند سلامون کے بہت سے مجموعے طبع ہوکر شایع ہوے لیکن اِس ترتیب اور تہذیب کا کوئی مجموعہ ہماری نظر سے نہین گذرا۔ اِس امر خاص مین یہ مجموعہ آپ ہی اپنی مثال ہی اور دوسرون کے واسطے آیندہ کے لیے نظیرِ بے مثال۔ تصنیف کی تعریف کی جاے۔ یا صاحبِ تصنیف کی توصیف۔ وہان دم مارنے کی جگہ نہین۔ یہان زبان ہلانے کا یارا نہین ہمارا قصد تھا کہ جملہ کلام اسبد سید الکلام مین جو جامع وصف تصنیف و مصنف ہی مصرعہ۔ خاموشی از ثناے تو حد ثناے تست۔ کا مستزاد لگاکر تقریظ کو یہین تمام کردین۔ مگر شاید بعض نکتہ بین اجباب عذرِ اطناب کو نامقبول فرمائین۔ بلکہ عجب نہین کہ قصورِ طبع پر محمول فرمائین۔ اِس خیال سے چند فقرے حسبِ طریقہ مرضیۂ سلفِ صالح اور اضافہ کرتے ہین۔ تاکہ کسی کے دل مین یہ خیال بھی نہ آنے پاوے اور اِسکے ساتھ ہی سنتِ قدما بھی ادا ہوجاے۔ اسد اللہ کیا ماتم شاہ شہیدان کا جوش ہی کہ کتاب کی ہر ایک سرخی بھی کثرتِ غم سے سیاہ پوش ہی۔ مجموعہ ہی یا مرقعِ غم۔ مصرع ہین بانحل ماتم۔ ہر شعر بیت الحزن ہی۔ ہر ورق سرتاپا کاغذی پیرہن ہی بحرین ہین یا بحر المصائب جوش زن ہی۔ زمین شعر ہی یا گردِ ملال خاطر

ناشاد کا مخزن - ہر حرف کے جسم مین سوگ کی سیاہ پوشاک ہی - ہر نقطہ سرشک دیدۂ نمناک ہی - ہر لفظ لخت دل دردناک - ہر کلمہ پارۂ جگر چاک چاک - فقرے نگاہ یاس بسمل سے زیادہ دردانگیز جملے نظر حسرت دم واپسین سے زیادہ رقت خیز - خمسون کی رسم کتابت سے صاحب عزا کی بدحواسی ہویدا ہی - پانچوان مصرعہ ہی کہ سراسیمگی مین شال عزا کا پلہ شانہ سے ڈھلکر زمین پر لٹک رہا ہی - مضمون نازکی مین دل دردرسیدہ یتیم سے بڑھا ہوا - خیال عرش پروازی مین آہ جگرخراش مظلوم سے چڑھا ہوا - سطرین ہین یا برابر ماتمی صفین بچھی ہوئی ہین - بیتین ہین یا سینۂ قرطاس پر کثرت ماتم سے بدحواسان پڑی ہوئی ہین - بین السطور چاک گریبان سوگواران - سلسلۂ کلام تار اشکہاے مسلسل عزاداران - بیاض صفحہ سپیدی چشم پیرکنعان - سواد خط روکش سیاہی شام غریبان - مگر یہ وہ سواد ہی جسکی سیاہی مین چشمۂ حیوان پنہان ہی - یہ وہ سواد ہی جسکی سیاہی سرمہ دیدہ اہل ایمان ہی - یہ وہ سواد ہی جسکے پردہ مین روشن سوادی مستور ہی - یہ وہ سواد ہی جس سے مردم چشم اہل یقین مین نور ہی - بس اعجاز خیال ایجاز چاہیے - اگر خودنمائی منظور نہین - خامہ فرسائی ضرور نہین - تقریظ کو طول ہوگیا ہی دعا ممدوح پر ختم کلام مناسب ہی - بار الٰہا بتصدق رسول و آل رسول اس ہدیۂ مداح کو مقبول کر - اور اسکے صلہ مین مصنف کو دنیا مین دولت زیارات عتبات

عالیات - هنگام ظهور - شرف مصاحبت صاحب الزمانؑ اورعقبیٰ مین جوار
ائمۂ اطہار عطا فرما - این دعا ہا از من واز مومنین آمین باد

قطعات تاریخ

در غم سبط مصطفےٰ مداح — دُر ناسفته را چه خوش سفته
هر کسے دید گفت در مدحش — ای خوشا نظم شسته در رفته
سالش اعجاز از دل مخزون — حال مظلوم کربلا گفته
۱۳۰۸+۷ھ

دیگر

(در جنداظفر پرغم ورقت + آنکه مداح بسے برا گفته)

وحشی الله نسخۂ مداح — که بحال شهدا گفته
هر که نگریست زار زار گریست — بسکه حال الم فزا گفته
وانکه آنرا بخواند یا بشنید — آفرین کرد و مرحبا گفته
سالش اعجاز بادل مخزون — حال مظلوم کربلا گفته
۱۳۰۸+۷ھ

دیگر

شنیدم سالها بسیار اعجاز — بذکر شاه رنج آمیزه نظمی
نیامد تاکنون گاهی بگوشم — چنین پرجوش و دل آویز نظمی
شنیدم دی به بزم شه زمداح — عجب پر درد و رقت خیز نظمی
ندا فرمود هاتف از سر حزن — سن فصلی ست درد انگیز نظمی
۱۲۹۶+۸ف

دیگر

حال پر درد سید الشہدا — کلک مداح او عجیب نوشت
یا بگوے پئے علاج گنہ — نسخہ خوب چون طبیب نوشت
الہام سال تاریخ از سر اعجاز — دل من دفتر غریب نوشت
۱۳۱۵ھ ۱۸۹۶ء

دیگر

مرتب چو شد این کتاب غریب — پسندید ہر کس ز اجاب و غیر
در و ہست ذکر مصائب رقم — ز شاہ امم خسرو وحش و طیر
بود سال اعجاز از معجمہ — کہ مداح کردہ عجب ذکر خیر
۱۳۱۵ھ

دیگر

زہے گلشن نظم مداح جس مین — نہ مضمون کہنہ نہ مضمون غیر
کہان ہین سخن فہم جدت پسند — کرین اس گلستان تازہ کی سیر
پئے سال تاریخ اعجاز مین نے — لکھا معجمہ مین عجب ذکر خیر
۱۳۱۵ھ

دیگر

چو ن زمداح در غم شبیر — بے بہا نظم در رقم آمد
ہر کہ بشنید و دید ای اعجاز — فرق عریان و چشم نم آمد
سال اتمام را بہ ہندی سال — فکر تحریر در دلم آمد
فال دیدم چو در صحیفۂ دل — بے سر و ہم ذکر غم آمد
۱۹۶۰ء - ۲۶

لوحش کتاب کرد رقم

ذکر جناب شاہ شہیدان ہین اے دلا — مداح نے لکھی جو کتاب پر از بکا
پوچھا جو ہین نے ہاتف غیبی سے اسکا سال — بیت جنان صلہ ہی ہر اک بیت کا کہا
۱۳۱۵ھ

دیگر

عجب پر نور ہی یہ نظم مداح — کہ جسمین حال شاہ انس و جان ہی
بہت اعجاز کو تھی فکر تاریخ — کہا ہاتف نے تو پھرتا کہان ہی
زروے کعبہ و احرام کندے — صلہ ہر بیت کا بیت جنان ہی
۱۲۹۴+۲۱ھ

تقریظ و قطعات تاریخ چکیدہ کلک گہر سلک شاعر رطب اللسان سحر بیان جناب منشی گردھاری لال صاحب اسد متوطن قصبہ ہڑہا ضلع اونا و ملک اودھ حال وارد غہ جنگی ضلع سیونی چھپارہ کہ سلسلۂ تلمذہ بانا طق مکرانی مرحوم دارند

ثنا ہا خالق ارض و سمارا — کہ در دل نور ایمان دادمارا
فرستاد از رہ لطف و عنایت — رسول پاک را بہر ہدایت
شفیع مذنبین و حامی دین — ثنایش بس بود طاہا و یاسین
پس از حمد حق و نعت پیمبر — بود واجب ثنائے آل اطہر
کہ ہر یک محو تسلیم و رضا شد — شہید تیغ و زہر جانگزا شد
پس تو صیف آن عالیجناب ست — کہ خاک راہ آل بوتراب ست
ملایک حشمت و دالا خطابی — سپہر سروری را آفتابے

گرامی سید والانژادے — کریمے باذلے عالی نہادے
شرافت را بذات او نشانے — نجابت را بود زو عز و شانے
وحید الدہر در خلق و مروت — فرید العصر در حلم و فتوت
نکو نام و نکو خواہ و نکو فال — بکار خیر مال در ہمہ حال
بعز و قدر صدر آرائے اقبال — یکی از خادمانش جاہ و جلال
بنام او بود خان و بہادر — خدایش کردہ ذیشان و بہادر
کرامتہا بہ نحوے صرف کردند — کہ در نامش بہم نُہ حرف کردند
چہ نام ست این کہ باشد مایۂ ناز — بہر حرفی بود اعجاز و مساز
الف در اول نامش ہویدا — بود ایما کہ در ایمان ست یکتا
و لا از دال و چندان دم نمایشد — کہ مقبول وصی مصطفا شد
مبرا لام از آلام باشد — کہ جایش در دل اسلام باشد
چو با آل علی دارد ارادت — الف شد راست در راہ افادت
باسم ذات او را اسم در راہ است — چو حق پرسی گواہ او الٰہ است
ز روے اعتدال این دال باشد — دلیل دولت و دین و اُل باشد
بنام حق چو ہا گردید واصل — وراثت حشمت کونین حاصل
سعادت یافتہ از سرور دین — سزد تحسین فراوان از پئی سین
بگویم آشکارا با تو یارا — کہ یار را ز ید اسرار است یارا

نجابت حاصل نون ست اکنون — که با نام نبی گردید مقرون
معلی شد چو او از فضل مولا — ازین نامش زاول گشت اولا
ز شکل لام الف شد لا هویدا — چو بینی نیک هم الاست پیدا
ولا از لا چو گشت این مرحله طی — برفر لافتی بردم از دپے
ز اولاد حسین این عقده بکشاد — که از لطف حسین او راست اولاد
بود آل محمد نور اکبر — بصد فر و حشم ڈیئی کمشنر
دگر فرزند او آل حسن شد — بعلم و حلم یکتاے زمن شد
سوم لخت دلش آل علی هست — که او صافش بهر یک منجلی هست
بود پور چهارم آل حسنین — که باشد مردمی را قرة العین
بود فرزند پنجم آل جعفر — که صادق آمده ورد انش وفر
ششم فرزند او شد آل موسی — که می تابد ز روے او تجلی
رضا جوے پدر فرزند هفتم — بود آل رضا چون مه با نجم
بود فرزند هشتم نیک فرجام — که شد آل محمد باقی نام
نهم آل نقی فرزند باشد — سعید و نیک و دانشمند باشد
دهم آل حسن با عسکری شد — که ماه برج جاه و برتری شد
غرض هر یک بود فخر زمانه — بجاه و دولت و دانش یگانه
کلامم را بود زین وجه صد زین — که ممدوحم بود مداح حسنین

فدائے آل و اخفاد حسین ست — از نیش نام اولاد حسین ست

کلام او سخن را زیور آمد — ز شعری شعر او بالاتر آمد

فصاحت چاشنی گیر بیانش — نام ستارہ بلکند ۱۲ ملاحت از نمک پرور دگانش

چو ورزد ذکر شہ گلگون قبائے — قتیل خنجر جور و جفائے

سلام و خمسہ ہائے دلکشا گفت — فلک بر گفتنش صد مرحبا گفت

رقم چون کرد بار نگین بیانی — بہار آمد بہ گلزار معانی

مرتب شد چو این رنگین رسالہ — بدست آمد پئے جنت قبالہ

بنام ایزد چہ تصنیف نیفی — پسند ہر وضیع و ہر شریفی

کتاب طرفہ و نادر بیانے — پئے دیندار باشد حرز جانے

کتاب نی کہ دریائے شگرف ست — در معنی نہان در حرف حرف ست

بہ رنگینے بود رشک گلستان — بخوبی رو کش گلزار رضوان

بیاض صفحہ اش خجلت دہ بدر — سوادش رونمائے لیلۃ القدر

مسلسل مصرعہ ہایش چشم بد دور — چو زلف عنبرین بر عارض حور

بود ہر نقط خال روی زیبا — حروفش خوشنما چون نقش دیبا

جد اول مثل نہر سلسبیل ست — برائے حق پرستان این سبیل ست

بگویم ہر چہ وصف او بود کم — پئے ایمان ست دست آویز محکم

کتاب مخزن فیض عمیم ست — براہ دین سراط مستقیم ست

اسد طول سخن را مختصر کن | دعاے حضرت ممدوح سر کن
خدایا حاصلش ہر آرزو باد | علی مرتضیٰ حامی او باد
مطرا گلشن اقبال باد | چو سبزہ دشمنش پامال باد
مسیحی سال معجم شد مناسب | چو تقریظ است عمدہ صاف و راجب
۱۸۹۰ء

قطعات

جناب مداح نیک نیت عمیم خلق و بلند ہمت | کہ ہست و ایم بصدق دل و جان بران پاک سرشت
نوشت چندین سلام تازہ چو با مضامین صاف و طرفہ | بگفت سالش بلفظ ہیجا اسد چو صفرش نما مذبذبا
۱۳۱۵ھ

دیگر

مجموعۂ سلام چو مداح زد رقم | بندش نفیس صاف مضامین بیان پاک
ہر کس کہ دید از تہ دل آفرین بگفت | سالش رقم نمود اسد ارمغان پاک
۱۳۱۵ھ

دیگر

شد زر مجموعۂ سلام بلند | شور تحسین اسد ز ہر گوشہ
ہاتفی گفت سال تاریخش | کز پئے عاقبت بود توشہ
۱۳۱۵ھ

دیگر

مجموعہ سلام جو مداح نے لکھا | جسنے سنا کہا کہ ہی خوشتر بیان عجیب
ہی معجمہ حروف مین تاریخ اسی اسد | مجموعہ سلام لکھا دلکش و غریب
۱۳۱۵ھ

دیگر

مجموعہ کیا ہی خان بہادر نے یہ لکھا | آل رسول کی ہی عقیدت پہ جو گواہ
مطلوب ہی اسد جو تجھے سال عیسوی | لکھدے کلام نادر و خوشتر ہی واہ واہ
۱۹۰۷ء

دیگر

کردہ تحریر حضرت مداح | ای اسد روکش ثریا نظم
سال تاریخ فصلیش ناگاہ | ہاتفی گفت طرفہ زیبا نظم
۱۳۰۴ھ

دیگر

طرفہ نظمیست کہ مداح نوشت | دلکش راست پسندان بادا
اسد از بہر سن ہمت گفت | اعتقادات دوچندان بادا
۲+۹۷۶=۹۷۸ ہمت

دیگر

ای اسد فلک حضرت مداح | چون رقم زد نفیس چند سلام
سال تاریخ از سر آغاز | گو مکرر کہ روح را آرام
۲+۶۵۷+۱۳۱۴=۱۹۷۳ ہجری

دیگر

صاحب جاہ جناب مداح | نو بچشم سید اولاد حسین
کردہ تحریر کتاب منظوم | چون در اذکار امام الثقلین
فکر تاریخ بدل کرد اسد | ملہمی داد ندا با صد زین
چاک کن قلب چہ دو نویس | نذر مداح قبول حسنین
۱۳۱۹-۴

قطعۂ تاریخ سبحانِ زمان مقبل دوران جناب شیخ صادق حسین خان صاحب نائب بریلوی شاگرد رشید جناب علی اوسط صاحب رشک مرحوم

بے ریا خانِ بہادر نے جو چھپوایا ہی
مومنو کیون نہ ہو مقبول کلام مداح

کہی نائب نے یہ تاریخ باعداد علی
شبہ دین کرتے ہین تسلیم سلام مداح

۱۱۱۰ + ۱۷۸۸ء

قطعۂ تاریخ شاعر نازک خیال و شیرین مقال جناب سید ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی

جناب سید ذیجاہ کرد فکر بلیغ
بمدح و منقبتِ آل احمد ذیشان

نمود فکر چو بہر سنین ترتیبش
بگفت یاس ثنا گر بہار باغ جنان

۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ فصیح البیان شیرین زبان جناب سید فضل حسین صاحب فضل رضوی مشہدی رئیس متھرا و برادر حضرت مداح مدظلہ

خمسہ سلام لکھے ہین مداح نے عجیب
ہی مدح اُنکی حیطۂ تحریر سے سوا

مقبول سب کلام ہی ای فضل لاکلام
منظور حق ہو مادہ تاریخ کا لکھا

۱۳۱۵ھ

دیگر

مداح نوشتہ چو سلام و خمسہ
در ذکر شہادتِ جناب سبطین

لاریب کہ لاجواب مجموعہ نوشت
با فضل حسین سید اولاد حسین

تو باسرِ لطفِ مصرعۂ رابعہ گیر
تاریخ برآید بطفیل سبطین

۱۳۸۵ + ۳۰

دیگر

چون سلام و خمسہ مداح گفت — در بیان خامس آل عبا
سال از وے و بشارت گفت فضل — جند اصد مرحبا و مرحبا
۱۳۱۳-۲ھ

دیگر در صنعت توشیح

زہے نظم شایستہ دل پذیر — کہ کردش رقم سید نیک خو
بہ فیضے کہ از چشم مومن روان — شود اشک در خواندنش مثل جو
شنیدم چو فرمایش سال آن — خیالم روان شد پیش سو بسو
فروشد بجیب تفکر سرم — بشد بہرہ در خامۂ آرزو
بر آمد سن ہندوی زین دعا — بماند بر او فضل خلاق او
سن ہجری ای فضل خواہی اگر — جز این شعر از بدو ہر مصرعہ جو
۱۳۱۵ھ ۱۹۰۴ء

دیگر

حاکم بند و بست ذی وقعت — سید پاک دل نکو کردار
گفت مجموعۂ بذکر حسین — کہ دہد خواندنش خلاص ز نار
ہاتف غیب گفت فضل بمن — نام او مظہر الخلوص بدار
۱۳۱۷ھ ۱۸۹۹ء

قطعات تاریخ ناظم بمثال ادیب نازک خیال جناب سید تفضل حسین صاحب جودت برادر سید فضل حسین صاحب متھردی

در صنعت واسع الشفتین

گوهرکانِ شرف ذیقدر اولاد حسین
شائق ذکر حسین و عاشقِ شاهِ نجف

کرد چون آراسته گلدسته ذکر حسین
شهره شیرین بیانی در جهان شد هر طرف

گر کسش خواند شود از آتشِ دوزخ نجات
کز فیوض گریه گردد دفتر عصیان تلف

کلک او گوهر فشان تحریر او گنج گهر
لولوے رخشان سخن فکر رسای او صدف

نیز چون گلدسته او تاریخها نغز گفت
کز خجالت نغز گویان تیر حسرت را هدف

هر که گوید شعر داند سختیِ تاریخ را
دل خراشیها کند اندیشه یک یک حرف

آفرین صد آفرین کز تیزی ذهن رسا
از قیاس افزون تواریخش نوشت آن ذی شرف

لولوے یکتاست هر تاریخ آن والا گهر
نزد آن تاریخ دیگر نزد گوهر چون خزف

از تواریخش دلِ حیران زگویائی گریخت
چون کسی کاندر وغا گردد گریزنده ز صف

لیکن از راه نوازش شها و لطف از سیونی
گفتنِ تاریخ را چون شد اشارت این طرف

وه چه کلک نادرش گوهر فشانده گفته شد
کرده شد حاصل ازین تاریخ اعزاز و شرف

۱۳۱۵ھ

دیگر

سید با فیض اولاد حسین
عاقل و دانا و ذی فهم و ذهین

گفت یک مجموعه از راه خرد
بینظیر و دلپذیر و دلنشین

هست آن مجموعهٔ ذکر حسین
تحفه نادر برائے مومنین

از پئے تاریخ او جودت نوشت
بر خرد در آفرین با آفرین

۱۳۱۷ھ

دیگر

بہر تاریخ نظم ای جودت — سیونی سے جو آئی فرمایش
فکر تاریخ کی ہوئی مجھکو — کر دیا ترک عیش و آسایش
دیکھکر فکر سال دل نے کہا — لکھیے اِسکو سبیل بخشایش
۱۳۱۵ھ

دیگر

زہی مجموعہ در ذکر شہیدان از رہِ خوبی — نوشتہ میر اولاد حسینِ ذاکر و شیدا
چو کردم فکرِ تاریخش دلم گفتہ بگو جودت — شود مقبول درگاہِ خدا این تحفہ زیبا
۱۸۹۷ء

دیگر

سید اولاد حسین افسر والا درجت — عاشقِ حیدر و مداحِ شہ کرب و بلا
شائقِ نظم ہین لکھتے ہین ولیکن وہ نظم — جسمین ہو تذکرہ و مدحتِ خاصان خدا
وصفِ خال و خطِ خوبان کا نہین شوق اُنکو — دائما پنجتنِ پاک کی لکھتے ہین ثنا
ذکرِ زلف و رخ و صہبا نہین آتا لب پر — مدح ابرار کی عادی ہی زبانِ گویا
اِسکی عادت ہو نہ کیون اُس سے نہ کیون نفرت ہو — اِسکا اچھا ہی ثمر اُسکا نتیجہ ہی بُرا
دشتِ پر خار ہی وہ گلشن امید ہی یہ — یہ بہار اور وہ خزان ہی وہ سموم اور یہ صبا
وہ خزف پارہ ہی یہ لعل بدخشانی ہی — ریزۂ سنگ ہی وہ اور یہ دُرِ یکتا
وہ ہی سامانِ عذاب اور یہ اسباب نجات — وہ فقط توشۂ دُنیا ہی یہ زادِ عقبیٰ
تو بیان سید موصوف کی کیا کیا ہون بیان — عابد و مولوی و ذاکرِ شاہِ شہدا

ذکر حسنین مین وہ نظم حسن کی ہی رقم | جسمین ہین خمسہ و تضمین و سلام و مجرا
اُسکی تاریخ کے لکھنے کا ہوا ہی ایسا | لالۂ باغ مُراد اِسلیے نام اُسکا رکھا ۱۳۱۴ھ

قطعۂ تاریخ سخن فہم و سخن رس جناب منشی سید احمد حسین صاحب احمد رئیس قصبۂ اول ضلع متھرا و برادر حضرت مداح مدظلہ

عجب مداح نے لکھی ہی یہ نظم | کہ جسمین ذکر شاہ انس و جان ہی
ہی شہرہ غرب سے تا شرق اِسکا | ہر اک تعریف مین رطب اللسان ہی
لکھون تاریخ مین اِسکی جو احمد | بھلا یہ حوصلہ میرا کہان ہی
مگر پیر خرد کہتا ہی مجھ سے | نہ چھوڑ اِسکو ثواب جاودان ہی
مسیحی سال لکھدے بے سر بحث | یہ نذر ہادی آخر زمان ہی ۱۸۹۹ء-۲

قطعات تاریخ چکیدۂ قلم اعجاز رقم جناب سید ممتاز حسین صاحب ممتاز پسر عم سید فضل حسین صاحب متھروی

نظم یہ ایسی ہی مداح کی ذکر شبہ مین | حق مین کہتا ہون کہ ممدوح ہر عنوان ہی
کیون نہ مقبول خلائق ہو یہ نظم پر نور | جبکہ منظور نبی خسرو انس و جان ہی
ذاکرون کی یہ بضاعت ہی پئے کسب ثواب | مومنون کے لیے ہر حال مین حرز جان ہی
فکر تاریخ ہوئی مجھکو جو اُسکی ممتاز | بولا یہ پیر خرد مجھ سے عبث حیران ہی
سال بے تعمیہ و تخرجہ لینے کے لیے | صاف مین کہتا ہون تعویذ بے ایمان ہی ۱۳۱۵ھ

دیگر

زہی نظم مداح معجز بیانے
نہ اغراق باشد اگر گویم اعجاز
دعائیہ ممتاز سالش نوشتم
سخنہائے مداح ما باد ممتاز
۱۳۱۵ھ

دیگر

آن رئیس کہ ذات ہمتایش
رشک تابندہ اختری باشد
سال تصنیف نظم او ممتاز
نظم ممتاز سروری باشد
۱۹۵۴ سمت

دیگر

اولاد حسین آن کہ یارب
گم باد ز دہر بدسگالش
مجموعۂ تازہ نظم فرمود
در ذکر رسول پاک و آلش
ممتاز چو کرد فکر تاریخ
سلک دُرِ نظم یافت سالش
۱۳۰۴ف

دیگر

عالی جناب خان بہادر چو کرد نظم
حال جناب بادشہِ کربلا حسین
بودم بہ فکر سال کہ آمد ندائے غیب
باشد ترا بروز جزا حشر با حسین
بے رد و بحث مصرعۂ تاریخ آن بگو
نذر جلیل خامس آل عبا حسین
۱۹۵۶-۲ سمت

دیگر

سید ذی حشم و نیک نہاد
عالم با عمل و با توقیر
چون رقم کرد کتاب پر نور
بفیاد بصفا مہر نیر
فکر کردم پئے سال نظمش
من بیچارہ و بیکس دلگیر

گفت ہاتف کہ بگو اے ممتاز | دفترِ ذکرِ جنابِ شبیر
۱۳۰۴ھ

دیگر

لکھا جو حضرت مداح نے یہ نسخۂ غم | اور اختتام ہوئی اُس غیور کی تصنیف
سُنا ہر ایک نے جب یہ کلام سب نے کہا | حضور کو ہو مبارک یہ نور کی تصنیف
دعائیں دیکے یہ ممتاز نے لکھی تاریخ | پسند اہلِ زبان ہو حضور کی تصنیف
۱۸۹۷ء

دیگر

جنابِ حضرت مداح کی مدح و ثنا کیا ہو | عجب ذہنِ رسا پایا ہی کیا عالی طبیعت ہی
لکھا ہی دفترِ حالِ شہیدانِ کربِ قیامت کا | کہ جسکے ذکر سے ہر بزم میں برپا قیامت ہی
سراپا حسن ہی تصنیف کس کس کی صفت کیجے | فصاحت ہی بلاغت ہی نفاست ہی سلاست ہی
خیال آیا مجھے بھی قطعۂ تاریخ لکھنے کا | کہ مجھپر خاص اُس ممدوحِ عالم کی عنایت ہی
ہوئی حد سے سوا جب فکر ہاتف نے کہا مجھ سے | ترا کیا رنگ ہی ممتاز یہ کیا تیری حالت ہی
جو ہی تاریخ کا جویا سرِ انصاف سے کہدے | کہ یہ وہ ذکر ہی جسکا صلہ گلزارِ جنت ہی
۱۸۹۹ء + ۱۳۱۷ھ

قطعۂ تاریخ اعجاز بیان رطب اللسان جناب سید اعجاز حسین صاحب اعجاز رئیس متھرا

مداحِ سلام و خمسہ ہائے بیمثل | فرمود چہ دُر بسلکِ نظم خود سفت
اعجاز چو کرد فکرِ سالِ تاریخ | مرغوبِ جہان باسرِ حق ہاتف گفت
۱۳۰۷ھ

قطعاتِ تاریخ طبعِ گہربارِ شاعرِ عالی وقار جناب سید اسناد علی صاحب شورِ ایڈیٹر مذاقِ سخن ضلع متھرا

آج آراستہ ہین طبع کو منظور نظر
شاہدِ نظم کو پہناؤن جڑاؤ زیور

گہرِ صبح بنا گوش سے حیرانی ہو
صورتِ آئینہ ہو دیدۂ انجم شش در

پتہ پتہ سے ہو برگِ شجرِ طور خجل
کہکشاں مانگ بنے عقدِ ثریا جھومر

چاند گہنا کے بنے داغِ تمنا ہمہ تن
رنگِ رخسار اُڑے شرم سے جگنو بنکر

طوقِ گردن اُسے ہالہ نظر آئے اپنا
بالیانِ نور کی دیکھے جو کبھی چشمِ قمر

چہرۂ صاف پہ گلگونۂ والشمس ملون
آنکھ مین سرمۂ واللیل لگاؤن یکسر

جامہ زیبی پہ فدا پیرہنِ گل ہو جائے
قامتِ ناز پہ شبنم کی اُڑھاؤن چادر

تابِ نظارۂ رخسار نہ انجم لائین
شرم سے سر بہ گریبان ہو رخِ شمس و قمر

جلوۂ حسن سے ہو برقِ تجلی بیتاب
ہوش اُڑ جائین چکا چوند مین آجائے نظر

نرگسی آنکھ سے ہو محوِ تحیر نرگس
سنبلِ زلف سے سنبل ہو پریشان یکسر

اوس پڑ جائے حسینون پہ مئے جلوہ گری
ہون جوانانِ چمن جامۂ تن سے باہر

پانی پانی ہو جو آبِ دردندان دیکھے
آبرو خاک مین ملجائے تری سلک گہر

کوئی معشوق نہ اِس نوک پلک کا نکلے
نگہ ناز کرے سینہ پہ کارِ نشتر

پرتو این عشوہ و انداز و ادا و شوخی
غم شپیر کا چہرہ سے نمایان ہو اثر

ایک تصویر کی دو آئین نظر تصویرین
ہمہ تن حسن و ادا ہو ہمہ تن سوز جگر

جسکے نظارہ سے دشمن کا کلیجہ بھر آئے — جسکی گفتار سے اِک چوٹ لگے سینے پر

کہہ گیا بیخودی شوق مین ای شور یہ کیا — اب تو آہوش مین ای مست ولا حیدر

کیا سنی خوبی تصنیف جناب مداح — کہ گیا ولولۂ شوق مین تو خود سے گذر

اب کوئی مطلع برجستہ سنا دے ایسا — بست ہو مرتبۂ مطلع خورشید سحر

مطلع

حاکم محکمۂ مال خجستہ پیکر — ایسے مداح کو ممدوح نہ کہیے کیونکر

عاشق آل نبی ذاکر اولاد حسین — سالک راہ خدا شیفتۂ پیغمبر

مجمع خوبی و لطف و کرم و مہر و عطا — عدل گستر ہمہ دان سید عالی گوہر

پھول جھڑتے ہین جو ہر بار دہن سے دم نطق — مدحت پنجتن پاک کا گویا ہی ثمر

واہ کیا بات ہی ہر بات مین وہ ہر اہی مزا — کہ بلاغت سے فصاحت ہی بہم شیر و شکر

کی ہی تصنیف عجب آپنے منظوم کتاب — دیکھکر جسکو ہی روح متنبی ششدر

جسکے ہر نقطہ مین پوشیدہ ہین سو سو معنی — ہر ورق جسکا ہی مجموعۂ غنم کا دفتر

جسکی ہر سطر ہی گیسوے حسینان بہشت — جسکا ہر مصرع تر موجۂ آب کوثر

جسکی ہر بیت سیہ خانۂ غنم کا نقشہ — جسکا ہر نقطہ دُر اشک یتیم مضطر

غم شبیر مین ہی برگ خزان دیدہ ورق — گل مضمون ہی بہار چمن داغ جگر

یہ وثیقہ سند مغفرت عصیان ہی — یہ صحیفہ ہی کتاب الم و سوز جگر

یک قلم آئنۂ طبع کو حیرانی ہو — کس لطافت سے لکھا وصف جمال اکبر

مدرکہ پہونچے نہ اس راز کی باریکی کو — غیر ممکن ہی کھلے عقدۂ مضمون کمر

زلف شپیر کا مضمون یہ کہے دیتا ہی — محمل فکر سے لیلی نکل آئی باہر
شاہد نظم عجب شان سے ہی جلوہ فروز — سر پہ ہی تاج تو ہی حلۂ زرین در بر
اب دعا ہی یہ خدا سے مری با عجز و نیاز — مرتبہ ہو مرے ممدوح کا سب سے برتر
سر ممدوح پہ ہو بال ہما کا سایہ — شامل حال رہے لطف جناب داور
ذکر شپیر انیس شب تنہائی ہو — مونس جان ہو غم بادشہ جن و بشر
شور یہ صنعت منقوط میں لکھدے تاریخ — الم آل نبی راحت جان مضطر
۱۳۱۵ھ

دیگر

دریاے خوش کلامی مداح خوشبیان ہی — اسرری فصاحت جسکا نہین ہی پایان
معجز بیان خوش گو جو کچھ کہون بجا ہی — سب آپ کو ہی زیبا سب آپکو ہی شایان
تحریر کی صفت ہو تقریر کی ثنا ہو — ہرگز نہین یہ ممکن ہرگز نہین یہ امکان
یہ رنگ ہی نہین ہی یہ بات ہی نہین ہی — کہنے کو اور بھی ہین یون سیکڑون سخندان
نسخہ عجیب لکھا نادر کتاب لکھی — آئینے کی طرح ہی فکر نفیس حیران
مجموعۂ فصاحت سب دفتر بلاغت — دیباچۂ محبت دیوان سوز ہجران
تعریف کیا کرونمین توصیف کیا لکھونمین — بیمثل ہی یہ نسخہ بیمثل ہی یہ دیوان
اعجاز جاندہی ہی ہر شعر تر سے پیدا — بین السطور گویا ہی موج آب حیوان
نور رخ معانی حسن نگار مضمون — خورشید سے درخشان مہتاب سے دوچندان
اسرری فصاحت اسرری بلاغت — بیساختہ پکارے دیکھے جو روح سبحان

ہر شعر فرد اسکا ہر بیت اسکی یکتا — ایسی نہ مثنوی ہی ایسا نہ کوئی دیوان
در نجف ہین نقطے انجم خجل ہین جس سے — ہر سطر کہکشان ہی ہر نقطہ ہی درخشان
دیکھی ہی جامہ زیبی کیا شاہد سخن کی — گل کا کسی جگہہ سے نکلا ہوا ہی دامان
وصف جمال اکبر تحریر جس جگہہ ہی — نقطون مین کھنچ رہی ہی تصویر ماہ کنعان
پاے نظر کو سطرین زنجیر ہنگئی ہین — دیکھا رقم جہان پر حال غم اسیران
ہر بیت رنج و غم سے بیتا الحزن بنی ہی — لکھا ہی جس محل پر حال غم شہیدان
سینہ شگاف غم سے ہوتا نہ کیون قلم کا — دربار اور زینب سجاد اور زندان
حیران ہون شعور اسکی تاریخ کیا لکھون مین — تقویم نظم قرآن یا بدر نظم حسان
۱۳۱۵ھ ۱۸۹۷ء

قطعۂ تاریخ چکیدۂ کلک گوہر سلک شاعر بے ہمتا و ناظم یکتا جناب ڈاکٹر ضامن علی صاحب متخلص بہ لہوی الہ آبادی

بحال شاہ انچہ گفت مداح — بفکرش لہو یا صد مرحبا کن
بگو تاریخ این مجموعۂ غم — نگہ بر گلشن طاعت فزا کن
۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع وقّاد و ذہن نقاد جناب سید ذاکر علی صاحب ذاکر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملک متوسط

زاد سبیل آخرت کیا خوب ہی مداح کی — فردوس قیمت اسکی ہی اور اسکا مشتری
لے تو بھی ذاکر نذر اک مصرعۂ تاریخ و مدح — صد مرحبا و آفرین اے تاجدار شاعری
۱۸۹۷ء

قطعاتِ تاریخ طبعزادِ سیدِ خوش خصال شیفتۂ آلِ جناب سید زین العابدین صاحب زین رئیس برگاؤں صوبہ بہار

مرتب کرد چون مداح بازین — کتابی خوش کہ باشد زادِ عقبا
بحالِ سید مظلوم و بیکس — شہ تشنہ دہن بے یار و تنہا
چو کردم فکرِ تاریخش ملک گفت — بجو تاریخ آن زین طرزِ زیبا
زروئے آفرین و کلمۃ الخیر — جزاک اللہ فی الدارین خیرا
۱ ۲۰ ۱۲۹۴+۲۰+۱ھ

دیگر

مدحِ نبی و آلِ نبی بر زبانِ ماست — گویا زبان برای ہمین در دہانِ ماست
مداحِ خوش نوشت کتابی بذکرِ شاہ — قاصر ز وصفِ حسنِ کلامش بیانِ ماست
تاریخِ زین خواست سروش گفت سالِ — نذرِ جنابِ مہدی صاحب زبانِ ماست
۱۳۰۵ھ

قطعاتِ ریختہ خامۂ عنبر شمامہ ذاکرِ آلِ نبی جناب سید محمد تقی صاحب تقی ساکن بھونکرمن مضافاتِ دہلی تحصیلدار سیونی چھپارہ

لکھ چکے مداحِ آلِ مصطفےٰ جب یہ کتاب — درج حسین ذکرِ ابنِ حیدر کرار ہے
جسنے دیکھا اور سنا اُسنے کہا صد مرحبا — کیا ہی عالی فکر ہے کیا نظم گوہر بار ہے
سب اعزا اور احبا نے لکھے قطعاتِ سال — جنمین ہر اک سال اور تاریخ کا اظہار ہے
قصد میرا بھی ہوا تاریخ لکھنے کے لیے — گو سمجھتا تھا تقی مین یہ بہت دشوار ہے
ہاتفِ غیبی نے ناگہ یہ کہا از روئے وجد — خامۂ مداح ہے یا سیفِ جوہر دار ہے
۶ ۱۳۰۰+۹+۶ھ

دیگر

رقم نمود چو مداح شاہ دین این نظم
پئے حصول ثواب از خلوص بیشک و ریب
دعا یہ پئے تاریخ این بیاض تقی
کلید باغ ارم باد گفت ہاتف غیب
۱۳۱۵ھ

دیگر

مداح نے لکھا ہی جو یہ نسخہ لطیف
عصیان کے عارضے کو نہایت مفید ہی
ہر ایک شعر بیتِ جنان کا قبالہ ہی
مصرعہ ہر ایک باب جنان کی کلید ہی
پوچھا تقی نے سال تو ہاتف نے دی ندا
طومارِ واردات حسین شہید ہی
۱۳۱۵ھ

دیگر

اِس بیاض سخن کا کیا کہنا
شاہد مہ جبین نظم ہی یہ
ہر سخن فہم اِسکا شیدا ہی
دلربا نازنین نظم ہی یہ
ہمنے لکھی ہی اِسکی یہ تاریخ
گنج دُرِ ثمین نظم ہی یہ
۱۳۰۷ھ

دیگر

بیا نظم مداح شیریں بنگر
بہ دیوان شعر و غزل کن تبرا
چہ نظم ایست مرغوب صاف و مصفا
چہ نظم ایست از نقص پاک و مبرا
چو زلف عروسان سراپا مطرز
چو روے حسینان سراسر مطرا
ز نور مضامین روشن مجلی
چو رخسارِ خوبان از خط معرا
ثناخوان زبانہاش سرّاً و جہراً
بسیرش ز دل محو سر اوفرا

برین حسن ترکیب و ترتیب عمده
هزاران درود آمد از روح فرا

ندیدیم تا حال خوشتر ازین
بیاضی پئ روضه خوانان قرا

سروش از سرِ آفرین سال نظمش
بگفته سخنهاے زیبا و غرا

۱۹۵۳ء

قطعات تاریخ نتیجۂ فکر سلیم جناب چودھری سید عبدالحسن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل ججی آگرہ ابن چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم رئیس مہابن ضلع متھرا برادر زادۂ حضرت مداح مدظلہ

مداح حسین و نیز اولادِ حسین
نبوشت کتاب خوب با زینت و زین

در ذکر شہادتِ شہ کرب و بلا
مذبوح تفا سبط رسول الثقلین

بنمود بسے فکر زبہرِ تاریخ
این عبدحسن بدل غلام حسنین

بے روے الم نوشت ہاتف سالش
بار شجر ریاض مداح حسین

۱۸۹۰ء

دیگر

مداح ذبیح راہ یزدان
یعنے کہ حسین امام ذیشان

تصنیف سلام و خمسہا کرد
در ذکر امامِ پر غم و درد

الحق کہ چنین بیاض پر نور
کے دید بخواب چشم جمہور

عبدالحسنِ حقیر و کمتر
برخواند چو آن کتابِ انور

پس در پئے سال پی بہ بردم
ہجری سالش بدل شمردم

نبوشتہ قلم زروے دعوت	لاریب بود براتِ جنت
۱۳۱۱ + ۴	

دیگر

نازم برین کہ قبلہ و کعبہ فلک وقار	وقتیکہ کرد فکرِ سخن مدح آل گفت
نازم برین کہ کلکِ جواہر نگار من	تاریخ او زہی سخن بیمثال گفت
	۱۳۱۵ھ

دیگر

عالی جناب قبلۂ من مدظلہ	ردیش شود ز فضلِ خداوند ہر بلا
نبوشت چون کتابِ مصائب سرش گفت	تاریخ نظم مرثیۂ شاہ کربلا
	۱۳۱۴ھ

قطعات تاریخ شاعر عذب البیان و ناظم نکتہ دان جناب
چودھری مولوی سید نظیر الحسن صاحب نظیر ابن چودھری سید
سردار علی صاحب مرحوم رئیس تھانہ بن و برادر زادہ حضرت مداح مدظلہ

سید رضوی نسب مشہور اولاد حسین	مشہدی و جعفری مداحِ ابن بوتراب
نظم کردہ خوش سلام و خمسہا بازیب و زین	در بیان ماتم سبط نبی عالی جناب
ہست تعریف کلامش ورد شب صبح و مسا	بر زبان ہر کہ و مہ ورد ہر یک شیخ و شاب
بہر سال عیسوی فکرِ نمودم ای نظیر	تا نویسم یادگار خود بر این اقدس کتاب
پیر عقلم از سرِ حسنِ بیان فرمودہ سال	ہنیظیر و بیمثال و بے بہا و باصواب
	۱۹۰۹ + ۸ ع

دیگر

مداح نے لکھا ہے عجب دفترِ الم	شہرہ ہے جسکا روم سے تا شام آجکل

تھا غرق بحرِ فکر کہ تاریخ اک لکھوں — تا بخشش گناہ کا باعث ہو یہ عمل
آئی ندا سے غیب کہ لکھ دیجیے نظیر — تنظیم بے نظیر مخایس بے بدل
۱۳۰۱ + ۱۱۱۱ + ۱۱۲۰ + ۳۶ = ۱۳۱۵ ھ = ۱۰۷۵ + ۲۴۰

دیگر

چون رستم فرمود نظم پر الم — قبلہ ام مداح باعلم و عمل
ہاتفی فرمود گر خواہی نظیر — سال نظمش پاک از نقص و خلل
گو تقاضا مین و تخایس و سلام — بے نظیر و لاجواب و بے بدل
۱۳۰۱ ۱۱۱۱ ۱۳۱ — ۱۱۲۰ ۲۲ ۳۶

دیگر

میرا ولادِ حسین ذی شرف — آنکہ مثلش در جہان باشد عدیم
قبلۂ ما قدوۂ ارباب فضل — ذی وجاہت صاحب قدر و فخیم
مَا رَأَیْنَا مِثْلَهٗ فِیْ عَصْرِهٖ — فِی الْعُلٰی وَالْفَضْلِ وَالْخُلُقِ الْعَمِیْمِ
لَوْ ذَهَبْتَ تَدْرُسُ مَا فِیْ فَضْلِهٖ — اَلْمَعِیْ سَجَلًّا قَدْ رَاٰی فِی الْاَدِیْمِ
قَدْ عَلَتْ اَوْصَافُهٗ مِثْلَ الصَّفَا — عَمَّ کُلَّ الْخَلْقِ بِالْخُلُقِ الْعَظِیْمِ
شَاعَ فِی الدُّنْیَا جَمِیْلُ ذِکْرِهٖ — مُشْرِقَ الْاَنْوَارِ فِی اللَّیْلِ الْبَهِیْمِ
نَیِّرُ الْفَضْلِ سَمَاءٌ لِلْعُلٰی — صَاحِبُ الطَّبْعِ الْمَتِیْنِ الْمُسْتَقِیْمِ
حَیْنَ عَنْ کُلِّ الرَّزَایَا فِی الْوَرٰی — بِحَقِّ صَاحِبِ شَرْعٍ قَوِیْمِ
دَامَ فِیْ حِفْظِ الْاِلٰهِ نَفْسُهٗ — یَحْمِیْهَا لُطْفُ خَلَّاقٍ عَلِیْمِ
اِبْقِهٖ یَا رَبِّ فِیْ عَیْشٍ رَغِیْدٍ — یَرْتَمِیْهِ کُلُّ ذِیْ وُدٍّ حَمِیْمِ

حاشیہ: ۱ تنظیم بن سید نظیر — ۲ اور تخایس بن سید نظیر — ۳ پہلی کا عدد ۱۱۱۱ — ۴ تخایس کا عدد ۱۱۲۰ — ۵ تقاضا مین تخایس کا عدد ۱۳۰۱ — ۶ تقاضا مین تخایس سے بطور — ۷ سلام بن سید نظیر — ۸ سلام کا عدد ۱۳۱ — ۹ پہلی کا عدد ۱۱۱۱ — ۱۰ تخایس کا عدد ۱۱۲۰ — ۱۱ دوسری کا عدد ۲۲ — ۱۲ تیسری کا عدد ۳۶ — ۱۳ تاریخ آخر کا عدد ۱۳۱۵ — ۱۴ سید زین العابدین — ۱۵ سید زین العابدین کا عدد ۱۳۱۵ — ۱۶ سید زین العابدین کی عمر کا عدد

مدح سبط سید لولاک گفت — از پئے تحصیل جنات النعیم
گر کلام او سخن در بشنود — گه نیارد یاد از شعر کلیم
حَارَتِ الْاَوْهَامُ فِی اَشْعَارِہٖ — اے خوشا این فکر و این طبع سلیم
نَظْمُہٗ اَصْفٰی مِنَ الْمَاءِ الزُّلَالِ — شِعْرُہٗ اَبْھٰی مِنَ الدُّرِّ الْیَتِیْمِ
جد او نظم و کلام بے نظیر — قَدْ حَلٰی فِیْ حُسْنِہِ الْوَجْہِ الْوَسِیْمِ
غَالِیًا یَزْرِیْ عَلَی الْعَقْدِ الثَّمِیْنِ — نَافِحًا یَزْرِیْ عَلٰی طِیْبِ النَّسِیْمِ
سطر ہایش روکش سلک گہر — نکتہ ہا ہم رتبہ دُرِّ یتیم
مجلسے را شعر او بنجوذ فگند — خر موسی ہست گر شان کلیم
از کلامش میرسد در ہر مشام — نکہت گلہاے جنات النعیم
چون کلام حضرت مداح ہست — باعث خوشنودی رب کریم
سال تصنیفش عجب نبود اگر — آمد از قرآن لکم اجر عظیم
۱۳۱۴ھ

له حکی فلان شیئا بوزن شیء

دیگر

حضرت مداح عالی مرتبت عالی وقار — ذی شرف نیکو سیر والاہمم عرش احتشام
شاعر شیرین کلامی ذاکر آل رسول — آسمان مکرمت کان کرم کہف کرام
ذکر جود و فیض و احسانش نیاید در بیان — شرح علم و فضل و اوصافش نگنجد در کلام
در سخن فخر فصیحان در نسب فخر جہان — در سخا فخر سخیان در کرم فخر کرام
ذات پاکش صانہ اللہ اعتضاد ہر بشر — قدر و جاہش زادہ اللہ افتخار خاص و عام

نامرش باد اخد او حامی اش لطف رسول — جاه و اقبالش مطیع و بخت پیرو دش غلام
گفت مدح سید ابرار شاه انس و جان — ابن زهرا نور چشم حضرت خیر الانام
هر دو این ممدوح و مداح اند لاثانی عصر — آن امام خلق و این ملک معانی را امام
ای زهی فکر بلندش ای خوشا نظم رفیع — جنه اشان بیانش مرحبا حسن کلام
بینهای روشنش چون بیت کعبه پر نور — شعرهای عالیش چون سلک گوهر با نظام
آبروی نظم او از آب زمزم بیشتر — بینهایش واجب التعظیم چون بیت الحرام
آفرین بر فکر معنی خیز این نازک خیال — مرحبا بر طبع گوهر سنج این خیر کلام
سال تصنیفش چو پرسیدم ز بانف آمد — گفت نظم پاک مداح امام ابن الامام

دیگر

ای ساقی شوخ ماہ سیما — مستانہ ہوں ایک جام دیدا
وہ موے کہ جس سے ہوش گئے — شیرہ وہ دہان ہوش آئے
اندوہ وہ کہ جب تشفی ان کی — سلسبیل کی طرح سے چھاؤں
لیکن نشہ وہ ہے سدا رہتا — ہوتی سخن ہیں ترنگ بنیا
ہرگز نہیں وقت رکا جیا — خوبان ہوں فقط مرے سخن کا
لکھنی ہے تمنا کہ اس سخن کی — جس میں کہ تمنا ہے سخن کی
جیتے کہ ہے وہ کلام زیبا — مشتاق تمام جس کا اک زمانا
اس کا یہ کلام دل ربا ہے — جو نفع و مسرت و وفا ہے

ممدوح جہان وحید عالم — مداح حسین کشتۂ غم
عالی ہمم و فرشتہ خصلت — قدسی نفس و ملک طبیعت
یکتائے جہان وحید عالم — ذی رفعت و اکرم و مکرم
ذی شان ذی افتخار و اکمل — ذی شوکت و افضل و مفضل
ممدوح جو فخرِ دو جہان ہی — مداح بھی رشکِ شاعران ہی
شاعر ایسا فصیح و نامی — سحبان جسکی کرے غلامی
اللہ رکھے اُسے سلامت — تُرحتار ہے جاہ تا قیامت
لکھی ہی ثنا شاہ ذیشان — ہی ذکر مصائب شہیدان
یہ مدحتِ شاہ دوسرا ہی — احوال شہید کربلا ہی
مجموعۂ لاجواب ہی یہ — بیمثل ہی انتخاب ہی یہ
نادر اشعار دلربا نظم — اک شعر ہی معجزہ ہی یا نظم
دلچسپ سخن کلامِ رنگین — ہی قابلِ صد ہزار تحسین
کیسا زیبا کلام ہی یہ — کیسا پیارا کلام ہی یہ
گلدستۂ گلشنِ فصاحت — شیرازۂ نسخۂ بلاغت
آفت کا بیان غضب کی تحریر — مجموعۂ حال پاک شبیر
جو شعر ہی مخزن نکا ہی — لفظون مین اثر بھرا ہوا ہی
فقرون سے عیان ہی جوشش غم — بیتین ہین ہر ایک بیت ماتم

لفظون

لفظون کی نشست سے ہی اظہار — بیٹھے ہین سکوت مین عزادار
جس وقت سنا کہ طبع ہوگا — یہ دفتر بے مثال و زیبا
تاریخ کی بھی تلاش مجھکو — ہاتف نے کہا کہ اے سخنگو
بے روے الم ہی سال اُسکا — مقبول حسین نظم زیبا
۱۳۱۲ھ

دیگر

مداح ذی شرف کا کلام لطیف و پاک — بے شبہہ علم و فضل پہ اُنکے گواہ ہی
مداح کیونکہ خسرو ملک سخن نہو — ممدوح بھی تو خسرو عالم پناہ ہی
تحفہ ہی بس کہ آل پیمبر کے واسطے — تاریخ نذر آل رسول الٰہ ہی
۱۳۱۴ھ

دیگر

مداح ابن شیر خدا سبط مصطفے — تو ذاکران ہند کا راس رئیس ہی
لکھی ہی کیا مصائب شبیر مین کتاب — بیمثل و بے بہا و فصیح و سلیس ہی
از بس پُر از لطافت و خوبی ہی یہ کلام — تاریخ بھی ذخیرۂ عقبی نفیس ہی
۱۳۱۹ھ

دیگر

گفتم از ہاتف کہ مداح حسین — کرد مدح آل در طرز نو
رفت ذکر نظم پاکش ہر طرف — شہرۂ اشعار او شد چار سو
از پے تاریخ آن نظم لطیف — گفت ہاتف آفرین بر ذہن او
۱۳۰۵ھ

دیگر

چو مداح نبوشت مدح حسین
کہ باشد سبب از پئے مغفرت

پئے سال ہمت نوشتم نظیر
زہے بے بہا توشۂ آخرت
سمت ۱۹۵۴

دیگر

تصنیف پاک حضرت مداح ذی وقار
ہر کس شنید از دل و جان مرحبا بگفت

طبع نظیر زار پئے سال نظم او
ذکر جناب آل رسول ہدا بگفت
ف ۱۳۱۴

دیگر

ہو بے نظیر حضرت مداح کا سخن
واللہ کیا زبان فصیح و بلیغ ہے

گر ای نظیر ہے سنہ تصنیف کی تلاش
لکھدیجیے بیان بلیغ و فصیح ہے
ف ۱۳۱۴

دیگر

نظم مداح ابن شیر خدا
آنکہ مثلش نبود بہ خلق محال

فکر کردم چو بہر تاریخش
گفت دل بے بہا چراغ کمال
ف ۱۳۱۵

دیگر

ای زہی تصنیف مداح حسین ابن علی
آنکہ نبوشت از برائے نذر شاہ دوسرا

بہر سال نظم او طبع نظیر از روے جد
گفت زیبا ارمغان یا ارمغان بے بہا
ف ۱۳۱۲ + ۳ ف ۱۳۱۲ + ۳

دیگر

مرحبا حضرت مداح کہ تصنیف وے ست
قمر چرخ فصاحت کہ دُر معدن فیض

گفتم از ہاتف غیبی پئے سال نظمش
گفت از روے جوابم کہ زہی گلشن فیض
ف ۱۳۱۲ + ۳

گفتم الحال سن عیسوی مطلوب ست | گفت زیبا و قریب گهر مخزن فیض
۱۸۹۷ع

دیگر

مرحبا و فر مداح حسین ابن علی | آنکه بے شبهه بود روح سخن جان کلام
گفتم از هاتف غیبی چو پئے تاریخش | گفت از روے ادب شمع شبستان کلام
۱۳۱۴ + ۱
گفتم الحال بگوئی سن ہست۔ گفته | صاف پر نور و ضیای مه تابان کلام
۱۹۵۴ ہست

دیگر

مداح نے لکھا ہی عجب ذکر شاہ دین | کیا فکر کیا طبیعت موزون ہی مرحبا
جسدم سنا نظیر کہ چھپنے کو ہی یہ نظم | مجھکو خیال قطعۂ تاریخ کا ہوا
ہاتف نے مجھکو با دل محزون صدا یہ دی | لکھدیجے حال کشتۂ صحراے کربلا
۱۳۰۸ + ۷
سال محمدی کی جو تم کو تلاش ہی | لکھدو کہ حال کشتۂ صحراے کربلا
۱۳۲۶

دیگر

عجب میرے قبلہ کی طبع رسا ہی | کہ دھوم اُنکی تصنیف کی جا بجا ہی
غضب کی فصاحت ہی شعر و نثر میں اُنکے | عجب وضع تحریر و طرزِ ادا ہی
کہیں حال ضربِ شجاعان رقم ہی | کہیں ذکر مقتول تیغ جفا ہی
مجھے فکر تھی اِسکی تاریخ لکھوں | کہ یہ باعثِ اجر روزِ جزا ہی
کہی با سر جد یہ ہاتف نے تاریخ | یہ حال غم کشتۂ نینوا ہی
۱۹۵۱ + ۳ ہست

دیگر

حضرت مداح چون این دفتر بمثیل گفت — بهر تحصیل مثوبات وثواب اُخروی
خواستم از ہاتفی سال وسن تصنیف او — گفت ہاتف سال شان گویم بطرز بس نوی
بے نظیر و بے عدیلی سال نظمش ہجرت است — سال فصلی - بے نظیر و بی عدیل است از کی
۱۳۱۴ھ — ۱۳۰۴ف
باز بے مثل ست و نادر سال نظم پاک او — بے نظیری بے عدیل و بیمثال ست عیسوی
۱۳۰۴ف — ۱۸۹۷ع

دیگر

غزادار شیر مداح ذیجاہ — فلک بارگاہی امیری کبیری
عزیز جہان افتخار عزیزان — خداوند ہندوستان را شیری
انوشیروان عدل جم اقتدارے — سکندر وقاری فریدون سریرے
غریبان محتاج را چارہ سازی — ضعیفان مجبور را دستگیرے
دعا گویش از دل چہ شیخ و چہ شابی — ہوا خواہش از جان چہ برنا چہ پیرے
کتابے عجب پُر ضیاے رقم کرد — کہ چرخ سخن راست مہری منیرے
دم فکر تاریخ ہاتف بہ من گفت — نظیرے بگو نسخۂ بے نظیرے
۱۸۹۷ع

دیگر

خان بہادر کہ وقت فکر سخن — مدح سبط رسول داور گفت
ہر چہ گفتا بعون رب مجید — بے بہا بے نظیر بہتر گفت
چون کتاب مصائب شبیر — از پئے ذاکران سرور گفت
سال تاریخ او نظیر حقیر — بے بدل بے مثال دفتر گفت
۱۳۱۵ھ

قطعاتِ تاریخ نتیجۂ طبعِ سلیم و ذہنِ مستقیم جناب سید محمد ابراہیم صاحب رضوی غوثنوی ہمشیر زادۂ جناب چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم و حضرت مداح مدظلہ

لکھی ہمارے قبلہ و کعبہ نے کیا کتاب — جو چشمِ دل کے واسطے نسخہ ہی نور کا
یا بے عدیل ہی یہ وسیلہ پئے نجات — یا بے بدل علاج ہی عفوِ قصور کا
جو شعر ہی لطیف ہی جو لفظ انتخاب — کیونکر نہ اسپہ صاد ہو ہر ذی شعور کا
مضمون پر ضیا کی صفائی کو دیکھکر — جلوہ مری نگاہ مین ہی شمع طور کا
ہاتف ستارہا ہی نوید از سرِ طرب — مقبول آل پاک ہی ہدیہ حضور کا

۹ + ۱۳۰۶ھ

دیگر

سلام و خمسہ بذکرِ امامِ تشنہ دہن — پئے ثواب چو مداح خوش نمود رقم
برائے سالِ تمامش بدل چو ابراہیم — نمود غور و تامل و فکرہائے اتم
بگفت ہاتفِ غیبی زمین بہ نوکِ زبان — کہ ہست سال زہجری کلید باغِ ارم

۴ + ۱۳۰۸ھ

دیگر

واہ وا کیا جناب قبلہ نے — نسخۂ غم لکھا ہی قابلِ داد
اِس سے بہتر زمین کوئی تاریخ — سخنِ منتخب پہ لکھدو صیاد

۹۵ + ۱۸۰۲

قطعاتِ تاریخ نتیجۂ ذہنِ رسا و طبعِ گوہر زا جناب سید محمد امیر صاحب

رضوی خلف رشید جناب سید فضل حسین صاحب متحروی

مداحِ حسین ابن حیدر — نبوشت کتابِ پاک و اطہر
در ذکرِ شہید راہ باری — مقتول زجور قوم ناری
ہر کس کہ لطیف نظم آن دید — از جان و دلش بسی پسندید
میداشت امیر پیچ و تابے — بہرِ تاریخ این کتابے
فکرِ سن ہندوی چو نبود — ناگاہ بیافت دُرِ مقصود
ہاتف ز سرشش بگفت معقول — از فضل حسین گشتہ مقبول
۱۳۴۹ + ۵ = ۱۳۴۹ سمت

دیگر

مداح چو ذکر آل فرمود — در نظم کہ پایہ اش بلند ست
فرمود سروش سال نظمش — منظوم لطیف دل پسند ست
۱۳۱۵ ف

دیگر

فرمود بہ من چو قبلۂ من — کین گوہر مدح آل سفتم
بیساختہ بہر سال نظمش — سہ بار صد آفرین بگفتم
۴۳۵۲۳ ف

دیگر

صاحبِ جاہ حضرتِ مداح — کر چکے ختم جب بیاض سلام
اور مد نظر ہوا کہ چھپے — تاکہ ہون فیضیاب خاص و عام
سال تصنیف امیر نے لکھا — انتخابِ لطیف ہی یہ کلام
۱۳۰۴ ف

قطعات تاریخ غذب البیان شیرین زبان جناب محمد عبدالرحمان خان صاحب المتخلص بہ نیر والمخاطب بہ خانصاحب وکیل عدالت رہلی ضلع ساگر شاگرد حضرت یاس

قبلہ و کعبہ نے جو کی محنت — حق تعالیٰ اُسے کرے مقبول
اپنے اجداد کی ثنا خوانی — آپ نے کی ہی واہ کیا معقول
خُلق سے تو مطیع تھی دُنیا — کیا عقبیٰ کو اِسطرح سے حصول
فکر تاریخ جب ہوئی نیر — ہوئی امداد غیب آکے شمول
سُنکے اُسکو عدو ہوا بیدل — وصفِ آلِ رسول نعت رسول

۱۳۱۹ - ۴

دیگر

نبی کی آل کی حضرت نے کی ثنا نیر — خدا سے پائینگے ثمرہ یہ اِس ریاضت کا
بیان کی ہی جہان آل پاک کی جرأت — ملائکہ کو کیا ہی مقر شجاعت کا
نظر سے گر گئی سب کے سخاوت حاتم — بیان کیا ہی جو شمہ کہین سخاوت کا
نکالے ڈھونڈھکے کیا کیا جواہر مضمون — ہر ایک شعر کو دریا کیا فصاحت کا
یہ وہ کلام ہی مشکل ہی جسکا مثل و نظیر — کہ جسنے دیکھا وہ قائل ہوا ذکاوت کا
سخنوروں کے کلامون مین ہی شریف کلام — کہ ذات آپ کی مجموعہ ہی شرافت کا
ملا ہی قیصر ہندوستان سے وہ درجہ — کہ ڈنکا بجتا ہی شہرو نمین اِنکی عزت کا
کلکٹری کے بین عہدے پہ آپکے فرزند — صلہ ملا ہی یہ سلطان سے حسن خدمت کا

ہوا یہ شوق مجھے بھی کہ لکھون مین تاریخ — لکھا جو آپنے گلدستہ وصف عترت کا
سنائی ہاتف غیبی نے عیسوی تاریخ — قبالہ نادر ہی واہ باغ جنت کا
۱۸۹۷ء

دیگر

سید اولاد حسین نیکذات — جو کہ ہین عالی نسب والا حسب
خوش رکھے اُنکو خداوند کریم — کوئی دنیا کا نہ ہو رنج و تعب
منکسر ایسے کہ سب سے جھکتے ہین — ہی یہی اُنکی ترقی کا سبب
کچھ سلام و منقبت فرمائے ہین — مدح کا ہی شوق اُنکو روز و شب
ایک گلدستہ مرتب کردیا — نظم ہین عالی مضامین جسمین سب
لکھدے تیرسال ترتیب اسطرح — مدح لکھی پاک عترت کی عجب
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ سخن فہم و سخن سنج جناب منشی محمد عبد الحق صاحب
اسسٹنٹ سٹلمینٹ افیسر ضلع سیونی چھپارہ ملک متوسط

ذی ہمم خان بہادر ڈپٹی اولاد حسین — نیک نیت جامع اخلاق والا دستگاہ
اختر برج نجابت گوہر درج شرف — معدن علم و فراست صاحب تمکین و جاہ
حق پسند و حق رس و ہم کار و ان و کار کن — کون ہی اُنکے سوا سرکار کا یون خیر خواہ
اُنکی ماتحتی مین بارہ سال سے ہی یہ حقیر — وہ سدا لطف و کرم کی مجھپہ رکھتے ہین نگاہ
فیض ہی ذرہ کو حاصل جسطرح خورشید سے — مجھکو وہ نسبت ہی اُنکی ذات سے بے اشتباہ
کیا لکھون اُنکی ثنا عاجز ہی اسمین میری عقل — وہ ہمیشہ خوش رہین ہی یہ دعا شام و پگاہ

لکھا مجموعہ انھون نے یہ سلامون کا عجیب — آخرت کے ہی سفر کو جو بلاشک زادِ راہ
کیا کلام شستہ و پاکیزہ و بمثل ہی — ہی خلوص الفتِ آلِ نبی پر جو گواہ
عیسوی سن لکھا عبدالحق نے ازروے ادب — یہ ذخیرہ واسطے عقبیٰ کے کیا اچھا ہی واہ
۱۸۹۶ء

قطعات تاریخ از صاحبِ ذہن وذکا وطبع رسا جناب بہمن جی منیجرجی
صاحب اسسٹنٹ سٹلمنٹ آفیسر ضلع سیونی ملک متوسط

زور رقم مداح چون اکثر سلام و خمسہا — باکمالِ حسن وخوبی نیز باطرزِ عجیب
جملہ احباب واغرا قطعۂ تاریخ سال — نذر نمودند و آوردند پیش ان لبیب
با مصنف چون تعلق دارم اندر بندوبست — اینکہ ما باشیم نائب او بود جائے نیب
یافتم ازبس چو خود را مورد الطاف او — آرزو یم بُد گذارم ہدیہ پیش آن حبیب
زین سبب بہمن نیز دان خواہان زور جرد — تا مثالِ دیگران او را بود شرف نصیب
تا گہان ارشاد شد از درگہ ہر مز مرا — از سرِ حیرت بگو تاریخ احوالِ غریب
۱۳۵۸+۸ ایزدجرودی

دیگر

صاحب جاہ حضرتِ مداح — آسمان بارگاہ عرش مقام
کر چکے جب رقم بفضل الٰہ — حال سبط رسولِ تشنہ کام
مین نے اُسدم کہا بصد منت — ہاتفِ غیب سے یہ بعد سلام
تو تو واقف ہی میرے محسن مین — سید نیک نام نیک انجام
اُنکی تصنیف پاک کی تاریخ — سب کہین اور مین رہون ناکام

ہاتفِ غیب نے کہا ہان ہان — نہ خفا ہو زبان کو اپنی تھام
مجھ سے ناحق تجھے گلہ کیون ہی — مجھکو کرتا ہی کیون عبث بدنام
کی کبھی تو نے خواہش تائید — قطعہ کوئی کبھی کیا ارقام
مین تو خود خیر خواہ اُسکا ہون — جو ہی مداح سبط خیر انام
خان بہادر مشیر قیصر ہند — منصف و خوش بیان و خوش فرجام
لے بتاتا ہون مصرعۂ تاریخ — جس سے محظوظ ہون خواص و عوام
انتخابِ زمانہ ہی مداح — انتخابِ کلام ہی یہ کلام

۱۳۱۵ یزدجردی

قطعات تاریخ نتیجہ طبع المعی بوذعی شیفتۂ آل نبی جناب سید باسط علی صاحب باسط مترجم محکمۂ بندوبست ضلع سیونی چھپارہ ملک متوسط خلف الصدق جناب سید فضل حسین صاحب متحروی

اُنچہ مداح باحوال شہ ذیشان گفت — حق ہمین ست چہ خوش گفت چہ خوش عنوان گفت
بہر تاریخ چو من فکر نمودم باسط — سن ہجریش دل من گہر غلطان گفت

۱۳۱۵ھ

دیگر

مرتب شد چو این مجموعہ الحق — کزو بہتر ندیدم در زمانے
ز مداح نبی و آل پاکش — بذکر سید تشنہ دہانے
نمودہ فکر باسط بہر سالش — فلک گفتہ بگو پر غم بیانے

۱۳۱۵ھ

دیگر

سید عالی نسب کو ہست مداح حسین — عاشق آلِ عبا شیدائے نام پنجتن
کرد چون تصنیف تضمین و سلام پر بکا — در عزائے سبط احمد سید گلگون کفن
فکر تاریخش چو شد بشنید باسط این ندا — بے سر اندیشہ گو ذکر شہید بیوطن
۱۳۱۶-۱ ھ

دیگر

باسط علی ز فضل حسین ست سرفراز — او غور و فکر کرد درین باب صبح و شام
تا گہ فتاد در کفِ او گوہر مراد — او بے بہا ز عقد ثریا ست لا کلام
پیشم گذاشت مادہ بہر کتاب من — مطبوع طبع خاص و پسندیدۂ انام
ہاتف ز روے زائچہ فرمود اینچنین — تاریخ وسال ست خوشا سال اختتام
۱۳۰۸ ھ

دیگر

چو مداح ذبیح راہ خالق — نوشتہ نظم خوش بہتر ز بہتر
بذکرِ ماتمِ شاہ شہیدان — حسین ابن علی سبطِ پیمبر
پئے تاریخ فصلی اش بصد عجز — دعا باسط نمود از رب اکبر
چنین القا بہ شد از روے الہام — پناہِ آفتاب روز محشر
۱۳۱۰ ھ

دیگر

بیا ساقیا ہان بیاہان بیا — بیا بامئے پر تگال سخن
بیا د بیار و بجامم بریز — ازان می کہ باشد زلال سخن
کہ تا در نشاطش فرامش کنم — ملالِ جہان و خیال سخن

از تصنیف نواسہ مصنف از مرتب
مادہ سید نفیل حسین صاحب سلمہ اللہ
ابن سید غلام حسین صاحب مرحوم
از اولاد علی صاحب مرحوم
انشاء سنہ ۱۳۱۲ ھ

که تا در نشاطش سرایم مدیح — از آن خسروِ بے همال سخن
که مداح پیغمبر و آل اوست — که از ویست جاه و جلال سخن
چو او شهسوارے نیامد پدید — بدورانِ ما در مجال سخن
زهے یوسفِ مصر معنی که شد — ز لطفش جوان پیر زال سخن
زهے آفتابی که از مهر آن — شده بدر کامل هلالِ سخن
زهے کاشفِ مشکلاتِ فنون — که ممکن شد از وی مجالِ سخن
چو از غایتِ لطف و فضل و کرم — توجه نموده بحالِ سخن
باندک زمانے مرتب نمود — چنین نسخهٔ بے مثالِ سخن
تو گوئی بیارا سته جمله — پئے نو عروسِ جمالِ سخن
شده بے سر و پا تاریخ آن — زهے آفتابِ کمالِ سخن
۳-۷-۱۳۰۰ھ
شده بے سر و پا تاریخ آن — خهے آفتابِ کمالِ سخن
۳-۹۰۰ھ
بگفته سروشِ بجان سال آن — خهے آفتابِ کمالِ سخن
۵۴ ۱۹۰۰ سمت
دلم سال فرمود از روے حق — زهے آفتابِ کمالِ سخن
۸ + ۱۳۰۷ھ

دیگر

زهے مجموعهٔ رنگین بیانے — که زیبد گفتنش بستان مداح
معطر شد دماغِ اهلِ عالم — ز خوشبوے گل ریحان مداح
سنِ هندی سروشی با قسم گفت — بجو از نظم عطر افشان مداح
۲۰۰ ۱۲۰۰ ۵۴ سمت

دیگر

جنابِ خان بہادر رئیس والا شان — کہ فضلِ حق سے جو رتبے ہیں ہیں مفخر ہند
خلیق و باذل و فیاض و قدر دانِ ہنر — ہی بیمثال جہان ہیں یہ فیض گستر ہند
انھوں نے کیا ہی یہ مجموعۂ سلام لکھا — زہے کلام سخندانِ نکتہ پرور ہند
کلام خان بہادر مشیر قیصر سے — مسیحی سال بلا جد ہی اے سخنور ہند
یہ سال بکرمی باسط ہی بے سر طاہات — کلام خان بہادر مشیر قیصر ہند
۱۹۰۴ء — ۱۹۶۳ء

دیگر

چو مداح سرکارِ سبطِ رسول — امامِ امم سید نامدار
مرتب نمودہ کتابے عجیب — بذکرِ غمِ سرورِ بیدیار
پئے سال ترتیب باسط علی — خیالی بدل داشت لیل و نہار
باد ہاتفی گفت از روئے حق — بگو نظم سرکار عالی وقار
۱۸۸۹-۹۰ء

قطعات تاریخ شاعر شیرین سخن ذاکر جناب پنجتن جناب سید عباس علی صاحب جعفری المتخلص بہ فرد آلہ آبادی

مژدہ باد از من زار بہ والا گہران — گوہرِ پاک برون آمدہ از کانِ سخن
ہان نہ بینند بہ دُرِ عدن و لعل یمن — ہان بہ بینند باین لعل بدخشانِ سخن
ہان زجانش عوض آرند کہ من می آرم — یوسفی بر سر بازار ز کنعانِ سخن
ہان مرتب شدہ مجموعۂ مداح امام — آنکہ از نسبتش افزود چنین شانِ سخن

تا ن بہ بینند و بہ سنجند و بگویند کہ بود | پیش ازین ہم بجہان این ہنر سامان سخن
سال آن فرد بسمت پئے نذر سرکار | گفت دل روح سخن مصحف ایمان سخن
سمت ۱۹۵۴

دیگر

دیکھا جب نے جو یہ نیا گلشن | یعنی مداح کا ریاض سخن
گلِ مضمون سے تختۂ قرطاس | باغ فردوس پر ہی چشمک زن
فکر تاریخ کی ہوئی جو زیاد | ہو گئی فرد طبع کو اُلجھن
کہ سرِ آسمان سے آئی ندا | مہر و مہ کی طرح رہے روشن
۱۳۱۴ + ۱

دیگر

چو مداح سرور نوشت این کتاب | بذکرِ حسین علیہ السلام
پئے سال طبعش رقم کرد فرد | بیامن پئے ذاکرین امام
۱۹۹۸ء

قطعات تاریخ نتیجۂ فکر ذاکرِ جناب سید الشہدا و ذرائر خامس آل عبا جناب شیخ رضا حسین صاحب سونی پتی ضلع دہلی

عجب مداح نظم جان فزا گفت | بذکر بادشاہِ انس و ہم جان
ز روے بسملہ سال تمامش | رضا گفتہ بہارِ باغ ایمان
۱۳۱۳ + ۲

دیگر

سید پاک ذات و نیک نہاد | یعنی مداح بادشاہ انام
کرد تحریر در غمِ شبیر | خمسہ ہاے غریب و نیز سلام

ہر کہ بشنید گفت در وصفش — ہست لاریب پاک صاف کلام
از رضا سال ہاتف غیبی — گفت - افسانۂ غم و آلام
۱۳۱۵ھ

دیگر

اولاد حسین رفیع ہم کہ عدیلش نیست بخلق دگر — خوش گفت وسلام خمسہ بسی در وصف امام جن و بشر
تقاکہ کتابی خوب بود مقبول دلِ ہر اہل بصر — تاریخ بگفت سرورش چنین رضا نذر حسین گہر
۱۳۱۵ھ

دیگر

حضرت مداح نے جسدم رقم کی یہ کتاب — مندرج ہی جسمین حال خسرو دنیا و دین
دیکھکر اُسکو رضا مین نے کہی تاریخ یہ — ہدیۂ مداح زیبا ہی یہ بہر ذاکرین
۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ چکیدۂ قلم اعجاز رقم سید ظہور حسین صاحب تقوی واسطی امر وہوی خلف الصدق جناب سید سردار علی صاحب مرحوم واہلکار کمشنری جبل پور

خوشا نظم مداح رطب اللسانی — کہ لبہا بہم بستہ عذب مقالش
چو شد فکر تاریخ فرمود ہاتف — بحار غم آل پاک ست سالش
۱۳۱۵ف

دیگر

جناب خان بہادر فرید عصر و وحید — کہ حل نمودہ بطبعش ہمہ مقاصد نظم
بمدح آل محمد چو این کتاب نوشت — ز فخر روح امین شد باو مساعد نظم
محال ہست کہ در معرض بیان آید — ز من محامد مداح یا محامد نظم

ظہورِ فکر نمودم چو بہرِ تاریخش | برائے سال بگفتہ دلم ہی شاید نظم
۱۳۱۵ھ

دیگر

نظمِ مقبول چو مداح نوشت | عاشقِ ابنِ علی آلِ نبی
ہاتفی بادلِ شاداں تاریخ | گفت منظورِ جنابِ مہدی
۱۳۱۱ھ

قطعاتِ تاریخ طبعزادِ صاحبِ ذہن و قاد جناب سید اصغر حسین صاحب نقوی واسطی امروہوی خلف الصدق جناب سید سردار علی صاحب مرحوم و اہلکار بندوبست

لکھا ہی جو مجموعہ مداح نے | سلام و مخمس کا باصد صفا
لطافت پہ مضمون کے گر ہو نظر | تر و تازگی میں ہی جنت فضا
یہ تفصیل و تصریح تحریر ہی | جو دشتِ بلا کا تھا سب ماجرا
روایت صحیحہ ہی اسمیں رقم | مطابق حدیثوں کے سب ہی لکھا
رقم ہی وہ احوالِ آلِ نبی | رقم ہی وہ حالِ شہیدِ جفا
کہ سنکر جسے پارہ پارہ ہو دل | نکل آئے منہ سے جگر بر بلا
گنہ کے مرض کو یہ اکسیر ہی | عوارض کو عصیاں کے ہی کیمیا
ہوئی فکرِ تاریخ کی جو مجھے | تو ہاتف کی آئی فلک سے ندا
کہ اصغر زروے بشارت کہو | یہ نسخہ گنہ کے مرض کا لکھا
۱۹۵۲۲۲ سمت

دیگر

چو شد منظوم از مداح حال شاہ تشنہ لب
کہ باشد از غمش بر قلبہاے مومنین داغی

پئے سال مسیحی فکر چون کردم بدل اصغر
زمن فرمود ہاتف سال اش شد با فضا باغی

۱۲۹۶ھ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع سلیم و فکر مستقیم جناب سید سیادت حسین صاحب نقوی امروہوی

سُنا نظم مداح کی کیا لکھون
کلام ایسا دیکھا نہ اب تک سُنا

کہین ہمسال اِسکو تو ہی درست
کہین لاجواب اِسکو تو ہی بجا

یہ کہتے ہین وہ بھی ہی سحر حلال
ادب سے جو کہتے نہین معجزا

یہ بس مختصر اُسکی تعریف ہی
نہ ہی اور نہ ہوگا نہ ایسا سُنا

خدا کی عنایت سے حسب مراد
مرتب یہ مجموعہ جب ہوچکا

کہین اِسکی تاریخ احباب نے
کہ ہی شاعرون کا یہ ہی قاعدا

مجھے بھی ہوس اِسکی پیدا ہوئی
کہ ملجاے اچھا کوئی مادا

سُنا تھا جو ہمت کوئی گر کرے
مدد آپ کرتا ہی اُسکی خدا

بھروسا اِسی بات کا کر کے بس
نہ تھا مادہ پر ارادہ کیا

یہی فکر طائر تھی بس رات دن
اِسی دھن مین رہتا تھا صبح و مسا

مثل ہی کہ جو بندہ یا بندہ ہمت
غرض ایک دن ذہن جو لڑ گیا

نہ ہاتف کی بھی ایک پھر تو سُنی
خدا جانے کیا کیا وہ کہتا رہا

سر جام کر کے قلم
لکھا مین نے ذکر شہید جفا

۱۳۲۳ھ

قطعات تاریخ از نتائج طبع فضیلت و کمالات دستگاہ جناب مولوی سید الطاف حسین صاحب پروفیسر عربی مہاراجہ کالج جے پور

فکرِ جنابِ خانِ بہادر سے اندنون
تاریخ نظم کے لیے دل نے یہ رائے دی
مجموعۂ سلام و مخمس ہوا نیا
دار السلام اسکا عوض ہو گر دعا
۱۳۱۵ھ

دیگر

نسخۂ نو بشد بہ طبع ایدر
۱۳۱۵ھ
فکر مادح بلی چہ بہتر شد
۱۳۱۵ھ
بود در ذکر خمسۂ نجبا
۱۸۹۷ء
لائق و اہل من تذکر شد
۱۸۹۷ء

قطعہ تاریخ حکمت و خذاقت مآب جناب ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب حبیب ڈاکٹر سونی چھپارہ متوطن اکہ آباد

این کتابی نوشت چون مداح
ارزوے دلش حصول آمد
زانکہ از بارگاہ ممدوحش
حکم نذرت بشد قبول آمد
سال آن ای حبیب از سرِ ہوش
ذکرِ جان و دلِ رسول آمد
۱۳۱۰+۵ھ

قطعہ تاریخ من تصنیف جناب سید حجستہ شعار ذاکر و زائر جناب سید ابرار المعروف بہ محب حسین ساکن ضلع بجنور

غلام شبر و شبیر ہم محب حسین
خطاب یافتہ مداح کو زر و زر است
سلام و خمسہ چو تصنیف کرد بہر ثواب
ہمین حق ست خوشا زاد آخرت بر ست

چو فکرِ سالِ تمامش نمودم از دلِ خود
گذشت شب همه ما را باین کشاد و بست

بگوشِ من ز سرِ خویش گفت هاتفِ غیب
بیان فدیہ ذبحِ عظیم تاریخ ست

۱۸۹۲ء + ۵

قطعات تاریخ از نتائج طبع شاعر بے بدل و ناظم عدیم المثل جناب منشی محمد عیسی صاحب اہلکار محکمہ جنگل ضلع سیونی متوطن ضلع بجنور

کتابے چون رقم فرمود مداح
بہ ذکرِ سرورِ گردون مکانے

عیان شد سالِ نظمش ای مسیحا
ز نظمِ شاعرِ رطب اللسانے

۱۹۰۴ء ہجری

دیگر

ای تو مداح حسین و آے تو ممدوح ہمہ
ایکہ باشد مدحِ تو در وردِ زبان شیخ و شاب

نظم فرمودی بذکرِ شاہ زیبا نسخہ
از پئی نذرِ امام و از پئی کسبِ ثواب

چون پئے تاریخ تصنیف جناب آمد خیال
یافتم تاریخ از "تاریخ تصنیفِ جناب"

۱۸۹۷ء

دیگر

چو این نسخہ تشریف اتمام یافت
سیحا مرا فکرِ تاریخ بُد

بگفتا دلم بے سرِ احتمال
پئے سال ترتیب ترتیب شد

۱۳۱۶-۱ھ

دیگر

مداح کے کلام کی کیا مدح ہو بھلا
یہ نظم ہے وہ نظم جو ہے افتخارِ نظم

تاریخ کی جو فکر ہوئی مجھکو اے مسیح
رضوان یکارا لکھدے گل نوبہارِ نظم

۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع روشن جناب سید خورشید علی صاحب امین

ضلع سیونی چھپارہ ملک متوسط متوطن الہ آباد

مداح نے جو مقتل شہ مین لکھی کتاب — مقبول بادشاہ دو عالم یہ نظم ہی
روتے ہین سُنکے حور و ملک انس و جن — واللہ نوحہ خیز ہی پُر غم یہ نظم ہی
بے روے جید سال یہ خورشید نے لکھا — عطرِ گلِ حدیقۂ ماتم یہ نظم ہی

۳ - ۱۹۵۷ سمت

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع گہربار سید نجستہ اطوار جناب سید محمد علی صاحب خلف الصدق سید امداد علی صاحب نمبردار رئیس قصبۂ اول ضلع متھرا و برادر حضرت مداح مدظلہ

مطبوع چو گشت این بیاض پرنور — از صدقۂ سلطان زمن باتزئین
بے روے جید ہاتف غیبی ازمن — سال طبعش بگفت نذر شہ دین

۳ - ۱۳۱۹ ف

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع فصاحت شعار بلاغت آثار اوحد الزمن سید محمد حسن ابن المرحوم ڈپٹی سید احمد حسین صاحب و برادر حضرت مداح مدظلہ رئیس قصبۂ اول ضلع متھرا

چون مرتب گشت این نادر کتاب — بہر تحصیل ثواب سرمدی
ای حسن سال تمامش ہاتفی — گفت - منظور جناب احمدی

۱۳۱۵ ف

قطعہ تاریخ بدیع نتیجۂ افکار رفیع جناب مولوی محمد مرتضیٰ خانصاحب رئیس ضلع سیونی چھپارہ

چو مداح نبی و آل پاکش این کتابی را — پئی کسب ثواب و ہم برائے یادنامش گفت

سرودش عیب بے روحے از مرتضی الحق	شہادت نائبہ شبیر۔ سال اختتامش گفت
	۱۳۱۹-۲ھ

قطعہ تاریخ من جانب زائر جناب سید الشہدا و ثغر یہ دار جناب آل عبا سید فرخ حسین صاحب المعروف بہ داروغہ جی ابن سید مردان علی صاحب مرحوم جعفری الپھرسری

کتاب با صفا نبوشت چون مداح در ماتم	پئے اظہار حال سید غمناک تاریخ ست
زردی بارک اللہ گفت فرخ سال ایں ماتم	کلام پر ضیا و با صفا و پاک۔ تاریخ ست
	۲+۱۳۱۳ھ

قطعہ تاریخ از جناب مستطاب مستغنی عن الخطاب جناب سید تراب علی صاحب رضوی ڈپٹی کلکٹر پنشنر اخی المعظم جناب حضرت مداح مدظلہ

چونکہ عزیز من بہ نظم بہر ثواب آخرت	حال مصائب حسین سید تشنہ کام گفت
فکر چو کردم ای تراب از پئے سال آن خرد	بے سر بحث سال او۔ ذکر شہ انام گفت
	۲-۱۳۱۷ھ

قطعہ تاریخ تتبعہ صاحب ذہن و ذکا اوحد الکونین جناب میر سید حسین صاحب رضوی پھرسری ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی و شمالی برادر زادۂ حضرت مدظلہ

چو عم من زردے پاک اخلاص	نمودہ نظم حال شاہ ذیجاہ
پئے تاریخ اتمامش بہ ہجری	بگردم در دل خود فکر ہر گاہ
زردی وجد سید ہاتف غیب	بہ من گفتہ۔ حدیث ماتم شاہ
	۲+۱۳۰۹=۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ چکیدۂ خامہ عنبر شمامہ سمی امامین سید جعفر حسین صاحب رضوی پھر سری سب جج ممالک مغربی و شمالی برادر زادۂ حضرت مداح مدظلہ

غم من چون نوشت ای جعفر	خوش کتابی بہ حال خسرو دین
قلزم مغفرت۔ بود سالش	از سنین مسیح با تمکین

۱۸۹۷ء

قطعات تاریخ طبعزاد عرفی دوران و خاقان زمان سید مرتضی حسین صاحب جعفری پھر سری وکیل عدالت مہابن ضلع متھرا

سید ذی وقار نے جب یہ لکھی کتاب غم	صاف و سلیس و بیدل خوشتر خوب و بے بہا
دفتر ماتم حسین باعث آہ و شور و شین	زینت مجلس عزا ذکر شہید کربلا
تھا مین غریق بحر فکر بہر تلاش سال نظم	توشۂ عاقبت یہ ہی ہاتف غیب نے کہا

۱۳۱۴ھ

دیگر

وہ کلام لطیف نظم ہوا	جس کا شہرہ جہان مین بہم ہی
جس کا ہر ایک مصرعہ موزون	مجلس غم کا نخل ماتم ہی
جسکی ہر بیت کے صلہ مین اگر	قصر خلد برین ملے کم ہی
جس کا ہر اک سلام با تسلیم	زینت مجلس محرم ہی
فکر تاریخ کی جو مجھکو ہوئی	کہا ہاتف نے نیر غم ہی

۱۳۱۵ھ

دیگر

واہ کیا خوب لکھی مدح ریاض زہرا | نظم گلریز مین لو گلشن جنت پھولا
فکر تاریخ ہوئی مجھکو تو بولا رضوان | کیون نہین کہتا گلستان شہادت پھولا
۱۳۱۵ھ

دیگر

جناب سید اولاد حسین ذاکر و مداح | وحید عصر و یکتاے زمان و خاصۂ یزدان
برائے اکتسابِ اجر این کار نکو کردہ | رقم زد نظم نادر در غراے سرور ذیشان
بفکر مدحتِ مداح ممدوح جہان بودم | دلم در سال نظمش گفت بکتای سخن سنجان
۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ از تصنیفات شاعر ذکی و ماہر فن شاعری جناب سید ذاکر حسین صاحب جعفری پسر سری برادر حضرت مداح مدظلہ

قبلۂ من سید اولاد حسین | خان ذیشان قدوۂ ارباب دین
نخلِ بستانِ شہنشاہِ نجف | سرو گلزارِ امامِ ہشتمین
عالم و فاضل فقیہ و متقی | مقتدای اتقیای اہل دین
از سخایش اہل دنیا مستفیض | وز کلامش مستفید ارباب دین
جمع فرمودہ کلام نظم خویش | بہر نفع ذاکرین و مومنین
اقتباسش جملہ زایات و حدیث | وز کلامِ سالکانِ راہ دین
جذاب نظم و لطیف و معجزش | لفظ لفظش سبحۂ دُرِ ثمین
بہر سالش ذاکر از رہ ادب | گفت مدح آل خیر المرسلین
۱۳۱۴ھ

دیگر

خان بہادر قبلہ و کعبہ — غربا پرور خیر مجتبم
سرورِ ریاضِ شاہِ ولایت — نورِ نگاہ سید عالم
عالم و فاضل فخرِ اماثل — سید باذل غیرتِ حاتم
راکع و ساجد فخرِ اماجد — عابد و زاہد قایم و صایم
جملہ کلامِ نظم معجز — گفتہ خود فرمودہ فراہم
نعت پیمبرِ خاصۂ داور — صلی اللہ علیہ وسلم
مدحتِ حیدر ساقیِ کوثر — خواجۂ قنبر افسرِ عالم
ذکرِ مصائب حالِ نوائب — سید شہدا شاہِ دو عالم
ذاکر از پے سالِ ختمش — گفت - جدید بیاضِ ماتم
۱۳۱۵ھ

دیگر

جنابِ قبلہ امم خانِ بہادر — معینش باد ہر دم فضلِ یزدان
ز اولادِ حسین اولادِ حسین ست — گلِ باغِ جنابِ شاہِ مردان
محب احمد و زہرا و حیدر — فدائے نامِ حسنین از دل و جان
فصیحی نقشِ جادو نگارے — بلیغی نکتہ پردازی سخندان
خہی گلہائے نظمِ روح پرور — فدائے حرفِ حرفش صد گلستان
ز نظمِ شان خجل نظمِ نظامی — ز نثرش نثر نثرہ گشت بیجان
کنون از گفتۂ خود جمع فرمود — کلامِ ذکرِ سلطانِ شہیدان

بگو ذاکر به یک مصرعه دو تاریخ | خوشا نظم عقاید خان دیشان ۱۸۹۷ء

دیگر

قبله و کعبه سید ذیجاه | ناصرش باد خالق عالم
جمع نمود چون کلام خود | مدحت آل سید اکرم
ذاکر از بهر سال تاریخش | شرح حال بشتیبان گفتم ۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ نتیجۂ طبع سلیم و ذہن مستقیم جناب سید آل محمد صاحب جعفری پہر سری سب رجسٹرار ملک متوسط تحصیل مونگیلی ضلع بلاس پور

مداح پاک آلِ محمد چو از خلوص | تیار کرد زاد سبیل رہِ مآل
یعنی نمود نظم مصائب بجد و کد | طوریکہ نیست در صفتش جائے قیل و قال
این بندۂ حقیر کہ آل محمد ست | در دل نمود فکر پئے سال این مقال
الحق شنیدم از سرِ الہام این ندا | نورِ بیاض مہر بگو از برای سال ۱۳۱۴ھ + ۱

دیگر

الہ دی نظم حضرت مداح خوش بیان | روشن ہی جس سے بدر کی صورت کمال نظم
سب کی نظر سے گر گیا نور و فروغ مہر | دیکھا ہی جبسے جلوۂ حسن و جمال نظم
ہاتف نے دی صدا یہ وہیں بے سرِ الم | لکھ دفتر فصاحت مداح سال نظم ۱۳۱۶ھ - ۱

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر ذاکر سلطانِ زمن جناب سید صدیق الحسن صاحب

جعفری پہر سری رونیو انسپکٹر ضلع چاندہ مُلک متوسط

جس گھڑی حضرت مداح نے لکھی یہ کتاب — جسمیں ہر حالِ حسین ابن علی باشد و مہ
سب عزیزوں نے لکھیں شوق سے اِسکی تاریخ — تب توصیق کے بھی دلمیں ہوئی اِسکی کد
ملتجی ہو کے بصد عجز رروے اخلاص — چاہی حضرات ائمہ سے بحد اِسمیں مدد
اُسکو ہاتف نے ندا دی یہی از روے جواب — سال تاریخ تو لکھ چشمۂ فیض سید

۱۳۱۲ + ۲۰

قطعہ تاریخ طبع روشن ذاکر جناب پنجتن جناب سید محمد علی صاحب
خلف الصدق جناب سید مصطفےٰ حسین صاحب مرحوم جعفری پہر سری

لکھا مداح نے مجموعہ کیا خوب — بحالِ بادشاہِ دین و دنیا
لکھی ہر ایک نے جب اُسکی تاریخ — خیال اِسکا ہوا مجھکو بھی پیدا
کہا ہاتف نے یون از روے طوبیٰ — محمد لکھدے باغ روح زہرا

۱۳۰۶ + ۹

قطعہ تاریخ ذکی و فہیم جناب سید ابرار حسین صاحب رضوی تحصیلدار
سیہورہ ملک متوسط خویش حضرت مداح مدظلہ

جذبۂ مداح چون نظمی نوشت — در بیانِ میہمانِ کربلا
چون درین شد ذکرِ باغ فاطمہ — چون نگویم بوستانِ کربلا
بالیقین نظمِ ثریا ہست نظم — از بیان مہوشانِ کربلا
خواستہ ابرار تا سازد رقم — سالِ نظم داستانِ کربلا
از سرِ ہم ہاتفی گفتہ بہ من — ماجراے کشتگانِ کربلا

۱۲۹۹ + ۵

قطعہ تاریخ از تصنیف زیب و سادہ مسند کمال و زینت سجادہ
ابہت و اجلال جناب سید آل محمد صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع منڈلہ
ملک متوسط خلف الرشید جناب قبلہ مداح مدظلہ

والد ماجدم بصد کوشش — خوش کتابی نوشت باصد زین
کہ دران ہست حال شاہ شہید — فدیہ رب وہادی ثقلین
خواست آل محمد از نہ دل — چون پے کسب عزت دارین
کہ نویسد بآن کتاب شریف — سال از ہجرت شہ کونین
یافت تاریخ باسر برکت — از بیان غم امام حسین

۱۳۱۳+۲ھ

قطعات تاریخ نتیجہ فکر رزین و طبع رنگین جناب سید مظاہر حسین
عرف عبد اللہ صاحب تحصیلدار لکھنادون برادرزادہ جناب مداح مدظلہ

تصانیفات عم ذی حشم کا — برائے طبع مجموعہ ہوا منظم
پئے تاریخ مظہر نے جو کی فکر — ندا ہاتف نے دی لکھدے خوشا نظم

۱۸۹۰ء

دیگر

جناب عموی والا گہر را — شدہ طبع تصانیفش چو مقصود
پئے تاریخ خمسش مظہر زار — ز سال عیسوی چون فکر نمود
سر دشمن شکستہ گفت ہاتف — بجو سال از بیاض نظم محمود

۱۸۹۰ء

قطعات تاریخ ناظم ملک معانی وہادی مسلک سخندانی جناب

سید آل حسن صاحب رضوی پہرسری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع
نرسنگھ پور ملک متوسط خلف جناب مداح مدظلہ

بذکرِ شہنشاہ گردون جناب	امام امم ہادی شیخ و شاب
سلام و مخمس بطرزِ لطیف	رقم کرد چون والدِ این نحیف
پسندید ہر کش بدید و بخواند	زحسنِ فصاحت بحیرت بماند
حسن کمترین خادمِ آنجناب	بسالش بدل داشت چون پیچ و تاب
سروشی بدو کرد زینسان مقال	کہ ای ذرہ آفتاب کمال
چرا می کنی اینقدر فکرہا	بیا سالِ تاریخ بشنو زما
بجو سالِ ہجری زردی اصول	زاذکار اسباطِ پاک رسول
۱۳۱۴+۱ =	
مسیحی عیان می شود لاکلام	زاذکار اسباطِ خیر انام
۱۸۹۷ =	

دیگر

این نظم چہ نظم ست بذکر شبیر	بہر مرضِ گنہ دوائے مداح
مخدوم زمان گشت زمدح سرور	ای صل علی نجت رسائے مداح
یابد بجنان قصر طفیل حسنین	مقبول کند دعا خدائے مداح
بنمود حسن فکر برائے تاریخ	کوہست یکے زلہ ربائے مداح
او یافتہ سالِ آن زردِ الہام	توقیع نجات از برائے مداح
۱۳۱۴+۱ =	

قطعات تاریخ نتیجۂ شہسوار میدانِ فصاحت و یکہ تاز میدانِ بلاغت

جناب سید محمود الحسن صاحب جعفری پہرسری اسسٹنٹ سٹلمنٹ
افسر چاندہ مکاک متوسط ہمشیرزادۂ جناب مداح مدظلہ

نوشتہ نظم در حالِ شہ دین — چو مداحِ دل و جان پیمبر
رسیدہ شہرہ اش از شرق تا غرب — صدائے مرحبا بر خواست یک سر
عجب نظم ست و ہم پر غم بیان ست — کہ مثل او بود در دہر کمتر
پئے تاریخ او کردم چو فکرے — ندا آمد بگوشم این مکرر
بگو محمود سالش این ز ہجری — حدیثِ ماتمِ دلبند حیدر
۱۳۱۵ھ

دیگر

در بیانِ خامسِ آلِ عبا — نظم زیبائے نوشتہ خال من
ذاکر و مداح اولادِ حسین — زبدۃ السادات من وجہ حسن
شاعرِ عذب البیان طب اللسان — نطق بند طوطی شکر شکن
گلشن آرائے معانی جدید — تازگی بخشِ مضامین کہن
طبلہ گو ہر دہانش از زبان — موجۂ کوثر زبانش در دہن
از فیوضِ خامۂ گلریز او — صفحۂ قرطاس شد گل پیرہن
پیش از ہار کلام پاک او — سبزۂ باغست خضرائے دمن
وہ چہ تحریر دچہا بین السطور — سبزہا روئیدہ بر نہر لبن
بہر فکر سال آن حیران بدم — کز سروش آمد بگوشم این سخن

از پی تحسین باین محمود نظم	مرحبا بر یک بگفت از پنجمن ۲۵۱+۵+۵۰

دیگر

آنکه در انجیل اسم پاک بابش ایلیاست	آنکه در تورات نام جد پاکش ماوماد
آنکه امش را محمد بضعة منی بنحو اند	آنکه عمش را خدا بال و پر از یاقوت داد
آنکه او را جز علی همسر نباشد در غزا	آنکه او را جز حسن ثانی نباشد در نژاد
آنکه جنبانید جبریل امین گهواره اش	آنکه میکالش به درچون چاکرانش ایستاد
آنکه روز عید آمد حله هایش از بهشت	آنکه ایزد خاطرش را ثمار جنت کرد شاد
آنکه در روز ازل بار الم از خود گرفت	آنکه حق او را به سر تاج شفاعت بر نهاد
آنکه جایش مد به دوش رحمة للعالمین	آنکه ملجایش بد آغوش بتول پاکزاد
روز عاشورا بوقت عصر در کرب و بلا	فرق پاکش از قفا ببرید شمر بد نژاد
در بیانش نظم زیبای نوشته حال من	نام او مانا و در دنیا الی یوم التناد
از سر الهام گفته سال تاریخش سروش	کنه تفسیر حروف کهیعص ۱۳۱۴

قطعات تاریخ تصنیف لطیف نتیجه طبع لطیف جناب سید فضل رسول صاحب رضوی پسر سری شاگرد جناب حضرت انس مرحوم برادرزادهٔ جناب قبله حضرت مداح مدظله

سید ذی رتبه و نام آور اولاد حسین	پاک مشرب پاک طینت پاک نیت پاکذات
در عطا و مکرمت فرد است مابین وکون	در سخا وجود یکتا در میان شش جهات

قدوۂ ابرار نزد مومنان زیر فلک — زبدۂ اخیار بالاے زمین پیش ثقات
ہست شلمنٹ اڈفیسز بحال و پیش ازین — بود اسسٹنٹ آن بزرگ پاکذات خوش صفات
چون برائے اکتساب خیر و تحصیل ثواب — جمع فرمودہ سلام و خمسہا و نوحہ جات
دہ چہ مجموعہ کہ ہر سطرش عقیل حق نگر — راست می فہمد نشان میل منہاج نجات
رتبۂ عالی و اجر خیر حق او را دہاد — بہر پیغمبر کزو شد رونق صوم و صلوۃ
خواستہ تاریخ سالش سید فضل رسول — کان بزرگ اوراست عم نامور در کائنات
نام آن گشتہ بیاض بت صوری سال آن — پانزدہ مرقوم شد بر یک ہزار و سہ مآت ۱۳۱۵ھ
پس ازین مصرعہ برآید جملہ اعداد سنین — آسمان دادہ صدائے باقیات الصالحات ۱۳۱۵ھ

دیگر

جذا مجموعۂ اشعار غم — جسمین ہی حال حسین دل ملول
اُسکا ہر نقطہ ہی پیش نکتہ بین — خال روے شاہد حسن قبول
جامع اُسکے میر اولاد حسین — عاشق ذریت پاک بتول
کل کے دانا چہ حدیث و چہ کتاب — سب کے عالم چہ فروع و چہ اصول
قطعۂ تاریخ کی جب فکر کی — جس سے علم و قت ہوتا ہی حصول
دی صدا فوراً سروش غیب نے — ہی یہ کار مختصر بیجا ہی طول
مادہ بالطف اس مصرعہ مین ہی — با ادب کہ سید فضل رسول ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع ملیح و ذہن فصیح جناب سید نظیر الحسن صاحب

نواب رضوی پہرسری برادرزادۂ جناب مداح قبلہ مدظلہ

غم من چون بہ غمِ سبطِ رسول الثقلین — نظم بوشت بصد زین بحسنِ اسلوب
سال اتمام زمن پیر خردای نواب — از سرِ درد بفرمود بیان مرغوب
۱۳۱۱ + ۴ = ۴

قطعۂ تاریخ طبع ذہین و فکر رزین جناب سید مقصود الحسن صاحب جعفری پہرسری سب انسپکٹر پولیس ہمشیرزادۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

بہر تحریر سلام و خمسہا — خال من چون کرد عہد استوار
خوش نوشتہ حال شاہِ کربلا — از کتب ہاے عزا با اختصار
گشت آن مجموعہ قدر یک بیاض — از عنایاتِ رسول کردگار
فکر کردہ بہر سالِ ہجریش — وردلش مقصود چون لیل و نہار
بلبل سدرہ زرے باغ سال — گفتہ نخلِ آرزو آوردہ بار
۱۳۱۳ − ۲۲ = ۱۳

قطعات تاریخ نتیجۂ طبع جلی و ذہن ذکی جناب سید آل علی صاحب رضوی پہرسری نائب تحصیلدار مروارہ ملک متوسط خلف جناب قبلہ مداح مدظلہ

جناب قبلہ و کعبہ نے اے دل — لکھا جو حال شاہِ انس و جان کا
سلام و خمسہ ہین باطرزِ زیبا — ہوا شہرہ بہت حسن بیان کا
لکھی ہر اک نے اسکی سال تاریخ — دکھایا زور طبع نکتہ دان کا
ہوئی آل علی مجھکو بھی یہ فکر — لکھون تا سال ہین اس حزرجان کا

سرطوبی سے رضوان نے کہا سال ۹ — قبالہ ہی یہی باغ جنان کا
۹ + ۱۳۰۶ھ

دیگر

چون والد حقیر کہ مداح آل ہست — شیدای اہلبیت محمد کمال ہست
فرمود از خلوص دل این نسخہ را رقم — در حال سبط ختم رسل شاہ محترم
یعنی حسین کشتۂ بیداد اشتبا — مظلوم کربلا و شہید رہِ خدا
بستود ہر کہ دید کلامِ رزین او — صد آفرین بخواند بہ نظمِ متین او
الحق کہ وصفِ آن نبود حد چون منی — خورشید پر ضیا ستانہ در خور روزنی
آلِ علی کہ بندۂ از بندگان اوست — در حضرتش بصد ادب این ارمغان اوست
در غاطلہ سہ مادہ آمد بروے کار — افتد اگر قبول زہی عز و افتخار
بے روے اختلاف رقم گشتہ بہر سال — آرام روح حور ارم مرصدِ مآل
۱ - ۱۳۱۶ھ
فصلی ازان بر آمدہ بے نقص و از دیاد — آرام روح حورِ ارم مطلع مراد
۱۳۰۵ف
از عون آل کردہ مسیحی چنان ظہور — آرامِ روح حورِ ارم صدر را سرور
۳۱ ۳۱ + ۱۹۶۶ع

دیگر

این نامہ چو مداح نمودہ بنیاد — در حالِ حسین امام پاکیزہ نہاد
گفتند بسالش ز سرِ پردۂ غیب — توقیع قبول مہدیش روزی باد
۲ + ۱۳۱۳ھ

قطعات تاریخ نتیجۂ طبع شیدا اے آل رسول الثقلین جناب سید آل حسنین صاحب رضوی پھر سری خلف جناب قبلہ

مراح مدظلہ

والد ماجدم چو نظم نمود — حالِ مظلوم کشتۂ شمشیر
سال حسنین گفتم از سرِ وجد — ماجرائے مصیبت شبیر
۱۳۰۹+۶

دیگر

جناب قبلہ چو نبوشت نظم پر غم و رنج — بذکر بادشہ خوش خصال نیک سرشت
ہر آنکہ خواند بفرمود واقعی مراح — چہ خوب تخم عمل از برائے عقبیٰ کشت
رقم بمجمہ تاریخ گشت بی سر و باک — چنین بزیب ز فیض بن نبی بہشت
۱۸۹۹ - ۲

دیگر

نجستہ والدم آن سیدِ کہ روز ازل — ز فضل طینتِ آلش قضا نمودہ سرشت
بری ز دوستی و دشمنانِ آل بود — چنان کہ دور بود رحمتِ خدا از کنشت
ولای آل کسی را کہ نیست مخذول ست — ز دود مان قریش ست و گر ز دودۂ چشت
چہ آل آلِ محمد کہ کشتی نوح ست — سفینہ کہ تبہ شد کسی کہ آنرا ہشت
بذکر سید شبان خلد امام حسین — سلام و خمسہا پاکیزہ و شگرف نوشت
چو یافت مزرعہ عقبیٰ جہانِ فانی را — چہ خوب تخمِ عمل از برائے فردا کشت
خوشا کتاب کہ سر تا بہ پاست پاک ز نقص — چنان کہ نامۂ اعمال صالحان از زشت
زہی طراوتِ گلہائے باغ مضمونش — کہ در مقابل آن خار ہست ہشت بہشت
بدوست برد و سلام ست ہمچو نار خلیل — ز گرمیِ سخنش قلب دشمن ار چہ برشت

رقم بعجمہ تاریخ گشت بے سرِ بحث — چنین بزیب رفیض بن نبی بہشت
۲-۱۸۹۹ء

دیگر

والد ما چو کتابے بنوشت — بہر تحصیل ثواب عقبےٰ
سالِ آن از سرِ بہجت گفتم — نظم رنگین و شگرف و زیبا
۲+۱۹۵۲ سمت

دیگر

لکھی جنابِ قبلہ و کعبہ نے یہ بیاض — تا ہو ثواب اُخروی اِسوجہ سے حصول
ہر مصرعہ اِسکا سرو ہی باغ بہشت کا — ہر لفظ اِسکا گلشنِ فردوس کا ہی پھول
حسنین نے جو فکر کی تاریخ کے لیے — پیرِ خرد یہ بولا مرا قول ہو قبول
مصرعہ یہ پورا ہی سنِ فصلی کے واسطے — گلدستہ کیا بنا ہی بے دلبر بتول
۱۳۰۱ف

دیگر

قبلہ و کعبہ ام عجب نظمی — ماتم انگیز و پر بکا گفتہ
ہر کہ بشنید گفت حق این ست — اُنچہ گفتہ ہمہ بجا گفتہ
بہر کسبِ ثوابِ روزِ جزا — با صفا گفتہ بے ریا گفتہ
ای خوشا بخت والدم حسنین — روحِ شبیر مرحبا گفتہ
از سرِ وجد سال ہاتفِ غیب — ذکرِ مہمانِ کربلا گفتہ
۲+۱۳۰۹ف

دیگر

عجب باغیست نظمِ قبلۂ من — کہ آبش داد از بحرِ ریاضت

سنتش حسنین بے روے زیان گفت	خیابانے زبستان شہادت ۱۹۰۴ء + ۷

دیگر

والدم این کتاب پر اندوہ	چون بذکرِ حسین جمع نمود
بہرِ تاریخ سالِ او حسنین	التجا کرد چون برب ودود
ہاتفی سالش از درِ جنت	زہے سامان مغفرت فرمود ۱۸۹۴ء + ۳

قطعۂ تاریخ چکیدۂ کلک گہربار ذاکر سبطین جناب سید افضل حسین صاحب رضوی پہرسری برادرزادۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

عم اقدس نے عجب لکھے ہین تضمین و سلام	جس طرف دیکھتا ہون آنکھی اک شہراہی
حق یہ ہی حال غریبی غریب الغربا	کیا ہی پر درد و الم طرز ہین سب لکھا ہی
فکر تاریخ ہوئی مجھکو مسیحی سن مین	اِسکے ہی لکھنے کا فی الحال ہست چرچا ہی
سرِ ہاتف سے ندا آئی یہ افضل مجھکو	افضل الذکر ہی یہ سال یہی اچھا ہی ۱۸۹۲ء + ۵

قطعات تاریخ نتیجۂ طبع وقاد و ذہن نقاد جناب آل جعفر صادق صاحب رضوی پہرسری خلف جناب قبلہ مداح مدظلہ

جنابِ قبلہ ام مداح ای دل	چو کردہ نظم ذکرِ آل عباؑ
نوشتہ جعفر از روی بشارت	کتاب فیض سالِ نظم زیبا ۱۳۱۳ھ + ۲

دیگر

ز مودر رقم والدمن در غمِ شبیر	این نظم کہ مقبول ائمہ شدہ واسر

هاتف پئے سالش زسرِ حال چنین گفت	احوال سرور دل سردار رسل آه ۱۳۰۷

دیگر

مسطور حال درد والم کرد والدم	هو سمار مهر و ولا مطلع علی
الهام کرد سال مرا ملهم آله	رود اد سرور دوسرا مصدر هدا ۱۳۰۵

دیگر

مداح سلام ها که کرده مسطور	دارد کرم و مهر محمد معمول
گردد سره سال دور کرده پیدا	احوال سرِ سرور و دلدار رسول ۱۳۱۶ - ۴

دیگر

والد ماجد من حضرتِ اولاد حسین	آن که شیدای حسین ست زدل همچو برین
آن حسینی که چو زو یافته تشریف قبول	همسر بود و مقداد شده وهب و زهیر
آن حسینی که چو در نصرتِ او جان داده	بنگر و خضر زحسرت بسوے این خضیر
آن حسینی که اگر پاک نکردی بابش	تمییز نه شدی کعبهٔ اسلام زدیر
مصدرِ رحمت حق همچو رسول مدنی	مظهر شانِ خدا همچو خداوند نصیر
کرد الحال رقم در غم اسباط رسول	این کتابیکه بود مظهر حق مصدر خیر
همه مملوست زحال نبی و آل نبی	همه خالی ست زذکر همه بیگانه و غیر
نه دران مدح زسلطان و فلان و بهمان	نه دران نام زبکر و عمر و زید و زبیر
مقتبس جمله کلامش زکلام معصوم	همه زاخبار رواتِ ثقه چون ابن بکیر

دلکش آنسان که بماند ست بشوق شمعش | پای سیار ز سیر و پر طیار ز طیر
آب از سیل بیاسوده و باد از حرکت | فلک از دور بیازرده و خورشید ز سیر
بر سر مردهٔ صد ساله گر این را خوانی | بجهان باز بگردد ز عدم مثل عزیر
جعفر از بینه و زبر به ختم آغاز | سال اتمام رقم ساخته تمت بالخیر
۱۹۰۲ع

قطعات تاریخ از طبع عالی خیال جناب سید غلام حسنین صاحب جعفری پسر سری همشیر زادهٔ جناب قبله مداح مدظله

چو مداح خالم نوشت این کتاب | بذکر شهنشاه جن و بشر
پی سال حسنین کردم چو فکر | یکایک بگوشم رسید این خبر
اگر سال تصنیف وهم طبع خواهی | بگو سه مآت الف و خمسه عشر
۱۳۱۵ھ ۱۸۹۸ع
ز صوری به هجری عیان سال تصنیف | بود معنوی عیسوی سال دیگر

دیگر

کرد تصنیف چو خالم پی تحصیل ثواب | حال مظلومی شبیر بصد شیون و شین
سال تصنیف به حسنین بگفت از سر درد | هاتفی مرثیهٔ ذکر امام کونین
۱۸۹۳ع ۴۲

دیگر

چو حضرت خال من که از فضل الله | تا دیر به دهر باد و مسرور بباد
مجموعهٔ در عزا رقم کرد که آن | مقبول حق و پسند جمهور بباد
هاتف پی سال آن به تکرار بگفت | ماشاءالله چشم بد دور بباد
۱۹۵۴ سنت
۹۷۷ + ۲

قطعات تاریخ از طبع سلیم و سمی کلیم جناب سید آل موسی کاظم رضوی پہرسری خلف جناب قبلہ مداح مدظلہ

ہی یہ مجموعۂ سلام و خمسہ کا — جسمین ہی احوال شاہِ بیوطن
والد ماجد نے ہی اِسکو لکھا — تاکہ پائین فیض اِس سے مرد و زن
مین نے بھی چاہا لکھون تاریخ وسال — ہو اگر تائید روح پنجتن
ناگہ ہاتف نے کہا موسی سے یہ — لکھ سرِ احسان سے منظور حسن
۱۳۱۴+۱ ف

دیگر

والدم کرد چو این نسخہ رقم — کہ بہاری ست بہ باغ ایمان
گوئیا شمع برافروخت کزان — یتوان یافت سراغ ایمان
سال آن من بہ شنیدم موسی — بہ سر طور چراغ ایمان
۱۳۰۶+۹ ف

دیگر

گفت چون والدم این نظم بحال شپیر — حق ہمین ست عجب داد سخن گفتن داد
چشم بد دور چہ خوش طرز و مرصع نظم ست — حافظش باد خداوند الی یوم تناد
تا نویسم پئی این نظم سن از فصلی — خواستم از در شہ موسی کاظم امداد
ہاتفی سال دعائیہ چنین با من گفت — نام مداح علی تا بہ قیامت ماناد
۱۳۰۴ ف

قطعات تاریخ از تصنیف صاحب ذہن و ذکا و طبع فلک رسا جناب سید آل علی رضا صاحب رضوی پہرسری خلف

دلکش آنسان که بماند ست بشوق شمعش | پای سیمار ز سیر و پر طیمار ز طیر
آب از سبل بیاسوده و باد از حرکت | فلک از دور بیازرده و خورشید ز سیر
بر سر مردهٔ صد ساله گر این را خوانی | بجهان باز بگردد ز عدم مثل عزیر
جعفر از بینه و زبر به ختم آغاز | سال اتمام رقم ساخته تمت بالخیر
۱۹۰۲ع

قطعات تاریخ از طبع عالی خیال جناب سید غلام حسنین صاحب جعفری پیر سری همشیر زادهٔ جناب قبله مداح مدظله

چو مداح خالم نوشت این کتاب | بذکر شهنشاه جن و بشر
پی سال حسنین کردم چو فکر | یکایک بگوشم رسید این خبر
اگر سال تصنیف وهم طبع خواهی | بگو سه مآت الف و خمسه عشر
۱۳۱۵ھ
۱۸۹۸ع
ز صوری به هجری عیان سال تصنیف | بود معنوی عیسوی سال دیگر

دیگر

کرد تصنیف چو خالم پی تحصیل ثواب | حال مظلومی شبیر بصد شیون و شین
سال تصنیف به حسنین بگفت از سر درد | هاتفی مرثیهٔ ذکر امام کونین
۱۸۹۳+۲ع

دیگر

چو حضرت خال من که از فضل الله | تا دیر به دهر باد و مسرور بباد
مجموعهٔ در عزا رقم کرد که آن | مقبول حق و پسند جمهور بباد
هاتف پی سال آن به تکرار بگفت | ماشاءالله چشم بد دور بباد
۱۹۵۴ سنت
۱۲+۹۷۷

قطعات تاریخ از طبع سلیم و سمی کلیم جناب سید آل موسی کاظم رضوی پہرسری خلف جناب قبلہ مداح مدظلہ

ہی یہ مجموعۂ سلام و خمسہ کا — جسمین ہی احوال شاہِ بیوطن
والد ماجد نے ہی اسکو لکھا — تاکہ پائین فیض اس سے مرد و زن
مین نے بھی چاہا لکھون تاریخ وسال — ہو اگر تائید روح پنجتن
ناگہ ہاتف نے کہا موسی سے یہ — لکھ سراحسان سے منظور حسن
۱۳۱۴+۱

دیگر

والدم کرد چو این نسخہ رقم — کہ بہاری ست بہ باغ ایمان
گوئیا شمع برافروخت کزان — بتوان یافت سراغ ایمان
سال آن من بہ شنیدم موسی — بہ سر طور چراغ ایمان
۱۳۰۶+۹

دیگر

گفت چون والدم این نظم بحال شپیر — حق ہمین ست عجب داد سخن گفتن داد
چشم بد دور چہ خوش طرز و مرصع نظم ست — حافظش باد خداوند الی یوم تناد
تا نویسم پئ این نظم سن از فصلی — خواستم از در شہ موسی کاظم امداد
ہاتفی سال دعائیہ چنین با من گفت — نام مداح علی تا بہ قیامت ماناد
۱۳۰۴ ف

قطعات تاریخ از تصنیف صاحب ذہن و ذکا و طبع فلک رسا جناب سید آل علی رضا صاحب رضوی پہرسری خلف

جناب قبلہ مداح مدظلہ

والدم در غم شپیر امیر ابن امیر — نظم فرمود بسا حال و حدیث جانکاہ
فکر تاریخ تمامش بدلم آل رضا — بود ہر لحظہ و ہر لمحہ و ہر شام و پگاہ
بی سر بحث زمن ہاتفی ناگہ فرمود — ہست سالش خط آزادی دوزخ باشد
۱۳۱۷ھ

دیگر

قبلہ و کعبہ جناب سید اولاد حسین — کرد چون تصنیف نظمی در غم شاہ زمان
۱۸۹۹ء
صوری و ہم معنوی تاریخ آن آل رضا — سبع و تسعین و ثمانیہ مات و الف دان
۱۸۹۸ء
صوری اش آئینۂ تصنیف میباشد اگر — سال نظمش میشود از معنوی بیشک عیان

دیگر

زہی کتاب شرف انتساب والدمن — کہ مثل او نبود در جہان نافذ نظم
بدل چو خواہش تاریخ آن رضا کردم — صحیفۂ بغل من بگفت شاہد نظم
۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ نتیجۂ طبع صاحب ذکا و جودت جناب سید آل محمد تقی صاحب رضوی پسر سری خلف جناب مداح مدظلہ

یہ کیا ہی پر ضیا ہی نظم مداح — لکھا ہی جسمین حال شاہ دلگیر
کہا ہاتف نے یون بے روے الہام — تقی کہ سال تو اخبار شپیر
۱۳۱۶ھ

دیگر

چون جناب قبلہ و کعبہ پئے کسب ثواب — نظم فرمودند حال خاصۂ رب مجید

فکرِ تاریخش بہ یک ناگاہ آمد در دلم | بود آن لیکن زعقل و فہم من ازبس بعید
یک بیک ہاتف ہمن فرمود اے آلِ نقی | از سرِ دعوی ست سالش ذکرِ آلام شہید
۴ + ۱۳۱۱ھ

دیگر

لکھی جسدم جناب والد نے | مدحت بادشاہِ انس وجن
یعنی مولا مرے امام حسین | جو کہ شیعونکے ہین بڑے محسن
فکرِ تاریخ کی تقی سب نے | جتنے بان گھر ہین تھے جوان و مسن
میرے دلمین بھی ولولہ اُٹھا | پر سمجھتا تھا اِسکو ناممکن
کہ بھلا مین کہان کہان تاریخ | مبتدی اک تو اور پھر کم سن
ہمن تو اِن باتون کو سمجھتا تھا | دل مرا مانتا نہ تھا لیکن
اور کہتا تھا آپ کچھ کہیے | مین نہین ماننے کا کچھ کہے بن
نہ بنا کچھ تو اپنے پڑھنے کا | لیکے قرآن بیٹھا مین اکدن
پڑھ کے الحمد اور قل دلمین | اور کرکے توجہ باطن
کھولتا ہون جو کرکے یہ نیت | کیجے امداد حضرتِ ثامن
نکلی بے جد وجہد یہ آیت | اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَاتٍ
سن نکلتا ہی اِس سے گن لیجے | غلطی ہو کہین تو مین ضامن
۱۳۳۴-۱۹

قطعۂ تاریخ پیر و آلِ نبی جناب سید آل علی نقی صاحب رضوی
پسر سری سلمہ العلی خلف جناب قبلہ مداح مدظلہ

این کتابی بذکر شاہ شہید — چون مرتب بشد بصد کوشش
از تصانیفِ والدم مداح — باید نجات وآمرزش
سال اورا نقی زختم کتاب — خوش نوشتہ وسیلۂ بخشش
۱۳۱۳ + ۲ = ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ شیفتہ آل علی جناب سید آل حسن عسکری صاحب رضوی پہرسری خلف جناب قبلہ مداح مدظلہ

چون والدم بحسن عقیدت پئی نجات — نظمی بحالِ سید مظلوم خوش نوشت
ہاتف بگفت بے سرِ الہام عسکری — سالش چہ خوش ترست بجو از خطِ بہشت
۱۳۱۶-۱ھ

قطعۂ تاریخ نتیجہ طبع بلند وفکر ارجمند جناب سید محمد صالح صاحب بی۔اے۔ رضوی پہرسری نبیرۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

نظم فرمود چو مداح سلام وخمسہ — در بیان شہ دین کشتۂ دشت کربت
سال ہندیش چنین گفت محمد صالح — بے سر وہم بود حال شہید غربت
۱۹۶۰-۶ سنت

قطعۂ تاریخ مقبول رب صمد جناب سید افتخار احمد صاحب رضوی پہرسری نبیرۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

جد ما مداح عالی مرتبت — خوش نوشتہ این کتاب تابدار
در بیان سرور تشنہ دہن — فدیۂ حق عاشق پروردگار
چون نمودم فکر بہر سال او — در دل خود روز وشب ای افتخار
گفت از روی بشارت ہاتفی — سالش از من خوش کلام وباوقار
۱۳۲۲ + ۲ = ۱۳۲۴ھ

قطعات تاریخ از جانب خادمان سبطین المدعو جناب سید آل حسن مثنیٰ و آل علی حیدر و آل حسین رضوی پسر سری سلمہم رب الکونین بہ طفیل رسول الثقلین من اسباط جناب قبلہ مداح مدظلہ

لکھے ہین مداح نے جتنے سلام و خمسہ مین — بہر نذر فدیہ درگاہ باری ہین یہ بیت
ہی بیان ان سب مین حال کشتگان کربلا — مومنونکو اشتعال اشک باری ہین یہ بیت
کوشش مداح ہی یہ سب برائے مغفرت — نار سے الحق برات رستگاری ہین یہ بیت
ہو چکا مجموعہ یکجا جس گھڑی سب نے کہا — حلۂ تاریخ سے کیا وجہ عاری ہین یہ بیت
بولے یہ سنکر مثنیٰ حیدر اور آل حسین — ہم سبب کہتے ہین سن لو سب ہمارے ہین یہ بیت
حاجت زیور ہی کیا جرم قمر کو سوچ تو — شاہ نے اپنے کرم سے سب سنوارے ہین یہ بیت
سال کی خواہش اگر ہی کہتے ہین ہم بر ملا — کیا ہمارے بابا جان کی پیاری پیاری ہین یہ بیت

۱۳۱۵ھ

دیگر

ای عقدہ کشائے ہر دو عالم — داماد رسول و زوج زہرا
طاقت مری سلب ہو گئی ہی — مدت سے مریض ہین ہون شاہا
یہ عبد ضعیف و ناتوان ہی — مداح حضور کا نبیرہ
جس نے کہ رقم کیا ہی فی الحال — حال شہ کربلا مین نسخہ
آگاہ ہی اُس سے ذات باری — مداح کو جو صلہ ملیگا
کیونکر کہ بیان آل احمد — ہی ماحی فسکر دین و دنیا

پر ہنیر و دوا سے تنگ آکر — کرتا ہی غلام عرض مو
از بہر بتول و بہر حسنین — از بہر حبیب رب یکتا
صحت ہو طفیل نظم مداح — تاریخ ہو نسخہ شفا ۱۳۱۵

دیگر

قبلہ والا تبار م از برائے فیض عام — چون رقم فرمود این مجموعہ بازیب و زین
سال تاریخش شفی گفت با وجہ حسن — ہدیہ آل محمد نظم اولاد حسین
۸ + ۱۳۰۷ = ۱۳۱۵

قطعۂ تاریخ شیفتہ آل محمد جناب سید علی محمد سلمہ جعفری پسر سری خلف جناب محمود الحسن صاحب اسسٹنٹ سٹلمنٹ افسر و نبیرۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

بین عجب شاعر بیمثل مرے جد بزرگ — ڈھونڈھنے پر بھی نہ جنکی ملی امثال مجھے
نا طقے بند ہین سن سن کے فصاحت انکی — نظر آتی ہی فصیحون کی زبان لال مجھے
انکی توصیف کی تفصیل کہان ممکن ہی — لکھون تاریخ کہ منظور ہی اجمال مجھے
ذکر نانا نے نبی کے جو نواسون کا لکھا — سنکے آنسو نکل آئے تو ملا سال مجھے
۱۳۱۵ = ۱۱۸ - ۱۴۳۳ ۱۱۸

قطعۂ تاریخ نتیجہ طبع عالی جناب سید مہدی حسن صاحب نقوی ساکن قصبۂ اول ضلع متھرا

یعقوب کی طرح سے نہ کیون شوق دید ہو — احسن ملیح یوسف کنعان یہ نظم ہی
ظلمات بین ملی ہی سکندر کو اس سے راہ — کہتے ہین خضر چشمۂ حیوان یہ نظم ہی

شہرہ ہی شہر شہر تو چرچہ ہی ملک ملک — رشک کلام و بلبل و حسان یہ نظم ہی
سن لے اگر تو مردۂ صد سالہ جی اُٹھے — اعجاز ہی کہ عیسی دوران یہ نظم ہی
الماس و لعل روبرو اسکے ہین جون خذف — وہ بمثال لولوٴ مرجان یہ نظم ہی
قندیل ماہ کیون نہ چراغ سحر بنے — صد نور طور شمع شبستان یہ نظم ہی
کہتے ہین شاعران زمان اسکو دیکھکر — ہان غیرت بلاغت حسان یہ نظم ہی
ہر مجلس حسین کی رونق ہی یہ کلام — ہر معرکہ مین رستم دستان یہ نظم ہی
مجموعہ ایسا ہی نہ ہوا ہی نہ ہوگا اب — منظور خاص شاہ شہیدان یہ نظم ہی
مداح کے سخن کا ہی سکہ جہان مین — ملک کلام مدح کا سلطان یہ نظم ہی
مقبول ہو یہ ہدیہ مداح یا رسول — تحفہ برائے ہادی دوران یہ نظم ہی
مہدی ہی سال ختم کا بے عیب مادہ — نقش نگین مہر سلیمان یہ نظم ہی

۸۲ — ۲۰۳۶ = ۱۹۵۴ سمت

تقریظ از نتائج طبع جناب فاضل اجل عالم اکمل ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ افصح الفصحا شمس العلما مولوی حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی مصنف مرآۃ العروس و توبۃ النصوح وغیرہ

وہ بھی کیسے خوش نصیب بندے ہین جنکو خدا محض اپنے فضل و کرم سے (کیونکہ اُسپر کسی کا کچھ حق تو ہی نہین) ایک نعمت دے اور نعمت کے ساتھ شکر کی توفیق - کہ ادائے شکر سے ایک طرف فرض انسانیت ادا کرین - الانسان عبید الاحسان[۱] - اور دوسری

[۱] آدمی پر احسان کیا جاے تو وہ اپنے محسن کا غلام بن جاتا ہی -

طرف مزید نعمت کے مستحق ہون - ولئن[۱] شکرتم لازیدنکم - بندون پر خدا کے بیشمار احسانات ہین - وان[۲] تعدوا نعمۃ اللہ لاتحصوہا مگر ہمکو جس سے اس جگہ بحث ہی گویائی ہی جسکی وجہ سے انسان نے برتری پائی ہی - خلق[۳] الانسان علمہ البیان - پھر شکر نعمت اُسی نعمت کے پیرایہ مین ہونا چاہیے - ہل[۴] جزاء الاحسان الا الاحسان - نقد کی زکوٰۃ نقد جنس کی جنس - تندرستی کی اپاہجون کی خدمت - علم کی درس وتدریس - بھلا تو گویائی کا شکر گویائی سے کیسے ادا ہو - ہان تو ادا ہو - ذکروا[۵] اللہ کثیرا پر عمل کرنے سے اور یہی وہ پیرایہ ہی جو ہمارے خان بہادر نے اختیار کیا ہی کہ وہ امامیہ مذہب کے رکن رکین ہین - اُنکو خدا نے نظم پر بڑی قدرت دی ہی اور اس قدرت کو اُنھون نے مصائب اہل بیت علیہم السلام کے بیان کرنے مین صرف کیا ہی

۱؎ اور اگر (ہمارا) شکر کروگے تو ہم تمکو اور زیادہ (نعمتین) دینگے -
۲؎ اور اگر خدا کی نعمتون کو گننا چاہو تو اُن کو پورا پورا گن نہ سکو -
۳؎ انسان کو پیدا کیا (پھر) اُسکو بولنا سکھایا -
۴؎ بھلائیکی کے سوا اُنکی کا بدلا کچھ اور بھی ہو سکتا ہی -
۵؎ یہ ایک لمبی آیت کا ٹکڑا ہی جو سورۂ شعراء کی آخری آیت ہی - پوری آیت کا ترجمہ یہ ہی (پیغمبر شاعر بھی نہین کیونکہ) شاعر (خود گمراہ ہوتے ہین اور گمراہی کی تعلیم کرتے ہین اور) اُنکی پیروی (بھی) گمراہ (ہی) کرتے ہین (اے مخاطب) کیا تو نے اس بات پر نظر نہین کی کہ یہ (شاعر لوگ خیالی باتون کے) ہر ایک میدان مین سرگردان پھرا کرتے ہین جو خود نہین کرتے مگر (ہان) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل (بھی) کیے اور (اپنے اشعار مین) کثرت سے خدا کا ذکر کیا اور (کسی کی ہجو بھی کی تو پہلے خود) اُنپر ظلم ہو لیا ہی اسکے بعد اُنھون نے بدلا لیا (تو ایسی شاعری کا مضائقہ نہین)

اہلبیت کا ذکر انکی محبت کی دلیل ہی۔ من[1] احب شیأ اکثر ذکرہ۔ اور اہلبیت کی محبت رسول خدا کی محبت کی۔ لا اسألکم[2] اجرا الا المودۃ فی القربیٰ۔ رسول خدا کی محبت عین خدا کی محبت کی۔ ان[3] کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ محبت لایزید و لاینقص کی قسم کی چیز تو ہی نہین۔ وہ یادگاری سے بڑھتی ہی اور بھلا دینے سے گھٹتی ہی۔ یہ ہی اصل ماخذ مراثی اور مجالس عزا کا۔ اگرچہ لوگونکی افراط تفریط نے جس سے کسی فرقے کی کوئی مذہبی رسم محفوظ نہین اسکی شان بہت کچھ بدل دی ہی مگر اس سے نفس مراثی اور نفس عزاداری کے عمل صالح ہونے مین کوئی فرق نہین آتا۔ مرثیہ گوئی کوئی بدعت نہین ہی خود جناب رسالت مآب صلعم کے مرثیے سلف سے منقول ہین۔ مجھ سے تو ایک مسلمان نے نقل کیا مگر این تیر از کمان دگرست۔ مسلمان تو ایسی بات کیون کہنے لگا تھا اسنے کسی غیر مذہب والے سے سنا ہوگا کہ ملایم و ناملائم اتفاق زمانہ مین سبھی کو پیش آئے ہین و کذلک مسلمانون کو بھی۔ اور دن نے خوشی کی یادگارین قائم کین تو مسلمانون نے رنج و الم کی مصرعہ۔ بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔ معترض نے فی زعمہ لاجواب اعتراض وارد کیا مگر یہ نہ سمجھا کہ دنیا مین ہمیشہ بڑے کامون کو تحمل مصائب لازم رہا ہی تکلیف لا۔ نئے مذہب کا رواج

---

[1] جسکو کوئی چیز پیاری ہوتی ہی وہ اکثر اسکا تذکرہ کرتا رہتا ہی۔
[2] مین تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کوئی مزدوری تو مانگتا نہین مگر رشتے ناتے کی محبت تو قائم رکھو۔
[3] اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔

دینا کہ یہ بڑی سی بڑی سلطنت کے قائم کرنے سے بھی دشوار تر ہی۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات پڑھو تو ہر ایک کی تاریخ کو داستان مصیبت پاؤ گے اور یہ حال نہ صرف پیغمبرون کا ہی بلکہ ہر شخص کا جس نے دنیا یا دین مین یادگار کے قابل کوئی کارنمایان کیا ہی مصیبتین جو اہل بیت علیہم السلام پر نازل ہوئین اور جو سختی اور ایذادہی مین آپ ہی اپنی نظیر ہین حقیقت مین ضمیمہ اور تتمہ ہین اُن تکالیف کا جو جناب رسالت مآب صلعم زندگی بھر کافرون اور منافقون کے ہاتھون سے جھیلتے رہے جسطرح سنار سونے کو تپاکر میل کچیل سے صاف کرتا ہی بعینہ اسیطرح خدا اپنے مقبول اور مقرب بندون کو مبتلاے مصائب رکھکر روح دنیا سے پاک کرتا رہا ہی۔ دنیا دارون کی نظر مین مصیبت مصیبت ہی مگر خداشناس کے نزدیک نعمت اور رحمت ؎

تشکی المجنون الصائبۃ لیتنی	تحملت مایلقون من منہم وحدی
فکانت لنفسی لذۃ الحب کلہا	ولم یلقہا قبلی محب ولا بعدی

جن لوگون کی نظر سے یہ تحریر گذریگی وہ دو وجہ سے بہت ہی متعجب ہونگے اول یہ کہ مین اہل السنۃ والجماعت مین سے ہوکر مرثیون کا استحسان ظاہر کر رہا ہون وہ کہینگے (مصرعہ) چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ۔ لیکن مرثیہ

؎ عشق پیشہ لوگ مصائب عشق کی شکایتین کیا کرتے ہین اور میرا حال یہ ہی کہ جو مصیبتین اُنکو پیش آتی ہین اسی کمائش سب کی سب مجھپر ہون تو اس صورت مین عشق کی لذت تمام وکمال مجھکو ملے جو مجھ سے پہلے کسی عاشق کو نہ ملی ہو اور نہ میرے بعد کسی کو ملے۔

کہنا۔ پڑھنا۔ سننا بیش برین نیست کہ اہل بیت علیہم السلام کی عزاداری ہی
اور اہل بیت کی عزاداری بیش برین نیست کہ انکی محبت کا اظہار ہی اور انکی
محبت بیش برین نیست کہ رسول کی محبت ہی اور رسول کی محبت بیش برین
نیست کہ عین خدا کی محبت ہی جو نہ صرف اسلام کا بلکہ کل ادیان کا لب لباب ہی
تو وہ فعل جسکا آخری نتیجہ ہو خدا کی محبت اور وہ ہو کفر تو مین ایسے کفر کو
بے تامل اور طوعاً اور بطیب خاطر قبول کرتا اور کل مسلمان بھائیون کو اُسکے
اختیار کرنے کی صلاح دیتا ہون جیساکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرما گئے ہین[1]

ان کان رفضاً حب آل محمد	فلیشہد الثقلان انی رافض

دوسری وجہ تعجب لوگون کو یہ ہوگی کہ یہ تحریر کہلائی جائیگی۔ تقریظ۔ حالانکہ
تقریظ متعارف کی اسمین کوئی سی بھی ادا نہین نہ تقریظ نویسی اپنا شیوہ اور
نہ ایسے پاکیزہ اور فصیح اور بلیغ کلام کو تقریظ کی ضرورت۔ مگر یہ خیالات مدت
سے میرے سر مین گونج رہے تھے۔ اور مجھکو اُنکے اظہار کا موقع نہین ملتا تھا
اب جو مین نے اِس مجموعے کا مرتب ہونا سُنا مجھ سے نہ رہا گیا اور بے اِسکے کہ مین
کلام کو دیکھون یا سنون یہ چند سطرین لکھ مارین۔ خان بہادر نے سرسید کی
وفات کی تاریخ کہی اور وہ مجھ تک پہونچی۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ اُسی
تاریخ سے مین نے جان لیا کہ شاعری کے اعتبار سے بھی ہمارے خان بہادر

[1] اگر پیغمبر صاحب کی اولاد سے محبت کرنا داخل رفض ہی تو دنیا جہان کے لوگ گواہ رہین کہ مین رافضی ہون۔

معتقنات روزگار سے ہین - جو ارادت خان بہادر کے ساتھ کیا بحیثیت حب الملبیہ
اور کیا بحیثیت شاعری مجھکو اسوقت ہی اگر انکا کلام کثرت سے پڑھنے کا اتفاق ہوا ہو
تاہم وہ ارادت اتنی ہی ہوتی جتنی کہ اب ہی - لو کشف الغطا ر لما ازدوت یقیناً مرثیہ کے
نام آیا تو محاسن لفظی کا دیکھنا کیا شعر

فریاد کی کوئی لے نہین ہی	نالہ پابند نے نہین ہی

گر خود بخود آنکھون مین گھسین تو آنکھون پر ٹھیکری بھی نہین رکھی جاتی - خان بہادر نے
اس مجموعے کا تاریخی نام رکھا ہی زادِ سبیلِ آخرت - اگر یہ نام مجھکو سوجھا ہوتا تو مین
سبیل زادِ آخرت رکھتا - خان بہادر کے نام مین سبیل بمعنی طریق ہی اور میرے نام مین وہ
سبیل جو ماہ محرم الحرام مین لگائی جاتی ہین کہ اسکو مرثیہ سے ایک خاص مناسبت ہی

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

بعد حمد و نعت عاشقان جناب خامس آل عبا سید الشہدا علیہ السلام کہان ہین تشریف لائین
اس نظم لطیف کو ملاحظہ فرمائین اعنی رونق ممبر عزا وسیلۂ لوحہ و بکا مجموعۂ فصاحت و بلاغت
موسوم بہ زادِ سبیلِ آخرت جسکو سلاسون کا دیوان گنا بجا ہی اور اس کلام پاکیزہ کی جسقدر
قدر کیجائے زیبا ہی مصنفۂ غواص فلزم سخنوری زیب دہ و سادۂ بزم معنی پروری المتمسک
بحدیث الثقلین جناب خان بہادر ڈپٹی سید اولاد حسین صاحب رضوی الملقب
بہ مشیر قیصر ہند و المتخلص بہ مداح عم فیضہ مطبع نامی و گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ
مین بعالی ہمتی جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع موصوف ۱۸۹۶ء مین
جلیۂ طبع سے محلی ہو کر حمائل گلوے مشتاقان ہوا

اعلان - حق تصنیف اس کتاب کا از جانب حضرت مصنف ممدوح بحق نولکشور پریس محدود و محفوظ ہے -

لہ اگر پردہ اخفا و بیاض تو جو نقش کرے مجھکو اب ہر آئنہ ای ارسے کچھ جز سے نہین ہا

نام کتاب	قیمت
مجموعہ مرثیہ ضمیر۔ جلد اول مصنفہ سید مظفر حسین ضمیر۔ نہایت عمدگی سے یہ مجموعہ نوادر مرتبون کوشش وافر سے فراہم ہوا۔	۱۲/
کلیات مراثی۔ ورباعیات وسلام از میر نواب صاحب متخلص بہ مونس کامل تین جلدین۔	۷/
(جلد اول) کاغذ حنائی وسفید۔	عہ
(جلد دوم) کاغذ سفید۔	عصہ
(جلد سوم) کاغذ سفید۔	عصہ
مرقع غم۔ جلد سوم۔ از محمد رضا خان بہادر متخلص بہ رضا۔ کاغذ سفید۔	۶/
مجموعہ مراثی۔ ورباعیات وسلام از مرزا دلگیر صاحب یہ کلام قدیم اُستاد مرثیہ گو کا ہی جو اُستاد بیشل گذرا بڑے تفحص سے یہ ذخیرہ دستیاب ہوا جو	

نام کتاب	قیمت
چھ جلدون مین کامل ہی۔	۱۲/
مجموعہ مراثی جلد اول کاغذ سفید۔	عصہ
(جلد چہارم) کاغذ حنائی وسفید۔	عہ
(جلد پنجم) کاغذ حنائی۔	عہ
(جلد ششم) کاغذ حنائی۔	۱۲/
مرثیہ ہاے اولیں۔ بلگرامی مصنفہ میر ناصر علی صاحب یہ مجموعہ بھی نادر مرثیون کا ایک بیمثل ذخیرہ ہی۔ اگر سوگواران ماتم جناب سید الشہدا اسکو ملاحظہ مین لائینگے تو ایک مجموعہ سوز وگداز اور نوحہ وبکا پائینگے۔ سبحان اللہ کیا بلیغ کلام ہی اس مجموعہ کے آخر مین کچھ سلام اور رباعیات بھی ہین۔	۱۲/
کلیات مراثی۔ ورباعیات وسلام از سید حسین مرزا متخلص بہ عشق	

عہ جلد دوم وسوم فروخت ہوگئی نہین ہین ۳

نام کتاب	قیمت
کامل دو جلدین۔	۱۲ عہ
کلیات مرثی جلد اول مسمّٰے بہ گلزار غم	
کاغذ سفید۔	عہ
(جلد دوم مسمّٰے بہ برہان غم کاغذ	
حنائی و سفید۔	۱۲ عہ
انارۃ البصائر و کشف السرائر۔ یہ	
کتاب عجیب رتبہ کی ہی جسمین اصول	
دین مذہب اثنا عشری کا بیان نہایت	
تفصیل و توضیح سے بدلائل و براہین	
بزبان اُردو عام فہم تحریر کیا گیا ہی	
مصنف اسکے عالم المعی فاضل لوذعی	
جناب شفار الدولہ ذکار الملک حکیم	
سید افضل علی خان بہادر مدبر جنگ	
ہین یہ کتاب چار جلد مین کامل و واضح	
و خوشخط بہ تصحیح مصنف علام چھپی نہایت	
عمدہ کتاب ہی حسب تفصیل ذیل کاغذ سفید	۱۲ لعہ پ

نام کتاب	قیمت
انارۃ البصائر و کشف السرائر۔ جلد	
اول۔ بیان توحید مین۔	عہ پ
ایضاً۔ جلد دوم۔ بیان نبوت مین	۱۲ عہ پ
ایضاً۔ جلد سوم۔ بیان امامت مین	عہ پ
ایضاً۔ جلد چہارم۔ بیان ثبوت	
امامت مین۔	۱۲ عہ پ
چہاردہ مجلس۔ مسمّٰی بہ تاریخ الائمہ	
بنا بر روایات مذہب امامیہ از سید	
وزیر حسین خان صاحب۔	۱۲ ار
چہل مجلس شبیر۔ مسمّٰے بہ فائقہ ماتم از	
سید وزیر حسین رضوی۔	۱۲ عہ
لسان المتقین۔ عربی۔ فارسی اُردو	
نثر مولفہ سید محمد نقی صاحب نقوی	
کتب معتبرۂ فقۂ مذہب امامیہ سے	
خلاصۂ روایات مستند کا ذخیرہ۔	۱۲ ر